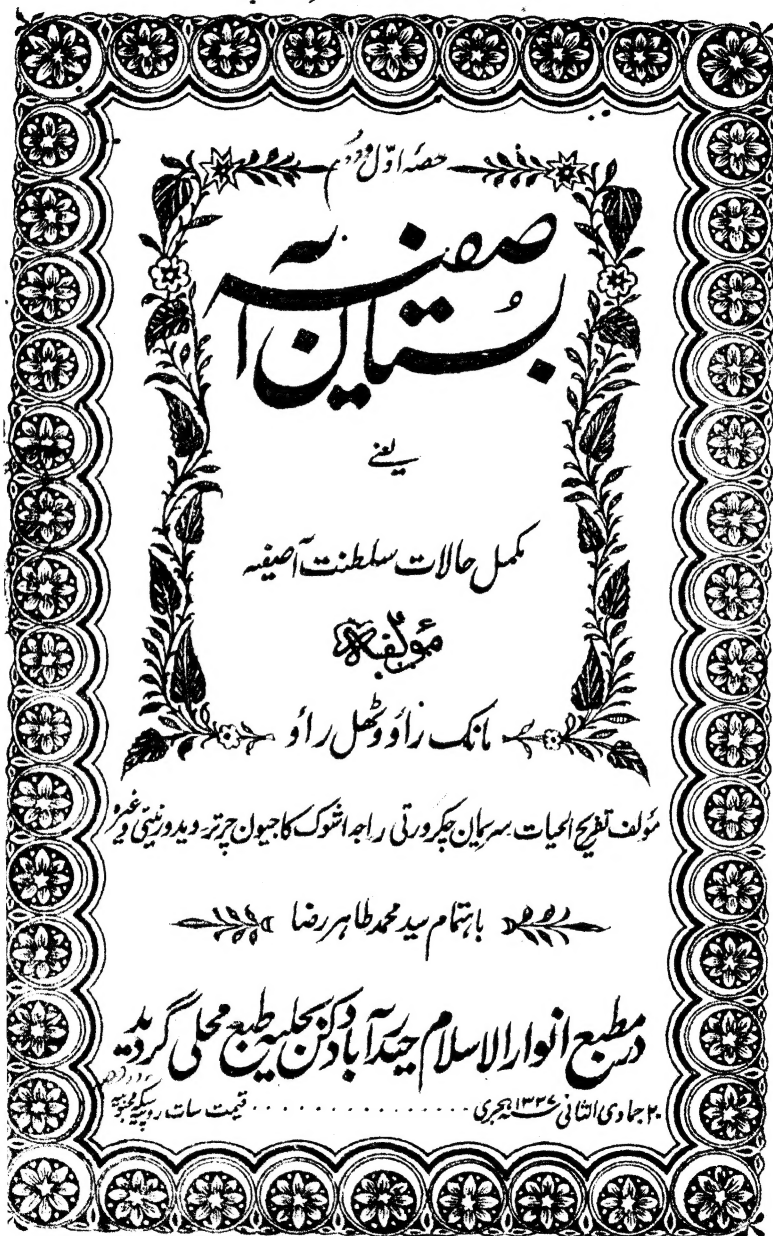


UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232754

UNIVERSAL
LIBRARY



حصہ اول
بہشتیان

یہ

مکمل حالات سلطنت آصفیہ

مؤلف

مانک راؤ و ٹھل راؤ

مؤلف تلخیص احیاء سرکاران پکرورتی راجہ اشوک کاجیون چتر وید و نیلی غور

بہ تمام سید محمد طاہر رضا

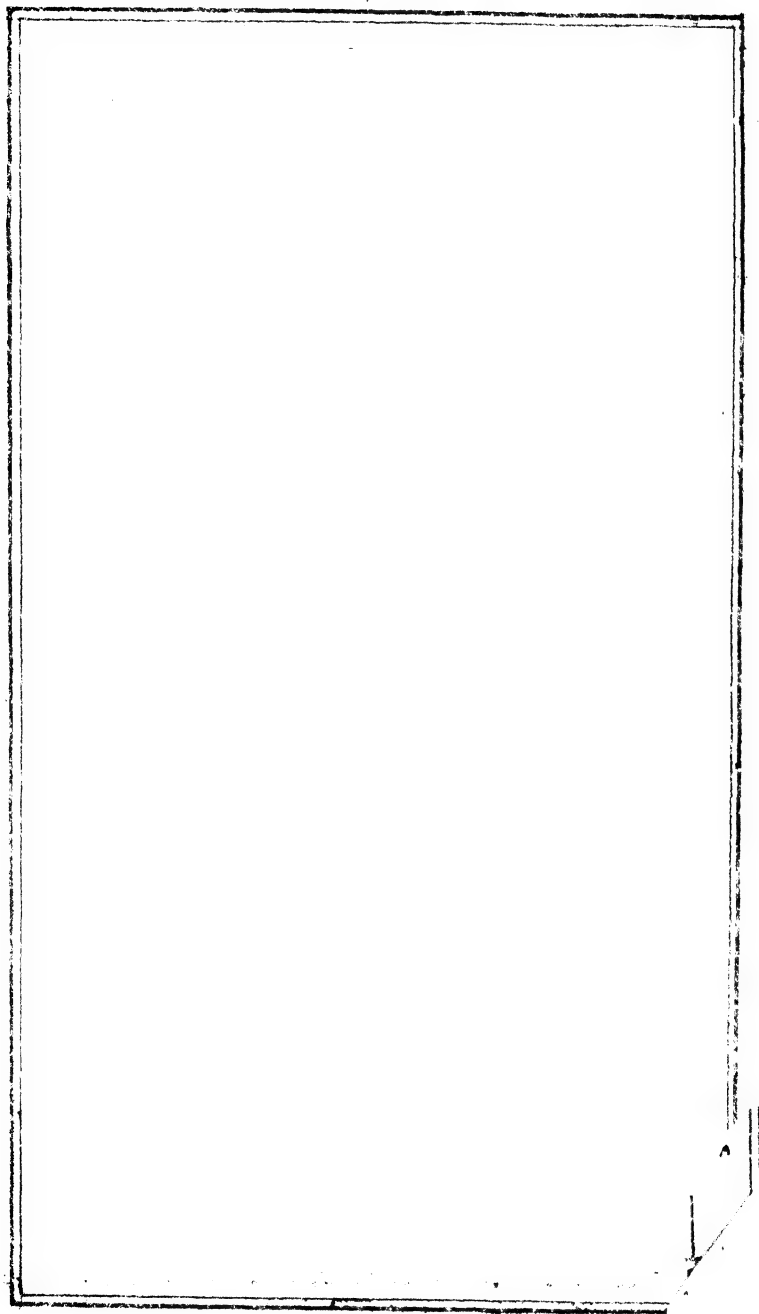
مطبع انوار الاسلام جیٹا آباد نیکلیہ طبع محلی گروہ

مختصر فہرست تباریخ بستان آصفیہ

صفحہ	نام مضمون	صفحہ	نام مضمون	صفحہ
۱۸۳	خزانہ عامہ و سرکار عالی -	۴	حصہ اول	
۱۹۲	ریلوے -	۵	نذر	
۲۰۰	معدنیات -	۶	دام آقبالہ	
۲۰۱	تعمیرات و آبپاشی -	۷	اندرون	
۲۰۵	تختہ آمدنی و اخراجات تحقیقی لک	۸	ہائٹل	
	محروسہ سرکار عالی -	۱	تفصیلی فہرست کتاب	
	باب ۳	۱	و بیاجہ	
	مقدمہ عدالت و کوٹوالی و امور عامہ	۱۰	اصل کتاب	
۲۶۲	عدالت	۲	باب اول	
۲۹۰	کوٹوالی -	۳	۱	۱ جغرافیہ -
۲۹۶	محامی و دارالطبع سرکار عالی -	۴	۲۰	۲ سلاطین شاہیہ -
۲۹۸	کافذ مہور -	۵	۳۹	۳ سلا آصفیہ -
۳۰۶	رجسٹریشن -	۶	۱۲۳	۴ صرف خاص کی ابتدا اور تاریخی و
۳۰۷	صفائی -	۷	۱۳۷	۵ ضروری امور -
۳۰۸	صدارت العالیہ و امور مذہبی -	۸		۶ مدار الملہامان دولت آصفیہ -
۳۲۲	ٹپہ خانہ سرکار عالی و سرکار غلط	۹		باب
	و ٹیکراف -	۱۰		۱ دفتر فینانس -
۳۴۰	تعلیمات -	۱۱		۲ محاسبی -
		۱۲		۳ سکے -

فصل	نام مضمون	صفحه	فصل	نام مضمون	صفحه
۱۱	طبابت -	۳۶۴	۱	رزیدنی حیدر آباد -	۴۸۲
	باسبب		۲	آمدورفت شهرادگان یورپ	۴۸۸
۱	مالگزاری -	۳۷۱		دایسرایان و کماندران چغان	
۲	کروگیری -	۳۷۸	۳	عهدنامهات نیماین سرکار عالی	۴۹۷
۳	کورث آف وارڈس -	۳۸۱		در سرکار عظمت مدار و غیره -	
۴	سر رشته انعام -	۳۸۱	۴	ملک برابر -	۵۳۵
۵	پیمایش و بندوبست -	۳۸۶		حصه دوم	
۶	جنگلات -	۳۸۸		سر ورق	۵۳۹
۷	آبکاری -	۳۸۹		مختصر فهرست متعلقه مضامین	۵۴۰
۸	انیون -	۳۹۱		باب اول	
	باب		۱	قدیم راجایان و شاهان دکن -	۵۴۱
۱	فوج -	۳۹۲	۲	حالات خاندان پایگاه -	۵۴۸
۲	دفتر ملکی و دارالانشاء رشی خانه -	۴۰۳	۳	حالات نواب سرخ رشیده جاه خمر	۵۵۵
۳	تیلینون -	۴۰۴	۴	حالات نواب سر آسمانجا و مرحوم	۵۶۸
۴	سنة فصلی کا آغاز و اسکی تباریلین	۴۱۴	۵	حالات نواب سر دقرا الامر اقبال	۵۸۳
۵	مردم شماری -	۴۱۷		مرحوم -	
۶	تقطیلات -	۴۲۸	۶	حالات نواب شمس الملک طفر جنگ	۵۹۶
۷	خطابات -	۴۴۲	۷	حالات خاندان سرالار جنگ	۶۱۵
۸	اخراج -	۴۷۸	۸	حالات خاندان پشیکاری -	۶۳۱
	باب		۹	حالات مستان -	۶۴۳

صفحہ	نام مضمون	صفحہ	نام مضمون	صفحہ
۷۵۸	یہیم خانہ و کٹوریہ میہوریل فٹہ	۱	باب	
۷۶۲	قیام و شکست دفاتر -	۲	حیدر آباد کن کے مناظر اور عمارتیں	۶۴۵
۷۶۴	مشہور لوگوں کی موت -	۳	سوسائیان انجمن و کلب و کتب خانے	۶۴۳
۷۸۴	متکلف واقعات -	۴	اخبارات و رسالجات قانونی و	۶۸۹
۷۹۸	احکام متفرق و دیگر معلومات -	۵	نظم و شعر -	
۸۰۲	قحط -	۶	کتب	
۸۰۴	رود موسیٰ کی طغیانیاں -	۷	تخلف حقوق تصنیف و تالیف	۷۰۵
۱	نصیبہ -	۸	فہرست کتب تواریخ متعلق ملک کن	۷۱۶
	اشتبہا کتب -	۹	دفتر و نظام -	
		۱۰	تجارت و کارخانہ جات -	۷۲۷
		۱۱	نہ ہی مراسم و کھیل متاشے -	۷۴۲
		۱۲	باب	



تہذیب

میں اس ناچیز کتاب کو اپنے واجب التعظیم والد بزرگوار ٹھل راؤ صاحب
ایکٹھ باشی کے نام نامی کے ساتھ انکی اُس پرانہ شفقت کی یادگار کے
طور پر معنون کرینکی عزت حاصل کرتا ہوں جو انھوں نے میری پرورش اور تعلیم و
تربیت کے متعلق مبذول فرمائی تھی۔

خاکسار

مؤلف



H. H. Nizam of Hyderabad.

हैदराबादचे निजाम.



माणिकराव विठ्ठलराव हुसेनसहा, हैद्राबाद.

مانک داو وڻهل داو

चित्रशाला प्रेस, पुणे.

مختصر فہرست۔

فہرست طویل۔

دیباچہ

حصہ اول

باب ۱

فصل ۱

جغرافیہ - موقع رقبہ - حدود ارضی - طبعی صورت - دریا و تالاب - پہاڑ - آب و ہوا - پیداوار - معدنیات
مصنعت و حرفت تجارت - اقوام - جانور - کھیتی باڑی - آبادی - کھیتی باڑی - نظام - کھیتی باڑی کے
انواع - کھیتی باڑی کا مقصد ارضی - خالصہ - صرف خاص - جاگیرات - غنیمت - موضع خالصہ - تختہ - صوبہ - جات
و اضلاع - تبادلہ نام اضلاع و تعلقات - محلات - تختہ - تقسیم اضلاع و تعلقات - بموجب انتظام جدید فہرست
اضلاع عالیہ مع مردم شماری اضلاع -

فصل ۲

سلطان قلی قطب شاہ کے تفصیلی حالات - جہد قلی قطب شاہ کے فصل حالات - سب خان قلی قطب شاہ کے
حالات - سلطان ابراہیم قلی قطب شاہ کے حالات - محمد قلی قطب شاہ کے حالات - سلطان محمد قلی قطب شاہ کے حالات
سلطان عبداللہ قطب شاہ کے حالات - سلطان ابوالحسن تمانا شاہ کے حالات - پیداوار - تعلیم و تربیت - تعمیر
شاہ راجہ و قلعہ کی مرید - تختہ - اوزک - زیب - سوکر - دولت آباد کی قید - انتقال - عمر کی جمیع تقسیم - املا و سخاوت
شجاعت - تدبیر - علم - نازک - فرحی - عمارات - مذہب - اسطرح - دوسرے بادشاہوں کی تفصیلی حالات و بیع
ابن جو باعث طوالت فہرست میں نہیں لکھے گئے - تختہ شاہان قطب شاہیہ - شیخو قطب شاہیہ -

فصل ۳

ابوالحسن تمانا شاہ کے قید ہونے کے بعد - سنے آصف جاہ اول کی صوبہ داری کے درمیانی حالات

آصف جاہ اول کے خاندانی حالات - آصف جاہ اول کے حالات - خطابات - لڑائیاں - اووہ کی صوبہ داری
 مراد آباد کی صوبہ داری - عمارات - اولاد - انتقال - نصرتیں - دیگر وزیر علیا - ناصر جنگ شہید - تعلیم و تربیت - تخت نشینی - تخت
 لڑائیاں - انتقال - مظفر جنگ ہدایت محمدی الدین خان - پیدائش - تخت نشینی - لڑائیاں - قتل - نواب - صلوات
 امیر الممالک - پیدائش - تعلیم و تربیت - تخت نشینی - لڑائیاں - گوشہ نشینی - انتقال - نواب نظام علی خان - صف
 ثانی - پیدائش - تعلیم و تربیت - خطابات - قبل تخت نشینی - لڑائیاں - ولی عہدی - تخت نشینی - رگھو ناتھ لاکھو جنگ
 حیدر سو جنگ - کپڑا کی جنگ - جنگ موسیٰ رہمو - سرکار انگلیشیہ سے عہد نامہ - گنہگار کا قیام - بیہوش سے جنگ
 او - کنگھی شکست - ملک مقوم کے اصلاح کا نام - دیگر متعدد لڑائیاں - انتقال - اولاد - عمارات - نواب مسکن پڑا
 آصف جاہ ثالث - پیدائش - قیام و تربیت - قبل تخت نشینی - لڑائیاں - سید بیا اور پنڈارون سے جنگ - قلعہ لینا
 دیگر اہم واقعات - عمارات - انتقال - اولاد - نواب ناصر الدولہ - آصف جاہ رابع - پیدائش - خطابات - تخت نشینی -
 قلعہ کے انتظامات - بازار الدولہ کی شورش - مولوی سلیم کانسو - وزارت کے غیرت - صوبہ برار کا سرکار انگریزی کی
 تفویض ہونا - قلعہ میں بطور کفالت - پیر کے کا دیا جانا - تہونی بردہ - خوشی - انتظامات ملکی - دہشت گردی - عمارات
 انتقال - اولاد - نواب افضل الدولہ - آصف جاہ خامس - پیدائش - خطابات - تخت نشینی - غدر میں سرکار انگریزی کی
 اعانت - قادیان کی فوجی - اور جہاد سے کارروایاں - جدید عہد نامہ - چند ضلع کی واپسی - خطاب - جی سی
 ایس آئی - قلعہ کا انتظام - ولادت باسعادت - علامہ حضرت میر محبوب علی خان خلد اللہ ملکہ و سلطنت - متاخرین
 وغیرہ کے قبضہ سے علاقہ جات کی ملکی - صیغہ عدالت - جنگلات - دارالضرب - طبابت - صفائی تعلیمات وغیرہ
 قیام - فوج کی اصلاح - عمارات - اولاد - خاص عمارات و اطوار - سخاوت - عقیدت - انتقال - علامہ حضرت
 قدر قدرت میر محبوب علی خان خلد اللہ ملکہ و سلطنت - آصف جاہ سادس - پیدائش - صیغہ بی بی بی
 مستثنیٰ تعلیم و تربیت - گورنمنٹ انگریزی سے کفالتی - پیر کے کی واپسی - سکیم کی حکومتی - اور حالی کاروان
 مولوی محمد زین خان کی شہادت - جی بی بی میں دہلی کا سفر - پہلی مردم شماری - گلبرگہ کا سفر - ہلالہ جنگ اولی کا انتقال
 گلبرگہ کا سفر - غرض ملاقات - لارڈ کرنل گورنر جنرل - سندھینی اور لارڈ کرنل کی دعوت - لارڈ کرنل کی موثر تقریر -
 مدار المہاموں کے غیرت - استاد و صاحبین و تالیق - کونسل آف سٹیٹ کا انعقاد - نظام اسٹیٹ کیلئے

کا فرخست ہونا۔ نیلگی کی کاسفر۔ مدراس کا سفر۔ ولی عہد عثمان یانان۔ بہادر کا تولد میرٹھ جیکب کے سیر کا
مقدمہ۔ کلکتہ کا سفر متعدد سفر بغرض شکار۔ بھیجی کا سفر جشن چہل سالہ مبارک کے تفصیل حالات۔ نمائش۔
حالات متقدربار۔ علمی شوق۔ شاعری۔ عمارات۔ اولاد۔ ولی عہد بہادر کا حال تعلیم و تربیت۔ عقد اور اولاد
اعلیٰ حضرت کی جہاز و لاد کی مکمل محدوقات فہرست۔ ملکی مالی عدالتی انتظامات و تہذیبات و تبدیلیات۔
اور سوانح نبات کا مفصل ذکر ہے۔ آخرین شاہان آصفیہ کا تختہ اور شجرہ خاندان آصفیہ ہے۔ ان واقعات کو
مؤنتا لکھا گیا ہے۔ ورنہ اس فصل میں جلد شاہان آصفیہ کی مکمل سوانح عمری لکھی گئی ہے۔

۱۲۲-۳۹

فصل ۴

صرف خاص۔ ابتداء۔ تاریخی و ضروری امور۔ ابتدائی انتظام۔ عدالت دیوانی و فوجداری کا فہمہور۔ صفائی۔
ٹیپ خانہ۔ دو خانہ تعلیمات۔ فوج۔ دفتر شل۔ دفتر داخلہ۔ عہدہ داران جمعیت جمعیت گرد۔ اشام قلعہ۔
سرخ خانہ قایم۔ جدید۔ عدالت قدیم۔ کارخانہ جات متعدد۔ تعمیرات عمارات بازارات۔ عمارات باغات
صفائی قلعہ محکمہ۔ فینانس صرف خاص تعلیم خواہ محلات۔ عہدیداران اور وظائف کی تفصیل۔ ناظم مقدمات
محلات۔ اجازت نامہ۔ کوٹہ جات۔ عرائس و نیازات۔ صدقات و دعا گو یان۔ سیاہ مبارک۔ کتب خانہ
مطبع۔ ارباب نشاط۔ ان کل کے مفصل حالات۔ کھینے گئے ہیں۔ اسکے بعد ضروری یادداشت۔ اور عہدہ داران
متعلقہ کا ایک تختہ ابتداء سے اس وقت تک کا نام بنام متعدد انتظامی و اصلاحی کئیان اور مجلسین۔

۱۳۶-۱۲۳

فصل ۵

مدار المہامان دولت آصفیہ۔ ۱۶۳ء سے ۱۳۱۹ء تک مدار المہامان کا مسلسل تختہ۔ ۱۶۱ء سے ۱۳۱۹ء تک
پیشکار۔ ون کا مسلسل تختہ۔ ہزار المہام و پیشکار کے حالات۔ گویا آصف جاہ اول سے بعد اعلیٰ حضرت قدر قدرت
تک مدار المہامان کے حالات لکھے گئے ہیں۔ جو چھوٹی چھوٹی سوانح عمریان ہیں۔ ان میں متعدد کتب و تاریخ
کی غلطیوں کی سمجھ کی گئی ہے۔ تختہ اخراجات سالانہ تحریر دیوانی و دواں مدار المہام۔

۱۳۷-۱۳۶

باب ۲ فصل ۱

فہرست کے تاریخی حالات - ابتدا - تغیرات و تبدلات - انتظامات متعلقہ عیند جات - مدخل و نجات - مستحقین بخیرہ اخراجات -

۱۳۸-۱۳۹

فصل ۲

محاسبی کے دفتر کی ابتدا - اس سے پہلے کے دفتر دہلوی متعلق راہبر رائی رابان اور دفتر مال سٹیشن لالہ پور کا تاریخی اور تفصیلی حال - قدیم حسابات کا دستور - کاغذوں کے نام - سالانہ جنگ اول کا دفتر یعنی خانہ قائم کرنا - اور دفتر رفتہ محاسبی کے دفتر کا وجود پڑنا - اصلاحات جدید کا آغاز - چند اشخاص کا محاسبی بغرض تعلیم جانا - جدید طور پر کاغذات کا مرتب ہونا - اور کاغذوں کا نام - اصلاحات جدید - اور طرز تحریر - ضروری امور اور قواعد محاسبوں کا تختہ - اخراجات کا تختہ -

۱۴۰-۱۴۱

فصل ۳

سکہ تاریخی حالات - قدیم سکون کے نام باعتبار رائج کنندہ و مقام و علامات - اور انکی تفصیلی حالت - علامات اور مقامات کی صراحت - سکے جات متذکرہ رپورٹ اور رنگ آباد - متعدد سکون کے رواج سے وقت - حالی سکے کا رواج - دوسرے سکون کی سد و دی - سکے جات قدیم کا اصلی وزن اور عیار سکے حالی جدید کی مسکو کی اور رواج - سکے حالی قدیم اور جدید کا فرق - ان کے نقشے - ذیلی سکتے - اٹھنی - چوٹی - دواتی - اکتی کا رواج - وزن چاندی اور عیار - طلائی سکے کی مسکو کی - سکے حالی قدیم کے متعدد نام اور مال - سکے حالی جدید کے ذیلی سکتے - سکے مجموعہ کی مسکو کی - اور نقشے - اور ذیلی سکتے - سکے کلدار کا رواج اور اس کے نام و حالات - سکے مجموعہ و مالی کے تبادلے - دار الضرب اور کاغذ مہور کا ضمنی حال - تختہ ہتھمان دار الضرب - ۱۲۸۴ء سے ۱۳۱۴ء تک مہور کا حال - اخراجات دار الضرب - نقشہ جات سکے جات -

۱۶۲
۱۸۳

فصل ۴

خزانہ عامہ - خزانہ کی ابتدائی حالت - قیام - دفتر محاسبی کا قیام - ملک کا مستاجرین و ہیکہ داران سے علم و کر کے خزانہ عامہ کا چکر کرنا - پہلے خزانوں کا حال - کاغذات کی ترتیب - فنی وین لین کا طریقہ - دارالانشاء کا حال - کون کون صیفیہ اس میں ہیں - کون کون صیفیہ پاکام محاسبی سے اس میں منہم ہوئے - اور ضروری امور

۱۹۴-۱۸۳

توغیرات تبدیلیات اور اصلاحیں فہرست مہمان خزانہ تختہ اخراجات

فصل

ریلوے۔ ریل کی ابتدا عالم میں۔ ایجاد میں تغیرات و تبدلات۔ جان ٹینن کی کامیابی۔ سب سے پہلے کلکتہ میں رواج۔ فرانس امریکہ۔ ہسپانیہ۔ جرمنی وغیرہ۔ ہندوستان میں رواج۔ سب سے پہلے بمبئی سے تھانہ تک۔ لاہور سے امرتسر تک۔ دوسرے شہروں میں ممالک محروسہ میں سکندر آباد سے واری تک۔ اقتصادی حال۔ سکندر آباد سے نرملگیڑی تک۔ بجوارہ لین۔ بھڑی معذیات سنگاری اور لیند میں سکندر سے سہارنپور تک۔ چھوٹی لین۔ ریلوے حصص اور منافع کا حال۔ ٹکٹ کا حال۔ سکندر میل حدود نظام میں ریل ہے۔ اور ان کمپنیوں کے حال۔ اس محکمہ کے تعلقات۔ انتظامات ضروری اور مختلف دلچسپ حالات تختہ ریلوے

۲۰۰-۱۹۴

فصل

معذیات۔ مونا۔ لوبا۔ ہیرا۔ ابرک۔ یا قوت۔ تانبہ۔ پتھر سیاہ۔ برائے پیل مختلف انعام کے پتھر متعلق عمارات۔ کان کی دریافت۔ کب سے کام شروع ہوا۔ کن کن ضلعوں اور تعلقوں میں معذیات کا وجود جو اور ان کا رقبہ۔ اور ضخامت طبقہ۔ ۹۰ سال کا ٹھیکہ مختلف اور ضروری امور۔ صیغہ معذیات کے تعلقات۔

۲۰۱-۲۰۰

فصل

تغیرات و آبپاشی۔ قیام۔ آبپاشی کس منہ میں شروع ہوئی۔ محکمہ کے تعلقات۔ تغیرات و تبدلات۔ باغ مار کا تعلق۔ معتمد کا تقرر۔ نقشہ جات تعمیل پائیگاہ کا تعلق۔ اور ضروری امور۔ تختہ اخراجات و مہمان۔

۲۰۵-۲۰۱

فصل

تختہ آمدنی و اخراجات مجلہ ۱۳ سے ۱۳ الف تک ابواب واری تفصیل واری۔ نواب سراج الملک نواب سالار جنگ اول۔ نواب سالار جنگ ثانی۔ نواب آسمانجاہ۔ نواب وقار الامرا۔ ہمارا جکشن پر شاہین اسطیلتہ بہادر۔ کے عہد بعد کی آمدنی و اخراجات بیان کیے گئے ہیں۔

۲۰۶-۲۰۵

باب

فصل ۱

محکمہ قومی عدالت کو تو قومی وزیر عامہ - دفتر ہوم ڈپارٹمنٹ کا انضمام - قیام - تیسری تبدیلی - ابتدائی حالت اور غیر ملکی اور سپریم کورٹ کون کون سی چیزیں اس سے متعلق تھیں - اور اب کون کون سی چیزیں اس سے متعلق ہیں - اور کیا اس کے تحت کوئی تبدیلی ہے۔

۲۶۶

فصل ۲

عدالت - ۱۳۱۳ء سے ۱۳۹۳ء تک کے حالات - دیوانی بزرگ - عدالت نوجوانی - عدالت عینی نامی - عدالت دیوانی - عدالت بارشادی - عدالت برہمنی - دارالقضاء - محکمہ گورنمنٹ اور محکمہ اجراء - عدالت عدالت صدر المہمان مجلس مرافقہ - عدالت الدالیہ - عدالت بزرگ دیوانی و نوجوانی کی موتوفی - ان کی عدالتوں کے اقتدارات - اور عہدہ داروں کے نام قدیم و جدید اختیارات کے تغیرات و تبدلات و اصلاحات - اس وقت ان محکمات کے کیا نام ہیں - اور کیا اقتدارات ہیں - اور حاکموں کے نام مندرجہ صدر امور بنیاد ہی صراحت کے ساتھ لکھے گئے ہیں - عدالتی حاضری سے استثنائی و غنہ اخراجات استحقاق و کالٹ وجوہ پیش کی ابتدائی کتب جوتاجی - و رکھنا تو عدالتیں - استثنائی کا موقوف ہونا - قانون و کلاؤ کا نفاذ - اور اسکا اثر ۱۳۹۳ء سے ۱۳۱۳ء تک کس قدر و کلام ہر سدر جہیں کامیاب ہوئے کتنی دوائی سندیں حاصل کی گئیں - اور نیا کی کیٹیاں کس قدر جمعیں اور کہاں کہاں قائم ہیں۔

۲۶۷
۲۹۰

فصل ۳

کو تو قومی سالار جنگ اول کی وزارت سے پہلے کو تو قومی کا حال - اور تعلق منسلق ہندی کے بعد سے کو تو قومی کا حال - اور تعلق - صدر المہام کو تو قومی کا تقرر - مستعین کو تو قومی - اضلاع پر ہندوؤں کا تقرر اور برخواست - صدر المہام کے نام کا تبدیلی - نظامت کو تو قومی اضلاع کے بعد سے کا حال - ناظمین کاں اقسام پولیس معین المہاموں کا حال - غیرت کو تو قومی بلدہ - بیرون بلدہ - سیٹی پولیس - چار میناڈ - پہرہ - اٹلغفر کے ہمراہ سوار پولیس کارہنہ - ٹریننگ اسکول کا قیام - محکمہ کو تو قومی کے تعلقات تقرر اور ضروری اخراجات - تحت اخراجات پولیس بلدہ - اضلاع کے اخراجات کا تحت۔

۲۹۶-۲۹۰

فصل ۴

محکمات - ابتدائی حالت - بعد از غلامی حالت - قیدیوں کا کام - اور انکی تفصیلی - انکے منسلک سے تعلق - دارالطبع - دارالمجانین - تختہ اخراجات - تختہ اخراجات دارالطبع -

۲۹۸-۲۹۷

فصل ۵

کاغذ مہور - تعریف - رواج سابق و بعد اصلاح - ابتداء میں کارخانہ کا حال - اقسام کاغذ مہور قدیم - پایگاہ و جاگیرت کے کاغذ کا طبع ہونا - کاغذ مہور کا سب سے پہلے کہاں رواج ہوا - اقسام کاغذ مہور - باعتبار تقسیم ملک وقفہ اراضی - دیوانی و صرف خاص کے کاغذ مہور کی علیحدگی - مالی و عدالتی کی تفریق - اختلاف رنگ - کاغذ مہور سے متنبی ہونا - ملک برار کا کاغذ مہور - اور ضروری واقعات - لیسنٹ خالصہ میں کاغذ مہور کا رواج - مہر و سند و تاریخ و رنگ و قیمت - سلسلہ وار نسخ و منسوخ کا حال - رواج ٹکٹ طلبانہ - و رسید و ہندوی وغیرہ اور تغیرات - علاقہ صرف خاص کا کاغذ مہور - اور اس کے اقسام قیمت - رنگ و تغیرات - اور نسخ و منسوخ کا حال - بندریج - جاگیرت میں کاغذ مہور کا رواج - اور اسکا طریقہ - کن کن جاگیرداروں کو اسٹامپ کے طبع کی اجازت ہے - اور ضروری قواعد جاگیرداروں کا تختہ - زرینہ سی و سکندر آباد کے کاغذ مہور کا حال - اور ہر کاغذ کی تفصیلی حالت - اخراجات عام ضروری امور - تعلق محکمہ و ر ناظرون کا حال - تختہ اخراجات -

۳۰۶-۲۹۸

فصل ۶

رجسٹریشن - قیام - تعلق محکمہ - ایکٹر جنرل کا تقرر - اور تفصیلی حال - رجسٹری کا محکمہ - انکسار کا حال - دیگر ضروری امور - تختہ اخراجات -

۳۰۶

فصل ۷

صفائی - قیام - اندرون و بیرون کے حدود میں تفریق - نمبر کے پیشگی کی قید - صفائی بدو کے تحت میں اصلاح کی صفائی کا ہونا - چادر گھاٹ کی صفائی کا محکمہ - میس کار و راج - رودوسی میں کاشت کی ممانعت - مسٹر اسٹیونس کا تقرر - ہر سہ علاقہ پانچواں کی تعمیرات کے نقشوں کا صفائی میں دیا

تفرق اور ضروری تاریخی واقعات - تختہ متمدنی نہائی تختہ اخراجات -

۳۰۷-۳۰۸

فصل ۸

اور مذہبی - ۱۹۲۲ء سے اس وقت تک کے مفصل حالات اور اُس کے قبل کی حالت جس میں مساجد، خانقاہیں، خانقاہ خانے، خانقاہوں، دہرم شالوں، سرائوں، وغیرہ کے ضروری اور اور حالات لکھے گئے ہیں اور مائشوں کا حال درج کیا گیا ہے۔ اور تغیرات و تبدلات دکھائے گئے ہیں۔ حجاج کی رونگی، قضا، نفیقین، مقبیلین، قدیم کا حال، اور طریقہ تقرر و امتحان مکتب، نگرانی اوقات، رویت ہلال، وغیرہ اور دیگر ضروری امور - تختہ اخراجات -

۳۰۸-۳۱۱

فصل ۹

ٹیپ خانہ - ابتداء - تعریف - قدیم طریقہ - دہلی سے حیدر آباد تک ڈاک - دفتر کا قیام - ابتدائی اسوقت تک ناظموں کا حال - تبدلات و تغیرات کی تفصیل حالت - ڈاک خانوں کی تعداد - نام - کہان کہان واقع ہیں خطوط سندھ، اندازی، محکمہ کا تعلق - زرباد - تباد و خطوط - گہوگر و ٹپہ - بیحد - پاکٹ بک - ۱۹۳۳ء سے اسوقت تک سبھی قدر ٹکٹ راجی اور منسوخ ہوئے انکی تاریخ اور تاریخ حالت - پیمانہ - رنگ - قیمت - وضع - اسی طرح پوسٹ کارڈ و لفافہ جات کا حال - شرح وصول ٹپہ درجہ پری و پارسل - تختہ ٹپہ خانہ - تختہ اخراجات - تختہ آمدنی و اخراجات ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۱ء تک - انگریزی پوسٹ آفس - لٹیر کس - پتھر گھی - افضل گنج کا ٹپہ خانہ - ورڈ ٹیڈنی پوسٹ آفس - تعداد انگریزی پوسٹ آفس اور انکا تعلق پریسی ڈنسی سے - ٹیلیگراف کا حال - تعداد وغیرہ اور ضروری اور نجیب امور -

۳۱۲-۳۲۰

فصل ۱۰

تعلیمات - قدیم حالت - اسکی تبدیلی - اور حالت موجودہ - انگریزی عربی اردو و دیگر زبان کے اسکول و کالج - خانگی مدرسہ - انتظامی حالت - تاریخی واقعات - دارالعلوم - مدرسہ عالیہ - جیلڈ کالج - نظام کالج - سیٹی ہائی اسکول - انجینئرنگ کالج - اسکول پادر گھاٹ - رز پڈنسی اسکول -

سیول سرورس - یہاں لٹریچر اور انجینئرنگ - مجنن زمانہ اسکول - نارمل اسکول - مدرسہ شمس الاموال - مدرسہ نظامیہ - مدرسہ اعرفہ - مدرسہ دینیہ بھید الانام - مدرسہ اصفیہ - دہرم و منت اسکول - ویک دہرم چنگا ویدشاستر شالا - سینٹ جارج گرامر اسکول - سورونی اسکول - انگلینڈ اسکول - ہندو انجلو دنا کیولر اسکول - رادما رکھنی بالیکا پائڈ شالا - اسلامیہ بورڈنگ اسکول - مدرسہ محبوبیہ شاہ علی بند - باب العلوم دیویک ورفنی پات شالا - مدرسہ زمانہ تعلیق سکندر آباد - پروٹسٹنٹ آرفیزر - اینڈ پریگڈ اسکول محبوب کالج - آرفیزر اسکول - مدرسہ اسلامیہ - گرس پات شالا محبوب ٹیکل اسکول - ان کل مدرسوں میں سرکاری اور غیر سرکاری امدادی و غیر امدادی اسکولوں کا میلی مال لکھا گیا ہے - اور طلباء کی تعلیمی حالت - دیگر ضروری امور منتخب مردم شماری سے آمدنی سے داری - اس تختہ میں مردم شماری کے اعتبار سے یہ امر لکھا گیا ہے کہ مردم شماری کے قدرتی اور پریچر کھون کی تعداد کے قدرتی - اور ملک کی آمدنی کس قدر تھی - اور پریچر کیا خرچ ہوتا تھا - اور فی پریچر کس قدر پڑا - اور فی صدی مردم و عورت کس قدر تعلیم یافتہ ہیں اس سے اس وقت تک تعداد مدرسہ و طلباء نہیں اخراجات بلکہ واصلات ۱۲۹۶ء سے اس وقت تک مل میاٹرک ایف اے بی اے - اور دیوی سے مولوی فاضل تک نشی سے نشی فاضل تک کے قدر طلباء کا مباح ہوئے اور کس قدر شرکاب ہوئے اس سے اس وقت تک تختہ تعطیلات تختہ اخراجات موزم مدرسہ -

۳۶۳-۳۳۰

فصل ۱۱

طبابت سے تعلق رکھنے والے طبابت کا تاریخی حال - قدیم اطباء کا حال - نوابانہ مدرسہ الوداعہ صفا - لٹریچر کی تعلیم اور ڈاکٹری مدرسہ کی بنیاد - اور امتحانات تعلیمی حالت میاں شہو کے نام اور ملازمت - شہان خانہ اہل گنج - اور وہاں کے اطباء کا حال - جنگل نگرائی میں یہ رہا کیا - دیگر اسکول و شہان خانہ بنگلہ سری - زمانہ ڈپارٹمنٹ کا حال - مدرسہ یونانی کا حال - اور طبی تفصیلی حالت - انسیر الاطباء و قرطبیہ کا حال - علماء و نویسین کا تقسیم - لٹریچر و ایون کا حال - اور اسکول - زرگی خانہ - زمانہ ہسپتال - مٹی بالی ہسپتال تفصیلی کیفیت - ہمارے لکھی گئی ہے دیگر ضروری امور اور حالات تختہ اخراجات -

۳۶۲-۳۶۱

باب

فصل ۱

ہاگہ گری۔ ابتدا و حالات مستاجرین و عہد داری سے علاقہ جات کے تعلقات کی بنا پر گئی۔ ثواب سکندر جاہ کے عہد کی تفصیلی حالت مذکورہ بالا کے بعد اول کے عہد کی حالت اور بعد از ان کے حالات۔ اور اصلا حین و ترقیان۔ سالار جنگ ثانی کے عہد کے تفصیلی ترقیات و اصلاحیں۔ سر آسمان جاہ کے عہد کے حالات۔ سر وقار الامرار و ہمارا جہر میں السلطنت کے عہد کی ترقیان۔ اور نظمات جدیدہ و اصلاحیں۔ غرض کہ ہر عہد کی تفصیلی حالت اسامہ و سیدین۔ و شریک مقتدر۔ ابتدا سے اس وقت تک تختہ اخراجات۔

۳۷۱
۳۷۲

فصل ۲

گروہ گری۔ ۱۲۰۰ تین کروڑ گری کا انتظام اور اس سے پہلے کی حالت۔ اور اس کے بعد سے ۱۵۳۱ تک اس کے حالات جس میں جملہ ضروری امور اور قواعد و تغیرات و تبدلات و تقررات اور اصلاحات کا حال لکھا گیا ہے۔ حکم کا تعلق عہدہ داروں کا حال۔ تختہ عہدہ داران۔ تختہ اخراجات۔

۳۷۳
۳۷۴

فصل ۳

گورٹ آف وارڈز۔ ابتدا و انتظامات و فیزیکی تعلق۔ اس کے بعد سے مالگزارمی سے تعلق۔ دیگر ضروری امور۔ اور تغیرات و تبدلات و اصلاحیں۔ نام سپرنٹنڈنٹ۔ تختہ اخراجات۔

۳۸۱

فصل ۴

سرشتہ انعام۔ انعقاد مجلس دریافت انعام۔ معاشدہ ارون کی مقبوضہ معاش کی جائزہ لے کر آیا عطیہ سلطان ہے۔ یا خاصانہ۔ مالگزارمی کی انتہی۔ انتظامات تعلق بلکہ۔ باضابطہ حکم کا قیام۔ اصلاح کے انتظامات۔ صوبہ دار و قلعہ دار کے اقتدارات۔ مجلس دریافت انعام کا شکست کشتری انعام کا انعقاد کشتر کا قلعہ دار و قلعہ دار و قلعہ دار کے اقتدارات۔ اور ان کے اقتدارات۔ سر آسمان جاہ کے عہد میں رد و بدل منضبط انعام پر نظر ثانی کی گئی تھی کا اجراء۔ کام کی زیادتی عہد سر قار الامرار میں نظر ثانی کی گئی تھی میں ترمیم۔ اقتدارات کشتر انعام کی واپسی۔ دیگر انتظامات و ضروری امور عہد ہمارا جہر میں سلطنت نے فخر کشتر انعام صوبہ ہیدر کی تحفیف۔ اور قلعہ داروں کے اقتدارات جدیدہ و اصلاحیں۔ اور تغیر و تبدل۔ تختہ عہدہ داران

۳۸۵-۳۸۱

تختہ اخراجات انعام۔

فصل ۵

یہ سائیز بند و بست۔ ابتدائی حالت محکمہ کا انعقاد۔ سب سے پہلے کہاں بند و بست کا آغاز ہوا۔ اس کے نتائج بعد ازاں اس میں تغیر و تبدل اور ضروری اصلاحیں۔ عام طور پر بند و بست محکمہ کے تعلقات۔

۳۸۶-۳۸۴

ناظمون کا تقرر۔ اس وقت سے اس وقت تک کے حالات۔ تغیر و تبدل اور اصلاحیں تختہ اخراجات

فصل ۶

محکمات۔ قیام دفتر کس کس محلے سے تعلق رہا۔ ممالک محروسہ میں جو مہینہ کے اقسام۔ اور کن کن ضلع میں واقع ہیں۔ کل قیام محل۔ محفوظ و غیر محفوظ۔ محصورہ و غیر محصورہ۔ انتظامات اضلاع تعلیم کی غرض سے طلباء کا تقرر۔ ذون جاننا۔ بلدیہ میں مدرسہ کا قیام ہونا۔ اور ٹوٹنا۔ ضروری انتظامات و اصلاحیں۔ ناظمون کا تختہ۔ اخراجات کا تختہ۔

۳۸۹-۳۸۸

فصل ۷

آجکاری۔ پہلے بدعت کی کچھ سی شہو رہی۔ آجکاری نام رکھا گیا۔ محکمہ کی اصلاح اور تغیر و تبدل۔ کشتہ کا تقرر۔ یورپین سوجیڈن کے ماتھے درخت کی ممانعت۔ آجکاری بلدیہ و سکندر آباد کا تقرر۔ دفتر تہتم آجکاری کا قیام۔ آجکاری جاگیریت کا سرکار سے تعلق ہونا۔ تختہ اخراجات۔ اور صلاہی و ضروری امور۔

۳۹۱-۳۸۹

فصل ۸

انیون۔ ابتدائی حالت۔ انیون کی کاشت ۱۲۹۶ء کو کاشت انیون کی ممانعت۔ آکر لبر و ملکہ لبر۔ دیگر ضروری امور تختہ

باب ۵

فصل ۱

فوج۔ دفتر کا قیام۔ بقاعدہ کا باقاعدہ میں ضم ہونا۔ وزیر افرانج کی تہمتی تنخواہ کا دست بدست تقسیم ہونا۔ انیون میں تخفیف جمعیت نظم۔ دیگر ضروری احکام اور اصلاحیں۔ تغیر و تبدل۔ امپیریل سروس ٹرولیس اول لانس۔ دوم لانس۔ اخراجات کا تختہ۔ فوج باقاعدہ گوشہ محل۔ رسالہ جوش بینی شہی کارسل

[illegible]

فصل ۲

دفتر ملکی۔ دارالانشائی خانہ۔ ان دفاتر کی قدامت بڑھ کر گورنمنٹ اور سرکار عالی سے خط و کتابت۔ عہد نامہ جات کا طلق ان ہی دفاتر سے رہا۔ دارالماہان سابق کے اسناد کے مسودے عطیات۔ یومیہ معمولی سالانہ۔ جاگیر۔ انعام۔ وغیرہ کے مسودے۔ دفتر پریوٹ سکریٹری مین منہ ہونا۔ دیگر ضروری و اہم امور۔ اور تفسیرات و تبدلات تعلقات وغیرہ وغیرہ۔

فصل ۳

ٹیلیفون۔ اسکی ابتداء کب اور کس سندھ میں قائم ہو۔ آغاز ٹیلیفون۔ سب سے پہلے کہاں سے کہاں آغاز ہوا۔ پہلے کون کبھی تھی اور کیا انتظام تھا۔ سرکاری اہتمام۔ عہدہ داروں کا حال۔ مختصر اخراجات۔

فصل ۴

سنہ تفصیلی کا آغاز۔ ابتدا سے اس وقت تک کے کل تغیرات و تبدلات و اصلاحات۔ حال کے ہوزنیم کے تغیرات وغیرہ کے تختہ اور مزید معلومات۔

فصل ۵

مردم شماری۔ پہلی بڑی مردم شماری۔ دوسری بڑی مردم شماری تیسری بڑی مردم شماری۔ ناظمین کا تفصیلی حال۔ ضروری اور دلچسپ امور۔ ممالک محروسہ کا رقبہ۔ ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کا مقابلہ۔ اور ضروری نتائج بحث تختہ۔ صدر تختہ مردم شماری جس میں تینوں سال کی مردم شماری کا مقابلہ باقتدار تلاب۔ دکن و اناٹ۔ جابل اور پڑے کھٹے اشخاص سے کیا گیا ہی تختہ کنڈا کنڈا تختہ۔ مرغیان تختہ مسافت اضلاع بااضلاع بدلہ۔ تختہ مردم شماری علاقہ دیوانی و صرف خاص۔ بدلہ حیدرآباد۔ معرفانہ شماری۔

فصل ۶

تعطیلات۔ ابتدائی حالت۔ معاوضہ۔ تقریبات میں غیر معمولی تعطیلات۔ دسہرہ۔ شب قدر۔ دیوالی۔ عید الفطر۔ عرس گلہ گرہ۔ کرسمس۔ تل سنگرات۔ عید الفطر۔ بیست عشرہ محرم۔ ہاشم پور رازی۔ ہولی۔ عرس مس عالم۔ آخری چار شنبہ۔ اوکا دی عرس خواجہ حبیب الدین۔ دوازہم شریف۔ عرس ابو الفیض۔ بیدی۔ سالگرہ مبارک۔ یازدہم شریف۔ یادگار ملکہ منظر۔ عرس جمال بہار۔ سالگرہ ملک منظم۔ عرس خواجہ معین الدین شہتی رح۔ راکھی پونم عرس کوہ مولا جہم شہی۔ شب معراج گنیش چوتھ۔ انتہی چودس۔ شب برات عرس حضرت بابا شرف الدین عرس شاہ نظام جمہد بکیتنبہ سورج وچاند گزین تعطیل موسم سرما۔ وفات صبح بروز تہوار مہنود۔ ان کل تعطیلات کی ابتدا اور تغیرات لکھے گئے ہیں کہ ان کا کب آغاز ہوا۔ اور ان میں کیا کیا تغیرات و تبدلات وقتاً فوقتاً ہوتے رہی۔ اور اب کیا ہی تختہ تعطیلات موجودہ تختہ تعطیلات صرف خاص۔

فصل ۷

خطبات - درجہ - خان - بہادر - جنگ - دولہ - ملک - خان ووران - خان خانان - سلطنت - امرا
امیر کبیر - جاہ - علما - حکما - راجہ - راجہ بہادر پپال - دنت - مہاراجہ - رانی - ان مداح کے ساتھ
کل خطاب یقون کے نام - سنہ و تاریخ - مو تقریب اور ضروری حال - اور ہر درجہ کی تعداد - اور تقدیر زندہ

فصل ۱

اخراج - اسمین ان لوگوں کے نام - اور حالات درج ہیں جن کا مالک محروسہ سرکاری سے اخراج
عمل میں آیا ہو - یا وہ کسی وجہ سے ہمیشہ کے لیے حیدر آباد سررخصت کیے گئے ہیں -

باب نص

رزیدنسی - ابتداء - رقبہ - آبادی - بازارات - باشندوں کے حالات - رزیدنسی کی بنیاد تعمیر
ابتدائی حال - یگانہ کاحال - رزیدنٹوں کا قیام - تعمیر حصار و برج سنگ بستہ - رزیدنسی کے
مستقلہ علاقہ قاجات کا حال - رزیدنٹ کے اقتدار است - عدالت - اندرون احاطہ رزیدنسی مقبرہ - دیول
مسجد - رزیدنٹوں کے قبرین - ۱۹۵۰ء کا واقعہ - بادٹے کا قیام - اخراج کسبیاں - رزیدنٹوں کی
ابتدائی حالت - ریاستی معاملات میں دخل - رزیدنٹوں کو خطابات - سب سے پہلے رزیدنٹ کا
حال تختہ رزیدنٹ - ۱۹۵۰ء سے اسوقت تک - دیگر ضروری و کمپ امور تغیرات و تبدلات وغیرہ

فصل ۲

آمد و رفت گورنران - شہزادگان یورپ و دیہہ رائے و کمانڈر انچیف وغیرہ ابتدا سے اسوقت تک
جس قدر شاہزادے اور ذمی اقتدار صاحبان انگلہ نیا سے ہیں - اور ان کے تشریف آوری کے
موقع پر جو تیار یاں سرکاری وغیرہ سرکاری طور پر کی گئیں ہیں - اسکا تفصیلی حال - اور ضروری
دقتات اور مختلف امور - و عوتون اور ڈنرون اور روشنی شہر وغیرہ کا خصوصیت ہی حال وچ ہو

فصل ۳

عبدالحیات - تہید - ابتدائی حالت - ممالک محروسہ - تاریخی ضروری واقعات - نوید نظم و ضبط

نواب ملا بہ جنگ، نواب علی خان کی جنگیں۔ فزلیسی اور صاحب انگریزی سے میل جول۔ مرہٹوں کی
لڑائیاں۔ ضرورت عہد نامہ تفصیلی بحث۔ پہلا عہد نامہ جو ۱۷۵۹ء میں نواب صلابت جنگ ہو
ہوا۔ دوسرا عہد نامہ شاہ دہلی۔ کل ۱۹ عہد نامہ قدیم کی شروط کا خلاصہ۔ متعلقات و پرگنہ جات اور
رقم کی تفصیل۔ اعلیٰ حضرت قدر قدرت۔۔۔۔۔ کے عہد نامے

۲۹-
۲۲۲

فصل ۳

ملک برابر۔ تحویل اصلاح کی ابتداء۔ سبب پٹری فوج کی ابتداء۔ اور وقتاً فوقتاً ترقیاں و تبدیلیاں
اور اصلاحیں۔ اور اسکا رزٹڈنٹ بہادر سے تعلق۔ پامرا نیڈ کینی کے متعلق فوجی انتظام۔
اورنگ۔ آباد اور تعلقہ جات کا کینی کے سپرد ہونا۔ قرضہ کا بڑھنا۔ خرچ کی زیادتی۔ برار کی چھٹی
چھاڑ۔ اور امانی پر حوالہ کیا جانا۔ اسوقت کی آمدنی و اخراجات۔ اور فوجی حالت۔ ہمیشہ کیلئے
برار کی رخصت۔ اور دیگر جدید انتظامات۔

۵۳-۵۳۵

حصہ دوم

باب

فصل ۱

راجگان و شاہان قاجم۔ راجایان اندھرا۔ یا شالیواہن متعلق تنگنا۔ راجایان چالوکیہ۔ راجایان
تلو امیتق اگلی و رنگل۔ راجایان وچانگر۔ (جیانگر) خاندان نایک شاہان بہمنیہ۔
شاہ شاہیہ بلار۔ نظام شاہیہ احمدنگر۔ برید شاہیہ بیدر۔ عادل شاہیہ بیجاپور۔ قطب شاہیہ
گوکنڈ۔ سلسلہ داری نام ہیں۔ اور سنہ ہجری و عیسوی سے مدت حکومت اور مدت سلطنت
بھی درج ہو۔

۵۴۷

فصل ۲

خاندان پانچواہ کے ابتدائی حالات۔ ابوالخیر خان شمشیر بہادر۔ ابوالفتح خان شمس الامراء اول

شمس الامراء ثانی شمس الامراء ثالث امیر کبیر اول - امیر کبیر ثانی - امیر کبیر ثالث کے تفصیلی حالات
یہ کل سوانح عمریان ہیں۔

۵۵۰
۵۵۲

فصل ۳

نواب منوخر شید جاٹھمس الامراء خامس امیر کبیر رابع کی سوانح عمری - جس میں پیدائش سے لیکر
آخر عمر تک کے حالات بترتیب تاریخ و سن واری درج ہیں - اور کوئی واقعہ ایسا نہیں ہے جو ترک ہو ہو
آپ نے جس قدر سفر کئے ہیں اسکا حال بھی درج ہے۔

۵۵۵

فصل ۴

نواب سر آسمانہا امیر کبیر - کی سوانح عمری - پیدائش سے آخر عمر تک کے تفصیلی حالات بترتیب صدر
لکھے گئے ہیں - اور کل سوانح عمری ہے - آخر میں حضرت بادشاہ یلیم کے حالات اور نواب حسین الدین خان
کے حالات درج ہیں - اسٹیٹ کی حالت -

فصل ۵

نواب اتہال الدولہ سرقار الامراء کی مکمل اور بیضہ سوانح عمری - ابتداء سے آخر عمر تک کے حالات بترتیب
صدر - مدار المہامی کے احوال و انص اور ضروری واقعات نواب سلطان الملک - نواب ولی الدین خان
بہادر کے حالات - اسٹیٹ کی حالت - گویا اس میں تین سوانح عمریان ہیں -

فصل ۶

نواب شمس الملک خلف جنگ بہادر کی سوانح عمری - پیدائش سے آخر عمر تک کے تفصیلی حالات - اسٹیٹ کی
حالت - اولاد و اولاد کی حالت - نواب لطف الدین خان - اندر کی سوانح عمری - اس مضمون میں بھی کئی سوانح عمریان ہیں

فصل ۷

نواب - الامراء کے نمائندہ کی حالت - سالار جنگ اول کی سوانح عمری - سالار جنگ ثانی فیض الملک -
سالار جنگ ثالث کے حالات - اس میں متعدد سوانح عمریان ہیں - اور کل مضمون میں اسٹیٹ کی حالت -

فصل ۸

خاندان پیشکار کے حالات - اور افراد خاندان کے تفصیلی حالات - بالخصوص مہاراجہ چند دلال - لعل مراد بخش - راجہ نرندر بہادر - مہاراجہ کرشن پرشاد بہادر کی سلطنت کی سوانح عمریان - اس میں بھی مشہور سوانح عمریان - اور اہم واقعات اور ضروری امور ہیں - اس باب کی کل سوانح عمریوں میں مفصل حالات درج کئے گئے ہیں حتیٰ کہ عمارات و اولاد وغیرہ کی تفصیلی حالت بھی درج ہے - اسٹیٹوں کی آمدنی و خرچہ اور مردم شماری کا مجموعہ - خاندانی فہرست اور دیگر ضروری امور ہیں -

فصل ۹

سمستان - ریاست حیدرآباد میں جب قدر راہ ہمارے پیشکش دینے والے اور غائبانہ زمین اُن سب کے حالات اور علاقہ جات کا تفصیلی حال اور تاریخی واقعات درج کے گئے ہیں۔

باب

فصل ۱

عمارات و مناظر - فیصل بہت بڑی ہو۔ اور اس میں جمید آباد کے مناظر و قدیم و جدید عمارات کا مفسدہ حال کہا گیا ہے۔ قلعہ کوکٹھہ - قلعہ سرورنگر - قدیم محل - پل چارو گھاٹ - پل اگل گنج - پل سلیم شاہ - چابینار - چار کمان گلزار حوض - چاچمل - حویلی قدیم اسکے اندر کے قدیم و جدید محلات - گوشہ محل - ملک ناخوت محل سرورنگر - بارہ دی مہاراجہ چند لال - محل سیف آباد - سوارو بلا میس - ٹوپ کا سانچہ - آسمان گرہ - مکہ مسجد - مسجد چوک مسجد فضل گنج - معہ بازارات - جامع مسجد - عید گاہ قدیم و جدید - شہابی ماشور خانہ - عاشور خانہ و مقابر زبان کلینی - تالاب حسین سنگر - تالاب میر جیلہ - تالاب میر عالم - عمدہ ساگر - سرورنگر کا تالاب - باغ عامہ - باغ نگم علی بیگ جاننا - بشیر باغ - فتح میدان - گنہ گنہ گھر - جوک گاگنڈہ گھر - گنڈہ گھر راجہ رائے دیاں - گنڈہ گھر نرنیدی - سری میان شاہ - سری منپو خان - نیچہ شاہ - کوچی پیشمن ہی - بیک روک آفس - کمپن ہاراکر کا بنگلہ - شاہ پورو راڑی - کبوتر خانہ - اشاہی - ان عمارات کے تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

فصل ۲

موسائیلان - انجمن - کلب - جمعہ - آباد - پٹنم - روم - اینٹلا - تیسری - حیدر آباد - کلب - سٹاک - کلب

یہ منسل امپریٹل سوسائٹی دارالتفہیم لٹریچر کونسلنگ لائبریری ہنارگ ورکشاپ کلب بہارت گون دندو
سنوار تہا۔ انجمن نظامیہ۔ انجمن شمانیہ۔ انجمن شمرۃ الادب۔ انجمن خرد افروز۔ انجمن ترقی علوم قدیمہ۔ انجمن شمس
و شمس روم لائبریری۔ اتال کلب شمانیہ ریڈنگ روم لائبریری۔ انجمن اصلاحات خیالات خیر خواہ اصفیہ
انڈی ریڈنگ روم لائبریری۔ انجمن اتفاق دکن مجلس ائیرۃ المعارف النظامیہ کتب خانہ اصفیہ ترجمہ
علوم و فنون۔ تدوین اہل بیت سہ۔ انجمن حجاز ریلوے مجلس موافقۃ المسلمین۔ انجمن معیار العلوم۔
انجمن اردو۔ انجمن سرمایہ تعلیمی۔ اصلاح تمدن۔ افتخار دکن۔ مجلس اتحاد۔ انجمن معین المسلمین مدرسہ فاضلہ
دنیہ وغیرہ کے حالات بانی انجمن و سکریٹری تاریخ انتقاد ضروری تو امداد وغیرہ کا حال لکھا گیا ہے کتب خانہ
اصفیہ اور حیدر آباد کی دوسری خانگی کتب خانوں کی فہرست واری فہرست اور تعداد کتب۔

فصل ۳

اخبارات و رسالہ جات نظم و نشر۔ اخبار شفق۔ شوکت الاسلام۔ ہزار داستان۔ اخبار آصفی۔
افسار الاخبار۔ سفیر دکن۔ سید الاخبار۔ محبوب القلوب۔ ملک و ملت۔ نظارۃ عالم۔ جام جمشید۔
غزیا الاخبار۔ حیدر آبادی۔ کہنی۔ جلوہ محبوب۔ علم و عمل۔ محبوب گزٹ۔ محبوب۔ دکن تیج۔
مشیر دکن منظم دکن۔ جریہ اعلامیہ۔ پولیس گزٹ۔ زبان مرثیہ کے اخبار و رسالہ۔ نظام دکن
بہائیش نگر۔ رسالہ سری بہائیش دیبے۔ ماہانہ رسالہ نظم و نشر۔ رسالہ طبابت حیدر آباد۔ معلم شفیق۔ ایوب
قانون حسن۔ الحقائق۔ معلم معلم نسوان۔ سحر بیان۔ منتخب روزگار۔ افسر۔ دگلڈز۔ پیام محبوب۔
شمس الکلام۔ دبدبہ اصفی۔ ٹیکل جنرل۔ جلوہ محبوب۔ محبوب الکلام۔ نسیم دکن۔ افسانہ دکن۔ ریویلو
الہادی صحیفہ۔ مذاق سخن۔ خیال محبوب۔ یا محبوب عالم معیار الانشاء۔ نوزن الفوائد۔ ادیب
قانونی۔ یقین دکن۔ آئین دکن۔ تشیح القوانين۔ تکمیل الاحکام۔ مرآۃ القوانين۔ رسالہ مالگاری۔
۱۲۔ انگریزی اخبار۔ اور ۲ رسالہ۔ آخرین ایک تختہ۔ اُن اخباروں اور رسالوں کا جن کے تفصیلی
حالات مذکور ہو سکے۔ کل اخباروں اور رسالوں کا آغاز اور اُن کے مقاصد و فوائد و نام و مدیران
اور دیکھ چکے امور و برج کیے گئے ہیں۔

فصل ۴

رجسٹری شدہ کتب۔ ضروری نہیں کہ رجسٹرڈ کتب کی ابتدا اور ضروری امور درج کیے گئے ہوں اور ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۳ء تک کی کل رجسٹری شدہ کتب کی فہرست فن واری اور سنہ واری شدہ تعداد لکھی گئی ہے۔

فصل ۵

فہرست کتب تواریخ تعلق ملک و کن اور ملک سرکار نظام۔ ضروری تہذیب۔ اس فصل میں کتب تواریخ میں ملک و کن کا حال عموماً اور ملک سرکار نظام کا حال خصوصاً جو وہ لکھے گئے ہیں جن میں اردو انگریزی فارسی وغیرہ کی کتابیں ہیں۔ اس سے متعلقہ دیگر کتب اگر کسی شخص کو ملک و کن یا ملک نظام کی تاریخ کی کتاب ہو تو وہ آسانی کے ساتھ کتب میا کر سکے۔ ان ہی تاریخوں میں جن کتب پر یہ علامت ہو ان سے مولف نے اس کتاب کی تالیف میں مدد لی ہے۔

فصل ۶

تجارت و کارخانہ جات۔ اس فصل میں جدید آبادی کے کل کارخانہ جات کا مفصل حال لکھا ہے۔ کارخانہ قاسم صاحب بارگلی۔ کارخانہ توپ۔ صدر انارخانہ ورک شاپ۔ دارالصنائع۔ اسٹور ہاؤس نزد بارہ درہی چند لال۔ کارخانہ صنعت ہند۔ بینک آف بنگال۔ بیالنگک کمپنی۔ ایس کمپنی گوڈا پامرائیڈ کمپنی۔ جدید آبادی کے دیگر لوہنگ کمپنی انڈیا۔ کارخانہ کاندھ بالا پور۔ دواخانہ و شاپ عبدالرزاق۔ کارخانہ شمال باغی گوڈا پور۔ فلور مل۔ کارخانہ شکر۔ دیوالپور۔ دیوالرم وماندرام پور مل۔ دیوالپور سی پیم سی۔ شاپ مابد۔ ایس فیکٹری حاجی طیب علی۔ ایس فیکٹری نرومل۔ کارخانہ سفالی زیر تالاب سین سگر۔ ان کارخانوں کے علاوہ ۸ کارخانہ جات اصلاح و اصلاح میں جو واقع ہیں ان کا حال لکھا گیا ہے۔

فصل ۷

قدیم میلہ مذہبی وغیرہ و مراسم و تقاضے۔ یہی وہی کاملہ فنس صاحب حسین علی۔ لنگر۔ عرس کوہ والا۔

توہم راجہ دیل چشہ لہائی - عظم ماربن - علم باولی شکسہ - کرمن گھٹ - رام باغ - کیشوگیری -
 دیول بہرام سنگھ - دیول ملن گورہ - دیول کشن بان - دیول راجہ مرلی دہر - دیول سیتا رام باغ
 دیول لکھن باغ - لہلا جنم آٹھی - میلاناگ پنچھی - میلآ آٹھی - میلہ پٹیلہ برج - جاترا اولال - میلہ
 راجہ بارہ نر - ہیماسو فیکل سوسائٹی - آتشکدے - دھنچے - آریہ سماج - سنانن دہرم مہاسنڈل -
 گورنمنٹ ایڈوانسڈ گھوڑ دوڑ - مسیحی ہما بڈ سینٹ جارج - کرٹ چچ - شستری سوسائٹی - مورلیٹ
 شستری سوسائٹ - رومن کیتھولک چرچ - ملاوہ ان کے جلد عریات وجاترا وغیرہ کا ایک تختہ
 جس پر ہمارے انکار کی گاہ قریب ہے - اور ضروری تاریخی واقعات لکھے گئے ہیں -

باب

فصل ۱

مقیم قاضی صدر ریل فڈ - ابتدا مکان کی تعمیر - اور مکان کی حالت - قیام کی تعلیم و تربیت
 - مسکنات و عریات وغیرہ -

فصل ۲

قیام و حرکت - دفاتر - دفتر ملائی - دفتر مالی - دفتر عرائض - سر رشتہ کش راؤ - دفتر استیفاء -
 دفتر کاروائی - دفتر گزٹیر - دفتر تعلیم - منصف داران - مجلس ادا - مجلس باید گرفت
 - اور اس کے واسطے دعویٰ بر سر کار مجلس امر اور مجلس اصلاح مصارف - ہوم افس -

فصل ۳

مشہور لوگوں کی ہوت اور خدمت - آلات - مرشد زوگان - امر اور رسا - عہدہ داران
 اہل بیت - شہر و شہرین و اہل اللہ - حکماء شعراء متفرق مشہور لوگ -

فصل ۴

مقتدرت و اقتدار مشہورہ - اس فصل میں وہ کل واقعات مشہور درج کر دیئے گئے جو

حاکم محروسہ سرکار عالی میں واقع ہوتے رہیں یہ زمانہ واقعات کے حادثہ ناگہانی اور راجہ جہانگیر
وغیرہ کی آمد و رفت، شہزادہ پریان، ایضاً کشت و خون و فسادات بلوے، گرجین، آندھیاں دم و دارستان
وغیرہ وغیرہ۔

فصل ۵

الحاکمات متفرق بمحصل رستہ بٹی کی موت و بیوہ کا رہن، رسول لٹ، سکندر آباد کے راستہ سے مسلح جانے کی
ممانعت، اوکل منڈ، دفاتر میں مسلح آنے کی ممانعت، کاشت شالی تحت حسین ساگر کی موت و بیوہ، رواجیل کامنی
المازمت ہونا، سرس بک، کنٹر و ہیڈشن، پراسیسی لوٹ، موندو قطعات اقسام رنگ، رقم اور
اسکی عبارت، تانہ پنچہ مبارک، اغوازی لوازمات، ٹکٹ رسید خواہ پر، تقریر پور میں بلا اجازت ٹورنٹ
خاصی دربار علی۔

فصل ۶

قطعاں فصل میں ۹۹ء سے ۱۲۱۹ء تک جبکہ رقم خط حاکم محروسہ سرکار عالی میں واقع ہوئے ہیں
ان کی تفصیلی کیفیت درج کی گئی ہے۔ اور اس وقت جو انتظامات کیے گئے تھے انکا ذکر ہے۔

فصل ۷

روموسی کی طغیانیاں ۱۸۵۷ء سے ۱۸۵۸ء تک بعد از رووموسی میں طغیانیاں آئی ہیں اور ان
لفظانات پہنچے ہیں انکا نہایت ہی سہرمت اور حوالہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ تاریخ و کن کی وقت
گردانی کے بعد اور دوسری یادداشتوں، و نظموں سے فیصل مرتب کی گئی ہے۔ بالخصوص ۱۸۵۷ء کی
طغیانی کا حال بہت زیادہ نکھایا ہے۔ اور کل امور بیان کیے گئے ہیں۔

نیمہ

نیمہ میں بعض ان امور کو لکھا گیا ہے جو کتاب مرتب ہونے کے بعد ملاقات بہر پہنچے ہیں۔

خاتمہ

تقاریض

عرض جال

دکن کے متعلق انگریزی۔ اُردو اور فارسی زبانوں میں اس قدر تاریخیں لکھی گئی ہیں کہ اگر کوئی اُن کو جمع کرنے بیٹھ تو کئی الماریاں اُن سے بھر سکتی ہیں۔

اس کثیر تعداد میں دکن کی تاریخوں کے ہونے ہوئے کسی نئی تاریخ دکن کا لکھنا دیکھنے والوں کی نظروں میں کوئی مشکل کام نہیں قرار پا سکتا لیکن مجھے اس تاریخ کے لکھنے میں جس قدر دشواریاں پیش آئیں اور اُس کے لیے مواد اور معلومات بہم پہنچانے میں جبکہ جس قدر کوشش کرنی پڑی اُس کو میرا ہی دل جانتا ہے۔

شکل اور وقت پیش آنے کی وجہ یہ ہوئی کہ میں نے اس کو پین نہیں کیا کہ آج تک دکن کی تاریخوں جو جو واقعات جمع کیے گئے ہیں اُن ہی کو مختلف تاریخوں سے نقل کر کے دکن کے مورخوں کا منہ چڑھانے بیٹھ جاؤں۔

اس لیے میں نے اکثر تاریخوں کو پیش نظر رکھ کر مختلف زبانوں میں دکن کے متعلق اب تک لکھی گئی ہیں ایک ایسی تاریخ لکھنے کی کوشش کی جو اپنے موضوع کے لحاظ سے اُن سب تاریخوں سے باعلیٰ الگ اور تمیز ہو۔

عام طور پر جو باتیں اور جو واقعات تاریخوں میں لکھے جاتے ہیں میں نے اُن ہی پر اتنا نہیں کی بلکہ میں نے اُن کے علاوہ اُن باتوں کو بھی ضبط تحریر میں لانے کی کوشش کی جن کو بلند پایہ مورخوں نے بھیج اور ناقابل التفات سمجھا ضبط تحریر میں لانے کے بغیر چھوڑ دیا ہے۔

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کسی ملک کے متعلق ایسی باتوں اور معلومات کا فراہم کرنا جس کو واقعات کے طور پر تاریخ کے صفحات میں درج ہونے کی عزت نہ حاصل ہوئی ہو کس قدر دشمن اور دشوار امر ہے۔

چونکہ میں اپنے سن شعور سے اس بات کا عادی رہا ہوں کہ ملک کے تمام ٹبر بے بڑے واقعات جو میرے سنسنے یا دیکھنے میں آتے تھے اُن کو میں اپنی یادداشت میں بقید تاریخ لکھتا رہتا تھا اور تقریباً بیس سال تک مجھ کو مالِ جناب نواب شمس الملک خضر جنگ بہادر کے دربار میں حاضر رہنے کی غرت و افتخار حاصل رہا ہے اس لیے مجھ کو اخبارِ یوں اور روزنامہ نولیسون کے ذریعہ سے تمام واقعات سے واقفیت حاصل کرنی کا موقع ملتا رہتا تھا۔ اس تاریخ کے لکھنے کے وقت جو کہ اپنی اُس وقت کی یادداشتوں سے بہت بڑی مدد ملی اور اگر صحیح یوچھا جائے تو اُن ہی یادداشتوں بھروسہ پر میرے دل میں اس جدید طرز کی تاریخ لکھنے کی اُمتگ پیدا ہوئی۔

یہہ ایک مسئلہ بات ہے کہ جن شخص جس دھن میں لگا رہتا ہے اُس کو اُس کے متعلق کچھ نہ کچھ کامیابی ضرور ہوجاتی ہے۔ اس دھن میں نبض سامان ایسے پیدا ہو گئے کہ جس سے مری ہمت کو ٹٹنے نہیں پائی۔ بلکہ اُس میں اور مضبوطی آگئی۔ بقول شخصے ”جیندہ یا بندہ“ ایک لالہ جی کا روزنامہ دیکھنے کا اتفاق ہوا جس سے حیدرآباد کے متعلق بہت سے ایسے واقعات اور ایسے حلوامات کا پتہ لگا کہ جن کا ذکر تاریخوں میں نہیں پایا گیا اگر سہ کھا جائے تو چند اُن نازیبا نہ ہو گا کہ تائیدِ ایندزی میری ساختہ تھی اور پریشور کو نہ منظور تھا کہ میں اپنی خواہش اور اپنے ارادہ کے مطابق اس نایچی کتاب کے لکھنے میں ایک بڑی حد تک کامیاب ہوں علاوہ اسکے ایک قدیم نہایت فرما کی کویمہ سے مجھے ایک مغرزا اور مقبر صاحب کا روزنامہ بھی دیکھنے کے لیے مل گیا جس میں حیدرآباد کے متعلق سن ۱۲۳۷ سے سن ۱۳۰۷ تک کے واقعات قلمبند تھے۔ مغرزا صاحب وہ شخص تھو کہ جو خود اور اُن کے والد نواب رشید الدین خان و قارا لامر اور اُن کے بزرگواروں کے دربار میں شب و روز حاضر رہتے تھے اس لیے حیدرآباد کے تمام ٹبر بے واقعات سے مطلع ہونے کا اسطرح اُن کو اچھا موقع حاصل تھا۔ غرض ان دونوں روزناموں کے مطالعہ نے اس کتاب کے لکھنے کے شوق کو اس قدر اُبھارا کہ میں اُس کو دبانہ سکا۔

جب میں اپنے ابتدائی شوق اور انتہائی کاوشوں پر نظر کرتا ہوں تو اس کتاب کے آغاز اور انجام پر لسان انیب حافظ شیراز علیہ الرحمۃ کا یہ مشہور مصرعہ صادق پاتا ہوں کہ ”مستحقِ سائنج دلوان را قناد کلمہا“

ابتدا میں اس کتاب کی ترتیب کا جو شوق مجھے دانگ ہو ا تھا اسکی وجہ سے اخیر میں چکر لایا ویا پڑ گیا۔ پڑے کہ شروع میں جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ایک ایک بات کی تحقیق اور دریافت کے لیے ایک شخص کے پاس ایک دو تین بیسوں چکر لگانے پڑے بعض نے تو منہ کر ہی مالدیا۔ بعض نے آرسٹو میں رکھ کر گویا مجھے اپنے سلامیوں اور درباریوں میں داخل ہونے کی عزت بخشی بعض تو بھل صاحب کام لیکر معلومات کے ہم بیو بنائے میں کچھ زیادہ بھل نہیں کیا جس کی اُن سے خواہش کی گئی تھی۔ یہ سب تو برا یوٹ لوگوں سے بہت سے امور کے نسبت معلومات حاصل کرنے کے متعلق پیش آئی۔ اسکے علاوہ بہت سی باتیں دریافت کر کے نکالنے کے لیے مجھے سرکار عالی کے اُن تمام موازنوں کی ورق گردانی کرنی پڑی جو شروع سے لیکر اب تک شائع ہوئے ہیں۔ اور بہت سے امور کا صحیح صحیح مخرج لگانے کے لیے مجھے سرکاری جراید کے قائلوں کی از ابتدا تا آجھا خاک چھانی پڑی۔ اور انکی رؤیاء میں رپورٹیں کیجی پڑیں اور پڑنے اخباروں کے قائل کی الٹ پہیر کرنی پڑی قہم لہر سرشتوں کے تعلق مختلف باتوں کی دریافت اور تحقیقات کی غرض سے افسران سرشتہ سے خط و کتابت کی گئی فردوس خانی خدا خا کر کہ چہ سات سال کی سلسل اور لگا تا رحمت کے بعد آج مجھے یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ تکمیل کتاب کی جانب سے بغیر ہو کر میں یہ دیباچہ لکھ رہا ہوں۔

میں نے اپنے شوق کے تقاضے سے جس کام کا بیڑا اٹھا یا تھا پڑیو رکالا لکھ لاکھ تنکے یہ کہ اس کام کو پڑیو میرے ہی ہاتھ سے انجام کو پہنچایا۔ اور اب میں اپنے آپکو یہ کہنے کیلئے تیار ہونا ہوں کہ اس ست جیتا ناز پڑیو میری محنت ٹھکانے لگا دی۔ اس تاریخ میں صد ہا واقعات میں جلی صحت کے متعلق میں نے اپنے اسکان کو شش کی ہے۔ اگر اس پر بھی کہیں اختلاف پایا جاوے تو مغز ناظرین کی بلن حوصلگی سے امید کی جاتی ہے کہ معاف فرما کر اس کی صحت کر لینگے۔

اس دیباچہ کے اخیر میں اظہار شکریہ کے طور میں اپنے بعض اُن نہایت فرائوں کے اسمار گرامی ہدیہ ناظرین کو ناپا ہوتا تھا جنہوں نے اس کتاب کے لیے معلومات فراہم کر دیئے ہیں نہایت فراخ دلی اور کشادہ بینائی کے ساتھ میری فرمائشیں پوری کیں تھیں۔ مگر اُن صاحبوں نے اپنی کہ نفی کے

باعث نام کا اظہار ناپسند کیا جبکہ مجھ کو افسوس رہا۔ اس تاریخ کے ترتیب دینے میں جناب مولوی
محبیب احمد صاحب قنائی۔ مولوی سید محمد علی صاحب عرش ملیح آبادی۔ مولوی بی نظیر صاحب
فرزند جناب اشہری۔ نے بہت کچھ مدد دی جن کا شکریہ ادا کیے بغیر میں نہیں رہ سکتا۔

افسوس ہے کہ ۱۳۲۶ء کی طغیانی کے عالمگیر اثر سے یہ کتاب بھی محفوظ نہیں رہی۔ گریشتہ جب تک
ہیٹے میں طبع اختر دکن میں اسکی چھپائی کا کام نہایت سرعت کے ساتھ ہو رہا تھا اور ارادہ تھا
کہ آغاز ۱۳۲۷ء میں کتاب شائع کر دی جائے گی۔ کہ اس افسار میں رود موسیٰ میں طغیانی آگئی۔

پونے میں طبع اختر دکن طغیانی زدہ زمین واقع تھا اس لیے اس کو نقصان پہنچا اور کتاب ۱۲۰
صفحہ تک چھپ کر رہ گئی۔ ان میں کے اکثر فریمے اور آئینہ کا کئی صفحہ مسودہ اور کئی ریمکس کاغذ برباد
ہو گیا پھر ان سر نو اس کے طبع کرانے کا انتظام دوست احباب کے تقاضے سے طبع انوار الاسلام میں
کرایا گیا۔ اور اس طرح یہ کتاب ہذا کے چھپ کر نکلنے میں غیر متوقع تاخیر ہوئی آخر میں مالک دلیچر طبع
انوار الاسلام کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ اس تاریخ کے طبع کروانے میں انھوں نے سب وعدہ
اپنے کام کو انجام دیکر معاملہ کی صفائی کا عملی ثبوت دیا فقط

مترجم کیمیا جانی انسانی ۱۳۲۷ء { خاکسار۔ مالک راؤ ٹھیل راؤ
حمید آباد دکن حسینی علم { علامہ نواب سمنو خورشید جاہ مرحوم



موقع - رقبہ - حدود ار ضعی

مملکت آصفیہ کوہ بندہ سیاحل کے نیچے پندرہ درجہ دس دقیقہ اور ایکس درجہ ۵۰ دقیقہ عرض البلد شمالی اور چھ ستر درجہ پینتالیس دقیقہ اور ایک اسی درجہ پینتالیس دقیقہ طول البلد شرقی کے مابین واقع ہے۔ اس کا عرض شمالاً جنوباً - اجڈٹا کے غاروں سے کپل تک تخمیناً ۳۸ میل اور طول شرقاً غرباً کھنڈلہ واقع ضلع اورنگ آباد سے بھدرہ اچلم تک ۴۵۶ میل اور رقبہ ۸۲۶۵۸ میل مربع ہے۔

اس کے حدود اربعہ حسب ذیل ہیں - شمال میں ملک برار ضلع خاندریں جنوب میں دریائے ستلج بھدرہ کرشنا و مشرق میں دریائے وروبا - گوہاوری مغرب میں احمد نگر - شولاپور - بیجا پور - ڈھارواڑ - متعلقہ بمبئی پریسڈنسی۔

ملک آصفیہ ایک وسیع میدان ہے۔ اسکی سطح سمندر کی سطح سے بارہ سو فٹ سے ڈیڑھ سو فٹ تک بلند ہے۔ خاصیت زمین کے لحاظ سے ملک قریب قریب اسی حصوں پر قدرتاً تقسیم ہو گیا ہے۔ شمالی و مغربی حصہ عموماً سرسبز و آباد ہے۔ یہ بڑا علاقہ

اسکے جنوب کا ملک پنجہ ہے۔

تمام ملک میں پچاس سے زیادہ مذاہن ہیں۔ لیکن ان میں بڑی مشہور مذاہن گوداوری
کرشنا تینگ بھدرامین۔ باقی چھوٹی چھوٹی ہیں

یہ ندی مغربی گھاٹ سے نکلی ہے اور خلیج بنگالہ اسکا دبا ہے۔ اسکا طول ۸۰۰
میل ہے۔ اورنگ آباد۔ بیڑ۔ ناندیڑ۔ پرہینی۔ نظام آباد۔ کریم نگر۔ ورنگل کے
اضلاع میں روان ہے۔ اس سے ۶۰۰ میل مربع زمین سیراب ہوتی ہے۔
یہ دریا کوہستان مہابھوڑ سے نکلتا ہے اور خلیج بنگالہ میں گرتا ہے۔ راجپور۔ مہابھوڑ۔
نگلنڈہ۔ ورنگل کے اضلاع میں بہتا ہے۔ اسکا طول ۷۰۰ میل ہے جس میں ۳۰۰
میل مملکت آصفیہ میں ہے۔ اسکا اوسط پاٹ نصف میل کا ہے۔

بقیہ ندیوں سے چند مشہور مذاہن حسب ذیل ہیں

نام ندی	طول	ضلع	دباہ	کیفیت
تینگ بھدر	۱۷۵	مغربی گھاٹ	دریا سے کرشنا	ضلع راجپور میں روان ہے۔
پامین گنگا	۲۰۷	کوہ دیو لگدہ واقع	گوداوری	اضلاع پرہینی۔ ناندیڑ۔ عادل آباد میں ان پر
بہما	۱۷۵	مغربی گھاٹ متصل	کرشنا	اضلاع گلبرگہ۔ راجپور میں بہتی ہے۔
ماجرا	۳۸۷	تعلقہ پاڑہ ضلع بیدر	گوداوری	اضلاع بیڑ۔ میک۔ ناندیڑ میں بہتی ہے
مانیر	۹۳	کوہ گلگود واقع ضلع	گوداوری	تعلقہ جنورا اور عادل آباد میں بہتی ہے۔
مینڈری	۹۶	کریم نگر۔ پاکہال	کرشنا	ضلع ورنگل میں بہتی ہے۔
رودوسی	۱۴۴	-	-	ضلع اطراف ملکہ گلنڈہ میں ہے اور کٹناو میں بہتا ہے

تمام ملکوں میں (۲۰۴۸۰) تالاب ہیں ان میں سب سے بڑا مشہور تالاب پاکہال کا ہے

دارالحکومت کے متصل بھی تین تالاب - میر عسکرم - میر جلد اور حسین ساگر ہیں۔

ضلع ورنگل میں ہر اسکا طول ۸۰۰ گز اور عرض ۶۰۰ گز اور رقبہ تقریباً تیس میل ہے۔

اسکو میر عالم وزیر اعظم نے ۱۲۲۱ھ میں بنوایا تھا اس میں ایک ارب چوہتر کروڑ اسی ہزار

کیلین پانی اور ۱۰۳۵۰۰۰۰ مکسر گز زمین ہے۔

یہ تالاب میر جلد نے بلدہ کے جانب مشرق تیار کرایا اسکا رقبہ تخمیناً ۲ میل ہے اور یہ
بالکل شہر سے ملا ہوا ہے۔

یہ تالاب ابراہیم قطب شاہ کے عہد میں حسین شاہ ولی کے اہتمام سے ۹۶۵ھ میں
تیار ہوا ہے۔ اسکی تعمیر میں دو لاکھ تین سو صرف ہوئے ہیں۔

یہ تالاب ابراہیم پٹن میں واقع ہے۔ اور ۹۶۷ھ میں ابراہیم قطب شاہ کے حکم
سے تیار ہوا ہے۔

ملک کی ساری زمین پتھر ملی ہے اور اس میں پہاڑ بکثرت ہیں۔ بخوف طوالت چھوٹے
چھوٹے پہاڑوں کا بیان قلم انداز کیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے پہاڑ یہ ہیں۔

یہ کوہستانی سلسلہ (۳۰۶) میل طولانی ہے۔ اس میں سے (۲۵۰) میل مالک محروسہ
کے اضلاع نظام آباد - پرمینی میں ہیں اجنٹا کا گھاٹ بھی جو ضلع اورنگ آباد میں ہے
اسی میں شامل ہے۔

یہ کوہستانی سلسلہ پڑ - ناندیڑ - نظام آباد کے اضلاع میں پہلایا ہوا ہے۔ اسکی
ایک شاخ ضلع عثمان آباد میں ہوتی ہوئی گلبرگہ کے اضلاع میں چلی گئی ہے۔ اس کا
طول دو سو میل ہے۔

یہ سلسلہ ضلع ورنگل کے شمال و مشرق میں تیس میل تک پہلایا ہوا ہے۔

یہ سلسلہ راجپور کے مغرب میں ہے۔

۱۵ یہ ایک طوفانی کہ تھا۔ اور سارے چدر روپہ قریب کا ہوتا تھا۔

یہ سلسلہ ضلع کریم نگر کے جنوب میں ہے۔ آمین وحشی اقوام رہتے ہیں۔

شمال و مغربی ملک میں جنگل بہت ہیں۔ جنوب مشرق میں بکثرت پائے جاتے ہیں ان جنگلات میں ساگوں ان شیشم۔ بجا سال وغیرہ بکثرت ہوتا ہے۔ ان میں سے چند جنگل جو نیوڑ۔ مہادیو پور۔ پاکھال۔ امرا باد وغیرہ میں ہیں۔ سرکار نے محفوظ کر لیے ہیں۔

اسیہ و ہوا مستدل اور مرطوب ہے۔ سال کا بڑا حصہ خوشگوار رہتا ہے۔ کیونکہ یہاں سردی اور گرمی دونوں اوسط درجہ پر رہتی ہیں۔

نباتیاتی پیداوار۔ سبب پاول۔ گیہوں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ عداوہ اسکے چنا۔ کھیتی پور۔ نیل۔ باجرا۔ کورم۔ جوڑا۔ کئی۔ راکھ۔ شیشم۔ راکھی۔ آرد۔ مونگ۔ مسور وغیرہ ایتھون۔ نمباگو۔ ہدیسی۔ چرخ۔ ارنڈی۔ روئی۔ مسٹر۔ آلو۔ مولی۔ گاجر۔ لیگن۔ شگھار وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔

میسور جات ملک قسم سے آم۔ شفتالو۔ جام۔ جامبن۔ سیتمبا پھل۔ باضراط۔ اندر اخیر۔ انگور۔ جربوز۔ خر بوز۔ کدیر پیدا ہوتا ہے۔ رام پھل۔ پھل۔ ہر قریب بوزی۔ گینڈل کی پیدائش یہاں سے مخصوص ہے۔

باستثناء ریور دولت آصفیہ میں جیسے انواع و اقسام کے حیوانات ہوتے ہیں ایسے ہندوستان کے کسی قطعہ میں نہیں پائے جاتے معمولی جانوروں سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو گھوڑے باغی۔ ارنا بھینسا۔ پاکھال اور اسکوٹا کے پہاڑوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں نیل گائے۔ سانبر۔ چرخ۔ بھیڑ۔ ریچھ۔ شیر۔ ان کی تمام ملک میں کثیر تعداد ہے۔ مرغان بادی سے۔ مرغی۔ مرغابی۔ قاز۔ بطخ۔ دینا۔ طاوٹا۔ لیل۔ ہریل۔ چڑیا۔ مور۔ تیرتر۔ بٹیر۔ کبوتر ہیں۔

قدیم زمانہ میں ہیرے کی کاؤن کے لیے یہ ملک نہایت مشہور تھا۔ کونڈا ہیرا جو دنیا بھر میں مشہور ہے اسی ملک کی کان واقع کو لکندہ سے برآمد ہوا تھا۔ اس وقت

راکھی گڑ

جنگلات

آدھوا

پیداوار

میسور جات

حیوانات

پرند

معدنیات

ہیرے کی کوئی کان بندیں ہے لیکن ہونے اور آہنی دھاتوں کی کانیں بکثرت ہیں۔
دریائے گوہر سی کے آئین سواحل پر جہاں سرخ رنگ کے پتھر پائے جاتے ہیں
آہنی دھاتوں کی کانیں کثرت سے موجود ہیں۔

دہلی ضلع راجپور میں عزمہ دراز سے ایک کان آہنی ہونا نکل رہا ہے سنگاریہ
ضلع ونگل میں کویل کی بہت بڑی کان ہے اس سے ۱۹۹۲ء میں ۱۸۶۹۲۵ ٹن کوئلہ
برآمد ہوا تھا۔

ملکی مصنوعات ونگل ریشمی، دوتی، اونی، قالین، اورنگ آباد کا زربفت، بھرو
ریشمی کپڑا، کمز، بیدر کے عیسب و غریب گلکاری کے ظروف، ناندریڑ کے سیلے،
ایگندل کی ساریاں مشہور ہیں۔ تقریباً تمام ملک میں کپڑا اور کپڑا تیار ہوتا ہے۔
مرہٹواری اور تنگا میں نہایت عمدہ شکر بنتی ہے۔ ونگل گبیر گہ کے محبس میں قالین
سازی کے کارخانے بھی قائم ہیں۔

افخام آباد کے انگارے میں اعلیٰ قسم کا نم لاد بھی تیار ہوتا ہے۔ آلات حرب سو
ملوار، پنجہ، قروں، برچھا، بارو، ملک کے تمام اضلاع میں بنتے ہیں۔

ملکی مال غیر ملک میں بہت کم جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ملکی صنعت و حرفت منزل
کے عالم میں ہے۔ غیر ملک خاص کر یورپ کے مصنوعات ملک میں کثرت سے آتی ہیں
دولت آصفیہ میں روس زمین کے باشندے موجود ہیں۔ ان اقوام کے نام جنگلی
بود و باش قدیم الایام سے اس سرزمین سے مخصوص ہے یہ ہیں۔ گوند، بھیل، درسیہ
مرہٹے، تلنگے، کٹرے، مسلمان، باجووا کے یہ ملک تقریباً سات سو برس سے مسلمانوں
کے زیر حکومت ہے۔ مہدیوں کی تعداد بہ نسبت دیگر فرق مسلمانوں کی بہت ہے۔ ہندو
فی صدی نو اور ان کے مقابل میں مسلمانوں کا شمار فی صدی دس ہے۔

یہ لوگ بہ کثرت ہندو، بدو، جین، سکھ، اسلام وغیرہ مذاہب کے پیرو ہیں۔

اگرچہ عیسائی مذہب یہاں کے ملکی باشندوں میں آجکل کثرت سے پھیل رہا ہے، مہاہم ان کے پیروں کی تعداد نہایت قلیل فیصدی دہ کے قریب قریب ہے۔

مالاک محروسہ میں تلنگی - مرہٹی - کٹری - گونڈی - بنجاری - اور اردو زبانیں بولی جاتی ہیں - زبان آخر الذکر تمام ملک میں سمجھی جاتی ہے - تلنگی - تلنگانہ سے مرہٹی مرہٹواڑی سے - کٹری کرناٹک خصوص ہے - گونڈی اور بنجاری زبانیں وحشی اقوام کی ہیں - جنکی بودو باش جنگل اور پہاڑوں کے درون میں ہے - عربی - فارسی - انگریزی - گجراتی وغیرہ اس کے بولنے والے بھی ملک میں ہیں لیکن ان کی تعداد قلیل ہے۔

ملک کی تقسیم قومی آبادی کے لحاظ سے تین طبقوں میں ہے - مرہٹواڑی - تلنگانہ - کرناٹک - شمالی مغربی ملک میں چونکہ مرہٹے رہتے ہیں اس وجہ سے وہ مرہٹواڑی کہلاتے ہیں - تلنگانہ مشرقی کہلاتا ہے - اس میں تلنگی قومیں آباد ہیں - جنوب - مغربی طبقہ کرناٹک ہے - اس میں کٹری آباد ہیں - ان اقوام کی آبادی ان طبقوں سے مخصوص ہے - انتظام کے لحاظ سے تمام ملک چار صوبوں اور سولہ ضلعوں پر منقسم ہے اور ہر ضلع میں کسی تعلقات اور مواضع ہیں۔

زمانہ قدیم میں ملک کی تقسیم صوبہ بہ کار اور محال پر تھی - ۱۸۵۷ء میں سالار جنگ اول مہاراجہ نے اسات اضلاع - تعلقات - تحصیل پر تمام ملک کو تقسیم کیا۔

بعد انتظام ضلع بندی کے جب نواب سالار جنگ اعظم مرحوم کو اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ تعلقہ داران اضلاع کی نگرانی کے لیے چند افسروں کا تقرر کیا جائے تو مرحوم صوبہ نے اضلاع مالاک محروسہ سرکار عالی کو پانچ اسماء میں جسٹیل منقسم فرمایا۔ اور ہر ایک سمت کے لیے ایک ایک محکمہ صدر تعلقہ داری قائم کیا گیا۔

سمت شرقی - سمت مغربی - سمت جنوبی - سمت شمالی - سمت شمالی وغربی

ملکی تقسیم بلحاظ قومی آبادی

ملکی تقسیم بلحاظ اضلاع

اسات اضلاع

سمت شرقی میں اضلاع ذیل شریک تھے۔ اور اسکا مستقر بہونگیر تھا۔

ملکنڈہ۔ ناگر کرنول۔ جسکو اب محبوب نگر کہتے ہیں۔ کہم۔ جسکا نام اب ورنگل رکھا گیا ہے۔
سمت غربی کے اضلاع کی تفصیل حسب ذیل تھی۔ جسکا مستقر محمد آباد بیدر تھا۔ نامدیز

نادرک۔ جو اسوقت عثمان آباد کے نام سے موسوم ہے۔ بیدر۔ تفصیل اضلاع سمت جنوبی
جسکا مستقر بیٹلے رانچور تھا اور اب گلبرگ ہے۔ گلبرگ۔ رانچور۔ شوراپور۔ لنگسکو۔ تحفہ

سمت شمالی میں حسب ذیل اضلاع تھے۔ اور مستقر پٹن چرو تھا اور اب بھی ہی۔
اندر۔ حال نظام آباد۔ میدک۔ یلگندل۔ عکداری۔ سرپور ناڈور۔ (جو اسبہ)

ضلع عادل آباد کے نام سے مشہور ہے۔)

اضلاع سمت شمالی و غربی جسکا مستقر صدر تعلقہ واری پہلے تھی اورنگ آباد میں

تھا اور اب بھی صوبہ دار کا مستقر اورنگ آباد ہی ہے۔

اورنگ آباد۔ بیڑ۔ پرچھنی۔

۱۸۴۲ء میں متسلمہ میں سمت غربی۔ جسکا مقام مستقر بیدر تھا شکست کی گئی۔

اور سمت شمالی اور غربی کو جسکا مستقر اورنگ آباد تھا سمت غربی نام رکھا گیا۔ اور

اضلاع سمت غربی سابقہ کی تقسیم یون کی گئی کہ ضلع نامدیز سمت غربی حالیہ میں اور

نادرک (عثمان آباد) سمت جنوبی میں۔ اور بیدر سمت شمالی میں شریک ہوا۔

اگرچہ بعد شکست مجلس مالگاری ثانی بجائے صدر تعلقہ وارون کے صوبہ دار بنکا

تقرر ہوا تھا۔ لیکن اسمات کے نام وہی رہنے دئے گئے تھے۔ ۱۸۴۳ء میں بجائے

اسمات کے صوبجات قائم ہوئے اور ہر ایک سمت کو حسب تفصیل ذیل صوبہ کا لقب دیا گیا۔

سمت غربی۔ صوبہ اورنگ آباد۔ سمت جنوبی۔ صوبہ گلبرگ۔ سمت شرقی۔ صوبہ

ورنگل۔ سمت شمالی۔ صوبہ بیدر۔

سمت شمالی کا نام کو صوبہ بیدر رکھا گیا تھا۔ مگر مستقر پٹن چرو ہی تھا۔ تو لقب بنگ

جب صوبہ وار بید رہوے تو ان کے صوبہ داری کے زمانہ تک یعنی ۱۳۳۱ء تک اس وقت تک کہ صوبہ داری سید رکاوہ قلمبہ میں رہا۔ اور بعد حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۷ - آبان ۱۳۳۱ء تک دفتر صوبہ داری مذکور میں چرو چلا گیا اور اس وقت تک وہیں ہے۔

سمت مشرقی کا مستقر جو سابق میں بنو نگیر تھا۔ اور نواب وقار الملک (مشتاق حسین) کے زمانہ صوبہ داری میں اکثر صوبہ داری کا دفتر بلکہ ہی میں رہتا تھا۔ اب صوبہ ورنگل میں ہے۔

انتظام اضلاع ضلع بندی حالیہ جبکہ انفاذ ۱۳۳۱ء میں ہوا۔ صوبہ بید رکاوہ کلشن آباد میدک نام رکھا گیا۔ اور مستقر بدستور سابق پٹن چرو قرار پایا۔

ضلع پالم علاقہ صرف ۱۳۳۱ء میں شکست ہو کر اس کے تعلقات ضلع پرمبھنی اور نگاباد اور نندرگ وغیرہ میں شریک ہوئے۔

ضلع شہر پور یکم فروری ۱۳۳۱ء کو شکست ہوا اور اس کے تعلقات ضلع لنگور وغیرہ میں شریک ہوئے۔

ضلع لنگور وقت ضلع بندی حالیہ ۱۳۳۱ء میں شکست ہوا اور بجائے عکدار ہی سرور پٹانڈور کے ضلع عادل آباد قرار پایا۔

۱۳۳۱ء میں صوبہ بید رکاوہ کلشن آباد میدک سے ضلع لنگور خارج ہو کر ضلع ورنگل میں اور صوبہ ورنگل سے ضلع محبوب نگر علیحدہ ہو کر صوبہ بید رکاوہ کلشن آباد میں شریک ہوا۔ جس کا عمل ۱۳۳۱ء سے ہوا۔

بروے ضلع بندی جدید ضلع لنگور صوبہ میدک میں اور ضلع عادل آباد ورنگل میں شریک کیا گیا۔

اس وقت جب ضلع بندی حالیہ جو حالت کہ تعلقات اور اضلاع کی قیام ہو چکی ہو اسکا تحفہ جدا کا نہ منسلک ہے۔

شکست ضلع

رد بدل ضلع

ابتداء سے ضلع ہندی کی وقت ضلع گلبرگ قائم ہونے پر ہوا تھا۔ بعد ضلع گلبرگ قائم ہوا۔
مذکورہ بالا تقسیم کے علاوہ ملک کی ایک اور ضمنی تقسیم قبضہ آراضی کے لحاظ سے بھی ہو
خالصہ - صرف خاص - جاگیرات -

خالصہ دو زمین ہے جبکہ انتظام لواب مدار الملہام بہادر براہ راست فرماتے ہیں۔
اسکا ایک صدر محکمہ جو دفتر مالگڑاری کے نام سے موسوم ہے (معتدی مالگڑاری) ملکہ میں
ہے جو مدار الملہام بہادر کے تحت میں ہے۔ اس دفتر کے تحت میں عام صوبہ جات ضلع پیر
صرف خاص - اسکا انتظام حضرت اقدس بندگان عالی بذریعہ ایک معتد کے
پنشن نفیس فرماتے ہیں۔ اسکی آمدنی شاہی اخراجات میں صرف ہوتی ہے۔

جاگیرات - ملک کے وہ قطعہ جو کسی کو حسن خدمات کے صلہ میں یا بدو معاش
یا امدادی فوج کے نوکر رکھنے کے لیے خاص بادشاہ کے طرف سے کسی کو عطا کیا گیا ہو وہ
جاگیرات کہلاتی ہیں۔ اس میں بہت بڑی جاگیر پانگاہ ہے۔

تختہ مردم شماری اضلاع بابت ۱۹۰۱ء

نام ضلع	تعداد	نام ضلع	تعداد
فطام آباد - (اندور)	۴۶۴۳۶۶	اورنگ آباد	۷۲۱۳۰۶
میدک	۵۳۹۰۲۶	پر بھنی	۶۹۶۷۹۵
محبوب نگر	۶۱۳۷۷۱	ناندیڑ	۵۵۰۱۳۹
ملکنڈہ	۸۲۳۱۲۱	بیڑ	۴۹۲۲۵۱
مکھیر گڑ	۱۰۴۱۰۷۶	ورنگل	۷۴۵۷۵۷
عثمان آباد	۵۳۵۰۲۶	کریم نگر (یگنڈل)	۶۶۱۹۳۳
راپچور	۹۳۲۰۹۰	عادل آباد	۴۷۷۹۴۱
بیدر	۷۶۶۱۲۹	مدریزان پیر	۱۰۲۶۰۶۱۵

۱۔ اس کا ذکر تختہ پانگاہ اور صرف خاص میں موجود ہے۔

شماره موضوع	قسم موضوع	تعداد موضوع
۱	رعیت داری	۱۳۰۴۹
۲	سربسته	۶۴۸
۳	پیشکش	۴۸۹
۴	اگره دار	۲۶۵
۵	پن مقطعه	۴۱۹
۶	بله چرخ	۱۰۰۶
	میزان	۱۶۰۹۶
نشان شماره	قسم موضوع جاگیر است	تعداد موضوع
۷	ذات	۲۶۴۱
۸	تتمه	۶۲
۹	دیگر	۱۹۲
	میزان	۲۹۹۵
	صدر میزان خالصه جاگیر است	(۱۹۰۹۲)

فہرست صوبہ خجست سرکار عالی

[illegible]

فہرست اصناف عمائد محروسہ کربلا علی

کلیف	مردمان	تعداد		مردمان	مردمان						مردمان			
		مردان	زنان		مردان	زنان	مردان	زنان	مردان	زنان				
۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱

[illegible]

تختہ تقسیم تعلقات و اضلاع بموجب انتظام جدید ۳۱۲

انتظام	تعداد	تعلقات	تعداد
۱	۲	۳	۵
۱	اورنگ آباد	اورنگ آباد - امبٹر - جھوکرون - گنگا پور - جالندہ کٹر پٹین - ویکاپور خلدا آباد - سیلور	۱۰
۶	بیٹر	بیٹر - موسن آباد - اشٹی - گیورائی - منجلی گاؤن - پالوہ	۶
۷	پریمبھنی	پریمبھنی - بھمت - ہنگولی - جنور - کلنوری - پاتھری - پالم	۷
۶	ناندیٹر	ناندیٹر - لیولی - وگلور - حدگاؤن - قندہار - مدہول	۶
۸	گلبرگہ	گلبرگہ - چنچولی - گورنگل - سیٹرم - یادگیر - اندولی - شاہ پور - شوراپور	۸
۸	راجپور	راجپور - ایپور - دیو درگ - گنگاوتی - کنگلی - لنگسگور ناوی سدرہ لوز	۸
۵	عثمان آباد	عثمان آباد - کلم - پرنڈا - اوسا - لمجاپور	۵
۵	بیدر	بیدر - ہلنگا - راجورہ - اودگیر - جنواڑہ	۵
۸	درنگل	درنگل - کہیم - محبوب آباد - مدہرہ - پاکھال - پالوچہ - ہاک - پلندو	۸
۷	کریم نگر	کریم نگر - جگنال - جی گنٹہ - مہادیو پور پرکال - سیرہ - سلطان آباد	۷
۸	عادل آباد	عادل آباد - چنور - جگناون - لکشمی پٹہ - کٹوٹ - نزل	۸

نوٹ - جن تعلقات پر مکاشفہ بنایا گیا ہے وہ علاقہ صرف خاص کے ہیں۔

تعداد	نام	تلفات	تعداد
۱	۲	۳	۵
		راجورہ - سرپور -	
۵	میدک	میدک - اندول - باغات - کلب گور - سد سی پیٹھ -	۵
۵	نظام آباد	نظام آباد - ارمور - بودمن - کارڈی - یلارڈی -	۵
۶	محبوب نگر	محبوب نگر - ناگر کرنول - امر آباد - کلوا کرتی - کتھل - پرگی -	۶
۷	نگنڈہ	نگنڈہ - بہونگیس - چریال - دیور کنڈہ - کوداڑ - مرہال کٹہ -	۷
		سوریا پیٹھ -	
	جملہ	۱۵	۱۰۱



تبادلہ نام محلہ جہات و تعلقات و تحصیل وغیرہ

نمبر	نام سابق	نام محل	تاریخ تبادلہ مع نشان حکم سرکار
۱	کلیں گورہ	عثمان شاہی	۲۳ رجب ۱۲۸۱ھ بمطابق ۲۹ رجب ۱۲۸۱ھ سے
۲	گولی گورہ	محبوب پورہ	۱۰ جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ بمطابق ۲۲ رجب ۱۳۲۱ھ سے
۳	کلیں گورہ	کلیں گورہ	۲۵ رجب ۱۳۲۱ھ سے
۴	تعلقہ روضہ ضلع اورنگ آباد	تعلقہ خلد آباد	۱۵ رجب ۱۳۲۱ھ سے
۵	ضلع ناگر نول	ضلع جھنگ	۲۰ رجب ۱۳۲۱ھ سے
۶	تعلقہ دیورکنڈہ	تعلقہ جھنگ	۲۰ رجب ۱۳۲۱ھ سے
۷	تعلقہ دیورکنڈہ	تعلقہ جھنگ	۲۰ رجب ۱۳۲۱ھ سے

نمبر شمار	نام سابق	نام حال	تاریخ تبادل مع نشان حکم سرکار
۱	۲	۳	۴
۸	تعلقہ دیگانوں	تعلقہ یاگیر	۲۵- ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ
۹	تحصیل اڈہ ضلع اندور	کامایڈی	۲- ذیقعدہ ۱۳۰۹ھ
۱۰	تعلقہ برہمن پور	تعلقہ بجا پور	۱۹- شوال ۱۳۱۱ھ جریدہ ۱۸- خورداد ۱۳۰۳ھ جلد ۳ صفحہ ۳۹
۱۱	گاندھاپور	گنگاپور	ایضاً
۱۲	مکانوہ ضلع ورگل	محبوب آباد	۲۲- شوال ۱۳۱۲ھ جریدہ ۳۱- خورداد ۱۳۰۴ھ جلد ۲ نمبر ۳۳ صفحہ ۳۵۴- جز اول -
۱۳	تعلقہ کندی کنڈہ	تعلقہ محبوب آباد	ایضاً
۱۴	تحصیل پاترور	تحصیل منجلیکانوں	۹- ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ جریدہ ۱۳- تیر ۱۳۰۴ھ جلد ۲ نمبر ۳۳ صفحہ ۳۵۶- جز اول
۱۵	تعلقہ ساہو بار ضلع ناندیڑ	تعلقہ عثمان	۱۹- جمادی الاول ۱۳۱۲ھ جریدہ ۲۶- آذر ۱۳۰۴ھ جلد ۲۸ نمبر (۵) صفحہ ۳۵- جز اول -
۱۶	تعلقہ راسین ضلع نندرگ	ضلع عثمان آباد	۱۸- ربیع الاول ۱۳۱۹ھ خبر بد ۲۲۵ نمبر پور ۱۳۱۰ھ جلد ۳۲ نمبر ۴۴ صفحہ ۵۸۱- جز اول
۱۷	تعلقہ اناجوگانی	تعلقہ منوکی	۲۵- شوال ۱۳۲۱ھ جریدہ ۲۳- اسفند ۱۳۱۳ھ نمبر ۱۶- صفحہ ۱۶۶ جز اول
۱۸	تعلقہ ضلع اندور	ضلع نظام آباد	۳۰- صفر ۱۳۲۳ھ جریدہ ۱۰- تیر ۱۳۱۴ھ جلد ۳۶- نمبر ۴۴ صفحہ ۲۶۳
۱۹	پوچھ چلہ مستقر محل	حصن نگر	حسب فرمان اعلیٰ حضرت مورخہ ۸- رجب ۱۳۲۲ھ

سلسلہ قطب شاہیہ

سلطان قلی قطب شاہ غفران پناہ

س

کون جانتا تھا کہ سعد آباد علاقہ ہریان میں جو بچہ افلاس کی حالت میں پیدا ہو گا وہ آگے
 چل کر نہ صرف خود کن کا بادشاہ بنے گا بلکہ اسکی نسل سے شاہوں کا ایک سلسلہ چلے گا۔
 سلطان قلی قطب شاہ ششمین اور قلی کے یہاں پیدا ہوا اسکی تعلیم اور بچپن کے
 ماحول بالکل تاریکی میں، دین اور نہ لچہ اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ اُسے باپ اور قلی
 نے اُسے لے کیا کیا۔ قیاس چاہتا ہے کہ ابتدائی دہائی کتنا بین بڑھا کر اُسے تجارت
 میں مشغول کر دیا ہو گا۔ کیونکہ اُسکا خاندان زیادہ تر تجارت ہی کرتا تھا۔ اور سلطان قلی بھی
 تجارت ہی کی غرض سے ہندوستان آیا تھا۔

اُسکے متعلق متعدد کتابوں میں یوں لکھا ہے کہ اللہ قلی بیگ جب تجارت کی
 غرض سے ہندوستان روانہ ہوا تو اپنے بہت سالہ بیٹے سلطان قلی کو بھی اپنے ہمراہ
 لے لیا۔ اور مختلف بلاد میں ہوتا ہوا محمد آباد، بیدر، پھوسنجا۔ سلطان محمد بہمنی اس زمانہ میں
 بیدر کا حکمران تھا۔ خدا معلوم اس کے چچا کا کیا حشر ہوا۔ مگر سلطان قلی کے متعلق لکھا ہے
 کہ بعض اہل کے توسل سے دربار شاہی میں باریاب ہوا اور آزمائشی طور پر چند چھوٹے
 چھوٹے کام حاصل کر لیے جنہیں نہایت ہوشیار سی اور دیانت کے ساتھ انجام دینا
 رہا۔ اس سے دربار میں اس پر خاص نگاہیں پڑنے لگیں۔

لیکن اس کی نام تو رسمی صرف ایک مہم سے ہوئی جو ملنگا نہ کی سرکش رعایا کے
 خلاف بھیجی گئی تھی۔ یہ اس مہم کا سرگروہ تھا۔ ملنگا نہ میں پہنچ کر اس نے مختلف تدبیروں
 سے کام کیا۔ اور نہایت شجاعت کے ساتھ اس مہم کو سر کیا۔ جب دہان سے باغی فطفر
 واپس ہوا تو سلطان نے اُسکو قطب الملک کا خطاب عطا فرمایا اور یہاں تک خوش ہوا

کہ بلد کو لگنڈ اور اوسکے مصافحات کے پیشکش وصول کر۔ نے کے لیے اسکو مقرر کیا جب یہ خدمت بھی خوبی کے ساتھ انجام دی تو ازراہ شفقت سلطان نے قلعہ کو لگنڈہ کا کمانڈر مقرر کر دیا۔ برسر حکومت ہونے پر اس نے اپنی طاقت خوب بڑھائی اور فوج کو اپنے قابو میں کر لیا۔

اس عرصہ میں بہمنیہ سلطنت بھی کمزور ہو چلی تھی۔ جب اسنے کیو کو اپنا قریب نہ پایا تو شاہ مین قطب شاہ کے نام سے والی دکن بن بیٹھا۔ اور تمام ملکی احکامات خود ہی صادر کرنے لگا۔ اسکے ساتھ ہی سلطان کی زندگی تک اسکی ویسی ہی عزت کرتا رہا۔ اور تحفہ تحایف سے کمی نہ کی یہاں تک کہ اسکا نام بھی خطبہ میں مقدم رکھا۔ جب سلطان کا انتقال ہوا تو خطبہ لپنے اور آئیمہ اطہار کے نام سے پڑھوایا اور بالکل خود مختار ہو بیٹھا۔ لوگوں نے اسکے خلاف ہاتھ پاؤں مارنا چاہیے۔

سلطان قلی قطب شاہ نے بہت سے قلعے تسخیر کئے اور قریب قریب تمام تلنگانہ پر فتح پائی۔ قلعہ لگنڈہ بھی فتح کیا اور وہاں سنکے راجہ ہرشچندر کو قید خانہ میں بھیج دیا۔ ناظرین کو تعجب ہو گا کہ جو بادشاہ اسقدر شجاع اور دلیر ہوا اسکا خاتمہ کس بُری طرح سے کیا جائے۔ ۲۔ جمادی الثانی ۷۹۷ھ روز دوشنبہ کو نماز عصر میں ایک ترکی غلام محمود بہرائی کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

اس قتل کا محرک اسکا بڑا بیٹا حمید قلی قطب شاہ تھا۔ سلطان محمد قلی نے بتیں ۳ سال چنداہ سلطنت کر کے نوٹے برس کی عمر میں انتقال کیا۔ اور لنگر فیض اتریں و دفن ہوا۔ اسکے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ بیٹوں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) حمید قلی۔ باپ کے سامنے مر گیا (۲) قطب الدین ولی عہد سلطنت تھا۔ مگر جمشید قلی نے اپنے باپ کے قتل کرانے کے ساتھ ہی اسے بھی اندھا کر دیا۔ تھوڑے دنوں

۵۰ بعد میں مورخ نے قتل کر دیا۔ مورخ لوگوں نے سلطان کو قتل کیا۔

تکلیف استھاکر استے انتقال کیا۔ (۳) جمشید قلی خان باپ کو قتل اور بھائی کو اندھا کر کے
خمس پوچھا۔ (۴) عید الکریم باپ کے خلاف بغاوت کی تھی۔ اسیلے قتل کیا گیا۔ (۵)
دولت خان قلعہ جو گمگیر بن عالم دیوانگی میں مقید ہوا۔ (۶) ابراہیم مرزا سبجان قلی کے
بعد تخت نشین ہوا۔

یہاں یہ بیان کرنا خالی از دلچسپی نہیں کہ اُس نے حیدر آباد میں بہت سی عمارتیں
تعمیر کرائیں جن کا ذکر یہاں کے مناظر کے ساتھ اس کتاب میں نظر آئے گا۔ سلطان قلی
میں اپنے روسا کو بھی عمارتیں بنوانے کی ترغیب دی۔ غرض یہ بادشاہ نہایت ہی نیک
مزاج۔ جفاکش اور شجاع گزرا ہے۔

پہلے اسکا ہم یار قلی جمشید خان تھا مگر عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہی اسنے اپنا نام
رجمشید قلی قطب شاہ کہا کسی وجہ سے یہ قلعہ قید کر دیا گیا تھا۔ شاید باپ کے قتل کا باعث
یہی ہو۔ جب سلطان قلی قطب شاہ قتل ہو گیا تو شہر میں بلا خوف و خطر بادشاہ بن چھا
اور اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کر دیا۔ مگر اندرونی مخالفتوں سے اطمینان کلی نہ تھا۔
سب سے بڑا خوف اُسے اپنے بھائی ابراہیم مرزا کا لگا ہوا تھا ابراہیم کو اپنی ہی جان
بچانی مشکل تھی۔ سلطان کی مخالفت کیسے کرتا۔ بھائی کی طلبی پر قلعہ دیور کندہ چھوڑ کر بھاگا
اسوقت میدان بالکل صاف تھا۔ سلطان نے اندرونی ملک میں کیسواپنا مقابل
دیا یا اور ملک گیری کی خواہش میں شاہان اطراف پر ہاتھ صاف کرنے کی ٹھانی۔ منجلہ
اور حکمرانوں کے ایک ملک قاسم برید شاہ میر بھی تھا۔ جس سے لڑنے کے لیے
کوٹلاس گیا اس کے ساتھ ہی شکست کا خوف بھی اُسکے دل میں سا گیا تھا۔ اس لیے
جلد ہزاروں نایک وارسی کے اہتمام سے وہاں ایک قلعہ تعمیر کرایا تاکہ فوج کو پناہ کا موقع
مل سکے مگر اُس طرف قاسم برید پر بھی خوف چھا گیا تھا۔ جسکے باعث وہ بھاگ نکلا اور
سلطان ابراہیم عادل شاہ والی بیجا پور کے ہاتھوں گرفتار ہوا۔

جمشید قلی قطب شاہ
دولت خان بادشاہ

اس وقت ہاکم قاسم برید نے سلطان حبشہ قلی سے رہائی کی درخواست کی۔ اس پر
سلطان ابراہیم عادل شاہ سے اتفاق کر کے اس کا ملک چھین لیا۔ قاسم قاسم برید کو حبشہ
رہائی دلائی اور اپنی طرف سے حکومت برید قاسم برید کو مرحمت کی۔ حبشہ کی حکومت
حبشہ قلی کو قلعہ مائے سیدک میں آباد اور مزین کھیرہ۔ بطور نذر کرانے۔ دل شاہی
سلطان پر شمع پانے کے وقت اس سے دل غنیمت میں بہت کچھ ملا۔ حبشہ اور چھین
کے ایک سو ستر ہزار پیل اور ایک قیدی گھوڑا بھی تھا۔ یہ گھوڑا اس زمانہ کے گھوڑوں
میں سب سے زیادہ تیز اور نامور تھا۔

یہ تخت دل اور خاندان آخروں عیش و عشرت میں مشغول ہو گیا۔ اور
میں عارضہ سرطان کا شکار ہوا۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ تپا دق سے مراد یہ ہے
باپ کے بقدر "نیک فیض اثر" میں دفن ہوا۔ سجان قلی اسکا اکلوتا فرزند تھا۔

سلاطین شاہیہ

حبشہ قاسم برید نے انتقال کیا تو سجان قلی کی عمر ۶ سال اور بقول بعض
سال کی تھی۔ لیکن جس بچے کو ابھی باپین کرنا بھی نہ آئی ہوں وہ سلطنت کی کر سکتا
ہے اسکا خیال کر کے جگہ یورائونایک وڈسی نے بعض اراکین کے مشورہ سے
دولت خان کو جو قلعہ بھونگیر میں بحال دیوانگی مقید ہوا تھا۔ تخت نشین کرنا چاہا۔ سجان
کی ماں کو اسکی خبر ہو گئی۔ اسنے فوراً عین الملک سیف خان کو جو حبشہ قلی سے ناراض ہو کر
احمد نگر چلا گیا تھا۔ سلطان کا دارالمہام بنا دیا۔ مخالفین سے کب خاموش بیٹھا جاتا تھا
ادھون نے بھی کارروائی شروع کی۔

دولت خان قلعہ سے نکال گیا اور اسکی شاہی شہر کی گئی۔ ادھون نے صرف اتنا ہی
نہیں کیا بلکہ چند قلعہ بھی فتح کر لیے۔ مگر عین الملک فوراً استیصال کے لیے روانہ ہوا
اور مخالفین کو شکست دیکر دولت خان اور جگہ یورائونایک وغیرہ کو قلعہ میں تپ
کر دیا۔ اسکے بعد یہ فکر کی گئی کہ بجائے سجان قلی ابراہیم زکو مالک تاج و تخت بنایا

جائے۔ سجان قلی کے ہمراہی قتل کئے گئے۔ اور وہ معلوم قید ہوا۔ خدا معلوم اس کچھ کا کچھ کیا حشر ہوا۔ اسکی حکمرانی صرف چھ ماہ تک رہی۔

سلطان قلی قطب شاہ کا چھٹا فرزند ابراہیم قلی ^{۹۳} شہر میں پیدا ہوا۔ اسکے بچپن کا کچھ حال معلوم نہیں ہوتا۔ مگر یہ چھ چلتا ہے کہ اپنے باپ کے حکم سے قلعہ دیور کندھن ربا کرتا تھا۔ جب سلطان قتل ہوا اور جمشید قلی تخت پر بیٹھا تو اس نے اسکو طلب کیا مگر اس نے یہ عقلمندی کی کہ قلعہ سے بھاگ کر ملک قاسم برید شاہ بیدر کی پناہ میں چلا گیا۔ مگر وہاں اس سے کب پناہ ملنے والی تھی۔ ملک قاسم کے بھائی خان جہان فی اسکو گرفتار کر کے جمشید قلی کے حوالہ کرنے کی خواہش کی۔ اسکی خبر جیارہ ابراہیم مرزا کو بھی ہو گئی اُس نے اسکو غنیمت جانا کہ قلعہ مسدک کی کنجی اور چالیں بائیں اس کے سپرد کر دے۔ اور وہاں سے کہیں چل کھڑا ہوا۔

آخر اس نے ایسا ہی کیا اور بجا لہت تباہ راجہ رام راج والی جیارنگ کے پاس پہنچا اُس نے بڑی آؤ بھگت کے ساتھ اسے لینا اور نہایت ہی اکرام کے ساتھ رکھا۔ جب جمشید قلی نے انتقال کیا اور اسکا غور دسال بیٹا سجان قلی ذبازو اسے سلطنت ہوا تو اسکی مخالفت کے لیے ایک گروہ کھڑا ہو گیا۔ مگر یہ سلطنت تو کسی دوسرے ہی کی قسمت میں لکھی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک تیسرے گروہ نے سجان قلی اور دولت خان دونوں کو مقید کر کے ابراہیم مرزا سے تلج و تخت لینے کی خواہش ظاہر کی۔ یہاں کیا دیکھی مرزا بھی اپنے ہمراہیوں کو لیکر قلعہ محمد نگر کو روانہ ہوا۔

۱۲۔ رجب ۱۰۵۷ھ بروز دوشنبہ کو جون ہی عنان حکومت اسکے قبضہ میں آئی کہ اس نے فوراً اپنے ہوا خواہوں اور امراے دربار کو انعام و اکرام سے مالا مال کر دیا۔ اور خان اعظم مصطفیٰ خان کو اپنا وزیر بنایا اسنے اتنا ہی نہیں کیا بلکہ اپنے ہم عصر سلطنتوں سے اتحاد پیدا کیا۔ اور دیاسے شورا سائل سمندر تک جتنے حکمران تھے اوکو یا تو اپنا باجگزار

ابراہیم قلی قطب شاہ
شہر پناہ

بنایا۔ یا ادبکے ملک کو بالکل فتح کر لیا۔ اسکے زمانہ میں سب سے بڑی لڑائی راجہ رام راج
والی جیوانگر سے ۲۰۔ جہادی البٹانی سنہ ۶۱۲ھ کو ہوئی۔ بعض مورخین ۲۰۔ جہادی الاول سنہ ۶۱۲ھ
بتاتے ہیں۔ اس لڑائی میں علی عادل شاہ والی جیوانگر۔ حسین نظام شاہ والی احمد نگر
برہان عماد شاہ والی ایچ پور۔ اور قاسم برید شاہ والی ہیدر محمد آباد نے راجہ جیوانگر سے
مخالفت کی۔

راجہ رام راج نے سلطان ابراہیم قطب شاہ کے ملک کا کچھ حصہ دیا تھا۔ پہلی
خواہ مخواہ اسے بھی اس جنگ میں شریک ہونا پڑا۔ یہ لڑائی دریائے کرشن کے پار
مشرقی جانب واقع ہوئی تھی۔ اس میں سلطان ابراہیم کوراجہ سے اُس کا ملک واپس
ملگایا۔ اسکے کچھ دنوں بعد ایک رز دوست فوج بھیج کر قلعہ ورنگل بھی فتح کر لیا۔ اور حسین نظام شاہ
والی احمد نگر کی بہن سے شادی کی۔ خدا کے فضل سے اس یگم اور دوسری بیبیوں کے
بطن سے تین اولادین ہوئیں۔ چھ بچوں کے سوا سب لڑکیاں تھیں بیٹوں
کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ . . .

(۱) عبدالقادر۔ مشہور بہ شاہ صاحب۔ باپ نے قلعہ دیورکنڈہ میں کسی جرم کے وجہ سے
قید کیا تھا۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ قید ہی میں مراد بعض کہتے ہیں باپ کے بعد
بھی زندہ تھا (۲) حسین قلی مرزا باپ کے بعد چھ برس تک زندہ رہا اور محرم سنہ ۹۹۲ھ
میں نام ہلی کے حوض میں ڈوب کر مر گیا۔ اسکی قبر لنگر فیض الزمین موجود ہے۔
(۳) محمد قلی سنہ ۹۹۲ھ اور بقول بعض سنہ ۹۹۳ھ میں پیدا ہوا پہلا سنہ صحیح معلوم ہوا ہے
یہ ملک تاج و تخت ہوا۔ (۴) ابوالفتح سنہ ۹۹۳ھ میں پیدا ہوا۔ نہایت محنت کے ساتھ
خوب علم حاصل کیا سنہ ۹۹۳ھ میں قضا کی۔ (۵) مرزا محمد خدا بندہ۔ یہ محمد قلی کا حقیقی بھائی
تھا سنہ ۹۹۳ھ میں پیدا ہوا۔ بھائی سے بغاوت کی اور سنہ ۹۹۳ھ میں قلعہ دیورکنڈہ میں
قید ہوا۔ محرم سنہ ۹۹۳ھ میں وفات پائی (۶) محمد امین یہ لڑکا باپ کا بہت پیارا تھا

۲۵۔ شعبان ۷۸۵ھ میں راہی ملک بقا ہوا۔

سلطان کے عہد میں۔۔۔ باغ ابراہیم۔۔۔ باغ گلشن۔۔۔ سنگین جنصار قلعہ گوگندہ۔۔۔ تالاب حسین ساگر۔۔۔ تالاب مقصبہ نرسا پور۔۔۔ کالا پوترہ۔۔۔ پرانہ پل۔۔۔ کتودکن کوٹ۔۔۔ کتوہ بدویل وغیرہ وغیرہ عمارتیں تیار ہوئیں۔۔۔ ابراہیم پٹن آباد کیا گیا اور ۹۶ھ میں اسکے قریب ایک تالاب بنوایا۔۔۔ لشکر بارہ امام اور عرس کوہ سولا۔۔۔ اسی نے قایم کیسے نعل صبا۔۔۔ جیچا پور سے اسکے زمانہ میں لائے گئے۔۔۔ جو عمارتیں اسکے عہد میں تعمیر ہوئیں انہیں سے بہت سی اب بھی موجود ہیں۔۔۔ اور بعض کا ذکر ہماری کتاب میں بھی عمارتوں کے بیان میں تاقرین کو ملے گا۔

اس بادشاہ کے زمانہ میں محلہ محمد نگر سے ساحل سمندر تک عکداری میں وسعت ہوئی۔۔۔ اگر اسکی تعریف لکھی جائے تو صفحے کے صفحے اس میں رنگ جائیں گے۔۔۔ ہم یہاں آئسے صفات کا ذکر کرتے ہیں۔۔۔ وہ نہایت بہادر بڑا جبری اور سچا عادل تھا۔۔۔ خود عدالت میں بیٹھکر انصاف کرتا اور ہر جگہ کی خبریں منگاتا رہتا اسنے اپنے ملک کا ایسا انتظام کیا کہ جو فتنے پہلے نظر آتے تھے وہ اس کے زمانہ میں بالکل موقوف ہو گئے مسافر نوازی اسکا خاص شہود تھا۔۔۔ اسکے دربار میں علما۔۔۔ فضلا۔۔۔ شعرا۔۔۔ حکما۔۔۔ اور اہل کمال کا مجمع رہتا تھا۔۔۔ اور ہر جگہ ان کو اپنے ساتھ رکھتا۔

یہ عادل اور رحم دل بادشاہ تب محرقہ سے ۲۱۔۔۔ ربیع الثانی ۹۵ھ روز پنجشنبہ کو اس جہاں فانی سے حضرت ہوا اور لشکر فیض ان زمین دفن کیا گیا۔

جب خاندان قطب شاہیہ کے ہر و لعزیز اور علم دوست بادشاہ ابراہیم نے انتقال کیا تو اس کے بعد اسکا بیٹا محمد قلی قطب شاہ سربراہ اسے مملکت ہوا۔۔۔ محمد قلی

۹۵ھ تالاب ابراہیم پٹن سے ۱۰ لاکھ روپیہ مرمت کر کے دوبارہ مملکت اعظم دارالہبہام نے ایک بڑی کالی وہ ابراہیم پٹن کے نالہ کے نام سے مشہور ہے۔۔۔ اور یہ نہریں بنگ جاری ہے۔

محمد قلی بادشاہ

۱۴۔ رمضان ۱۱۹۷ھ کو پیدا ہوا استیجا تعلیم بھی اچھی طرح پائی اور سن بلوغ کو پہنچنے پر حضور شاہ سے جو کام اسکے سپرد ہوئے انکو نہایت کوشش کے ساتھ بخلا لایا۔ سچ ہے۔ ہونہار و برہنہ کے چلنے چلنے پات۔ ہر سر حکومت ہونے پر باپ کی طرح اسنے بھی عدل و انصاف کو اپنا شعار بنایا۔ اور امر اور غبار غرض جسکے اوپر اطفال خسروانہ سبزل کیے۔ اسکا زمانہ جنگ و جدل سے پر ہے۔ چنانچہ اسکے دربار میں جو امر اتھے وہ صبح کو وقت سامان سفر تیار کر کے آتے تھے تاکہ حکم ہوتے ہی کوچ کر دیں۔ غالباً سب کو پہلے اسکی لڑائی سلطنت نظام شاہیہ کے خلاف ہوئی۔ اسنے امیر شاہ میر کے فرزند کی کمان میں ایک جہاز لشکر روانہ کیا تاکہ قلعہ نلہ رگ مسخر کر لے۔ لیکن ابراہیم عادل شاہ نے درمیان میں ہڑکر قلعہ کی تسخیر سے باز رکھا۔ اور صرف یہی نہیں کیا بلکہ اس مہم میں اسنے ملک کا جتنا حصہ فتح کیا تھا وہ منہ ساجت کر کے سلطنت نظام شاہیہ میں شریک کر دیا۔ اسکے بعد دو دنوں میں ویسی ہی دوستی قائم ہوئی۔

قلعہ سلورگ بھی اسنے فتح کیا۔ اور امین الملک کو گندی کندہ کے جانب روانہ کر کے خود وہاں جا پہنچا۔ اور راجہ نرسنگ راج کو شکست دی۔ بہت سے قلعہ فتح کیے۔ اور قلعہ نلگندہ پر قبضہ کر لیا۔ جب افضل خان حوالدار مر قنضی نگر نے وینک پتی راجے والی بیجا پور سے جنگ کی تو اسکی سرکوبی کے لیے چند بہادر وں کو روانہ کیا۔ مگر یہ لوگ دشمن سے جا ملے۔ اور خود سلطان ہی کے مخالف ہو گئے۔ آخر اسنے اُنکے ہتھیار کے لیے امین الملک کو روانہ کیا۔ جسنے سبھو کو شکست دی۔ اس کے سواے اور بھی لڑائیاں ہوئیں جن میں بعض قابل ذکر ہیں۔

جب قلندر نے بیجا نگر میں اپنے حکمرانی کا علم بلند کیا تو حسب ارشاد شاہی سردار اعتبار خان نے اسکو شکست دیکر حضور شاہ میں حاضر کیا۔ اسکے بہائی خدا بندہ نے اسکی مخالفت کی مگر وہ بھی قید ہو کر قلعہ محمد نگر میں رہا گیا۔ راجہ دستاد یو والی درنگل نے

اس سے بغاوت کی۔ اس پر سلطان کو بہت غصہ آیا اور اس کو ریاست سے برطرف کر کے
اس کے بیٹے راجہ کشن کو سند نشین کیا۔ راجہ نے اس احسان کے عوض مین دولاکہ ہین
اور تین ہزار ہاتھی نظر کیے۔ اسکے ساتھ ہی سالانہ خرچ بھی دینا منظور کیا۔

اس کے زمانہ میں سلطنت کو اتنی ترقی ہوئی کہ تاریخ ایران کے مشہور بادشاہ عباس

نے سترہ مین سفیر اس کی خدمت میں روانہ کیا اور بہت سے تحفہ بھی بھیجے۔ سلطان محمد
خود صلیع اور شہنشاہی پسند تھا۔ اس نے بھی شہنشاہ ایران کی خدمت میں اپنے الہی مہدی قلی
سلطان تاش کو اس سے زیادہ تحائف دیکر ایران روانہ کیا اور عباس صفوی کی اس
عزت افزائی کا شکریہ ادا کیا۔ سچ تو یہ ہے کہ محمد قلی خاندان قطب شاہیہ ہی مین
ہنہیں بلکہ دکن کے قدیم بادشاہوں مین بھی ایک اداوال العزم فرمانروا گر رہا ہے۔

جو وقت تک حیدر آباد قائم ہے اس وقت تک ابراہیم قطب شاہ کا نام بھی نکلا
طور پر تاریخ دکن مین لکھا جاسے گا۔ گو لکھنؤ کے اطراف کی آب و ہوا خراب ہونے کے
باعث اسے حیدر آباد کی بنیاد ڈالی۔ عظیم الشان شہر مشہد مقدس کے نمونہ پر آباد کیا گیا
اور ابتدائے مین اسکے اندر چار بڑے بازار (ہم) چار طاق ہم اہزار دوکان مین اور بارہ ہزار کانا
بننے قرار پائے۔ اس مقام پر جہان اب حیدر آباد آباد ہے۔ پہلے صحرا کے سوا ایک
قریب تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ آبادی کے وقت اس کا نام ”بھاگ نگر“ رکھا گیا۔ اور بعد کو
حیدر آباد ہو گیا۔ مگر قیاس چاہتا ہے کہ اس قریب کے نام سے بھاگ نگر ہو گا کیونکہ جو شہر
مشہد جیسے متبرک مقام کے نمونہ پر آباد ہوا اس کا نام بھی ویسا ہی ہونا چاہیے۔

اس وقت سرکاری طور پر جو عمارتیں بنائیں گئیں ان کے نام یہ ہیں۔ چار مینار۔ چار کمان۔
گھڑدار عرض۔ محل شاہی جانب مغرب۔ ندی محل۔ بنی باغ۔ جامع مسجد۔ حمام۔ بادشاہی
عاشور خانہ۔ موتی مسجد۔ چندن محل۔ کنگن محل۔ زکین محل۔ محمدی محل حیدری محل حسینی محل۔
جعفری محل۔ داد محل۔ کوہ طور۔ دار الشفا۔ نیا گھاٹ۔ مدرسہ خاندانہ۔ اب اسناد

زمانہ کے باعث ان عمارتوں میں سوا سے چندہ کے کوئی نہ رہے۔ ان سب عمارتوں کی تباہی میں ستر لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ متذکرہ بالا عمارتوں کے سوا اور بھی عمارتیں نہیں۔ جن کا ذکر چندان ضروری نہیں۔

سلطان کی محل خاص ”حیات بخشی بیگم صاحبہ“ نے کئی مسجدیں تعمیر کرائیں اور مآب حیات صاحبہ کبھ دایا۔ مسجد قطب عالم۔ جو شمس الام کے کمان کے پاس واقع ہے۔ انہیں بیگم کی یادگار ہے۔ مسجد متصل فتح دروازہ مسجد اندرون کمان شیر دل مٹی کے شیر کے قریب کی مٹی مسجد متصل بادشاہی عاشور خانہ بھی انہیں نے بنوائیں۔ بیگم صاحبہ نے اپنے یادگار کے طور پر ”حیات نگر“ بھی آباد کیا تھا۔ بعض صرف عمارتوں کے نام سے محکم آباد ہیں۔ مگر اصل عمارت کا پتہ نہیں ہے۔

اسنے اپنی شادی امیر شامیر کی بیٹی ”حیات بخشی بیگم صاحبہ“ سے کی تھی۔ اور اپنی ہمیشہ کو ابراہیم عادل شاہ کے ساتھ بیاہتا تھا۔ سلطان کے کوئی اولاد نہ نہ کسی محل سے پیدا نہیں ہوئی صرف ایک لڑکی تھی جسکو بسنے اپنے بھتیجے سلطان محمد کے ساتھ منسوب کیا اور اسکو اپنا بیٹا بنا کر کھا دہی ولی عہد ہوا اور اسی نے سلطنت پائی۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ کا انتقال ۴۹ برس کی عمر میں ۱۶ ذیقعدہ سن ۱۲۳۷ھ روز شنبہ کو ہوا اور وہ اپنے دادا کے مقبرہ ”نگر فیض اثر“ میں دفن ہوا۔ اسنے ۳۳ سال نہایت ہی شکوت و شان کے ساتھ سلطنت کی۔ اور مرزا محمد امین کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ علم دوست تھا اور اہل کمال کی قدر دانی میں وہ کس طرح اپنے اجداد سے کم نہیں رہا۔

سلطان محمد قلی قطب شاہ کے حقیقی بھائی محمد امین کا بیٹا تھا۔ ۲۳ ربیع الثانی سن ۱۲۳۷ھ میں پیدا ہوا۔ اور اپنے چچا سلطان محمد قلی کے زیر سایہ تعلیم پائی۔ جب سلطان فی

نوت متعلقہ صفحہ ۲۸ جلدی شانی سن ۱۲۳۷ھ میں جلد کی بنا ڈالنے پر اس تمام پر شکستہ نمایاں تھیں ایک سے سات و شفا پانی جاری ہے لہذا یہ جو کہ محل اور مخرج دفن کا پانی اب مبرور میں گرتا ہے۔

انتقال کیا تو یہی جانشین بنایا گیا اور بغیر کسی روک ٹوک کے ۱۰۰۰ ذیقعدہ ۸۲۰ھ کو تخت پر بیٹھا۔ مہمہ سلطنتوں کے ایلمی جچا کی تعزیت اور اسکی تہنیت کے لیے پنجت میں آئے۔ یہاں تک کہ ابو الفتح شاہ عباس صفوی نے بھی تحفہ دیکر اپنا ایلمی پہنچا اسپر سلطان نے بھی شیعہ محمد کو ایلمی بنا کر ایران روانہ کیا۔

سلطان محمد کی طبیعت صلح خواق ہوئی تھی اسلئے اسکے زمانہ میں نہایت ہی کم لڑائیاں ہوئیں۔ اسکی بلدیعت میں اتفاق اور پرہیزگاری زیادہ تھی۔ اسنے میر محمد امین میر جلکو دس نذر ہن دیکر ج بیت اللہ و عتبات عالیات کی زیارت کرنے کو روانہ کیا۔ اور ہمیشہ رعایا کی دلہی پیش نظر رکھی۔

اپنے چچا کے طرح اس نے بھی خواہش کی کہ ایک شہر آباد کرے۔ مگر اس ارادہ میں اسے کامیابی نہ ہوئی۔ آخر اسنے چند خاص عمارتوں کی تعمیر ہی پر اتفاق کی۔ مکہ مسجد۔ قلعہ سلطان نگر۔ قلعہ محمد نگر۔ عید گاہ قدیم۔ الہی محل۔ اور بلخ محمدی وغیرہ اسنے بنوائے۔ ان عمارتوں میں سے بہت سے اب باقی نہیں اور نہ ہم ان پر کچھ روشنی ڈال سکتے ہیں۔ الہی محل ۸۲۰ھ میں اسنے عمارت کے لیے بنوایا تھا۔

اس نیک نفس اور متقی بادشاہ کا انتقال ۱۰۳۰ھ ۱۳ جولائی ۱۰۳۵ھ کو ہوا۔ اسوقت اسکی عمر ۳۳ سال ۲۰ دن کی تھی ۱۴ سال ۵ ماہ اور ۲۶ یوم سلطنت کی۔ اور مندرجہ ذیل دو بیٹے چھوڑے۔

(۱) عبداللہ مرزا۔ ۲۸ شوال ۸۲۳ھ کو پیدا ہوا۔ اور باپ کے بعد تخت نشین ہوا۔ (۲) سلطان علی مرزا ۲۶ شوال ۸۲۵ھ کو پیدا ہوا۔

عبداللہ مرزا سلطان محمد قطب شاہ کا بیٹا تھا۔ ۲۸ شوال ۸۲۳ھ کو پیدا ہوا۔ اپنی

سلطان قطب شاہ

۱۰ - یہ قلعہ سرنگر کے پاس ناتام پڑا ہوا ہے۔

۱۱ - یہ قلعہ قندگنڈہ کے قریب "جدید قلعہ" کے نام سے مشہور ہے۔

باپ کی وفات پر ۱۴- جمادی الاول ۳۵۰ھ کو تخت پر بیٹھا۔ رعایا کے بڑے بڑے کارکن نے نذرین پیش کین۔ اور ہر ایک نے خیشیت کے موافق اعزاز پایا۔ تخت نشین ہو کر اس نے عارون کے جات توجہ کی اور سپاہ و لشکر کی آراستگی کا مطلق خیال نہ کیا۔ اس کے سوا اس وقت شاہان مغلیہ کی رقبہ باندھنا ہی اس پر پڑنے لگیں تھیں اس لحاظ سے اس نے اندرونی ملک کے انتظام ہی کو ضروری سمجھا اور سلطنت کے وسیع کرنے کے لیے صرف ملنگانہ میں لڑا۔

سلطان عبدالعزیز شاہ کے زمانہ میں شہنشاہ جہان تخت دہلی پر حکمران تھا۔ وہ قلعہ دولت آباد پر چڑھ آیا اور وہاں سے چند شرطین سلطان کے پاس روانہ کیں۔ اس نے ان کو منظور کر لیا۔ ۳۵۰ھ تک سچائی کے ساتھ ان پر عمل کرتا رہا۔ اس نے سالانہ نذر پیش کرنا بھی قبول کی۔ لیکن جب شاہ جہان کے حکم سے میر جلال پٹا گرفتار ہوا تو اس نے بھی اپنے عہد کو توڑ دیا۔ اور گواشا جہان نے میر جلال کے سخت جھگڑے کو باپ کی سخت برہم کر دیا۔ مگر سلطان اس کے بجا دخل پر سنت نارا اصرار اور اس ترقی کرنے والی سلطنت سے گناہ کر بیٹھا۔

اسیر شاہ جہان نے اپنے پوتے سلطان محمد رخت اور رنگ زیب عالمگیر کو دہلی فرار سپاہ کے ساتھ ۳۵۰ھ میں اس کے ملک پر فوج کشی کے لیے روانہ کیا جب وہ حیدر آباد کے قریب پہنچا تو عبداللہ حیدر آباد چھوڑ کر قلعہ گوگندہ میں پناہ لے گیا اور وہاں پہلوچک محمد امین کو قید سے رہا کر کے اس کا اسباب ضبط کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی سلطان محمد کو گراہنا جو امر کا ایک صندوقہ روانہ کیا۔ اس سے اس کی یہ مراد تھی کہ بغیر کسی مزید پیکار کے لڑائی ختم ہو جائے۔ اور بندگان خدا قتل نہ ہوں۔ مگر صاحب صلح و امن کی جانب سے کچھ اور ہی لکھ گیا تھا۔ خود اس کی فوج ہی میں اختلاف شروع ہو گیا۔

فوج نے حیدر آباد میں فساد کیا اور غلط فہمی سے سلطان محمد بلدہ پر حملہ آور ہوا۔

نظارہ سے کہ جس فوج کا سردار قلعہ بند ہو گیا ہو وہ میدان کارزار میں کیا ٹھہرائی دکھائے گی۔ اس کا قدم اوکھڑا گیا اور سلطان محمد کے سر فوج کا سہارا۔ اسکے بعد اس نے قلعہ کو گولہ باری کا محاصرہ کیا اور اس کا باپ اورنگ زیب عالمگیر بھی اُس سے آگاہ۔ اور میر جلال بھی سلطان محمد کے پاس آیا اور عبداللہ نے بھی اپنے ہمصر طاقتوں سے مدد مانگی مگر ایسے بڑبڑانگ کے زمانہ میں کسی نے اسکی مدد پر تادگی ظاہر نہ کی۔ اور بھون نے کنارہ کشی کو ہی منا کر سلطان عبداللہ نے بذات خود بھی کوشش کی مگر بے سود۔ آخر اسنے اپنے داماد میر محمد کو صلح کی غرض سے اورنگ زیب کے پاس روانہ کیا۔ اسنے چند شرطیں پیش کیں۔ جن میں دو کا مطلب یہ تھا کہ سلطان اپنی بیٹی کو سلطان محمد کے عقد میں دے۔ اور ایک کرور روپیہ داخل خزانہ شاہی کرے۔ سلطان عبداللہ نے ان شرائط کو منظور کیا اور اس طرح اورنگ زیب کے حملہ سے نجات حاصل کی۔

اس نے اپنے عہد میں متعدد عمالتیں بنوائیں۔ ان میں سے خاص یہ ہیں۔ گوہر محل، مع دیگر عمارات۔ حوض گوشہ محل۔ بارخ نگہی۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسکے سوا شاہی عاشو خانہ میں چینی مصوروں سے رنگ آمیزی کرائی۔ لنگر جاری کیا۔ اور حسینی عالم نصب کرایا۔ اسکے زمانہ کی عمارتوں میں بہت سی ٹوٹ گئی ہیں۔ بعض جو باقی ہیں اُسکا حال ناظرین کو کتاب ہذا میں کہیں نظر آئے گا۔

سلطان عبداللہ نے ۴۴ سال، ۹ ماہ و یوم حکومت کر کے ۵۵ سال کی عمر میں ۳ محرم ۱۰۸۱ھ کو قضا کی۔ اور لنگر فیض اثر میں دفن ہوا۔ اسکی اولاد سے کوئی نہ تھا۔ حسبِ میل تین لڑکیاں تھیں۔

- (۱) سلطان محمد شاہ زادہ دہلی کی بیگم (۲) سید محمد فی کی بیگم۔ یہ شخص انہریاں سے آیا تھا۔
- (۳) ابوالحسن تانا شاہ کی باو شاہ بیگم۔

ہندوستان عموماً اور وکن میں خصوصاً بہت کم لوگ ہونگے جو اس نادرک مزاج باغی

کے نام کو نہ جانتے ہوں۔ بی بی کے جانب سے یہ سلطان عبداللہ قطب شاہ کا
بہر مشرتہ تھا اسکو نیک نفس دیکھ کر سلطان نے اپنی چھوٹی صاحبزادی کا عقد اسکے ساتھ
کر دیا۔ یہیں اسکی تاریخ پیدائش اور ابتدائی حالات کے متعلق کچھ معلومات حاصل تھیں
ہوئی۔ اسلئے اپنے ناظرین سے معافی چاہتے ہیں۔

جب سلطان عبداللہ نے وفات پائی تو یہ پانچ محرم ۱۰۳۷ھ کو میر مظفر وزیر کی کوشش
سے سرریہ آراے ملک ہوا۔ تخت نشین ہوتے ہی اسنے میر مظفر سے خزانہ کی فرو
طلب کی اور اسپر دستخط کرتے ہوئے حکم دیا کہ اس کے چار حصے کیے جائیں۔ ایک حصہ
غیرات ہو۔ دوسرے حصہ میں فوج کو پیشگی تنخواہ دی جائے۔ تیسرا شاہی اخراجات کئے
لیے رہے۔ چوتھا حصہ خزانہ میں رکھا جائے۔ اس عجیب حکم کو منکر وزیر نے عرض کیا کہ
بادشاہ ملک کی حفاظت اور بندوبست کے لیے روپیہ جمع کرتے ہیں۔ مگر شاہ نے
اسکی اس گزارش کو مسترد کر دیا۔ اور کہا کیا ہم اسے اپنے ساتھ لے جائیں گے۔

حکم رانی سے پہلے تانا شاہ کو ایک تبارک الدنیا فقیر حضرت شاہ راجو کی ہم نشینی
کا بہت زیادہ موقع ملا تھا اسلئے اسکے خیالات میں بھی ترک دنیا کا بہت بڑا اثر موجود
تھا۔ یقیناً یہی خیالات سلطنت کے تباہی کے موجب ہوئے۔ اور اس کی آرام پسندی
سے حکومت کرو ہو گئی۔ جس زمانہ میں ابوالحسن تخت نشین ہوا۔ اُسوقت دکن کی
کل سلطنتیں مغلیہ سلطنت میں شامل ہو گئی تھیں۔ عرصہ تک اسکے ذاتی اعزاز اور
حکمرانی میں کسی طرح کا فرق نہ آیا یہ ۱۰۳۸ھ میں جب بجا پور بالکل فتح ہو گیا تو عالمگیر نے
اپنے بڑے بیٹے معظم کو اس کام پر تعین کیا اور خود بھی اس سے غافل نہ رہا۔

رہائی شروع ہوئی اور دونوں جانب سے ہزاروں بندگان خلیہ کا خون ہوا۔ پہلے
تو تانا شاہ بڑی دلیری سے لڑا لیکن جب دیکھا کہ خود اسکی فوج میں گڑبڑ ہے اور اہل ہیم جا
سپہ سالار ساتھ چور کر فوج مخالف سے جالار ہے تو اس کا دل کھٹا ہو گیا اور حیدر آباد

چوڑ کر قلعہ کو لگندہ کو چلا گیا۔ اب تو فوج شاہی اور بھی ابتر ہو گئی۔ اور میدان شہزادہ منظم کے ہاتھ آیا۔ شہزادہ کا حیدر آباد پر تسلط ہو گیا۔ اور چھہ کرور روپیہ لاٹ کا ہاتھ لگا۔ تانا شاہ کو اس کا سخت افسوس ہوا مگر وہ کرتا کیا۔ قسمت نے اُسکا ساتھ چوڑ دیا تھا۔ یگانے بیگانے ہو گئے تھے اور درباریوں کی حالت تباہ تھی۔

اسنے قلعہ کو لگندہ سے شہزادہ کے پاس اپنا ایلچی روانہ کیا۔ تاکہ صلح ہو جاوے اور جانیوں کا اس سے زیادہ نقصان نہ ہو۔ شہزادہ منظم نے باپ کی منظوری سے مندرجہ ذیل شرطیں پیش کیں۔

(۱) سلطان ابوالحسن ایک کروڑ میں لاکھ روپیہ خزانہ شاہی میں داخل کرے (۲) ماڈنا پٹہ وزیر اور اسکے بھائی اکنا کو معزول کرے۔ (۳) قلعہ سیڑم اور کھیر اور گنگ زیب کے نذر کرے۔ ان تین پہلی اور تیسری شرطوں کو تو منظور کر لیا مگر دوسرے شرط میں کچھ پس و پیش کیا لیکن ارکان سلطنت نے دونوں کا خاتمہ کر دیا۔

اور گنگ زیب نے بظاہر صلح منظور کی اور سعادت خان کو روپیہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا۔ اسکا منشا تھا کہ کسی طرح حیدر آباد کے قریب پہونچوں آخر یہ راہ نکالی کہ حضرت بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ کی زیارت کی غرض سے گلبرگہ پہونچا اور وہاں سے سعادت خان کو نہایت سختی کے ساتھ نذرانہ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا محبوب را ابوالحسن نے سعادت خان کے پاس کچھ جواہر بھیجے لیکن عالمگیر کو اس سے بھی سیریا نہ ہوئی اور وہ فوج لیکر حیدر آباد کی جانب روانہ ہوا۔ شاہ نے خان مذکور سے جواہر واپس لینا چاہے مگر وہ مال گیا۔ غرض یہی راہ تانا شاہ اسوقت ہر طرح مجبور تھا۔ نہ جائیداد نہ پیاسے رفتوں کی مثل اسپر بالکل صادق آتی تھی۔

اسنے عالمگیر سے رجم کی درخواست کی مگر وہاں سے سختی آمیز مایوسانہ جواب ملا۔ اسوقت اسنے مرواٹلی سے کام لیا اور اپنی مختصر فوج کو درست کر کے عالمگیر کے مقابلہ

کو تیار ہو گیا۔ دونوں فوجوں کا سامنا اور بڑی دلیری کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ کئی نیک جنگ ہوئی اور سات مہینے تک وہ قلعہ کو لگبلاڑہ سے مخالف کا مقابلہ کرتا رہا۔ اور عالمگیر کے بنائے کچھ نہ بنا۔ لیکن اس نے یہ چال کی کہ رفتہ رفتہ ابو الحسن کے رفقا کو ملا لیا۔ یہاں تک کہ عبداللہ خان جسے اخیر وقت تک شاہ کا ساتھ دیا تھا وہ بھی بد لگیا اور قلعہ کا دروازہ کھول کر مغلیہ فوج کو اس میں داخل کر لیا۔ مغلیہ فوج نے اخیر ذیقعدہ ۱۰۹۹ء میں قلعہ پر قبضہ کیا۔ جب شاہ شاہ کو اسکی خبر ہوئی تو اس نے وظیفہ ختم کر کے لڑائی بند کر نیک حکم دیا۔ اور شہزادہ معظّم کے قلعہ میں داخل ہونے کے وقت پاکلی میں بیٹھ کر اس کی پشتبانی کو روانہ ہوا اور اسے زمرہ کی ایک بیج نذر دی۔ اس موقع پر وہ شہزادہ کے گھوڑے کی گردن پر ہاتھ رکھے ہوئے باقیں کر رہا تھا کہ جو بدار نے دور کھڑے ہوئے کو کہا۔ اسپر شہزادہ معظّم کو بہت غصہ آیا اور جو بدار سے بولا کہ کبھی غصہ الہی سے نہیں ڈرتا اور یہ نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں۔ انہیں اختیار ہے۔ جہاں اور جی طرح چاہیں گے کھڑے ہوئیں گے۔ اس اثنا میں داروغہ بادچی خانہ نے آکر عرض کیا کہ جہاں پناہ خاں تیار ہے۔ شہزادہ سے اجازت لی اور دو مغلیہ سرداروں کو لیکر اپنے محل کو واپس ہوا۔

فوج مغلیہ سے دیانت خان اور امانت خان اسکے ہمراہ گئے تھے۔ جب خاں آیا تو ان میں سے ایک نے پوچھا کہ تعجب کا مقام ہے کہ اس پر آشوب وقت میں آپ میں مطمئن ہیں اور کھانا آپکو خوشگوار معلوم ہوتا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ ”جب تک خدا فرما چاہا سلطنت ہمارے اور ہمارے اجداد کے قبضہ میں رکھی اور جبکہ سلطنت جلی گئی ہے تو ہم رضا خدا سے کیوں منہ موڑیں اور کہاں چھوڑ کر کفران نعمت کیوں کریں۔“ یہ سن کر ان دونوں کو تعجب ہوا۔ فی الحقیقت ایسے وقت میں بہت کم لوگوں کو اطمینان قلعہ میں ہوتا ہے۔ حسب الارشاد سلطان ابو الحسن ربیع الاول ۱۰۹۹ء میں قلعہ دولت آباد کے اندر قید کیا گیا اور وہیں اس نے زندگی کے دن بسر کیے۔ جب وہ قلعہ سے روانہ ہوا تو

تو اسکے ساتھ ایک چار سالہ لڑکا بھی تھا۔ اُسے راہ میں پانی مانگا اور ایک راہرو سقہ نے پانی کا پیالا اسکی خدمت میں پیش کیا۔ اسوقت ابوالحسن کے پاس کیا تھا مگر عالم بچاگی میں بھی اُسے پیالہ میں ایک الماس ڈال دیا جسکی قیمت کا اندازہ پچاس ہزار روپیہ تک کیا گیا تھا۔ مگر عالمگیر کی محتاط طبیعت نے سقہ کو اُس الماس سے پورا فائدہ اٹھانے دیا۔ اور دو ہزار روپیہ ویکر وہ اُس سے لے لیا۔

بعض مورخین کا بیان ہے کہ قید سے پہلے اسکے کوئی اولاد نہ تھی۔ مگر جب قلعہ دولت آباد میں پہنچا تو اس کے کچھ ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور قیدی بادشاہ نے اسکا نام ”ہندی سلطان“ رکھا جب یہ بچہ سن رشتہ کو پہنچا تو عالمگیر نے اسے اپنے دربار میں طلب کیا۔ لوگوں نے اسکے اہدار کے گوشہ شاہ و جلال کا لحاظ کر کے اس کا استقبال کیا اور سلام و مہر بجالائے۔ عالمگیر کو یہ بات ناگوار گزری اور دربار میں طلب کرنے کے بجائے اسے نظر بند کر دیا۔ اس کے سوا اس لڑکے کے متعلق کچھ حالات معلوم نہیں ہوئے۔ مورخین کا بیان ہے کہ تانا شاہ نے جو دو سال بچپن۔ جو دو سال تحصیل علم۔ جو دو سال حضرت شاہ راجہ جی کی خدمت۔ جو دو سال سلطنت اور جو دو سال قید میں گزارے جسکا مجموعہ ستر سال ہوتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ۱۰۴۱ھ یا ۱۰۴۲ھ میں پیدا ہوا ہوگا اسکی وفات کے متعلق مورخین اختلاف کرتے ہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ مگر غلبہ آرا اسی پر ہے کہ ۲۵۔ ربیع الثانی ۱۱۲۰ھ میں اسکا کبوتری سے انتقال کیا۔ اور مستقل قلعہ روضہ خلد آباد نزدیک مرقد سید راجہ قتال دفن ہوا۔ اور ہمیشہ کے لیے شاہان قطب شاہیہ کے عظمت کا خاتمہ کرنا گیا۔

تانا شاہ نے اپنے عہد میں ”چار محل“ کے نام سے ایک عظیم الشان عمارت تیار کرائی جسپر آٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ مگر ۲۰۔ ربیع الثانی ۱۱۵۵ھ کو اس محل کے بارخانہ میں آگ لگ گئی اور ساری عمارت جھک جاک سیاہ ہو گئی اب اسکا نشان بھی باقی نہیں

تختہ فرماںروایان خاندان قطب شاہیہ

ردیف	نام فرمانروا	تاریخ تولد	تاریخ بچس	تاریخ وفات	دست حکومت			دست عمر		
					۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	سلطان قلی قطب شاہ	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۳۶	۰	۰	۹۰	۰	۰
۲	غفران شاہ	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳	جمشید قلی قطب شاہ و ضامن	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴	سبحان قلی قطب شاہ	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵	سلطان ابراہیم قطب شاہ	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۳۰	۱۰	۹	۵۱	۰	۰
۶	منفرت پناہ	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۳۳	۰	۰	۴۹	۲	۳۰
۷	محمد قلی قطب شاہ و درویش	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۳	۵	۲۶	۳۳	۰	۳۰
۸	سلطان محمد قطب شاہ	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۳	۵	۲۶	۳۳	۰	۳۰
۹	جنت مکان	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۳	۵	۲۶	۳۳	۰	۳۰
۱۰	سلطان عبدالعزیز	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۳۴	۶	۱۹	۵۹	۲	۵
۱۱	قطب شاہ	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵	۱۱	۰	۰	۰	۰
۱۲	سلطان ابوالحسن	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵	۱۱	۰	۰	۰	۰
۱۳	تاج شاہ غفران پناہ	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵۶۰	۱۵	۱۱	۰	۰	۰	۰

۱۴ آخراہ ذیقعدہ ۱۵۶۰ سنہ میں شاہزادہ معظم نے قید کیا اور ماہ ربیع دوم ۱۵۶۰ سنہ میں قلعہ کو لکڑی سے قلعہ دولت آباد روانہ کر دیا گیا۔

سلسلہ آصفیہ

اس وقت خاندان آصفیہ کے رکن رکن اعلیٰ حضرت قدر قدرت نواب سر میر محبوب علی بن بہا و نظام الملک آصفیہ و مظفر الملک فتح جنگ خلد اللہ ملکہ و ادام القدر بکاتہ ہمارے اور حکمران ہین اور ہم ہاشنگان قلم و نظام پوری آزادی کے ساتھ بندگان عالی کے سایہ عاطفت میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

قبل ازیں بندگان اقدس واسطے کے سوانح مبارک سے اپنی اس ناچیز کتاب کو نیت دین۔ اور سلسلہ آصفیہ کے حالات درج کریں ہم یہ مناسب خیال کرتے ہیں کہ خاندان قطب شاہیہ کے آخری تاجدار سلطان ابوالحسن تمانشاہ کے بعد (مختصر لفاظ میں) و کرج کے ان صوبہ دار ذمہ کی کیفیت لکھیں جو نواب آصفیہ و نظام الملک اول سے پہلے گزرے ہیں۔ جب ربیع الثانی ۱۱۹۹ھ میں ابوالحسن تمانشاہ قلعہ گوگندہ سے قید ہو کر قلعہ دوکابغا کو روانہ کیا گیا تو حیدر آباد کا صوبہ دار سید بہادر دل خان المناط بجان سپار خان ساکن سبزدار مقرر ہوا۔ ۱۲۰۳ھ میں بیک جان سپار خان نے نہایت نیک نامی اور خیر خواہی کے ساتھ اپنی خدمت پوری کی۔ جب اسے انتقال کیا تو اس کے بیٹے رستم دل خان کو دربار شاہی سے صوبہ داری ملی۔

رستم دل خان بھی اپنے فرائض کو تندہی کے ساتھ انجام دیتا رہا جب ۲۸ ذیقعدہ ۱۲۱۵ھ کو اورنگ زیب عالمگیر نے قضا کی تو کام بخش جو دربار دہلی کی جانب سے بیجا پور کا صوبہ دار مقرر ہوا تھا۔ خود سہرہ گیا اور اپنے صوبہ کو ہر طرف سے مضبوط کر کے بیجا پور میں اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کر دیا۔ اسیلے اطراف دکن میں چینی پیدا ہو گئی۔ کام بخش نے قلعہ گلبرگہ پر چڑھائی کی اور اسے فتح کر لیا۔ پھر وہاں سے قلعہ وکس گنڈہ

پر پونچھ اور اُسے بھی تسخیر کر لیا۔ اسکے بعد حیدر آباد آیا۔ یہاں پہونچکر رستم دل خان کو قید کر لیا۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ اُسے صوبہ حیدر آباد کا کم بخش کے سپرد کر دیا تھا۔ لیکن جگمائی کی وجہ سے اسے رستم دل خان کو ہنایت بے رمی کے ساتھ ہلاک کیا اور اعلیٰ محل میں دفن کر دیا۔

کم بخش کو رستم دل خان کے قتل کے بعد دکن میں اپنا کوئی حریف نہ نظر آیا۔ ایسے بیکرمی کے ساتھ سلطنت کرنے لگا لیکن جب بہادر شاہ کو خبر ہوئی تو سلسلہ زمین اسے کام بخش کو تخت دہلی کی ماتحتی میں رہنے کی ہدایت کی۔ بہلان باقون کو وہ کب خان میں لانے والا تھا۔ اسے نکاسا جواب دیدیا۔ آخر ش ۱۹- ذیقعدہ ۱۲۳۱ھ کو دولان میں مقابلہ ہوا اور میدان بہادر شاہ کے ماتحت رہا۔

اسے یوسف خان کو حیدر آباد کا صوبہ دار مقرر کیا جس نے اپنے پیشروں کی طرح نہایت ہی اچھا انتظام کیا جب ۱۲۳۱ھ میں فرخ سیرت دہلی پر بیٹھا تو اسے مبارز خان کو دکن کا صوبہ دار مقرر کر کے روانہ کیا۔ یہاں سے وقت میں حیدر آباد پہونچا جبکہ اس ملک میں خام طور پر بد امنی پھیلی ہوئی تھی۔ اور شہر ویران حالت میں تھا۔

لیکن مبارز خان نے بارہ سال کے عرصہ میں بہت سارو پیر مرت کر کے دوبارہ حیدر آباد کو آباد کیا۔ شہر نیاہ کا کچھ حصہ بلا کنگورہ اسکا بنوایا ہوا ہے۔ تاریخ ہند جانے والے حسین علی خان کا نام ضرور جانتے ہوں گے۔ تخت دہلی کی جانب سے وہ بھی اس درخیز ملک کا صوبہ دار ہو کر یہاں آیا۔ مگر جب دیکھا کہ ملک کی انتظامی حالت اچھی ہے تو مبارز خان کو نیا بٹہ بجال رکھا۔

حسین علی خان نے مبارز خان کو اپنا نائب ہی نہیں مقرر کیا بلکہ اُسے مورد و عنایت شاہی کیا تو پورے عرصہ کے بعد نواب صفیہ نظام الملک اول ماوہ سے دکن تشریف لائے۔ مبارز خان ان سے ملنے کو اورنگ آباد گیا۔ اوہوں نے ہفت ہزار مہر مہی نصب

سات ہزار سوار اور عوام الملک کا خطاب اوسکے لیے تجویز کیا۔ اپنی روز افزون ترقی دیکھ کر خان دل ہی دل میں خوش ہوتا تھا۔

جب نواب آصف جاہ بہادر کو قلمدان وزارت ملا تو خان کی نیت بدلی اور اوسنی خفیہ طور پر فوج کا انتظام کیا۔ دوسرا کام جو اس نے کیا وہ یہ تھا کہ مصنوعی مہر شاہی کے ذریعہ سے دکن کی صوبہ داری کی سند تیار کی۔ جب دونوں باتیں ہو چکیں تو اس نے نواب آصف جاہ پر فوج کشی کر دی۔ مگر قسمت میں تو اور کچھ لکھا تھا۔

دوسری باتیں سری محمد شاہ کو صوبہ برار سے چالیس کوس پر قبضہ شکر گہڑی کے قریب جنگ شروع ہوئی۔ میدان نواب آصف جاہ کے ہاتھ رہا۔ اور خان مارا گیا۔ اطراف و اکناف کا انتظام کر کے نواب صاحب تشریف لائے اور گوشہ محل کے باغ میں خیمہ زن ہوئے۔ خواجہ احمد خان عرف شہامت خان پسر مبارز خان نے چند روز محصور رہ کر شاہ میں قلعہ کی کنجیاں اوسکے حوالہ کر دیں اور ان کے ظل حمایت میں آ گیا۔

نواب نظام الملک آصف جاہ فتح جنگ مغنیہ کا بے خاندان و حالات

نواب صاحب کا سلسلہ نسب شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی تک پہنچتا ہے خواجہ عابد خان جو سمرقند کے مشائخین میں نام آور تھے اپنے وطن سے ہندوستان آئے اور شاہی ملازمت اختیار کر لی۔ یہ زمانہ شاہجہان کا تھا اس کے عہد میں زیارت حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے اور اوڑنگ زیب کے زمانہ سلطنت میں وہاں سے شاد کام واپس آئے۔

واپسی پر حکمہ صدارت کے صدر نشین مقرر ہوئے اور چچن علی خان کے خطاب اور بیج ہزاری منصب سے سرفراز کئے گئے۔ جب سلطان ابوالحسن تاناشاہ کے تعلق میں عالمگیر معارکہ آ رہا تو اس وقت ایک گولے سے زخمی ہوئے اور شہید ہوئے اور ان کا انتقال

کہا۔ ان کا مقبرہ قلیچ خان کے مقبرہ کے نام سے نواب قلعہ گو لکنڈہ میں موجود ہے۔
 ان کے فرزند شہاب الدین خان نے بھی دربار خضہ دہلی میں بازیابی حاصل کی۔
 اور عالمگیر کے حضور سے ہفت ہزار نئی منصب سات ہزار سوار اور غازی الدین خان
 بہادر فیروز جنگ کے خطاب سے سرفراز کئے گئے اور سچا پور کی فتح کے صلہ میں
 فرزند احمد بے رپورنگ کا خطاب پایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک لکھنوی
 عطا فرمایا۔ اسپر "قلیچ خان" کندہ تھا۔

جب بہادر شاہ تخت سلطنت پر بیٹھے تو انہوں نے نواب صاحب کو مالوہ
 کی صوبہ داری پر سرفراز فرمایا۔ انہوں نے اس خدمت کو چار سال تک انجام دیا۔
 اور ۱۲۳۱ھ مطابق ۱۸۱۵ء جلوس بہادر شاہی میں انتقال کیا۔ نقش دہلی گئی۔ اور
 اجمیری دروازہ کے قریب خود نواب صاحب کی تعمیر کردہ خانقاہ میں دفن ہوئی۔
 نواب شہاب الدین خان فیروز جنگ مرحوم نے نواب عمدۃ الملک سعد الدین
 مدار المہام شاہجہان کی بیٹی سے شادی کی اور اس خاتون کے بطن سے نواب
 قمر الدین آصفجاہ نظام الملک اول تولد ہوئے۔

نواب میر قمر الدین خان نظام الملک آصفجاہ فتح جنگ مغضرب کے حالات

نواب مغضرب تاب نواب شہاب الدین خان فیروز جنگ مرحوم کے بڑے صاحبزادے
 تھے۔ عہد اوزنگ زیب عالمگیر میں ۳۴۰ھ ربیع الاول ۱۸۲۵ء کو تولد ہوئے اور اپنے
 پدر بزرگ وار کے زیر سایہ تعلیم پائی۔ فنون سپہگری اور شاہ سواری بھی انہیں کی نگرانی میں
 سیکھی۔ جب سن غم کو پہنچے تو دربار شاہی سے "چین قلیچ خان" کے خطاب

اور چار ہزار منصب سے سرفراز کیے گئے۔

جب شہنشاہ اورنگ زیب نے انتقال کیا تو سلاطین مرہٹوں نے بہادر شاہ کو نواب صاحب کو "خان دوران خان بہادر" کے معزز خطاب سے ممتاز کیا۔ اور اودھ کی صوبہ داری عطا فرمائی لیکن اوہوں نے بوجہ اس خدمت سے کنارہ کشی کی اور شاہجہان آباد میں رہنے ہی کو غنیمت سمجھا۔ گویا آستانہ شاہی چھوڑنے کو آپ کا بھی نہ بچا ہوا تھا۔

بہادر شاہ کے دل میں اُن کی اس عقیدت کا خاص اثر ہوا لیکن اُس کے زمانہ میں نواب صاحب کے ساتھ کوئی ایسی بات پیش نہ آئی جو قابل ذکر ہو۔ جب فرخ سیر علی علیہ السلام بن بہادر شاہ سلاطین تخت نشین ہوئے تو اوہوں نے اسی سال نواب صاحب کو "فتح جنگ" نظام الملک "خطابات عطا کیے اور "ہفت ہزاری منصب" اور "سات ہزار سوار" دیکر صوبہ داری وکن پسر فرارز فرمایا۔

تین سال تک وہ اس مہتمم با نشان خدمت کو نہایت تندی کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ لیکن جب امیر الامرا نواب سید حسن علی خان یہان کے صوبہ دار مقرر ہو کر آئے تو انہیں سنبھل مراد آباد کی فوج داری پر جانا پڑا۔ اس زمانہ میں یکے بعد دیگرے کئی بادشاہ تخت شاہی پر بیٹھے گئے اور ملک میں عام طور پر فساد برپا ہو گیا جس سے اہل ملک تباہی کا مقابلہ کرنا پڑا۔

آخر سلاطین مرہٹوں نے آخر الملک بہادر شاہ (رنگیلے) تخت نشین ہوئے۔ اور نواب نظام الملک آصفیہ کو مالوہ کا صوبہ دار مقرر کر کے بھیجا۔ اسکے دوسرے سال کچھ ایسے واقعات پیش آئے کہ آراکین سلطنت کی سوے مزاجی سے برداشتہ خاطر ہو کر اوہیں متحیر و کن کا مصمم ارادہ کرنا پڑا۔ نواب صاحب کا قاعدہ تھا کہ وہ ہمیشہ اپنی فوج کو جنگ کے لیے مستعد رکھتے تھے۔ اس لیے اوس موقع پر انہیں کسی مزید انتظام کی

منہ درست پیش نہ آئی۔

سب سے پہلے اوہنوں نے ملک آلوہ طے کیا اور قلعہ اسیر کہنیرہ پر خیمہ زن ہوئے۔ اس قلعہ کو اپنے قبضہ میں کر کے نواب نامہ جنگ وغیرہ اپنے بیٹوں کو دہان کا محافظ مقرر کیا۔ اور خود برہان پور روانہ ہوئے۔ دہان کے حاکم سے ساز باز کر کے آگے بڑھے۔ دریا کے نزدیک پر امیر الامرا میر بخش سے جنگ ہوئی اور میدان نواب صاحب کے ہاتھ رہا۔

اس کے بعد امیر الامرا کے ہاں بنے سید عالم علی خان کے مقابلہ میں مقبضہ بالا پور متعلقہ ضوہ میں معرکہ آرائی ہوئی۔ اس لڑائی کا سہرا بھی انہیں کے سر رہا۔ اس کے بعد اورنگ آباد پہنچے اور دہان کا قراور واقعی انتظام کیا۔ اس درمیان میں امیر الامرا نے بادشاہ کو ان سے بظن کر دیا تھا۔ سیلے وہ خود نواب صاحب کے مقابلہ کو دکن روانہ ہوا۔ لیکن امیر الامرا فتح پور کی کے قریب ذی الحجہ سال ۱۰۳۷ کو مارا گیا۔ اہر بادشاہ کو واپس ہوتے بغیر کچھ چارہ نظر نہ آیا۔ جب امیر الامرا کے بہائی قطب الملک نے اس کے قتل کی خبر سنی تو ایک خود سال تیموری شاہزادہ کو تخت پر بٹھا کر بادشاہ سے برسرِ پیکار ہوا۔ لیکن منہ کی کھائی اور نظر بند ہوا۔ اور شاہ صحیح و سالم دہلی پہنچ گئے وہاں پہنچ کر انہوں نے اعتماد الدولہ کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اسے صرف تین ماہ وزارت کی تھی کہ اجل آ پہنچی۔

اعتماد الدولہ کے انتقال کے بعد محمد شاہ نے نواب نظام الملک اسماعیل کو طلب فرما کر پانچ جمادی الاول ۱۰۳۸ کو تلمدان وزارت ان کے سپرد کیا۔ جب ناظم گجرات نے بغاوت کی تو بادشاہ نے نواب صاحب کو ۱۰ لاکھ روپیہ نقد اور صوبہ داری مانوہ گجرات اور دکن بعضین وزارت عطا کر کے ناظم گجرات کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ مگر مقابلہ سے پہلے ہی وہ بھاگ کھڑا ہوا۔

نواب صاحب نے اپنے چچا حامد اللہ خان کو حضور شاہ سے مغز الدولہ کی ملاقات

کے خطابات سے سرفراز فرما کر نیا بتا صوبہ داری گجرات پر بھیج دیا اور عظیم الشان بہادر کو نیا بتا صوبہ داری مالوہ پر مقرر کیا۔ خود دار الخاں خروانہ ہوئے۔ بدگاہ سلطان سیہ مورد عنایات ہوئے لیکن چند روز کے بعد سلطنت کی حالت متزلزل دیکھ کر انہوں نے شاہ سے اجازت لی اور مراد آباد چلے گئے۔

جب ۳۶ھ میں حیدر آباد کی صوبہ داری عماد الملک مبارز خان کے سپرد ہوئی تو اسکا ادھین سخت بچ ہوا اور فوراً مراد آباد سے اورنگ آباد جا پہنچے وہاں ۲۳ محرم ۳۶ھ کو عماد الملک سے جنگ ہوئی اور وہ مارا گیا۔ نواب صاحب نے اس کے لڑکوں کو گرفتار کر لیا اور حیدر آباد پہنچے۔ یہاں خان کا ایک لڑکا جلال الدین محمود خان اپنے باپ کی جگہ نیا بتا صوبہ دار تھا۔ اسے علیحدہ کیا۔

اور دوسرے لڑکوں کو خطابات اور مناصب سے سرفراز فرما کر اسے آصفیہ میں داخل کر لیا۔ جب اسکی خبر بادشاہ کو ہوئی تو انہوں نے ۳۷ھ میں نواب صاحب کو "آصفیہ" خطاب۔ بہشت ہزاری منصب اور آٹھ ہزار سواروں سے سرفراز فرمایا۔ اور ان سے دہلی آنے کی خواہش ظاہر کی۔

نواب آصفیہ نغام الملک اعظم نے حسب الارشاد خسروی ۳۸ھ میں اپنے فرزند نامہر جنگ شہید کو یہاں کا صوبہ دار مقرر فرمایا۔ اور محمد انوار اللہ خان بہادر کو ادن کا مارا الہام مقرر کر کے خود دہلی روانہ ہوئے۔ اسی زمانہ میں راجہ جے سنگھ صوبہ دار اکبر آباد اور باجے راؤ صوبہ دار مالوہ باغی ہو گئے تھے۔ شاہ نے دونوں صوبہ داروں کو نواب صاحب کو عطا فرمایا۔

اس خدمت پر ممتاز ہوئے ہی وہ اکبر آباد روانہ ہوئے اور وہاں کا انتظام کر کے مالوہ کی جانب متوجہ ہوئے۔ اور دیاسے جتنا کو عبور کر کے اٹاوہ۔ ہنگ پور۔ کاپلی جوتی ہوئے بندیلہ پہنچے۔ وہاں کے راجہ نے ان کی اطاعت اختیار کی۔ اس کے بعد وہاں ہنگ پور

باجی راؤ سے مقابل ہوئے۔ اچھی میدان کارزار میں کسی قسم کی چھٹی جھاڑ نہ ہوتی تھی کہ نادر شاہ کے حملہ کی خبر سنی۔

ادھون نے باجے راؤ سے مصلحتاً صلح کی اور عازم دہلی ہوئے وہاں پہونچ کر فوج نادر سی سے مقابلہ کے لیے انہیں کو تیار ہی کرنا پڑی۔ مسئلہ میں قصبہ سرہند کو میدان میں جنگ شروع ہوئی۔ گو محمد شاہ بذات خود موجود تھے لیکن بااستقامی سے فوج مغلیہ کو شکست ہوئی۔ نواب برہان الملک سعادت خان گرفتار ہوئے۔ اور امیر الامرا نے ہمیشہ کے لیے اس جہان فانی کو خیر ادا کہا۔ آخربہنر و دشواری منسلح ہوئی۔

مسئلہ میں نواب صاحب نے اپنے فرزند نواب ناصر جنگ شہید قائم مقام صوبہ دار دکن کے باغی ہونے کی خبر سنی۔ اسپر محمد شاہ سے اجازت لیکر دکن روانہ ہوئے اور ۲۰۔ جمادی الاول ۱۱۵۷ھ کو اورنگ آباد کے قریب باپ بیٹوں میں جنگ چھڑ گئی۔ نواب ناصر جنگ اپنی جان بچا کر بھاگ نکلے اور کہیں سال نواب کو فتح حاصل ہوئی۔

اسکے بعد مسئلہ میں کرناٹک گئے اور قلعہ ترچیاہلی خالی کرالیا۔ پھر قوم نواٹ سے ملک اڑکھاٹ حاصل کیا مسئلہ میں قلعہ بالکنڈہ کو فتح کیا۔ غرناٹہ نواب صاحب برے ولیہ تھے۔ بہت ہی کم کام ایسے ہو گئے جن میں انہوں نے ہاتھ ڈالا اور کامیابی نہ ہوئی ہو۔ ہندوستان کے تاریخ نگاروں اور مصنف مزاجوں نے اون کی شجاعت تسلیم کر لی ہے۔ نواب صاحب کو شاعری کا شوق تھا اور فن تعمیر سے کمال دلچسپی رکھتے تھے۔ پہلے انکا تخلص شاگر تھا۔ مگر بعد کو آصف رکھا۔ آخر الذکر تخلص سے فارسی میں ایک مہبوط اور بے مثل دیوان موجود ہے۔ ملک اسکی جہان تک قدر کرے کم ہے۔ خدا کرے یہ لاتانی دیوان شاہی صرند سے چھپ کر ملک کے لیے مایہ ناز ہو۔ اور اہل سخن اس سے خطا اٹھا سکیں۔

نواب عہد الملک مبارز خان نے جادو گھاٹ اور میر پورہ کی سمت بلا لنگورہ

حصار تعمیر کرایا تھا۔ لیکن اتمام سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔ نواب صاحب نے اس حصہ کے سوا تمام حصار کنگوڑہ دار بنوایا۔ حصار تیار ہونے پر اس میں بارہ دروازہ اور تیرہ کھڑکیاں تعمیر کرائیں۔ ۸-۹-۶- نمبر پر جو کھڑکیاں ہیں ان سے بہت کم آمدورفت ہوتی ہے۔

دروازوں اور کھڑکیوں کے نام یہ ہیں - ۱- دہلی دروازہ - ۲- چادر گھاٹ دروازہ - ۳- دہیر پورہ دروازہ - ۴- یا قوت پورہ دروازہ - ۵- دروازہ تالاب میر حیلہ - ۶- گولی پورہ دروازہ - ۷- لال دروازہ - ۸- علی آباد دروازہ - ۹- غازی بند دروازہ - ۱۰- فتح دروازہ - ۱۱- دوداؤلی دروازہ - ۱۲- دروازہ قدیم - کھڑکی بہورہ - ۳- کھڑکی تالاب میر حیلہ - ۳- کھڑکی تالاب - کھڑکی رنگ علی شاہ یعنی رنگیلے - ۵- کھڑکی بودلہ صاحب - ۶- کھڑکی داراشفا یا راؤ بنہا - ۷- کھڑکی کلالان - ۸- کھڑکی وہو بیان - ۹- کھڑکی حسن علی - ۱۰- کھڑکی چپا دروازہ - ۱۱- کھڑکی چار محل دروازہ - ۱۲- کھڑکی دوداؤلی دروازہ - ۱۳- کھڑکی کنار جی گوڑہ - دہلی دروازہ کے قریب ایک اور دروازہ بھی تعمیر ہوا۔ جسکو دروازہ افضل گنج کہتے ہیں۔ بل افضل گنج پر ہو کر شہر میں اسی دروازہ کے ذریعہ سے آمدورفت ہے۔ نیز زبان نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کو عہد میں تعمیر ہوا۔ دوسرے دروازہ کا راستہ مسلم جنگ کے پل سے ہے۔ یہ دروازہ اعلیٰ حضرت حضور پر پور کے عہد میں بنا۔ اسکے سوا جلو خانہ معہ جنگلہ و خواجگاہ دیوان خانہ و خلوت زنانہ دروازہ بازو کے مکہ مسجد جلو خانہ کی ڈیوڑھی کا دروازہ خواجگاہ کا دروازہ تعمیر کرایا۔ آصف نگر آباد کیا۔ اور اسکے گرد فصیل بنوائی۔ برہان پور کا حصار تعمیر کرایا۔ نظام آباد بالائے کٹل - فردا پور - مع مسجد کاروان سراسرے دولت خانہ اوپل بنوایا۔ اور رنگ آباد کی نہر ہرسل اور نوکندہ کی عمارت تعمیر کرائی۔ ان میں سے بعض اب بھی موجود ہیں اور اکثر بالکل معدوم ہو گئیں۔

- (۱) امیر الامرا غازی الدین خان فیروز جنگ - ۷- ذی الحجہ ۱۰۷۵ میں انتقال ہوا۔
(۲) نظام الدولہ میر احمد خان ناصر جنگ شہید - نمبر ۲۰۱- ایک بطن سے تھے۔

(۳) امیر الممالک آصف الدولہ سعید محمد خان صلاحیت جنگ - ۲۰ ربيع الاول ۱۱۹۲ھ کو ہیفہ سے انتقال ہوا۔

(۴) نظام الملک میر نظام علیخان اسد جنگ آصفیہ ثانی۔

(۵) امیر الامرا سعید محمد شریف خان شجاع الملک بسالت جنگ ماہ ذی الحجہ ۱۱۹۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۶) ناصر الملک معتمد الدولہ جلین قلیج خان المعروف غل علیخان ہایون جاہ۔

نواب مغفرت مآب نے ۴ جمادی الثانی ۱۱۹۲ھ کو سوہن نالہ کے قریب انتقال فرمایا۔

اور روضہ خلد بادین دفن کیے گئے۔ ارتحال سے دو گھنٹے پہلے انہوں نے اپنے

فرزند نواب ناصر جنگ کو بلا کر شرف نصیحتیں فرمائیں۔ جنہیں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اول یہ کہ رئیس دکن کو لازم ہے کہ حتی المقدور مرہٹوں سے جو اس نواح کو نیندار

ہیں آشتی رکھیں۔ دوم بنی آدم کی بیچ کنی میں جرات نہ کریں مگر مجرم کو قاضی کے حوالے

کر دیں اور خود قتل کا حکم نہ دیں۔ سوم بیہوش کی طرح علی الدوام سیر وافی الارض مقام دوام

نہ کریں۔ چہارم بعد اداے فرض واجب کے اپنی اوقات کو امور متعلقہ کے انتظام میں

صرف کریں اور فرصت کے وقت شاہ روز کا اپنے نفس سے محاسبہ لیں۔ پنجم قیام دولت

کے لیے بزرگان دین سے استمداد چاہیں اور انکے حفظ مراتب کا خیال رکھیں۔ ششم

لوگوں کے حقوق یعنی نہ کریں اور مرد و عورت کا لحاظ رکھیں ہر مقام مناسب ہے کہ خاندان کی خبر گیری

لکھے اور سرکاری کاموں پر لوگوں کو نوبت بہ نوبت خواہ فرزند اسلام سے ہوں یا غیر اسلام

۔ سے سال بسال نہایت دو سال تک مامور کرنا واجب جانیں تاکہ دوسرے لوگ محروم

نہ رہیں۔ ہشتم برادران صغیر کو بچاے فرزندوں کے سمجھ کر اونکی پرورش و تربیت

اور افزونی قدر و منزلت میں سعی بلیغ کریں اور ہدایت محی الدین خان کو منجملہ اپنے فرزندوں

کے شمار کر کے اوسکی شکست کے در پے نہو دیں۔ نہم۔ غمازون کی باتوں پر گوش

بر آواز نہ ہوں بذیل کو اپنی خدمت و مجلس میں دخل نہ دیں۔ دہم۔ اگلے لوگوں کو حسدیت

سے زیادہ اور عمدہ لوگوں کو ذلیل کا مون پر بفر نہ کریں۔ یازدہم ہمیشہ آداب سلطانی سب لاوین اور حضرت سلطان کی اطاعت میں کوتاہی نہ کریں۔ چنانچہ نادر شاہ نے ایک مرتبہ فرط عنایت کے ساتھ مجکو عطار سلطنت کے ساتھ مخاطب کیا تھا میں نے عرض کیا میں نوکر پیشہ آدمی ہوں اگر ایسا ہوا تو نمک حرام مشہور ہوگا شاہ موصوفت چونکہ ایک سخی آدمی تھا بہت راضی ہوا اور آفرین کی۔ دوازدہم حق الامکان اپنی طرف سے ابتدائی جنگ نہ کریں بلکہ پیشتر اپنا حق قائم کر لیں۔ سن بعد میدان جنگ میں عجز و الحاح کے ساتھ جانا۔ بارسی سے مدد چاہیں اور ثابت قدمی کے ساتھ زمین رو بقبلہ جو کہ ہرگز جنگ نہ کریں۔ سینزدہم۔ جو اسباب میں نے جمع کیا ہے اگر میرے قدم بقدم چلکر خراج کرو گے تو پشتون کی لیے کافی ہوگا۔ چہار دہم۔ یہ خزانہ جو ہمراہ رکاب موجود ہے سپاہ اور تمام لوگوں کی دلچسپی خصوصاً ساہوکاروں کی آبادی کے لیے ہے اسکو بالکل صرف نہ کرنا مناسب۔ یازدہم بدقتضائے بشری جو اس پیری میں مجھ سے ایک نامناسب فعل ہوا ہے یعنی نیامحل قزاق پایا ہے چونکہ ناموس کا معاملہ ہے اسلئے ہر حال میں اسکا پانس نہ کہیں۔ سائزدہم۔ نزار واران و کن تمام گردن زدنی و کشتنی ہیں اور بیڈت خانہ جو مشہور ہے وہ انہیں کے قید کرنے کا مکان ہے۔ مور و اور رام داس کو جو محمد نگر کے قلعہ میں قید ہیں ہرگز نہ کریں۔ ہفدہم۔ برہان پور کے لوگوں سے استراذ کہیں بارہا تجربوں سے معلوم ہوا کہ برہان پور اور سجا پور کے لوگوں کا حال کشمیریوں کے مانند ہے حتی المقدور ان کی صحبت سے بچتے رہیں۔

نظام الدولہ میر احمد خان ناصر جنگ شہید

نواب ناصر جنگ شہید کی بداییش اور تعلیم کے حالات بالکل تاریکی کے عالم میں ہیں ۴۹ سالہ میں جب نواب نظام الملک آصف جاہ اول باجے راؤ سے صلح کر کے نادر شاہ کے مقابلہ کے لیے دہلی روانہ ہوئے تو ادھون نے اپنے فرزند ناصر جنگ شہید کو دکن کی

صوبہ داری پر اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اور جب سید المریمین مغفرت آباد دہلی سے واپس آئے تو برہان پور پہونچکر انہیں بیجا پور کی صوبہ داری کے لیے منتخب فرمایا۔

لیکن انہوں نے اوسکو پسند نہ کیا اور چند امرا اور منصب داروں کے ہمراہ روضہ خلد آباد کو چلے گئے۔ وہاں عبدالعزیز خان نے انہیں باپ سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا۔

قلعہ مکہ پر سے وہ سونا فوج چل کھڑے ہوئے اور عید گاہ کے قریب باپ بیٹوں میں جنگ چھڑ گئی لڑائی ہوئی مگر تازہ بیت یافتگی کے باعث فوج کے پانچوں ادا کھڑ گئے گو فوج کے ایک بڑے حصہ نے اگلا ساتھ چھوڑ دیا تھا لیکن وہ تنہا عرصہ تک

لڑتے رہے۔ اور زندہ اور سلامت مغفرت آباد کی خدمت میں پہونچے جب نواب مغفرت آباد نے سید مریمین قتل کی تو موسم کے رسوات ادا کرنے کے بعد وہ مالی اور ملکی انتظامات کی جانب متوجہ ہوئے نواب مصمصام الدولہ شاہ نواز خان صوبہ دار ہرار کو اپنا وزیر مقرر کیا اور مور و پیڈت کو پیشکار بنی کی جلیل القدر خدمت سرفراز فرمائی۔

سید مریمین دربار شاہی سے لڑکھنی طبعی کا فرمان پہونچا۔ اس پر انہوں نے نواب مصمصام الدولہ کو دکن کی صوبہ داری پر اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ اور خود بہت بڑا لشکر لیکر حازم دہلی ہوئے۔ لیکن ابھی دریا سے زبردہ ہی تک پہونچے تھے کہ وہاں سے واپسی کا حکم ملا۔ اور وہ مع انخیز اپنے دارالقرار کو واپس ہوئے۔

اسی عرصہ میں ہرابت علی الدین خان مظفر جنگ کی بغاوت کا حال سنا۔ مظفر جنگ نے ارکاٹ پر فوج کشی کر کے وہاں کے صوبہ دار سنبھاست جنگ کو قتل کر دیا تھا۔ نواب صاحب نہایت عجلت کے ساتھ منزلیں طے کرتے ہوئے ارکاٹ پہونچے۔ مقابلہ سے پہلے ہی مظفر جنگ پہول چری رہا پڑے چری اکو بھاگ گئے لیکن بعد کو وہاں سے گرفتار ہو کر نواب صاحب کی قید میں آ گئے۔

نواب ناصر جنگ کو پانڈے چری کی فتح کا خیال پیدا ہوا۔ اور بہ نفس نفیس وہاں جان

مستحب ہوئے۔ آٹھ ماہ تک مقابلہ رہا۔ اس درمیان میں بہت سے بڑے بڑے سردار کام آئے۔ ماحکم حسن اللہ کو یورپین فوج نے عین بارش اور طوفان کے موقع پر فوج لے مارا۔ باوجودیکہ وہ لاعلم تھے لیکن معلوم ہونے پر فوراً آمادہ پیکار ہو گئے۔ بہت خان فوج مخالف سے لگیا اور اس نے ہندو سے نواب صاحب کا کام تمام کر دیا۔ فوج کے بھی ہانوں اکھڑ گئے اور میدان دشمن کے ہاتھ رہا۔ نعش روضہ خلد آباد پہنچی گئی اور وہاں حضرت برہان الدین اولیا زری زرخش کے احاطہ میں دفن ہوئے۔ نواب صاحب کو شعر و سخن کا بھی شوق تھا۔ نامہ رخصت کرتے تھے ان کی طبیعت میں سنجیدگی حد درجہ کی تھی یکم بار کے قریب نواب شہید کا چلہ موجود ہے اور وہاں ان کے نام کے سائڈ چھوڑ دیا گیا ہے۔

نواب ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ سعد اللہ خان

نواب صاحب نواب مغفرت آباد کے نواسے متوسل خان کے بیٹے نور بیجا پور کے صوبہ دار تھے۔ جب زمینداران چیتل درگ باغی ہوئے تو وہ ان کی سرکوبی کر لیے روانہ ہوئے۔ اور ماہی کنڈہ کا محاصرہ کر لیا۔ اسی اثنا میں حسین دوست خان نواب جو راگھو جی بھولسلہ کی قید میں تھا رہا ہو کر نواب مظفر جنگ سے آگیا۔ جب ان کے مزاج میں کچھ دخل پالیا تو اُس نے انکو کڑا تھک پر قبضہ کرنے کے لیے آمادہ کیا۔

اُس وقت نواب ناصر جنگ کی طرف سے نواب شہناہ جنگ کرناٹک کو صوبہ دار اور نور جدار تھے۔ نواب مظفر جنگ فرامیون کی مدد اور حسین دوست محمد خان کو ہمراہ لیکر کرناٹک پر چڑھ دوڑے۔ شہناہ جنگ بھی پانچ ہزار سوار لیکر میدان جنگ میں آئے۔ لیکن ۱۷ شعبان ۱۲۳۲ کو قتل ہوئے۔ اس کے بعد انہوں نے ارکاٹ کا محاصرہ کیا۔ لیکن جب ناصر جنگ کے آنے کی خبر پائی تو پانڈے چری (پہلوچری) بھاگ گئے اور وہاں سے ناصر جنگ کی قید میں آئے۔

جس دن نواب ناصر جنگ بہت خان کی بدوق سے شہید ہوئے اسی دن قاتل پٹھانوں نے نواب مظفر جنگ کو مسند نشین کیا۔ اور اونہوں نے راجہ رام داس متھرا کو راجہ رگھوناتھ داس کا خطاب دیکر دیوان مقرر کیا۔ اور حیدر آباد روانہ ہوئے۔ لیکن راجپور کے قریب ان میں اور پٹھانوں میں بڑی پر جنگ ہو گئی اور ۱۶ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ کو اسی بہت خان بہادر پٹھان کی بدوق سے نواب مظفر جنگ شہید ہوئے۔ اونہوں نے صرف دو ماہ حکومت کی۔

امیر الممالک آصف الدولہ نواب سی محمد خان صلابت جنگ

نواب صاحب نواب مغفرت آب کے تیسرے فرزند تھے اور ۱۳ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۸ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ کو نواب مظفر جنگ کی شہادت کے بعد راجہ رگھوناتھ داس کی کوشش سے مسند نشین ہوئے۔ بعض مورخین کا بیان ہے کہ نواب میر الممالک مدار المہام کے داماد نواب شیر جنگ کے مشورے سے اورنگ آباد میں مسند نشین ہو گئے تھے۔ لیکن رگھوناتھ داس ہی کو خدمت دیوانی پر بحال رکھا۔ اس زمانہ میں فرنگیوں سے کسی قدر متاثر تھا مگر اونہوں نے صلح کر لی اور حیدر آباد روانہ ہوئے۔

احمد شاہ بادشاہ دہلی نے اونہیں آصف الدولہ کا خطاب عطا فرمایا۔ اسکے چند روز بعد وہ اورنگ آباد کو روانہ ہوئے۔ وہاں سے گیارہ ذی الحجہ ۱۲۹۲ھ کو احمد نگر میں داخل ہوئے۔ انہیں ایام میں دیوان بالاجی راؤ پسر بابے راجہ مرزا دتھ۔ نواب صاحب اوکلی تنبیہ کے لیے پونا پہنچے۔ بالاجی راؤ بھی ۵۰ ہزار سوار لیکر مقابلہ کو آیا۔ اور ۲۴ محرم ۱۲۹۵ھ کو مقام راجہ پور بڑھپڑ ہوئی۔ بالاجی راؤ نے شکست پائی۔ اور نواب صاحب بالفتح و نظیر حیدر آباد واپس آئے۔

راہ میں مفسدون نے نواب بہا کی میں رگھوناتھ داس دیوان کا کام تمام کر دیا۔ اس وقت

نواب صاحب نے سید لشکر خان کو اوس خدمت کے لیے منتخب فرمایا۔ اسکے بعد ۴۴ھ صفر کو نواب مصداق الدولہ شاہ نواز خان دیوان مقرر کیے گئے۔ پھر ۶۔ ذیقعدہ ۱۱۳۴ھ کو نواب شجاع الملک بسا لست جنگ بجا پوری اس خدمت کے لیے بلائے گئے۔ اس پر مصداق الدولہ دولت آباد چلے گئے۔ اسی زمانہ میں دیشواس راؤ پسر بالاجی راؤ نے حوالی شہر میں پہونچکر فساد برپا کر رکھا تھا۔ نواب صاحب اون کی سرکوبی کے لیے سندھ کھیر تک گئے اور صلح کر کے اورنگ آباد موہتے ہوئے حیدر آباد تشریف لائے۔ ۴۔ ذی الحجہ ۱۱۳۵ھ کو وحید ترشرف لنگے۔ جب نواب نظام علی خان آصف جاہ ثانی کے نام احمد شاہ بادشاہ دہلی کے حضور سے صوبہ داری کا فرمان صادر ہوا۔ تو آپ ۱۴۔ ذی الحجہ ۱۱۳۵ھ کو گوگوشہ نشین ہو گئے۔ ۲۔ اور بقول بعض ۳۔ ربیع الاول ۱۱۳۵ھ کو انہوں نے حیدر میں وفات پائی اور شیخ الشیخ حضرت شیخ ثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب وہیں دفن ہوئے۔ نواب صاحب نے قریب ۱۲ سال بکے حکومت کی۔

نواب میر نظام علی خان آصف جاہ ثانی

نواب صاحب نواب مغفرت آب کے چھوٹے فرزند تھے کچھ شوال ۱۱۳۴ھ صبح کے وقت پیدا ہوئے۔ اور نظام علی خان نام رکھا گیا بعض مورخوں کا قول ہے کہ ان کا نام حفیظ الدین خان ہے۔ اور اسی سے تاریخ نکلتی ہے۔ اپنے پدر بزرگوار کی زندگی میں دربار دہلی سے انہوں نے۔ خانی بہادری اور اسد جنگ کا خطاب پایا۔ نواب ناصر جنگ کی شہادت کے بعد جب نواب مظہر جنگ تخت نشین ہوئے اور وہ بھی شہید کیے گئے تو نواب صاحب نے نہایت مردانگی کے ساتھ پہلا خون کو قتل کر کے فساد مٹایا۔ اس معرکہ میں وہ خود بھی زخمی ہوئے تھے اور چونکہ انہوں نے داد مرگلی دی تھی اس لیے اراکین دربار نے چاہا کہ وہی مسند نشین کئے جائیں۔ لیکن نواب شیر جنگ

(سینئر الملک کے دادا) نے مسلسل اور رواجاً امیر الملک نواب صلاحیت جنگ کو سندھین
 کر دیا۔ اس لیے سترہ مین انہیں ہزار کی سوہ داری ملی۔ اس زمانہ میں مرہٹی بوسی فرامی
 اور حیدر جنگ کا بہت زور تھا اور انہوں نے امیر الملک پر تسلط پا کر تمام الدولہ شاہ
 نواز خان کو قید کر دیا تھا۔ انہیں شور و پشتون کا ارادہ تھا کہ نواب صاحب کو بھی قلعہ
 کو لگندہ مین قید کر دیں اور اسکے بلے انہوں نے تدبیریں کرنا شروع کر دیں تھیں۔
 لیکن نواب صاحب کے رفتار نے حیدر جنگ کا کام تمام کر دیا۔ اور نہایت بہادری
 کے ساتھ مقابلہ کر کے ایک بڑے ہنگامہ کا سد باب کیا گیا۔ اسکے بعد نواب صاحب
 نے متعدد لڑائیاں زمین اور بڑے سے بڑے میدان انہیں کے ہاتھ رہے بلکہ
 مین امیر الملک نواب صلاحیت جنگ نے انہیں آصفیہ دانی کا خطاب دیکر اپنا
 ولی عہد مقرر کیا۔

یہ سب کچھ نواب صاحب کی بہادری اور اوصاف پسندیدہ کے باعث ظہور پذیر ہوا
 ولی عہد ہوتے ہی انہوں نے ریاست کا کام انجام دینا شروع کیا۔ اور پانچ سال تک
 نہایت اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ اپنا فرض ادا کرتے رہے۔ اور سترہ مین
 جب اراکین ریاست کے مشورہ سے امیر الملک قلعہ مین نذر بند کئے گئے تو اس وقت
 نواب صاحب مستقل رئیس مقرر ہوئے۔ لیکن سیاہ سرکاری سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳
 ذی الحجہ ۱۱۷۰ کو بھی وہ حکمران تھے۔

اسی سترہ مین انہوں نے مہاراجہ پرتاب دت کو مختار کل کر کے مرہٹوں کا فساد رفع
 کرنے کے لیے شکر جمع کیا۔ اور ندگانوں پہنچ کر گھوٹا تھہرا کو سے مقابل ہوئے اور
 اس سے پچاس ہزار روپیہ کا مالک اور قلعہ دولت آباد بطور مژدہ حاصل کیا۔ اسکے بعد بعض
 وجوہ سے نواب صاحب اور گھوٹا تھہرا مین جنگ چھڑ جانے کے آثار پیدا ہو گئے
 اور انہوں نے علی صورت اختیار کی۔

رگھوناتھ راؤ اورنگ آباد۔ بنگلانا ہوتا ہوا۔ بقصد تارا جی برابر روانہ ہوا اور گھومتا ہوا۔
 حیدر آباد کی طرف چلا آیا۔ لیکن نواب آصف جاہ ثانی بھی اسکے مقابلہ میں رہے۔ اور
 اپنے ملک کو اسکی دست و دبر سے بچایا۔ اسکے بعد انہیں پونا کی تارا جی کا خیال آیا
 اور وہاں پہونچ کر اوسے قتل و قتل واقعی تارا جی کیا۔ وہاں سے قلعہ اوسہ ہوتے ہوئے بقصد
 اورنگ آباد روانہ ہوئے ۲۸ محرم ۱۱۶۷ھ کو گنگا پار ہو گئے۔

راجہ پرتاب دت وٹھل داس بقیہ لشکر کے ساتھ دریا کی طغیانی کے باعث
 گنگا کے کنارے نیمہ زن تھے کہ جانا جی بھونسلہ کی تحریک پر رگھوناتھ راؤ ان سے
 جنگ آزما ہوا۔ اور اوس جنگ میں مہاراجہ کا کام تمام کر دیا۔ نواب صاحب یکم صف کو اورنگ آباد
 پہونچے اور رگھوناتھ راؤ بھی اونسکے ساتھ ہی ساتھ چلا گیا۔ وہاں پہونچکر اوسنے شہر کا محاصرہ
 کر لیا۔ لیکن بغیر کسی جنگ کے دونوں میں صلح ہو گئی۔ اس کے بعد نواب آصف جاہ ثانی
 نے راجہ پرتاب دت کی جگہ نواب رکن الدولہ میر موسیٰ خان کو اپنا وزیر مقرر فرمایا اور یکم رجب ۱۱۶۷ھ
 کو حیدر آباد تشریف لائے۔ یہاں سے پیشکش وصول کرنے کی غرض سے
 ارکات گئے اور وہاں پہونچکر والی ارکات نواب والا جاہ سے زرقند اور قلعہ و تحالیف
 وصول کر کے اوسے معافی دی۔ وہیں نواب قطب الدولہ فوجدار سیکا کوکل اور راجہ مندی
 بھی آکر ملے۔

نواب صاحب وہاں سے حیدر آباد تشریف لائے اور موسم پرنشکال گزرنے کے بعد
 براہِ راست قصد کیا۔ اور جانا جی سے پیشکش وصول کر کے اورنگ آباد ہوتے ہوئے حیدر آباد
 پہونچے اور یہاں امورات مملکت کی جانب متوجہ ہوئے اور ۱۸ مارچ میں حیدر علی سے
 لڑنے کے لیے سرنگ پٹن (میسور) روانہ ہوئے۔ اس جنگ میں نواب صاحب
 اور ماہو راؤ سندھیا انگریزوں کے معاون تھے۔

لیکن حیدر علی نے انہیں اپنا معین بنالیا اور جنگ چھڑا گئی۔ آخر میں محمد علی

والا عہدہ نے نواب صاحب اور سرکار انگریزی میں صلح کرادی اور پھر وہ ہمیشہ اونسکے طرفدار رہے۔ ۶۲۔ ذی الحجہ ۱۱۸۱ھ کو نواب صاحب حیدرآباد تشریف لائے۔ اور ۲ شعبان ۱۱۸۳ھ کو بعض سرکشوں کی تملیب کے لیے انہیں پھر حیدرآباد چھوڑنا پڑا۔ اس سفر میں دریائے کرشنا کو عبور کر کے انہوں نے قلعہ گرگنٹہ پر قبضہ کیا اور وہاں سے عزمل وغیرہ تسخیر کرتے ہوئے بلندہ واپس آئے۔

۶۲۔ جمادی الثانی ۱۱۸۵ھ کو نواب اکبر علیخان کا عقد نواب شجاع الملک بساٹ جنگ کو صابنراوی سے ہوا۔ اسی زمانہ میں جب ناراین راؤ پیشوا اپنے باپ کا جانشین ہوا تو اس کے چچا رگھوناتھ راؤ نے پہلے سے بھی زیادہ باؤن پہیلا سے۔ یہاں تک کہ خود مختار ہو گیا۔ اور سرکار نظام پر فوج کشی کی۔ ۲۳۔ شعبان ۱۱۸۵ھ کو نواب میر نظام علیخان اسکی تاویب کے لیے روانہ ہوئے اور قلعہ میدر پر مقابلہ ہوا۔ ایک مائیک جنگ ہوئی رہی اور آخر میں صلح ہو گئی۔ اسکے بعد نواب صاحب ہمناباد کے قصد سے روانہ ہوئے۔ کہ اس اثنا میں دربار دہلی سے خلعت فاعزہ اور فرمان صادر ہوا۔ انہوں نے فرمان لایو انوکھا استقبال کیا۔ اور ہمناباد سے گلبرگہ شریف پہنچے۔ گلبرگہ کسی سیاسی غرض سے نہیں گئے تھے بلکہ حضرت خواجہ بندہ نواز کے مزار پر انوار کی زیارت مقصود تھی وہاں سے دریا سے بہمرا کے متصل قلعہ اودگیر تشریف لے گئے اور اودگیر سے پیشکش وصول کرنے کے لیے موضع کوٹہ پہنچے۔

کوٹہ میں معلوم ہوا کہ رگھوناتھ راؤ پھر باغی ہو گیا اور اس نے قلعہ محمدآباد میدر کو لوٹ لیا۔ یہ سر نواب صاحب ۲۴۔ شعبان ۱۱۸۵ھ کو دریائے بہرا عبور کر کے قلعہ مرغ کے قریب پہنچے لیکن ان کے آنکلی خبر پر رگھوناتھ راؤ وہاں سے چل دیا تھا۔ اسکے بعد مع فوج کو قلعہ پر بیڑا ہوتے ہوئے احمد نگر تشریف لے گئے۔ وہاں بھی رگھوناتھ راؤ کو نہ پایا۔ کیونکہ وہ بیجا پور چلا گیا تھا۔ انہوں نے بھی وہاں تک اسکا تعاقب کیا مگر بے سود ہوا۔

آخر بوجہ موسوم بہ شکرال نواب صاحب اورنگ آباد تشریف لے گئے۔ اور جب بائیں گزر گئی تو پھر برہانپور کا قصد کیا۔ وہاں پہونچنے سے پہلے وہ سلطان پور اور تھانہ تشریف لے گئے۔ انہیں دنوں رائہ پوری بہونہلا کے لڑکوں میں جہڑا شروع ہوا۔ اسکے تصفیہ کیلئے وہ محمد شمس الدین ناگپور گئے اور وہاں باجن وجہ معاملات کا تصفیہ کیا۔ اسکے بعد ناگپور ایلیج پور تشریف لے گئے۔ راہ میں رکن الدولہ دارالمہام کو فیضو سپاہی نے قتل کر دیا۔ اور اسماعیل خان بھی مخالف کے ہاتھوں سے مارا گیا۔

بعد قتل رکن الدولہ نواب محمد صام الدولہ کو دارالمہامی سے سرفراز کر کے آپ وعط جامی الاول سنہ الیہ میں اورنگ آباد پہونچے اور مبارز الملک کو رگھوناتھ راوی تہنیت کیلئے روانہ کر کے آپ شولا پور کے طرف متوجہ ہوئے اور دریائے مالوہ ہوتے ہوئے ایام شرف خرم سنہ ۱۱۱۲ھ میں قلعہ کھنیا میں فرودکش ہوئے اور تھانہ پہونچے۔ اس وقت سے جوئے حیدر آباد داخل ہوئے۔ نواب آصفیہ نظام الملک نے ۱۱۱۲ھ میں علی پور سے لڑنے کو سکھن پہاڑ اور گولکنڈہ کا دورہ کیا پہلے انگریزوں سے رسل و رسائل نہ تھی اسلئے وجہ بیعت الثانی سنہ ۱۱۱۲ھ کو سہ بائیں انگریزوں کی جانب سے حیدر آباد آئے اور نواب صاحب کے دربار میں بائیں بائی حاصل کی۔

سنہ ۱۱۱۲ھ میں نواب صاحب نے قلعہ نرمل کا ارادہ کیا اور گولاس نکسہ گئے۔ یسکھن برسات کے باعث وہاں سے آگے نہ بڑھ سکے اور پیشکش وصول کر کے واپس ہوئے۔ سنہ ۱۱۱۳ھ میں پھر قلعہ نرمل کی طرف روانہ ہوئے۔ احتشام جنگ جو ان کی طرف سے نرمل کا حاکم مقرر تھا۔ وہ باغی ہو گیا۔ لیکن آخر میں اسنے اطاعت قبول کی۔ اسلئے اسے براہ کی نظامت پر مقرر کر کے خود حیدر آباد واپس تشریف لائے۔ اور یہاں پہونچ کر نواب غلام سید خان سہراب جنگ معین الدولہ مشیر الملک کو دیوانی کی خدمت پہر فرمائی۔ اسکے بعد چھ سال کے قریب رعایا کی فلاح و بہبود میں گزارے اور اسی عرصہ میں میر ابو القاسم کو مع چند امراء کے تحائف و کیکاروں کا رنوالس کے پاس روانہ کیا۔

جب وہ وہاں سے مخالف لیکر کامیابی کے ساتھ حیدرآباد واپس آئے تو انہیں "میر عالم بہادر" کے مغز خطاب سے متاثر فرمایا۔ اسی وقت سے گویا سرکار انگریزی اور سرکار نظام کے ساتھ سلسلہ محبت و اتحاد قائم ہوا۔ اور خدا کے فضل سے ہماری سلطنت اب تک دولت انگلیشیہ کی ہوا خواہ ہے۔

حیدر علی نے ۱۱۹۷ھ میں قضا کی اور ٹیپو سلطان کو اپنا جانشین چھوڑا۔ اُس نے پہلے تو سرکار انگریزی سے جنگ کی ٹھانی مگر بعد گورنر مدراس سے دوستی کر لی۔ لیکن تا جب اس وقت اسکی قوت اور حکومت حیدر علی کے زمانہ سے زیادہ بڑھ کر تھی اور اس کی ترقی میں حد سے زیادہ کوشاں تھا۔ اور قلعہ ادھونی کے حملہ کی خبر اور پندت پردوان کی شکایت نواب نظام علی خان کو پہونچی۔ اس کے سوا انگریز بھی اُس کے دشمن تھے۔ گو اُس دشمنی کی کوئی خاص وجہ بھی ہو لیکن ظاہر اسباب یہ تھے کہ انگریزوں کے دوست ہمارے بڑاؤنگور کو وہ مغلوب کرنا چاہتا تھا۔ اس وجہ سے لارڈ کارلوائس ٹیپو کی سرکوبی کے لئے آمادہ ہوئے نواب آصفیہ نے انگریزوں کی حمایت مقدمہ خجہ کر ٹیپو سلطان کو دوستانہ مشورہ دیا۔ مگر اُس نے کسی کی ایک نہ سنی اور اپنی ہٹ پر قائم رہا۔

اس پر نواب صاحب سلسلہ میں بہت بڑی فوج کے ساتھ قلعہ پاگل کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں سے مرشدزادہ نواب سکندر جاہ کو موقع نہ مل کر بھارام اور فوج کے سر رنگ پٹن پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ اور خود قلعہ میں مقیم رہے۔ نواب سکندر جاہ سے پندت پردوان اور ہری پندت پٹن کے بھی آکر ملے۔ لارڈ کارلوائس بھی ٹکلتہ سے مدراس پہونچے۔

جنگ شروع ہوئی اور ۱۲۰۰ھ میں بنگلور فتح ہو گیا۔ پھر ٹیپو نے "اری کبیڑا" پر پوری طور سے شکست پائی۔ ان دونوں واقعوں کے بعد پایہ تخت میسور (سر رنگ پٹن) کا فتح ہونا کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ بیرون فہیل تک قبضہ ہو چکا تھا۔ مگر اُس درمیان میں صلح ہو گئی۔

عہد نامہ کی رو سے سرکار نظام کو اس جنگ میں ایک کروڑ روپیہ نقد اور ایک کروڑ روپیہ کا ملک گنجی کوٹہ - سہو کوٹ وغیرہ ملا۔ سترہ سالہ میں جنگ موقوف ہوئی۔ اس کے بعد نواب نظام علی خان بہادر حیدر آباد تشریف لائے۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ قحط سالی کے باعث ہوار روپیہ کو سر بھر لانا مشکل تھی اور گرانی کی وجہ سے لاکھوں جاہلین نذر اجل ہو گئی تھیں اس عرصہ میں مہاراجہ مہاجی سندھیانغرض اتحاد ان سے ملنے آئے تھے۔ نواب صاحب ان کے استقبال کے لئے محمد آباد سیدر تک تشریف لے گئے اور وہ ان کی آمد آمد کے منتظر رہے لیکن یکایک خبر آئی کہ انہوں نے انتقال کیا۔ سرگ باشی کے زہد دولت راؤ ان کے جانشین ہوئے انہوں نے نانا پٹھانوں کو اپنا نائب مقرر کیا۔ یہ ایک ہوشیار اور چالاک شخص تھا۔

سرجان شور کو رنر جنرل اس زمانہ میں ہندوستان کے فرمان روا تھے۔ ان کی طبیعت کچھ ایسی صلح کل واقع ہوئی تھی کہ وہ لڑائی کو مطلق پسند نہ کرتے تھے۔ اس وجہ سے مرہٹوں کی بہت بڑی اور ان کی طاقت دن بذا رہا مضبوط ہونے لگی۔ انہوں نے سرکار نظام سے جنگ کی ٹھانی چنانچہ نواب نظام علی خان ۱۳ شعبان ۱۱۸۰ کو قلعہ کٹر لاین منڈا آئے ہوئے۔ اور جنگ چھڑی۔ نواب صاحب کے پاس ایک لاکھ فوج تھی۔ پہلے تو میداں نواب صاحب کے ہاتھ رہا مگر آخر میں فوج کے قدم اکٹھے گئے۔ اس وجہ سے نواب آصفیہ بہادر کو قلعہ بند ہونا پڑا۔ پندارے جو ایک لیٹری قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ اور اکثر موقعوں پر مرہٹوں کا ساتھ دے چکے تھے۔ انہوں نے نواب صاحب کی فوج کو اس مرتبہ خوب لوٹا۔ ۲۲۔ روز تک مرہٹے اور پندارے ملکر نواب صاحب سے لڑتے رہے۔ آخر میں پندت پردمان نے طرفین میں صلح کرا دی۔ اس صلح کے بموجب نواب مشیر الملک مرہٹوں کی قید میں دے گئے۔ اس کے بعد نواب صاحب ۱۲ رمضان ۱۱۸۰ کو عازم وطن ہوئے۔

حیدرآباد پنہچک نواب میثہ الملک کی جگہ راجہ شام راج ملکی اور مالی مقدمات فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کئے گئے۔ اس زمانہ میں کچھ فوج تخفیف کر دی گئی تھی۔ وہ مرشد زوے نواب علیجاہ بہادر سے آکر مل گئی۔ اور انکو بغاوت پر آمادہ کیا۔ چنانچہ وہ ۹ ذی الحجہ ۱۲۳۷ کو قلعہ محمد آباد بید پر قابض ہو گئے۔ پہلے اونہیں فہائش کی گئی جب وہ نہ مانے تو میر عالم مع جمعیت موسیٰ رہبوا درپانگاہ کی فوج کے روانہ ہوئے باغی میدان میں آئے مگر شکست کھا کر بہا گئے۔ نواب علیجاہ بہادر اور رنگ، آبا و چلے گئے اور وہاں سے واپسی کے وقت راہ میں انتقال کیا۔ شہید سلطان نے انہیں دونوں پتو لکین بونا پارٹ سے اس وقت مدد مانگی۔ جب وہ مصر پر جنگ آزماتھا اسلئے سرکار انگریزی کو فرض ہوا کہ اسکی سرکوبی کیجائے۔ اسلئے لارڈ ولزلی نے نواب نظام علیخان سے مدد مانگی اور باقاعدہ عہد نامہ مرتب ہوا۔ اس کے ذریعہ سے اتحاد کے ضمن میں دولت انگلشیہ کو یہ تسلیم کرنا تھا کہ سرکار انگریزی کی حکومت ہندوستان کی تمام حکومتوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ اسی عہد نامہ کی زد سے انگریز قلعہ و نظام کے محض فط بنے انہوں نے کینٹنٹ فوج قائم کی اور سرکار عالی کو آگاہ کر دیا۔ کہ بغیر اجازت لڑائی یا صلح نہیں کر سکتے۔ اس کے سوا ایک شرط کے بموجب سرکار نظام کا انگریزوں کو مدد دینا لازمی قرار دیا گیا۔ ان شرطوں میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جب موقع یہ تبدیل بھی کیجا سکتی ہیں۔ اس عہد نامہ کی ایک جدا گانہ شرط کے موافق ربیع الاول ۱۲۳۷ میں فرانسیسوں سے ہتیار لیکر انہیں خارج البلد کیا گیا۔

اس عہد نامہ کے بعد نواب میر نظام علیخان نے بسر کر دگی نواب میر عالم سلطانہ میں ایک کثیر فوج سر رنگ پٹن روانہ فرمائی۔ گورنر جنرل مدراس میں داخل ہوئے اور انگریزی فوج مدراس اور ملبار سے سر رنگ پٹن پہنچی۔ اس موقع پر شہید سلطان سے معرکہ آرا جنگ ہوئی جس میں وہ شہید ہوا اور اسکی فوج سنے کا مل شکست پائی

ٹپو سلطان کی وفات کی تاریخ اس مصرع سے نکلتی ہے ۵۷۱ھ حیدر شہید اکبر شہزادہ ملک مقصود کے جواضلاع قبلہ نظام سے ملے تھے وہ نواب نظام علیخان بہادر کو ملے۔ میر عالم مع فوج کینٹنٹ حیدر آباد واپس آئے اور حسین ساگر کے قریب کینٹنٹ کی چھاؤنی مقرر ہوئی۔ اس معرکہ کے بعد نواب نظام علیخان بہادر کی حمایت سے سرکار انگریزی کی حکومت دکن تو کیا بلکہ تمام ہندوستان میں تسلیم کر لی گئی۔ اسی (۱۷۶۷ء) میں نواب سکندر جاہ بہادر کا عقد جہان پرور بیگم صاحبہ سے ہوا اور نواب ارسلو جاہ بہادر کی وہ سے میر عالم و کالت سرکار انگریزی سے موقوف ہو کر قلعہ در در میں قید ہوئے۔

اگر نواب صاحب کی لڑائیوں کے حالات لکھے جائیں تو ایک مستقل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ انہوں نے سن تینہ کو پہونچ کر نبرد آزمائی کی ابتدا کی اور آخر عمر تک اس مشق کو جاری رکھا۔ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی کوئی لڑائی ایسی نہ تھی جس میں انہوں نے واد مردانگی نہ دی ہو۔ ان کی دلیری کی تعریف ہندوستان سے یورپ تک پہنچ گئی تھی اور وہ ان کے لوگ یہ باتیں سن کر متحیر ہوتے تھے۔ انہوں نے نہایت ثابت قدمی کے ساتھ انگریزوں کا ساتھ دیا۔

نواب نظام علیخان بہادر کو عمارتیں بنوانے کا بھی شوق تھا۔ چنانچہ ان کے زمانہ میں جو عمارتیں تعمیر یا تعمیر ہوئیں انکے نام یہ ہیں۔ روشن بنگلہ۔ روشن محل۔ غنی محل۔ چار بنگلہ گلشن محل۔ شادی خانہ۔ خلوت مبارک۔ پچ محلہ۔ ہبایت محل وغیرہ تعمیر کرائے۔ اور ان میں سے بہتر نوازش علیخان تھے قلعہ گوکنڈہ میں بھی بعض عمارتیں بنوائیں۔ نواب صاحب کی خاص بیگمات میں سے بخشی بیگم صاحبہ نے ہصار بیگم بیٹیہ اور چاٹری وغیرہ بنوائی۔

تہذیب النصاب بیگم صاحبہ والدہ سکندر جاہ بہادر نے تہذیب نگر (لالہ گوڑہ) مع ہصار۔ محل باغ اور کمان اور درگاہ حسین شاہ ولی قبلہ قدس سرہ کی تعمیر کرائی۔ اس عہد کی بعض

سلسلہ یہ محل غنی یا رفغان خان مان کے اہتمام میں تعمیر ہوا۔

عمار تون کا اب نشان بھی نہیں ہے۔ اور اکثر غیر معروف حالت میں ہیں۔ ناظرین اب ذرا دل پر ہاتھ رکھ لیں کیونکہ اس جوان مرد۔ شیر دل اور مستقل مزاج رئیس کے انتقال کا وقت قریب ہے۔ نواب صاحب مرشد زادہ کیوان جاہ کی رحم تسمیہ خوانی میں شریک تھے کہ یکایک مزاج بگڑنا شروع ہوا۔ معالجہ کرایا مگر بے سود۔ بیالیس برس حکومت کر کے ۷۰ سال ۶ ماہ سترہ یوم کی عمر میں ۱۷۰۷ ربيع الثانی ۱۲۱۵ھ کو انتقال فرمایا۔ ۱۰ وارد

(۱) نواب علیجاہ بہادر نہایت متقی پرہیزگار اور ذی علم تھے۔ بغاوت کی اور بعد بغاوت ۱۲۰۹ھ میں وفات پائی۔ (۲) نواب اکبر علیخان بہادر سکندر جاہ آصف جاہ ثالث ۱۲۰۹ھ میں وفات پائی۔ (۳) نواب جہاندار جاہ میر ذوالفقار علیخان بہادر نہایت ہی نیک مزاج تھے ۱۲۱۴ھ میں انتقال کیا۔ (۴) میر محمد علیخان جہاندار جاہ بہادر ۵۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ (۵) نواب فرید وجاہ میر سبحان علیخان بہادر۔ انہوں نے عشرہ اول ماہ ربيع الاول ۱۲۲۲ھ میں وفات پائی۔ (۶) نواب اکبر جاہ سیّد نور علیخان بہادر۔ (۷) سلیمان جاہ میر جہاگیر علیخان بہادر۔ (۸) نواب کیوان جاہ انہوں نے ۱۲۲۸ھ میں وفات پائی۔ ان صاحبزادوں کے سردار دل صاحبزادیاں بھی تھیں۔ جن میں سے ایک بہتیر انسا بیگم صاحبہ بھی تھیں۔ خاندان شاہی سے یہ پہلی خاتون تھیں۔ جو خاندان پانڈا میں بیاہی گئیں۔

نواب میر اکبر علیخان بہادر سکندر جاہ آصف جاہ ثالث

نواب میر نظام علیخان بہادر کے سب سے بڑے فرزند نواب میر اکبر علیخان بہادر سکندر جاہ آصف جاہ ثالث یکم رجب ۱۲۲۲ھ کو پیدا ہوئے باپ کے زیر سایہ تعلیم پائی اور انہیں کے سامنے فنون جنگ کی تحصیل کی۔ بڑے ہو کر نواب غفران آباد کے ہزارہ لڑائیوں میں خود اور شجاعت دی۔ اسکا محل ذکر ہم نواب صاحب کے ساتھ لکھ چکے ہیں۔ نواب سکندر جاہ کی شجاعت نے یارو اغیار کے دلوں پر سک جھادیاتھا۔

یہی وجہ ہوئی کہ نواب آصف جاہ ثانی بے انتقال فرمایا تو ایمان دولت دار کا سلطنت نے انہیں ۲۲ - ربیع الثانی ۱۲۱۸ء کو تخت نشین کیا۔ تخت سلطنت پر بیٹھنے پر انہوں نے نواب ارسلو جاہ کو بدستور مدارالہام بحال رکھا اور اپنے بہائیوں کی تختواہوں میں اضافہ کیا۔

منجملہ اور کاموں کے نواب سکندر جاہ نے ایک کام یہ بھی کیا کہ اپنی گورنمنٹ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے درمیان سابق معاہدوں کی تصدیق کر کے اتحاد قائم رکھا۔

۲۸ - محرم ۱۲۱۹ء کو نواب ارسلو جاہ نے مرض بخار سے انتقال کیا۔ اور راجہ گنجوتم راؤ نائب پیشکار دواہ مک مدارالہامی کا کام انجام دیتے رہے۔ لیکن آخرین صاحب ریڈینٹ کی سفارش پر نواب میر عالم رہا جو کہ ربیع الثانی ۱۲۱۹ء کو مدارالہامی کے منصب پر جلیلہ پسر فرائز کئے گئے۔ ۱۲۲۰ء میں جشن سالگرہ ترتیب دیا گیا جس میں امراء بادشاہ کو خطابات عطا ہوئے۔

راجہ مہیت رام جو نواب غفران تاب کے زمانہ میں پنڈارون کی شورش سرک کرنے لگے تھے وہ بھی حب الطلب اسی زمانہ میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے نواب میر عالم سے نواب صاحب کو بذطن کرنا چاہا۔ لیکن صاحب ریڈینٹ کی سفارش سے فوج دور ہو گئی اور بجائے مذکور شہر بدر کئے گئے۔ انہوں نے قلعہ سکر شاہ پور میں پہونچ کر فوج جمع کی اور سرکار سے معرکہ آرا ہوئے۔ لیکن حیدر آباد کی انگریزی فوج نے انہیں مار گھٹایا۔

۱۸ - صفر ۱۲۲۱ء کو راجہ چندو لعل کو خدمت پیشکاری عطا ہوئی۔ ۲۰ - شوال ۱۲۲۱ء کو جب نواب میر عالم نے انتقال کیا اور میر مومن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دائرہ میں وفات پائی گئی اور انکی جگہ ۱۵ - رجب ۱۲۲۲ء کو انکے داماد نواب میر الملک مدارالہام مقرر ہوئے۔ ۲۹ - ۱۲۲۹ء میں تختواہ پنڈارون نے لوٹ مار شروع کر دی اور دریائے فرہا کے قریب کچھ زمین بھی حاصل کر لی۔ اس کے استیصال کے لئے سرکار نظام کی فوج کے سواستہ مالکھ کے تحت میں انگریزی فوج بھی روانہ ہوئی۔

سندھیا اور پنڈارون کے سردار امیر خان نے سرکار انگریزی کی اطاعت قبول کی اور فوج بافتح و ظفر واپس آئی۔ ۱۷۱۳ء رمضان ۱۲۳۱ھ کو نواب مبارز الدولہ اور انگریزی سپاہیوں کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا اور طرفین سے کئی آدمی کام آئے۔ آخر جب نواب صاحب قلعہ گوگلنڈہ میں نظر بند کئے گئے تو فتنہ فرو ہو گیا۔ ۱۸۱۸ء محرم ۱۲۳۵ھ کو وہ رہا ہو گیا۔ ۱۲۳۵ھ میں اساک باران اور کثرت گرما سے ہیضہ پیدا ہوا۔

اسی زمانہ میں ہندو لوگ پوجا کے لئے جا رہے تھے کہ اوباشوں نے انکا سباب لوٹ لیا۔ اس سے تمام شہر میں بد امنی پھیل گئی مہاراجہ چندو لعل پیشکار نے اس شورش کو رفع کیا۔ ۱۲۳۵ھ کو مسجد منڈی میر عالم میں مولوی عبدالکرم صاحب اسی زمانہ میں مہدیوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور عام بلوہ ہو گیا۔ چنیل گوڑہ پر چڑھائی کی اور طرفین بہت آدمی مارے گئے آخر کار مہدوی خارج البلد ہوئے۔

۳۔ شوال ۱۲۳۵ھ کو نواب صاحب نے الیٹ انڈیا کمپنی سے ساٹھ لاکھ روپیہ قرض لینا چاہا۔ لیکن کمپنی مذکور نے مطلوبہ رقم نہ پا کر کمپنی سے دلایا۔ اس کمپنی نے روپیہ دو دیا۔ مگر بیع الاول ۱۲۳۵ھ میں اصل مع سود زر خطیر کا دعویٰ ان پر دائر کر دیا۔ نواب صاحب کے زمانہ میں بھی اکثر لڑائیاں ہوئیں اور انہوں نے سرکار انگریزی کی ہر طرح حمایت کی جس سے رابطہ اتحاد اور بھی زیادہ مضبوط ہو گیا۔

نواب سکندر جاہ بہادر کو تعمیر کا بھی شوق تھا۔ چنانچہ ان کے عہد میں مندرجہ ذیل تعمیریں ہوئیں۔ نوید محل مع باغ۔ فرحت محل۔ گہڑیال خانہ۔ موتی محل۔ قلعہ گوگلنڈہ۔ جلو خانہ۔ دروازہ آہنی۔ چوملہ محل۔ دیوان خانہ۔ دبیر بگلہ۔ راحت محل (متعلقہ حویلی قدیم) عید گاہ جدید۔ جلو خانہ اندرون دولت خانہ قدیم۔ چوکی خانہ۔ کمان دروازہ کلان۔ دو کانات (بہتمام میر عالم بہادر) باغ تلکیم ملی۔ وبعض دیگر عمارتیں (بہتمام کپتان سیڈن پیام) تعمیر ہوئیں۔ اسکے علاوہ ۱۲۳۵ھ میں ہاون درے کی بنیاد پڑی اور تالاب میر عالم تیار ہوا۔

یہ عمارتیں اب بھی موجود ہیں مگر ہمیں ان کے تفصیلی حالات نمل سکے۔ نواب صاحب کی صاحبزادی فریدہ النساء بیگم صاحبہ نے ۲۹ محرم ۱۲۳۳ھ کو انتقال کیا۔ اس صدر سے انہیں تپ دق ہو گئی اور اسی وجہ سے ۱۷ ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ کو ۲۶ سال سلطنت کر کے ۶۲ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ اور مکہ مسجد میں دفن ہوئے۔

نواب صاحب نہایت ہی مؤمن اور بہادر تھے۔ فصاحت اور بلاغت ان کا عمدہ تھا۔ طب سے بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ انکے صلب سے ۹ صاحبزادے اور آٹھ صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔ صاحبزادوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) نواب ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر آصف چاہ رابع۔

(۲) نواب عہد مصام الدولہ میر بشیر الدین علیخان بہادر (ولیعہد) ۹ جمادی الاول ۱۲۳۳ھ کو انتقال ہوا۔ (۳) نواب مبارز الدولہ میر گوہر علیخان بہادر ۲۵ رمضان ۱۲۳۳ھ کو گذر گیا۔ اور حضرت برہنہ شاہ صاحب کی درگاہ میں دفن ہوئے۔

(۴) نواب میر تفضل علیخان بہادر عرف میر بادشاہ (۵) نواب مشور الدولہ میر نور علیخان بہادر (۶) نواب ذوالفقار الدولہ میر ذوالفقار علیخان بہادر ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۹۶ھ کو انتقال ہوا۔ (۷) نواب میر محمود علیخان بہادر (۸) نواب قمر الدولہ میر داؤد علیخان بہادر (۹) نواب ظفر الدولہ میر فتح علیخان بہادر۔

نواب ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر آصف چاہ رابع

نواب ناصر الدولہ بہادر نواب منفرد منزل کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ فضیلت النساء بیگم صاحبہ کے بطن سے ۲۴ رمضان ۱۲۳۵ھ کو ولید محمد آباد ہیدر میں پیدا ہوئے اور صغیر سنی میں نامہ جنگ ناصر الدولہ کے خطاب سے سر نژاد کئے گئے۔ جب نواب سکندر چاہ بہادر نے قضا کی تو ۲۰ ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ میں تخت نشین ہوئے۔

راجہ چند ولعل پیشکار نے شہر مین اسکے نام کی بناد سی کر لائی ارکان دولت اور سرٹارٹن رزیدنٹ نے حاضر دربار ہو کر نذرین پیش کین۔

نواب صاحب نے نواب منیر الملک مدار الملہام اور راجہ چند ولعل کو ان کی خدمتوں پر بحال رکھا۔ لیکن مدار الملہامی اور پیشکاری کا کام راجہ چند ولعل ہی کرتے رہت۔

اس زمانہ میں قدیم عہد نامہ کے موافق ایسٹ انڈیا کمپنی سے جدید عہد نامہ مرتب ہوا ۱۲۱۱ھ میں جب قحط پڑا تو نواب صاحب نے اپنی رعایا کی بہبودی کے لیے غلہ وغیرہ کا کافی بندوبست کر دیا۔ اور اس زمانہ میں چادر گھاٹ کا پل تعمیر ہوا۔

نواب مبارز الدولہ بہادر نے تنخواہ کے بارے میں شورش مچائی جسکی وجہ سے وہ قلعہ محمد نگر مین منظر بند کیے گئے۔ اور دو سال کے بعد رہا ہوئے۔ سکھوں اور عربوں مین۔

روہیلوں اور جوڑان باہر مین اور عربوں اور مہدیوں مین فساد ہوا۔ لیکن فرو کیا گیا۔ اسکے چند سال بعد مولوی سید احمد صاحب بریلوی کے مرید مولوی سلیم صاحب یہاں آئے اور انہوں نے نواب مبارز الدولہ بہادر کو اپنا ہم خیال بنا کر ایک جنگ عظیم کی بنیاد ڈالنا چاہی۔ لیکن اسکا راز کھل گیا اور نواب صاحب دوبارہ قلعہ محمد نگر مین نظر بند کیے گئے اور

مولوی صاحب قید ہوئے۔ ۱۲۱۵ھ میں نواب منیر الملک بہادر مدار الملہام نے ۲۵ لاکھ روپیہ کا قرضہ چھوڑ کر انتقال کیا۔ نواب صاحب نے بذات خود یہ قرضہ ادا کیا اور انکی کل جائداد مع تالاب میر عالم بطور کفالت لیلی لیکن ۱۲۳۳ھ مین مکفولہ جائداد اسکے فرزند نواب سراج الملک بہادر کو عطا فرمائی۔

بعد انتقال نواب منیر الملک بہادر راجہ چند ولعل پیشکار مدار الملہامی کا کام بھی کرتے رہے۔ لیکن ۱۲۵۹ھ مکر وہ معزول کیے گئے اور یہ جلیل الشان خدمت دار بقیہ ۱۲۶۳ھ مکر وہ نواب سراج الملک کے تفویض کی گئی۔ اسکے بعد کئی بار وزارت مین تعین و تبیل واقع ہوا چنانچہ تھوڑے دن کے بعد نواب شمس الامیر امیر کبیر اور راجہ رام بخش پیشکار مدار الملہامی

کے کام کو انجام دیتے تھے۔

۲۸ شعبان ۱۲۶۹ء کو نواب سراج الملک دوبارہ مقرر ہوئے ۱۲۶۹ء میں سستی اور شیعوں میں جھگڑا ہو گیا اور بہت سے لوگ کام آئے۔ نواب ناصر الدولہ بہادر کے عہد تک انتظام سلطنت اور وصول تحصیل زیادہ تر تعہد داری کے طریقہ پر رہتی تھی۔ اس وجہ سے خزانہ خالی تھا اور سرکاری نوکروں کی تنخواہ ماہ بہ ماہ نہ ملتی تھی اس کے سوا تمام اضلاع اور تعلقات عربوں اور مہاجنوں کے پاس رہیں تھے جس سے ہر وقت وقت کا سامنا تھا۔

ملک میں تعہد داری کے اصول جاری ہونے کے باعث کنٹینٹ کی تنخواہیں بھری رکی ہوئی تھیں۔ جب لارڈ ولزلی نے گورنمنٹ نظام کو مجبور کیا تو صوبہ برار اس شرط کے ساتھ ایسٹ انڈیا کمپنی کے تفویض ہوا کہ بعد وضع اخراجات فوج باقی رقم حضور نظام کے خزانہ میں داخل کی جائے۔ ۱۲-ربیع الاول ۱۲۶۹ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی کا قرضہ ادا کرنے کے لیے اور فوج کنٹینٹ کی تنخواہ کے واسطے ایک بڑا ہیرا نواب صاحب نے لینے خزانہ سے دیا۔ جو بعد علی حضرت بندگان عالی ۱۲ شعبان ۱۲۶۹ء کو واپس ہوا۔ اور ۳۱ شعبان ۱۲۶۹ء کو برار سپرد کیا گیا۔ چہار روز بعد ۱۲۶۹ء میں جب نواب سراج الملک مدار المہام کا انتقال ہوا ان کے بیٹے نواب میر تراب علی خان بہادر مختار الملک سالار جنگ اعظم کو قلمدان وزارت سپرد ہوا۔ اپنی خدمت کا جائزہ لیتے ہی نواب صاحب نے رعایا کی بہبودی کے لیے نئی طرز پر انتظام شروع کیا انہوں نے روہیلوں اور عربوں کے ظلم سے رعایا کو بچانے کے لیے تعہد داری کا قاعدہ سو توٹ کیا اور شخصی مالگزاروں کے لینے سندن اشخاص مقرر کیے۔

۲ ربیع الاول ۱۲۶۹ء کو سالار جنگ اعظم نے بردہ فرشتی کی رسم موقوف کی اور اس کے بعد اس امر کی بھی منادی کرائی کہ ہر شخص اپنی فاضل مالیت کا ذمہ دار ہے۔ سب کو اپنا جال ملین درست کرنا چاہیے۔ اگر دریافت کرنے پر معلوم ہوا تو کافی تدارک کیا جائے گا۔ اس کے

ساتھی یہ حکم بھی دیا کہ کوئی شخص ڈاڑھی نہ منڈاے۔ زہل عورتیں سبزنگ کی چولی۔ انگلیا۔ ساڑھی اور چوڑیاں نہ پہنیں۔ زرد بانٹ کا جو تہ بھی کوئی نہ بنو اسے اور بلندہ کے اندر بجز دائرہ میر موسیٰ اور کہین جہازہ دفن نہ کیا جائے۔

نواب ناصر الدولہ بہادر کو فخر اور مشائخین سے خاص عقیدت تھی اور ہمیشہ ان پر عقیدت رکھتے تھے۔ اپنے آباد اجداد کی طرح انہیں عمارتوں کا بھی شوق تھا۔ چادر گھاٹ کا کابل اور راحت محل انہیں کے عہد میں تعمیر ہوا۔ اور ۱۲۶۶ھ میں چادر گھاٹ کی فیصل سے ملا ہوٹلگ بستہ بند تیار ہوا۔ شہبان ۱۲۶۶ھ میں فتح ورداڑہ اور لال دروازہ کا دیوانی حصار بنایا گیا۔ اس کے سوا چار منار اور قطب شاہیوں کے گنبدوں کی مرمت ہوئی۔

نواب ناصر الدولہ آصف جاہ اپنے زمانہ میں گورنٹ انجنیئر کے سچے دوست رہے اور کسی موقع پر مالی اور فوجی مدد سے پہلو بھی نہیں کی۔ اپنے زمانہ میں وہ ملک کے نمونہ اور بہادر آدمیوں میں شمار ہوتے تھے اسی طرح رعایا کی فلاح و بہبود میں بھی اپنے عہد کے فرد فرید تھے۔ شہبان ۱۲۶۳ھ میں بمقام سرورنگر علیل ہوئے اور وہاں سے بلوچستان لائے یہاں پہنچ کر ۲۲۔ رمضان ۱۲۶۳ھ کو اس سال کے عارضہ سے ۶۶ سال چنڈاہ کی عمر میں انتقال فرمایا۔ اور مکہ مسجد کے صحن میں دفن کیے گئے۔ اور ۲۸ سال ۱۰ ماہ ۵ یوم سلطنت کی اور دو فرزند چھوٹے۔ صاحبزادوں کے نام یہ ہیں۔

- (۱) نواب میر تہنیت علیخان بہادر افضل الدولہ آصف جاہ خامس
- (۲) نواب میر جانگیر علیخان بہادر روشن الدولہ ۲۶ ربیع الاول ۱۲۸۶ھ کو انکا انتقال ہوا۔

نواب میر تہنیت علیخان بہادر افضل الدولہ آصف جاہ خامس
آپ نواب ناصر الدولہ آصف جاہ رابع غفران منزل کے سب سے بڑے فرزند تھے

۱۲ عہد خلافت تھوڑی مدت اواب ۱۲۸۶ھ میں اس میں کسی قدر ترمیم ہوئی۔

ان کی ولادت حضرت دلاور النسا بیگم صاحبہ کے بطن سے ۳۰ - ربیع الاول ۱۲۴۳ھ کو ہوئی۔
 مین جوئی، ۱۰ ذیقعد ۱۲۴۳ھ کو ایام شاہزادگی میں نواب افضل الدولہ کا خطاب پایا - اور پیر بزرگوار
 کے انتقال کے بعد ۲۴ رمضان ۱۲۴۳ھ کو تخت نشین ہوئے - اس تقریب میں دربار
 منعقد فرمایا کہ جس میں تمام ارکان دولت بزرگ یک ہوئے اور گورمنٹ برطانیہ کی جانب سے
 کرنل ڈیوڈسن رزڈنٹ حیدرآباد نے مبارک باد دی - اور سب نے نذرین پیش کیں -
 نواب صاحب نے نواب مختار الملک سرالارخنگ اعظم کو بدستور مدارالمہام اور راجہ
 نریندر بہادر کو پیشکار رہنے دیا - اسپر عام طور سے ملک میں خوشی کا اظہار کیا گیا۔ انکی
 تخت نشینی کا وہ زمانہ تھا جبکہ تمام ہندوستان میں ہنگامہ عام برپا تھا - اور جابجبار کی
 آواز کان میں پڑتی تھی اور انگریزی فوجیں اور رعایا آپس میں دست گریبان ہو رہی تھی -
 اس وقت دولت برطانیہ کو سخت مشکلات کا سامنا تھا -

جب نواب صاحب کو اس عام غدر کی خبر ہوئی تو انہوں نے - واسطے - ذرے -
 قدمے - متحفظہ - سرکار انگریزی کی حمایت کی تاودا اپنی فوج کو دولت انگلیشیہ کی حفاظت کے
 لیے وقف کر دیا - اور صرف یہی نہیں کیا بلکہ فوج کینیجٹ - کو قلعہ و بھڑانیہ میں روانہ کر کے
 مفسدون کا قلع قمع کرا دیا - اس پڑھ زمانہ میں صاحب رزڈنٹ کو گورنر مینٹی نے نار دیا کہ اگر
 نظام کی جانب سے امید وفاداری نہیں تو ہلو گون کا کچھ شہکارا نہیں -

کرنل ڈیوڈسن رزڈنٹ نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا کہ اگر حضور نظام نے ذرا بھی سکت
 کی (یعنی ایسے وقت میں انگریزوں سے مخالفت کی) تو انگریزی قبضہ بالکل جاتا رہے گا
 لیکن ایک ایسے وقت میں جبکہ افضل الدولہ بہادر کو خود اپنی جان کا خوف نہ تھا - انہوں نے
 نہایت ہی استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھ خیر خواہی اور محبت کا ثبوت دیا اور ہندوستان
 میں دوبارہ انگریزی حکومت کے بانی ہوئے -

انہیں دنوں چند مفسدون نے محلات مبارک اور بلدہ حیدرآباد (فرخندہ بسیناؤ)

بین بلوہ کرنا چاہا اور علار الدین نے رزیدنسی بلوہ کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن حضور نظام فی اسکی کافی روک تھام کی اور جہاں تک مفسدہ پرواز ملے انہیں پکڑ کر گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کیا۔ جب فتنہ فرو ہو تو نواب گورنر جنرل کشور ہند نے انہیں لکھا۔ ایسے نازک وقت میں حق و فاداری اور ثابت قدمی جو آپ کی طرف سے ادا ہوئی ہے اسپر گورنمنٹ ہند آپ کی نہایت مشکور ہے۔ اور وعدہ کرتی ہے کہ آئندہ اس وفاداری کی نسبت اور طریقہ سے بھی خوشنودی کا اظہار کرے گی۔

قدیم سکہ جوشاہ دہلی کے نام کا راجہ تھا وہ حسب مشورہ نواب امیر کبیر بہاؤ تبیل کیا جانا قرار پایا اور بہادر شاہ غازی کے نام کے بجائے جدید سکہ مضروب ہوا۔ ۲۴۔
 ربیع الاول ۱۲۰۸ء کو سکندر آباد وین ملکہ معظمہ کنوریہ کی سلطنت پر حکومت کرنے کی خوشی میں توادعہ ہوئی گویا انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بجائے ملکہ مستوفیہ ہند کی حکمرانی ہوئی اور اسکے متعلق اسی روز رزیدنسی بلوہ میں اشتہار پڑا گیا۔ رزیدنسی میں جو رہا ہوا آئین شریک ہونے کے لیے گورنمنٹ نظام کی جانب سے نواب شمس الامرا بہادر اور نواب مختار الملک اعظم شریف لے گئے۔ اس کے بعد صاحب رزیدنٹ اور افسران انگریزی نے حضور میں بایا بی حاصل کی اور نواب گورنر جنرل کا خریطہ پیش فرمایا اسی سال نواب مختار الملک اور کرنل ڈیٹون پر جہانگیر علی نامی ایک شخص نے حملہ کیا مگر بفضلہ دونوں معالجہ ہوا۔
 ۱۷۔ جمادی الثانی ۱۲۰۸ء کو سرکار انگریزی نے جدید عہد نامہ کی رو سے ملک شہ پور سرکار نظام کو واپس دیدیا۔ یہ ملک ستوار پور کے راجہ سے ضبط کیا گیا تھا۔ اسکے ساتھ ہی راجپور۔ دواہ۔ دھارا سیون۔ اور نند رگ بھی واپس ہوئے۔ انہیں دونوں حضور عالی اور نواب مختار الملک کے درمیان بعض مفسدہ پرواز طبائع نے کشیدگی پیدا کر دی۔ اور گو ذیقعدہ سنہ مذکور میں صاحب رزیدنٹ کے کہنے سے صفائی ہو گئی لیکن اس کا سلسلہ منقطع نہ ہوا۔

۲۲۔ مفر ۱۲۵۷ھ کو علیا حضرت تہ ملکہ معظمہ کو کٹوریہ نے نواب صاحب کو جی سی ایس۔ آئی۔ کا خطاب مع مکہ مرحمت فرمایا اور خطاب کے ہمراہ پیش بہا تحلیف بھیجے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ "لواریں۔ جوہرات پیش قیمت۔ پیش قبض۔ مرصع سپر۔ طرہ۔ دستہ بند۔ ہار۔ سرپٹی۔ چٹہ۔ کلنی۔ ان کے سوا متعدد کم نواب کے تھان اور دوشائے بھی تحلیف میں شریک تھے۔ نواب صاحب کے علاوہ بدھل مار کو بھی تحلیف بھیجے جو ۲۱ جادی ۱۲۵۷ھ کو حضور میمن پیش ہوئے اس کے علاوہ اور چند امرا و عہدین کو بھی تحفہ اور تحلیف سے سرفرازی ہوئی۔

جب ۱۲۵۹ھ میں عالمگیر قحط پڑا اور غلہ کا ملنا دشوار ہوا تو نواب صاحب نے اپنی رعایا کی جان بچانے کے لیے رضمنہ لہ فرمودہ کا غلہ خرید کر کے تقسیم کر دیا۔ اس طرح ۱۲۵۹ھ میں بھی غلہ منگا کر رعایا کی جان بچائی جمیعت اور شکر کے کم مواب لوگوں کی تنخواہیں بڑھا دیں۔ ۱۲۶۰ھ میں مجلس مالگڑا ہی قائم کی اور عدالتا سے بدلہ اور مقررہ فرائض کے انتظامات میں بھی تغیر و تبدل فرمایا گیا نواب صاحب ہی جدید انتظام کے بانی ہوئے۔ ۵۔ ربیع الثانی ۱۲۶۳ھ کو علیہ حضرت قدر قدرت حضور بلفہ نواب میر محبوب علی خان بہادر خلد اللہ ملکہ حضرت واحد النساء بیگم صاحبہ مدظلہا کے بطن سے تولد ہوئے اسی سال میں صوبے۔ ضلع۔ تعلقے قائم ہوئے اور ہر صوبہ میں صدر تعلقہ دار اور ہر ضلع میں اول تعلقہ دار کا مع دو دو تین تین مامختون کے مقرر ہونا قرار پایا۔ اس کے سوا ہر تحصیل میں ایک تحصیلدار مقرر ہوا۔ اکثر تعلقات قرعہ اور فوج کی تنخواہوں میں ساہوکاروں اور جمہداران عروب کے قبضہ میں تھے اور نواب صاحب نے رتومات کی ادائیگی کی سبیل کر کے ان کے قبضہ سے وہ تعلقے نکال لیے۔ اور خزانہ شاہی قائم کر کے فوج کی تنخواہ ماہ بہ ماہ ادا کرنے کا انتظام فرمایا۔ اس وقت کل پانچ صوبے اور ۵ ضلع علاوہ علاقہ برار کو مقرر ہوئے تھے۔ اور ضلع میں کئی کئی تعلقے قائم کیے تھے۔

صیغہ عدالت - صیغہ چوبینہ - دارالضرب - طبابت - محکمہ مصطفائی - اور محکمہ تعلیمات وغیرہ وغیرہ بھی اسی زمانہ میں قائم ہوئے - اور بلکہ اور اصلاح میں پولیس کا انتظام ہوا - فوج جو پہلے بیقاعدہ تھی نواب صاحب نے اسے باقاعدہ بنایا اور سینڈھی شہر کا جو عام طور پر بلوہو میں فروخت ہوتی تھی - اسکا انسداد فرمایا -

نواب صاحب کے عہد میں مندرجہ ذیل عمارتیں تعمیر ہوئیں - چار محل - یا آفتاب محل - مہر تاب - محل - تہنیت محل - افضل محل - یہ محلات علاقہ دار نواب امیر کوہر بہادر کے اہتمام میں تیار ہوئے - اور کئی لاکھ روپیہ کے شیشہ آلات سے سجائے گئے - شہر میں مسعود کمانین تیار ہوئیں - مکہ مسجد کے صحن میں چتر بچھا گیا - افضل گنج کابل مع دروازہ تعمیر ہوا اور بازار افضل گنج آباد کیا گیا - افضل گنج کی مسجد جسے افضل المساجد کہتے ہیں مع شفا خانہ افضل گنج کے تعمیر ہوئی - اسکے سوا اور بھی عمارتیں بنیں مگر ہمیں ان کی مفصل حالات معلوم نہیں مثلاً سر میں آپ نے کبھی خانہ بھی قائم کیا تھا -

نواب افضل الدولہ بہادر میں قدر، دانی، سلوک اور سخاوت کا مادہ بہت تھا جب سخت نشین ہوئے تو انہوں نے تین سو حافظ قرآن - پچھتر حافظ بخاری و مشکوٰۃ احمد - حصن حصین کے مقرر کیے - گیارہ جامعین مولود خوانوں کی رکبین اور پانچہزار علی غول والوں کا تفر کیا - علما اور فقرا سے انہیں انس تھا - محرم میں تین لاکھ روپیہ خیرات کیا کرتے تھے - اور گیارہویں اور بارہویں میں بریانی کچوا کر مساجد میں تقسیم کرتے -

انکے زمانہ میں نہ صرف اور امر اور جاگیر داروں کو خطابات اور جاگیر میں مرصفت ہوئیں بلکہ فقرا اور اہل حاجت بھی اس سے محروم نہ رہے انہوں نے بارہ سال ایک ماہ بیس روز حکومت کی اور بیالیس سال عرصہ میں ۲۸۵ لکھ روز جمعہ کو راہی ملک بچا ہوئے اور مکہ مسجد میں دفن کئے گئے -

انتقال کے وقت مندرجہ ذیل اولاد میں زندہ تھیں -

اولاد

اعلیٰ حضرت قدر قدرت نواب میر محبوب علی خان بہادر خلد اقتدار

- (۱) حسن النساء بیگم صاحبہ ۲۴۔ ذیحجہ ۱۲۶۵ء کو ان کا عقد نواب سر خورشید جاہ بہادر سے ہوا۔
 (۲) پردوش النساء بیگم صاحبہ ۲۳ شعبان ۱۲۶۵ء کو ان کا عقد سر آسمان جاہ بہادر سے ہوا۔
 (۳) جهاندار النساء بیگم صاحبہ ۳۔ ذی الحجہ ۱۲۶۵ء کو ان کا عقد سر نواب وقار الامہا بہادر سے ہوا۔
 (۴) سراج النساء بیگم صاحبہ ۲۵ محرم ۱۲۶۶ء کو ان کا عقد نواب آصف یاور الملک بہادر وزیر علی شاہ بادشاہ سے ہوا۔

(۵) نجم النساء بیگم صاحبہ ۹۔ ربیع الاول ۱۲۸۲ء کو پیدا ہوئیں۔ ۳۰۔ ربیع الاول ۱۳۰۱ء کو نواب خورشید الملک امام جنگ کے ساتھ بیاہی گئیں۔

(۶) منیر النساء بیگم صاحبہ ۱۹۔ جمادی الاول ۱۲۸۵ء کو پیدا ہوئیں۔ ۲۶۔ ذی الحجہ ۱۳۲۲ء کو نواب مظفر جنگ بہادر سے بیاہی گئیں۔ آخر الذکر دو صاحبزادیاں حضرت اقتدار کھی نگیم صاحبہ کے بطن سے ہیں ان کے سوا مندرجہ ذیل اولاد نے منیر سخی مین انتقال کیا۔

(۱) میر اقبال علی خان بہادر۔ ۲۳۔ شوال ۱۲۸۵ء کو پیدا ہوئے اور ۱۳۰۱۔ صفر ۱۲۸۵ء کو انتقال کیا۔ حضرت برہنہ شاہ کی درگاہ مین دفن ہیں۔ (۲) ۱۱۔ ذی الحجہ ۱۲۸۵ء کو ایک صاحبزادی نے حسین بی صاحبہ کے بطن سے تھیں انتقال کیا۔ ۱۳۔ ربیع الاول ۱۳۰۱ء میں ۱۰۔ شوال ۱۲۸۶ء کو حسین بی صاحبہ کے بطن سے صاحبزادہ پیدا ہوا۔ اس خوشی مین شاہ فقیر کو ۲ لاکھ روپیہ اور ایک پالکی عطا ہوئی اور مورثہ کو ان کے ہون سنو دیا گیا۔ ۱۰۔ بقعدہ سنہ مذکور کو رسم چلہ ادا ہونے کے بعد میر حفاظت علی خان نام رکھا گیا۔ ۱۳۔ ربیع الثانی ۱۲۸۶ء کو ام العصبان سے انتقال کیا۔

(۴) ۱۶۔ رمضان ۱۲۸۶ء کو سالو بائی صاحبہ کے بطن سے صاحبزادہ تولد ہوا اور علی صاحب خان نام رکھا گیا۔ ۹۔ ربیع الاول ۱۲۸۶ء کو رحلت کی۔

خلعہ شد بلکہ دوام اللہ سلطنتہ

اعلیٰ حضرت قیصر قدر نواب بہر مجربو علی بنان بہا جی سی بی

بندگان عالی نواب الفضل الدولہ بہادر کے صاحبزادے ہیں ۵۔ برص انشانی سنہ ۱۲۸۳ ہجری کو شنب میں حضرت واحد الشاہیکم صاحب قبلہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ ۲۰ چکا دودھ دو سال ۳ ماہ بعد شعبان سنہ ۱۲۸۵ ہجری میں چھٹا۔ ابھی آپ قریب ڈھائی سال کے ہو گئے کہ آپ کی والد ماجد نواب الفضل الدولہ بہادر نے انتقال فرمایا۔ اس وقت محل سر اور بلوہ کے دربار بند کر دے گئے تھے جو نواب مختار الملک سالار جنگ اعظم کے حکم سے کھولے گئے اور آپ کے نام سے شہر میں شاہی کی منادی کی گئی۔

۱۵۔ ذی قعدہ سنہ ۱۲۸۵ کو نواب افضل الدولہ بہادر منقرت مکان کی رسم زیارت ادا ہوئی اسی دن دوپہر کے وقت بمبئی ملکہ صاحبہ کی حویلی میں تمام امراءے دولت اور عہدہ دار مع مسٹر سائڈرسن رزیڈنٹ اور انگریزی افتخار و ن کے جمع ہوئے اور خزانہ سال حکمران کو منسند پر بٹھا کر ماتم پرسی کی نذر پیش کیں۔ اس کے دوسرے روز دو شنبہ کو جلوس میمنٹ مانوس کاد بار منعقد ہوا۔ اس موقع پر امراءے دربار صفیہ۔ صاحب رندیڈنٹ مع مسٹر فریڈرک ڈاکٹر بالفور۔ ڈاکٹر ونڈو۔ اور تیس جلیل القدر انگریز سرداروں کے دربار میں آنے اعلیٰ حضرت حضور پر نور سفید جامہ اور کردار دستار زیب تن کیے ہوئے اتالی کو دین مجلس سے برآمد ہوئے اور مسند پر جلوس فرمایا۔ حضرت بندگان عالی کے تشریف فرما ہوئے ہی نذرین پیش ہوئیں اور شادیانے بچھنے لگے۔

بندگان حضور کی صغیر سنی کے باعث نواب مختار الملک سر سالار جنگ اعظم مدار الہام امور سلطنت انجام دینے لگے اور نواب عمدہ الملک امیر کبیر شمس الامراہبہ اور عرف بمبئیہ میان نائب باگور ریڈنٹ قرار پائے۔ ۱۰۔ شعبان سنہ ۱۲۸۹ کو سنایت ہی دوہم دم

سے تسمیہ خوانی کی رسم ادا ہوئی اور اس تقریب میں تمام ارکان دولت عہدہ داران مسلمان اور مشائخ کو حسب مراتب خلعت و انعام سے سرفرازی ہوئی۔ تمام شہر میں ہنایت تکلف کے ساتھ روشنی کی گئی اور دفاتر سرکار عالی میں ۲ یوم کی تعطیل ہوئی۔ دوسرے روز صبح رز پٹن بہادر نے شریف لاکر دولت برطانیہ کی جانب سے مبارکباد دی۔

۲۱۔ ذی الحجہ ۱۲۹۷ھ کو حضور عالی کے دونوں بازوؤں میں جبکہ کانٹیکرگا یا گلیا اور انگو دوسرے سال ۷۔ جمادی الاول ۱۲۹۸ھ کو مولانا مولوی محمد زمان خان صاحب شاہجہان پور سے الف۔ بے کی ابتدائی تعلیم کا آغاز ہوا۔ ۱۱۔ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۸ھ کو مولوی محمد مظفر الدین صاحب خوشنویس نئی لکھنا کے لئے مقرر کئے گئے۔

اسی سال ۱۰۔ شعبان سنہ ۱۲۹۸ھ بروز چار شنبہ کو مولوی محمد زمان خان صاحب نے سورہ الحمد اور کتاب مسمیٰ بہ جان پہچان شروع کرائی۔

۹۔ ذی الحجہ روز دو شنبہ کو حضور پرلوز نے پہلے پہل گہوڑے کی سواری شروع کی۔
۶۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۸ھ روز شنبہ سالگرہ مبارک کا پہلا دربار ہوا اس میں بہت سے امرا اور عابدین کو خطاب وغیرہ سے سرفرازیان ہوئیں۔ یکم جمادی الاول ۱۲۹۸ھ کو بندگان والا مولانا بخش نامی ہاتھی پر پہلے پہل سوار ہوئے اور محلات مبارک میں گشت کرتے رہے۔
اس موقع پر مولوی محمد زمان خان صاحب۔ آپ کی خواہسی میں تھے۔

۸۔ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۸ھ روز شنبہ کو آپ پہلی مرتبہ بالکی میں سوار ہوئے اور اسی ماہ کی ۱۰ تا ۱۵ جلوس کے ساتھ پہلی دفعہ زیبا باغ (آصف نگر) شریف لے گئے۔ خاص نظام کی غرض سے سڑک کے دونوں جانب فوج کھڑی کی گئی تھی۔ اس موقع پر اپنے بادشاہ کا دیدار حاصل کرنے کے لیے اس کثرت کے ساتھ تماشائی جمع ہوئے تھے کہ اس کے پہلے کبھی اس قسم کا جمع نہیں دیکھا گیا۔

وہ مبارک وقت بھی خاص طور سے قابل ذکر ہے جبکہ اعلیٰ حضرت اپنے خدمت و شرم

کے ساتھ کوہ پیکر ہاتھی پر سوار ہو کر، جامادی الثانی کو کوئٹہ ریزنسی تشریف لے گئے۔ وہاں حسب دستور سلامی سہر ہوئی۔ اسکے بعد وہاں سے باغ ننگم پل تشریف لے گئے۔ اسی ماہ کی ۲۶ روز دو شنبہ کو ایک نہایت ہی قد آور ہاتھی پر بیٹھ کر پہلے پہل جوہلی قدیم مین رونق افروز ہوئے۔

نواب ناصر الدولہ بہادر کے عہد میں جو میرا بیگم کفالت تنخواہ فوج کلنٹنٹ سہ کار انگریزی کے حوالہ کیا گیا تھا۔ اسے سہ کار عظمت مدار نے ۱۲ شعبان سنہ مذکور کو اعلیٰ حضرت کو واپس کیا۔ ۱۱۔ رمضان روز جمعہ کو بادشاہ علی اصلاح سارنے نے حضور پر نور کا ختنہ کیا۔ اس تقریب میں حضور شاہ کے ہمراہ اور چودہ لڑکوں کے ختنہ کئے گئے اور فی لڑکا توروپیہ اور ایک تولد سونا دیا گیا۔ بادشاہ علی کو ڈھائی سو (۱۵۰) اور باقی تین اصلاح سازوں کو کوئی کس ایک سو پچیس (۱۷۵) روپیہ مرحمت ہوئے۔ ۲۵۔ دسی الحجہ کو نہایت دھوم دھام سے گل پوشی کی رسم ادا ہوئی۔

اسی سنہ میں ان رفوات کا جو سکہ چلنی سے سرکاری اور لین دین میں حساب ہوا کرتا تھا سکہ حالی سے کیا جانا قرار پایا۔ اور سکندر آباد سے واڑی ٹک ریلوے کا افتتاح ہوا۔

۲۲۔ محرم ۱۲۹۲ھ روز دو شنبہ کو آغازِ راضا صاحب (نواب سردار الملک بہادر) حضور پرنور کو انگریزی سے ترجمہ کرانے کے لیے سٹرکارک کی ماتحتی میں مقرر ہوئے۔ اسی سال ۲۴۔ جامادی الثانی کو اعلیٰ حضرت پہلی مرتبہ ملی میں سوار ہو کر آصف نگر تشریف لے گئے اور ۲۵ ماہ مذکور کو حضرت دولہا بادشاہ قبلہ کی درگاہ پر جا کر اسٹلے بطور نذر مبارک پر چڑھائے۔ اسکے دوسرے روز حضرت یوسف صاحب مشرف صاحب قبلہ کی درگاہ پر تشریف لیجا کر اگلے نذر دے اور ۲۹ کو حضرت نر ادا شاہ قبلہ کی درگاہ میں تشریف فرما ہو کر صماء روپے چڑھائے۔

۳۱۔ ذیقعدہ روز دو شنبہ کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے اعلیٰ حضرت بال بال بچ کر

اتفاق یہ ہوا کہ حضور پر نور لغرض تفریح گئی پر واد ہو کر سیر کے لیے نکلے اس دن نواب
اقبال الدولہ بہادر کی نشست بٹھائی۔ مگر نواب سلطان الملک بہادر کے ناسازی مزاج کو
باعث وہ نہ اس کے اور نواب مختتم الدولہ بہادر اور مسٹر کلارک بندگان عالی کی پیشی میں
بیٹھے نواب مستحکم جنگ خواصی کی گاڑی میں تھے۔ نواب محمد صدام الدولہ بہادر کے جلوہ
کے قریب یکایک گھوڑے لگائے اور تالاب میر حبلہ کی طرف بے تحاشہ گاڑی لے کر
بھاگے۔ کوچمین راستہ میں گر گیا۔ اور گاڑی کا پول بھی ٹوٹ گیا۔ اس سے ایک طرح کی
خوفناک حالت پیدا ہو گئی لیکن سگور نامی حبشی نے جو مقدم جنگ جعبہ دار عرب کے
علاقہ کا تھا گھوڑے کے سپر پر تلوار ماری جسکی وجہ سے دائرہ میر کے قریب گھوڑے
رکے اس سے حضور نور اور آپ کے اٹالیقون کو کسی قسم کا صدمہ نہیں پہونچا اور بندگان
نواب مختتم الدولہ کی گاڑی میں سیر کرتے ہوئے ایوان شاہی میں داخل ہوئے۔

اس سنہ میں بندگان والا پرنس آٹ ویلز (موجودہ شہنشاہ ہند) سے ملاقات کے
لیے بھیجے جانے والے تھے لیکن ناسازی طبع کے باعث آپ کے بجائے نواب سر
سالار جنگ اعظم نے بمبئی میں شہزادے کا غیر مقدم کیا۔ شہزادہ ولیز والا تبار نے علیحدہ
کے لئے نواب صاحب کو بہت سے تحفے دیے اور انہار شوق فرمایا۔ اسی سنہ میں ۶
ذی الحجہ کو مولوی محمد زمان خان صاحب استاد علی حضرت، ایک مہمدومی شہان کے ہاتھ
شہید ہوئے۔ ۲۰ محرم ۱۲۹۳ھ کو ان کے چھوٹے بھائی مولوی محمد سراج الزمان خان صاحب
حضور کی استادسی کے لیے مقرر ہوئے۔ ۲۲ رمضان سنہ ۱۲۹۳ھ کو آپ نے فران شریف
ختم کیا اس تقریب میں لائق استاد کو جواہر اور جوڑے سے سرفرازی ہوئی اور ہم مکتبوں کو
بھی جوڑے دیے گئے۔

۳۰۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۳ھ کو نواب رشید الدین خان امیر کبیر نواب ممتاز الملک اعظم
اور راجہ نرنیدر بہادر بہ قصد روانگی دہلی پاترباب کے طور چرمین نقابائی کے باغ میں

تشریف لے گئے اور مغرب کے ۵ بجے حضور پر نور مع حضرت وادھ الدنسا بیگم صاحبہ باغ
 میں تشریف فرما ہوئے اور ۲۱ ماہ مذکور روز جمعہ کو علاوہ متذکرہ بالا امراء کے نواب
 لائق علیخان بہادر۔ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر اور نواب بشیر الدولہ بہادر
 بھی ہر کاب تشریف لے گئے۔ حضرت بیگم صاحبہ اسپیشل مین عتب کے ڈیوٹی میں
 ۲۴ کو پوتا پونچے۔ اور ۴ ذی الحجہ روز شنبہ کو دہلی میں داخل ہوئے۔ ۵ ماہ مذکور کو
 حضور پر نور نے مع ریڈیٹ صاحب اور نواب مختار الملک اعظم کے نواب گورنر جنرل
 ہند سے ملاقات فرمائی۔ ۱۰۔ تاریخ گورنر اربع منعقد ہوا۔ اور موافق معمول ہجری میں
 نذیرین پیش کیں۔ ۲۱۔ تاریخ کو دہلی سے روانہ ہو کر ۲۴۔ روز شنبہ کو ایک بجے دن کے
 داخل بلدہ ہوئے۔ ہنگام حضور کی سواری جلوس کے ساتھ ایوان شاہی میں لائی گئی
 خواصی میں نواب مختار الملک اعظم اور نواب رشید الدین خان وقار الامرا بہادر تھے۔
 اسی سلسلہ میں کمارک صاحب کے برادر جو اسی نام سے موسوم تھے اور جھین
 سرکار عالی سے استخوان الدولہ کا خطاب دیا گیا تھا اعلیٰ حضرت کی تعلیم کے لیے مقرر ہوئے
 ۱۸۔ محرم ۱۲۹۲ کو آفتاب محل میں انگریزی دربار ہوا اور وہاں ریڈیٹ حیدر آباد
 نے حضور میں ایک تمغہ پیش کیا اور پانچ تمغہ نواب امیر کبیر بہادر۔ نواب سر خورشید جاہ
 بہادر۔ نواب محکم الدولہ بہادر۔ نواب مکرم الدولہ بہادر اور نواب اقبال الدولہ
 بہادر کو مرحمت ہوئے۔

۲۱۔ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور کو نواب غلام الملک شمس الامرا امیر کبیر بہادر کو ریڈیٹ
 کا انتقال ہوا تو ۲۰۔ رمضان کو صبح کے وقت آفتاب محل میں انگریزی دربار منعقد ہوا اور
 نواب وقار الامرا۔ امیر کبیر رشید الدین خان بہادر نائب حضور مقرر ہوئے۔

۱۰ ذی الحجہ کو دربار عید الفطر منعقد ہوا جس میں خطابات وغیرہ سے سر فرازیان ہوئیں
 ۴۔ جب ۹۵۵ لمر روز شنبہ کو غلوت میں انگریزی دربار ہوا۔ جس میں دلاور الدنسا بیگم صاحبہ

د محل نواب ناصر الدولہ بہادر) کو صاحب ریڈیٹ نے اسپرلی آرڈر آف دی کراؤن آف انڈیا (طبقہ شاہی کتاخ ہند) کا تمغہ پیش کیا۔ ۲۹۔ ذیقعدہ کو سراج السنابیک صاحبہ (صاحبزادی نواب افضل الدولہ بہادر) کی رسم سنگتی نواب آصف یاو الملک وزیر علی بادشاہ سے ادا کی گئی اور ۱۹ محرم ۱۲۹۶ھ کو شاہی ہوئی۔ پندرہ رمضان ۱۲۹۶ھ کو ہندگان حضور نے پہلا روزہ رکھا۔ اور آپ کے ساتھ اور چوگاہ لڑاکون نے روزے رکھتے رسوم بڑی دھوم دھام سے ادا ہوئی۔

سلخ جمادی الثانی ۱۲۹۶ھ بروز چہار شنبہ کو مسٹر کلارک کی جگہ مسٹر ڈیوڈسن اعلیٰ حضرت سے کی تعلیم کے لیے منصرم استاد مقرر ہوئے۔ مگر ہم شوال کو انہوں نے وفات پائی اس لئے ۲۳ ماہ مذکور کو ان کی جگہ منصرمانہ طور پر مسٹر کرون کو ملی۔ اسی سہ ماہ میں حکم سرکار انگریزی ممالک محروسہ سرکار عالی مین ایجنٹ کی کاشت بالکل موقوف ہوئی۔

۱۰۔ جمادی الثانی ۱۲۹۶ھ بروز دوشنبہ کو ویش صاحب کی جگہ دوبارہ کلارک صاحب ہندگان حضور کے استاد مقرر ہوئے اسی سہ ماہ میں ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر پہلو مردم شمارسی کی گئی۔ ۲۱ ذیقعدہ ۱۲۹۶ھ کو حضور پر پونے نواب افسر الملک بہادر سے گہوڑے پر انگریزی قواعد کی کھینا شروع کی۔ اسی سہ ماہ میں نواب رشید الدین خان بہادر شمس الامرا امیر کبیر نائب حضور نے انتقال کیا اسی سہ ماہ میں حضور پر نور لندن جانے کو تھے مگر بعض وجوہ سے یہ ارادہ ملتوی رہا۔

۲۵۔ محرم ۱۲۹۷ھ بروز دوشنبہ کو اعلیٰ حضرت نواب مختار الملک اعظم دارالمہام۔ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر۔ اور نواب امام جنگ بہادر گلبرگہ ہوتے ہوئے اورنگ زیب شریف لے گئے اور دولوں مقاموں پر انتظامی امور کو ملاحظہ فرمایا۔ نواب بشیر الدولہ بہادر۔ اور راجہ زیند بہادر پیشکار اس موقع پر مقامی انتظام کے لیے مقرر ہوئے تھے۔ ۱۷۔ ربیع الاول کو دن کے ۴ بجے اعلیٰ حضرت مع ہر سبیلان اورنگ آباد سے داخل بلوہ ہوئے

اسی شب کو آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں بلدین عموماً اور چارمینار پر حضور صا و شنی کی گلی کی۔
 ۲۹۔ ربیع الاول کو نواب مختار الملک اعظم نے وفات پائی جس سے ہندگان حضور کو سخت رنج ہوا۔ یہاں تک کہ آپ اس غم کو ضبط نہ کر سکے اور اپنے لایق وزیر کے غم میں اشک ریز ہوئے۔ نواب صاحب کے خدات آپ نے منصرفانہ طور پر راجہ نرندر بہادر پیشکار کو سپرد کیے۔

۳۰۔ رمضان سنہ مذکور کو نواب آغام زاسر و جنگ بہادر حضور پر نور کی تعلیم کے لیے مولوی مسیح الزمان خان صاحب کے بجائے مقرر ہوئے۔ یکم شوال کو صاحبزادی نظام النساء بیگم صاحبہ پیدا ہوئیں صاحبزادی صاحبہ آپ کی سب سے بڑی اولاد متعین ہیں۔ خوشی میں امر اسے دولت کی جانب سے ایک سو ایک مانجھے بدگاہ خسروی میں داخل ہوئے اور کئی دن تک جشن کا سلسلہ جاری رہا۔

۱۹۔ صفر روزہ و شب کو اعلیٰ حضرت حضور پر نور بغرض ملاقات لاہور پہنچے و یہاں سے وگورنر جنرل ہند کلکتہ تشریف لے گئے۔ نواب امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر۔ نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ بہادر۔ نواب شمس الملک بہادر راجہ نرندر بہادر پیشکار و منصرم مدار المہارم نواب میر لائق علیخان بہادر عماد السلطنہ۔ نواب میر سعادت علیخان بہادر شجاع الدولہ۔ مہاراجہ راجہ کشن پرشاد بہادر۔ نواب صمصام الملک بہادر۔ نواب افسر الملک بہادر۔ نواب محبوب یار جنگ بہادر۔ نواب مستحکم جنگ بہادر۔ نواب اکرام جنگ بہادر۔ اور حکیم وزیر علی صاحب وغیرہ وغیرہ ہندگان حالی کے ہمراہ تھے۔ نواب تنہیت یاور الدولہ بہادر انتظام محلات اور عنایت حسین خان بہادر کو قوال انتظام بلدہ کے لیے متعین تھے۔ کلکتہ میں آپ کی تشریف آوری کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔ اور اہل کلکتہ کو آپ کی آمد آمد سے اذہد مسرت تھی چنانچہ انجمن مسلمانان کلکتہ نے آپ کی خدمت میں ایک تبریک نامہ بھی پیش کیا تھا۔ حضور و یہاں سے ہند سے ملاقات فرمائی گئی۔

بعد آپ نے کلکتہ کی نمائش ملاحظہ فرمائی اور چند روز کے بعد عازم وطن ہوئے۔ ۹۔ ^{اول}برج کو گلبرگ پہنچے اور بعد زیارت گلبرگ محبوب شاہی مل کا بنیادی پتھر رکھا۔ روز جمعہ ۱۱ ماہ مذکور کو داخل بلدرہ ہوئے۔ اس دن شہر خوب آراستہ کیا گیا تھا اور شب کو روشنی بھی ہوئی تھی۔ اعلیٰ حضرت نے بنفس نفیس منصور ہاتھی پر سوار ہو کر روشنی ملاحظہ فرمائی۔

۱۰۔ برج انشائی کو بندگان حضور نے کریم الدین شاہ صاحب سجادہ نشین درویش علی شاہ قادری۔ سید جمال الدین شاہ صاحب قادری۔ رحیم الدین شاہ صاحب قادری سید مسکین شاہ صاحب اور لچھن شاہ ستری وغیرہ کو یومیہ کی سند عنایت فرمائی۔ ۱۱۔ تاریخ کو ہزار کلینسی لارڈ برن گورنر جنرل ہند حضور انور کو باقاعدہ طور پر مسند نشین کرنے کے لیے داخل بلدرہ ہوئے۔ ۱۲۔ تاریخ کو جلوس ہیمنت الہنس کی اطلاع بذریعہ جبریدہ

غیر معمولی شائع ہوئی۔ ۱۳۔ تاریخ روز دوشنبہ کو لاٹ صاحب حضور انور سے ملاقات کرنے آفتاب محل میں تشریف لائے اعلیٰ حضرت نے دروازہ تک ان کا استقبال کیا۔ ۱۴۔ کو بندگان حضور مسند نشین ہوئے اسی روز ۱۵ بجے دن کے آفتاب محل میں انگریزی دربار منعقد ہوا۔ ام اسے دولت آصفیہ اور افسران انگریزی حاضر و بار تھے۔ لاٹ صاحب نے حکمران کرنے کے بعد کراچی مع پیٹی ایجنٹس اسات راس گھوڑے۔ ایک گھڑی۔

ایک دروہین۔ ایک تقریری گلدستہ۔ کاسنج کے چند درخت اور چیرین حضور میں مذاکرہ نمین اور بعض دیگر امرار کو بھی تحائف مرحمت فرمائے۔ لاٹ صاحب کی تقریر حسب ذیل ہے۔ ”اے حضور نظام میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج کے روز اس موقع پر حضور ملک معظمہ قیصر ہند کے طرف سے آپ کو ریاست کے اقتدارات و اختیارات سپرد کرنے کی خدمت بجالانے میں جہکوں کمال درجہ کی خوشی حاصل ہوئی۔ چند ہفتہ کے بیشتر جبکہ آپ کو مجھ سے نہایت خواہش کے ساتھ اس رسم کے ادا کرنے کے لیے حیدر آباد آنکی درخواست کی تو مجھ کو بھی آپ کی درخواست کے منظور کرنے کی پوری خواہش ہوئی کیونکہ آپ کی

درخواست سے آپ کی وجہت و صداقت جو برٹش گورنمنٹ کے ساتھ سے ظاہر ہوتی تھی۔
 میں یقین کرتا ہوں کہ میں پہلا ہی دلیسر اسے ہوں جسے حیدر آباد آٹے کا اتفاق ہوا ہے
 اور میرا یہاں آنا صرف اس بات کو ظاہر نہیں کرتا کہ اس ریاست عظمیٰ اور برٹش گورنمنٹ
 کے درمیان نہایت مضبوط و دوستانہ روابط ہیں۔ بلکہ اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ حضور
 ملکہ معظمہ کو آپ کی غیر خواہی و خوش دلی کا نہایت خیال ہے۔ اور اس میں وہ پوری پوری
 دلچسپی لیتی ہیں۔ آپ کے طفولیت کے زمانہ دراز میں آپ کی اور آپ کے رعایا کی خوش نصیبی
 کا باعث تھا کہ ایک ایسا شخص انعام ریاست پر مامور تھا۔ جو ہندوستان کے منظر میں
 اعلیٰ درجہ رکھتا تھا۔ اسکی دانائی اور اسکی لیاقت اور اسکی وفاداری آپ کے سامنے بہت
 بڑھی ہوئی تھی۔ آپ کے طفولیت کے زمانہ میں بہت سی سخت مشکلات اس کے پیش
 آئیں لیکن باوجود اسکے اسنے ان پر غالب ہو کر اس کا سیلابی کے ساتھ امور ریاست
 کو سرانجام دیا ہے کہ جسکی وجہ سے وہ آپ کی اور گورنمنٹ آف انڈیا کی شکریہ گزاری کا پورا
 مستحق ہے۔ سالار جنگ نے آپ کے زمانہ طفولیت میں ریاست کے انتظام میں بہت
 کچھ اصلاحیں کیں آمدنی کو بڑھایا اور جان و مال کی حفاظت کا بندوبست کیا۔ یہاں تک
 کہ اپنے مرنے کے وقت بھی اصلاحات کو سنبھال رہے تھے مجھ کو امید تھی کہ جب
 آپ مسند نشین ہونگے تو وہ اپنے کامل تجربے سے آپ کے معین رہیں گے اور سرگرمی
 کے ساتھ آپ کی خدمت بجالائیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کو یہ بات منظور نہ تھی اور اس
 وقت پر انہیں دنیا سے اٹھالیا جبکہ آپ کو ان کی مدد کی ضرورت بلکہ اس ضرورت تھی
 اس مسرت انگیز موقع پر ان کی عدم موجودگی سخت رنج و افسوس کا باعث ہے۔ اگرچہ
 وہ خود زندہ نہیں ہیں لیکن ان کی کارروائیاں باقی ہیں جنہیں میں امید کرتا ہوں کہ
 آپ کے وزراء و معتمدین گے۔ اور ان کی توسیع کو اپنا فرض منصبی سمجھیں گے میں چند
 کلمے نصیحت کے آپ کو دوستانہ کہتا ہوں اور وہ یہ ہیں کہ آپ اپنی مالگزاری کو دیکھیں۔

کیونکہ مالگزار کی کا اچھی حالت میں نہ ہونا ریاست کی تباہی کا باعث ہے اگرچہ ہر جگہ کی یہی حالت ہے لیکن خاص کر کے ہندوستان میں جہاں مالگزاری کا عمدہ انتظام نہیں ہے اور اس سے بے پروائی سے کام لیا جاتا ہے تو سنگین ٹیکس مقرر کرنے پڑتے ہیں۔ اور پھر رفتہ رفتہ افلاس بڑھتا جاتا ہے اور رعایا تباہ ہوتی جاتی ہے اور اسکے بعد زیادہ سود پر قرضہ لینا پڑتا ہے اور آخر میں دیوالہ شکنی ہے۔ ایسی مناسب کفایت شعار منصفانہ ٹیکس لازم ہے۔ کیونکہ وہ رعایا کی آسودگی اور دولت کی ترقی کا باعث ہیں۔ مالگزاری کا عمدہ قاعدہ ہندوستان میں عمدہ گورنمنٹ کی بنیاد ہے اور بغیر اس کے حاکم کو راحت اور آرام نہیں رہتا۔ اور لوگ مفلس و قلاش ہو جاتے ہیں۔

اسکے بعد میں اسید کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ عدل و انصاف کے پابند رہیں گے اور انکی پوری پوری نگرانی کریں گے۔ آپکو جاننا چاہیے کہ ریاست میں جو ڈیشل افسیر ایسے ہونا چاہیے کہ جن کا دامن بدگمانی سے بالکل پاک و صاف ہو اور وہ بلا کسی کی رعایت کے اپنی خدمت بجا لائیں۔ ایسے لوگوں سے رعایا حاکم کے نسبت وفا دار ہوتی ہے اور ہمسائے مستعجب ہوتے ہیں حقیقت میں عدل و انصاف بیخ شاہی کا ایک چمکدار جوہر ہے۔ اور میں اسید کرتا ہوں کہ آپ اس جوہر کو ہمیشہ تابان و درخشان رکھیں گے۔

اے حضور نظام آپکو ایک بڑا اور سخت کام درپیش ہے کیونکہ آپ تقریباً ایک کروڑ آدمیوں کے فرمانروا ہیں جن کی فلاح و بہبودی آج سے آپکی غفلت ہی آپکی جفاکشی اور آپکی انکساری پر منحصر ہے۔ میں آپکو عاجزی کے ساتھ کہتا ہوں کہ نظا ہری شان و شوکت کا جو چند روزہ ہے خیال نہ کریں۔ مال و دولت پر جو چوڑے سے آپکو گھیرے ہوئے ہیں گھنٹہ نہ فراموش کریں اور لوگوں کی چال پوسی اور خوشامد کی پروا نہ کریں۔ آپ کا کام کثرت وسیع آپ کی آمدنی بہت زیادہ اور آپ کی رعایا کثیر التعداد ہے۔ لیکن باوجود اس کے آپکو چاہیے کہ ان میں کسی چیز کو آپ اپنا فخر کا باعث نہ ٹھہرائیں آپ ہونو زوجہ ان ہیں۔

اس لیے نوجوانی کے خواہشات چوڑے سے آپ پر زور ڈالیں گے لیکن آپ کو لازم ہے کہ اس سے منعوبہ نہ ہوں اور ہمیشہ ان سے محترزمین۔ آپ کو بہت ہے عہد کام اور عمدہ اغراض و پیش ہین اگر آپ دیسی ریہوں میں ناوڑی پیدا کرنا چاہیں تو ضرور ہے کہ ریاست کا عمدہ انتظام اور رعایا کی آسودگی کو ہمیشہ مد نظر رکھیں آپ کی رعایا کی دنیا داری کو جو آپ کے گھرانے کے نسبت قابل تعریف ہے نہ صرف قائم رکھنا آپ کا کام ہے بلکہ بروایام اور اسکو مستحکم کر کے عجمین یا پگو یاد رکھنا چاہیے کہ آپ کی رعایا کی حفاظت کچھ اس لیے آپ کے سپرد نہیں ہوئی ہے کہ اس سے آپ سب پر والی کریں اور اسکو اپنی مخالفت کا ذریعہ بنائیں بلکہ اس سے سپرد ہوئی ہے کہ آپ ہمیشہ اس کا خیال رکھیں کیونکہ رعایا کی مرفعہ الحالی آپ کی سچی خوشی کا باعث ہوگی۔ اور ان کی آسودگی میں آپ کی حفاظت رہیگی۔

آپ کے آگے کچھ کام کہ نہیں ہے اس لیے آپ کو لازم ہے کہ ایسی ہولعب میں آپ غفلت نہ ہوں جو آپ کے شایان نہیں۔ بلکہ آپ اپنے ابا و اجداد کے طریقہ پر چلیں اور ان کی کارروائیوں کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ اور اس باعث کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ جب آپ اپنے ابا و اجداد سے متصل ہوں تو لوگ آپ کی نسبت یہی کہیں کہ انہوں نے نہایت عمدہ ریاست کی اور اپنی رعایا کو نہایت آسودہ حال چھوڑا۔ اس اہم کام میں جو قابل امتحان ہوگا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ غلطہ کی گورنمنٹ آپ کو پوری پوری مدد دے گی۔ کیونکہ ملک منظمہ کی گورنمنٹ کا خاص منشا یہ ہے کہ اس ریاست کو اور نیز دوسرے دیسی ریاستوں کو عمدہ انتظام اور اچھی آسودگی کی حالت میں دیکھے جس حد تک ہم آپ کو مدد دے سکتے ہیں اس کا حاصل کرنا خود آپ کے اختیار میں ہے۔ اندرون برٹش پالیسی کا منشا یہی ہے کہ ہندوستان کے دیسی ریاستوں کی حفاظت کرے کیونکہ ان ریاستوں کا وجود میرے نزدیک انگریزی انٹرمنٹ کے لیے نہایت مفید ہے آپ کی گورنمنٹ بہت مضبوط اور باضابطہ۔ آپ کی آمدنی کا انتظام عمدہ آپ کے ٹکس منصفانہ طور پر آپ کے اموال دار اور آپ کی رعایا آسودہ ہوئی چاہیے۔

اے حضور نظام آج میں جس بادشاہ کی طرف سے نیابت کر رہا ہوں اسکی خاص آرزو یہ ہے کہ
ہم جو میں نے بیان کی مکمل منظر نہایت دلچسپی کے ساتھ آپ کے نگارن حوالہ دینا چاہتا ہوں۔
انہیں ناامید نہ کریں۔

اب اسے میرے دوست جو کام میرے لیے باقی رہا ہے وہ یہ ہے کہ میں آپ کو
اس مسند پر بٹھاؤں اور اپنی ولی امیر کا اظہار کر دوں اور دعا کروں کہ خدا سے تمہارے آپ کو
مبارک کرے اور آپ کا مددگار رہے آپ کی حکومت کو کامیاب اور آپ کی عہد رسی کو مغرور و مست از
فرمانے اور وہ اسی طرح سے کہ آج کے وعدے تمام سچے ہوں اور آپ کی رعایا کی آئندہ
نسلین آپ کی حکمرانی کے ذمہ آپ کی ریاست کی تاریخ میں ایک با فروغ سن کا آغاز سمجھیں گے
اسی تاریخ ۳ بجے دکنے خلوت مبارک میں مغلی دربار ہوا سو اسے نواب سر آسمان جاہ
کے تمام امراء نے دوست حاضر دربار تھے۔ نواب میر الدولہ میر لایع علی خان کو خدمت نیابت
دیوانی کا خلعت مرحمت ہوا اور نیکان عالی نے اپنے ہاتھ سے جواہر عطا کئے۔ اسی دربار
میں ۱۶۔ امراء صاحب خطاب کیے گئے۔ بختگوکل ہیران کے مکان میں لاٹورین بہادر کو ڈنر
دیا گیا جس میں امراء دولت آصفیہ اور عہدہ داران سرکار عظمت مدار شریک تھے۔ ان کو اعلیٰ حضرت
کی تعلیم کا روزنامہ لکھا جانا موقوف ہوا۔ اُس وقت تک مندرجہ ذیل حضرات کو آپ کی استادہی
کا فخر حاصل ہوا۔

مولوی محمد ایمان خان صاحب شہید۔ مولوی حاجی انور اللہ خان صاحب بہادر۔ مولوی
محمد مسیح الزمان خان صاحب۔ نواب آغا مرزا سرور جنگ بہادر۔ حافظ نور الدین خان۔
محبوب نواز جنگ بہادر۔ محمد مظفر الدین خان۔ مرزا نصر اللہ خان دولت یار جنگ بہادر۔
کپتان گلارک اور اسکے بہائی کرار نصاب ہاؤسن صاحب وغیرہ وغیرہ۔
مندرجہ ذیل امراء کو نیکان حضور کی مصاحبت کا افتخار حاصل ہوا۔

نواب امیر کبیر شمس الامراء سرور شہید جاہ بہادر۔ نواب عہدہ الملک بنیر الدولہ سر ساجا بہادر

نواب اقبال الدولہ سر وقار الامرا بہادر - نواب شمس الملک فخر جنگ بہادر وغیرہ وغیرہ -

مندرجہ ذیل امر اور عہدہ دار کو اعلیٰ حضرت کے اہل حق نے کاشف حاصل ہوا -

نواب فرخندہ یار جنگ تہسوار جنگ بہادر - نواب اقبال یار جنگ بہادر - نواب

فیروز یار جنگ معزز یار جنگ بہادر - نواب صدر الدین خان شرف یاب الملک نواب محمد جنگ

بہادر - نواب محبوب یاد الدولہ - اکرام جنگ بہادر - نواب افسر الملک بہادر - نواب

محبوب یار جنگ بہادر وغیرہ وغیرہ

سلج بیچ الشافی سلسلہ کو سرور مگر میں کونسل آت اسٹیٹ منعقد ہوئی جس میں بندگان عالی

نے بنفس نفیس تقریر فرمائی اور کونسل کے میر مجلس ہوئے ساسی زمانہ میں راجہ یان سستان

کو تقریب دربار حکمرانی جواہر اور جوڑے رحمت ہوئے - ۲۰ - جمادی الاول روز شنبہ کو مغرب کے

وقت سرور مگر میں آپکو سوئے مہمنی کی شکایت ہوئی جسکی وجہ سے ہر خاص و عام کو تشویش پیدا

ہو گئی مگر ڈاکٹر بوہنٹ از پیدہ نسی سر میں کے علاج سے خدانے دوروز کے بعد صحت عطا فرمائی -

۲۳ - ماہ مذکور جمعہ کے روز دربار روز منعقد ہوا جس میں ۲۸ صاحبوں کو خطابات عطا

ہوئے اور نواب منیر الدولہ مختار الملک بہادر ثانی - شجاع الدولہ منیر الملک بہادر - راجہ نرندر

بہادر پیشکار - نواب اقبال الدولہ سر وقار الامرا بہادر - اور نواب امتیاز الدولہ بہادر وغیرہ وغیرہ امر اور

کو جواہر سے سرفرازی ہوئی - اسی رسمینے کی ۲۷ کو بندگان حضور نے نواب سر آسمان حباب

بہادر کو جواہر اور نواب آصف یار الملک بہادر کو جواہر اور ۲۵ - ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر رحمت

فرمائی - ۲۸ - رجب روز دوشنبہ کو آپ مع مدار المہام اور بعض خاص امر اور کے شکار کھیلنے

کے لیے ابراہیم پٹن تشریف لے گئے - اور چہ روز بعد مراجعت فرماے بلکہ ہوئے

۱۶ شہبان کو آپ مع مدار المہام اور ریڈیٹ حمید آباد و وادہ شکار کھیلنے کے لیے سیلو آدم تشریف

لے گئے - یکم شوال کو دربار عید میں ۸ - ۱ امر اور صاحب خطاب ہوئے - اور اسی سنہ

میں خامسی کے بجائے کل دفاتر کی زبان اردو قرار پائی -

۲- برج انسانی مسئلہ کو نظام کارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کمپنی کے ہاتھ فروخت ہوئی۔
 ۱۶ مارچ کو ساگرہ کے دربار میں ۱۸ صاحبوں کو خطاب مرحمت ہوا۔ اسی مہینے کی ۱۹ روز
 پنجشنبہ کو افضل محل میں انگریزی دربار منعقد ہوا جس میں صاحب ریڈیٹ نے حضور پر نور
 کو جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کا خطاب اور اسٹار آف انڈیا کا تمغہ گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے
 مرحمت فرمایا۔ اسکے سوا اطالائی ہار۔ چمپا کلی مرصع۔ تصویر ملکہ معظّمہ و کتوریہ فیتہ ریشمی رنگ
 نیلگوں مع تصویر ملکہ معظّمہ و کتوریہ وغیرہ اشیا پر پیش کیں دوسرے روز اس خطاب کی خوشی میں
 مغلی دربار منعقد ہوا اور چار امرا کو خطاب عطا ہوئے۔

۸- رجب سنہ مذکور روز جمعہ کو حضور پر نور بغرض شکار کرنال (دکن) روانہ ہوئے۔ نواب
 مختار الملک میر لائق علی خان بہادر۔ نواب افسر الملک بہادر۔ اور نواب محبوب یا جنگ
 بہادر ہر کاب تھے۔ شکار بہت پر لطف رہا ۲۲ تاریخ روز جمعہ کو صبح کے ۶ بجے مع محلات
 بذریعہ آب پیشل ٹرین بلدہ سے نیلگری روانہ ہوئے نواب مختار الملک بہادر مدار الملہام
 راجہ مرلی منوہر بہادر۔ نواب محبوب یا جنگ بہادر۔ نواب محبوب یا رالہ ولہ بہادر۔ نواب
 اقبال یا جنگ بہادر۔ نواب قادر جنگ بہادر۔ نواب افسر الملک بہادر۔ شریک سفر
 تھے ۲۲۔ شعبان کو نواب سر آسمان جاہ بہادر حسب الطلب نیلگری گئے اسی سفر میں
 بعض پولیٹیکل پیجمید گیان پیدا ہو گئی تھیں۔ مگر الحمد للہ کہ ۱۶۔ رمضان کو سب کے سب بحیر
 داخل بلدہ ہوئے۔ آئینشن سے خلوت مبارک تک سواری کے ساتھ نظام والٹر فرج
 ہر وقتہ کا کام نہ رہی تھی۔

اسی سنہ میں صدر المہمان کے بجائے معین المہمان قائم ہوئیں اور ہنگان حضور
 نے حالت عالیہ ملاحظہ فرمائی۔

یکم محرم سنہ ۱۳۳۰ کو "مجلس نظام صرف خاص" کے نام سے ایک مجلس قائم ہوئی۔
 ۲۴ جمادی الاول روز دوشنبہ کو صبح کے ۸ بجے اعلیٰ حضرت ہنگان بحالی مع مسٹر کاوری

رزیڈنٹ۔ نواب مختار الملک، مدارالمہام اور نواب سرخرمشید جاہ بہادر وغیرہ کے لارڈ وفرن گورنر جنرل کشور ہند کی ملاقات کے لیے مدراس روانہ ہوئے۔ حضور موصوف کی غیر موجودگی میں انظام مملکت کے لیے نواب سر آسمانجاہ بہادر اور نواب میر الملک بہادر انجام دیتے رہے۔ یکم جادی الثانی روز دوشنبہ کو دن کے ۱۱ بجے مراجعت فرمے بلکہ ہوئے۔

سلج جادی الثانی ۱۳۰۳ھ روز سنبھہ کو صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر پیدا ہوئے۔ اس خوشی میں تمام ممالک محروسہ سرکار عالی میں تعطیل دی گئی۔ اسی سنہ میں اعلیٰ حضرت بغرض افتتاح بجوارہ لین ضلع ورنکل تشریف لے گئے۔

۲۸۔ صفر ۱۳۰۳ھ کو لارڈ وفرن گورنر جنرل ہند جگن حضور کی ملاقات کو تشریف لائے۔ انگریزی دربار ہوا اور شب کو لاٹ صاحب کے اعزاز میں ڈنر دیا گیا۔ ۲۷ رجب الثانی کو اعلیٰ حضرت نے کرنل مارشل کو اپنا معتمد پیشی مقرر کیا۔ اس کے دو مہینے بعد جادی الثانی کو جشن نوروز کے دربار میں ۸۔ ۱۱ اصحاب کے خطابات سے عزت افزائی کی گئی۔

۲۴۔ رجب سنہ مذکور کو نواب ممتاز الملک میر لائق علیخان بہادر نے خدمت وزارت سے استعفا دیا۔ اور بندگان حضور نے بہ نفس نفیس کام انجام دینا شروع کیا۔ اسی سال نواب سر آسمان جاہ بہادر اور نواب شمس الملک ظفر خٹک بہادر اعلیٰ حضرت کی جانب سے ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی جوبلی میں شریک ہونے کے لیے لندن روانہ ہوئے۔ بندگان کا نفاذ نے ۸۔ ذیقعد سنہ ۱۳۰۳ھ کو لندن ہی میں بذریعہ تار نواب آسمان جاہ بہادر کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ ۲۱۔ رجب الثانی ۱۳۰۳ھ کو سالگرہ کے دربار میں ۹ صاحبوں کو خطابات مرحمت ہوئے اور اسی مہینے کی ۳۴ کو ۱۲۔ ۱۱ اصحاب خطابات کیے گئے۔ ۷۔ ذیحجہ کو حضرت دلاور النسا بیگم صاحبہ (محل نواب ناصر الدولہ بہادر) نے انتقال کیا۔

۳۰۔ سنہ ۱۳۰۳ھ کے واقعات میں ۲۰ جادی الاول کو دی رائل ٹیسیٹو ٹوک وڈ چیئرس کنٹ کی تشریف آوری بھی قابل ذکر ہے کیونکہ وہ نہ صرف حیدرآباد کی سیر کے لیے تشریف

لائے تھے بلکہ اُن کے مدعا یہ بھی تھا کہ ہندوستان کے سب سے بڑے والی ریاست ہے۔
ملاقات کرن - کرنل مارشل جو حضور کے معتمد پیشی تھے وہ اُسی سزمین علیحدہ ہو کر پنجاب
رواندہ ہوئے۔ راجہ نذر بہادر پیشکار اور نواب مختار الملک میرالائق علیخان بہادر مدارالہمام
نے اسی سزمین وفات پائی۔

۳۱۔۱۸ کے واقعات میں سب سے زیادہ اہم واقعات ہزاراں ہائمنس پرنس البرٹ
کی شہریت آدری اور ایک سو سال کے یلٹے معدنیات کا ٹھکانہ اور ٹانگہ کا مقدمہ وغیرہ وغیرہ
ہیں۔ نواب منیر الملک بہادر (خلف دوم سر سالار جنگ اعظم) نے اسی سال میں قندھار
۲۶ ربیع الثانی ۱۲۸۱ھ کو دربار سالگرہ مبارک میں ۴۰۔ امیر دکن و خطابا رہا ہے۔ سرفرازی
ہوئی اور ۲۸۔ ذیقعدہ کو بندگان حضور شکار کھیلنے دتار آباد شہریت لے گئے۔

یکم ربیع الاول ۱۲۸۱ھ روزہ شعبہ کو ایوان سیف آباد میں مسٹر جیکب کے ہسپتال
کے مقدمہ میں بذریعہ کمیشن علیحدہ شدت کا بیان ادا قلمبند ہوا۔ ۲۔ رجب ۱۲۸۱ھ کو بجائے
کو شہادت اسٹیٹ کے کبٹ کونسل (مجلس ذرا) قایم ہوئی اور اسی سال قانوج مبارک
حصہ اول دوم شائع کیا گیا۔ ۲۱۔ ربیع الثانی ۱۲۸۱ھ کو لارڈ دین لاک گورنر مدراس شہریت
لائے اس مہینہ کی ۲۴ کو سالگرہ مبارک کے دربار میں ۵۴۔ امیر صاحب خطاب کیے
گئے۔ چونکہ نواب سر آسمانجاہ بہادر نے بوجہ علالت ۶ ماہ کی رخصت لی تھی اس لیے ۶
جمادی الاول کو نواب سر دتار الامر بہادر مدارالہمام مقرر ہوئے۔

۴۔ جمادی الاول ۱۲۸۱ھ کو دربار سالگرہ مبارک میں ۳۴۔ اصحاب کو خطابات عطا
ہوئے۔ اور چند معززین کو جو اہر سے سرفرازی ہوئی۔ اور ۴۴۔ نو بجو کو حالی سکے کے
بجائے چرخ سکے راج فرمایا۔ ۲۵ جمادی الاول ۱۲۸۱ھ کو لارڈ الہمن گھڑ زہرل ہند نے
حیدر آباد شہریت لاکر بندگان حالی سے ملاقات فرمائی۔ ۱۴۔ ربیع الثانی ۱۲۸۱ھ کے
انگریزی دربار میں نواب دتار الامر بہادر کو۔ کے۔ سی۔ آئی۔ اسی کا خطاب ملا۔

۱۵۔ جمادی الاول کو ۸ فیصدی ماہانہ سود کے حساب سے ۲۵ لاکھ کے برابر سہری نوٹ جاری کیے گئے۔

۹۔ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ کو مجلس امر ارقام ہوئی لیکن یہ مجلس ۲۸۔ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ سے زیادہ نہ چلی۔ ۹۔ ذی الحجہ کو آپ مع زمانہ بغرض شکار انکوٹہ تشریف لے گئے اور ۲۹۔ صفر ۱۳۵۶ھ بروز یکشنبہ کو شب کے اسی بجے داخل بلدہ ہوئے اور سید ہی ملک چٹھہ کو تشریف لے گئے۔ ۱۷۔ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ کو سالگرہ مبارک کے دربار میں ۶۱ صاحبوں کو خطابات سے سرفرازی ہوئی۔ اور نمایاں دکن کے ہر طبقہ سے فرداً فرداً ایڈریس پیش کئے گئے جنکا سلسلہ عرصہ تک رہا۔ ۱۸۔ رجب کو کل پیران کے مکان میں کمانڈر انچیف ہند کو ڈنڈا لگایا۔

۵۔ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ بروز یکشنبہ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک بلدہ میں روشنی ہوئی اور ساہوکاروں کی طرف سے باغ عامہ اراستہ کیا گیا اور وہاں بھی روشنی کی گئی۔ ہندگان حضور کی سواری جب باغ کے صدر دروازہ پر پہنچی تو ساہوکاروں نے گھوڑے کھلو کر کبھی دربار حال تک پہنچائی اور ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد آپ نواب اکبر الملک بہادر کو قوال کے یہاں رونق افروز ہوئے ۱۲۔ رجب کو سالگرہ کی تقریب میں، صاحبزادہ خطاب ملے۔

۵۔ ایشیاعیان روز سہ شنبہ کو صبح کے پونے ۹ بجے ہندگان حضور مع صاحبزادہ بہادر و محلات مبارک بغرض ملاقات لاڈ کو کرن بہادر و سہراے و گورنر جنرل ہند بریعا پیش کلکتہ تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ نواب سر خورشید جاہ بہادر۔ نواب سر وفاد الامر بہادر اور نواب افسر الملک بہادر وغیرہ وغیرہ تھے۔ ۱۹۔ شعبان روز سہ شنبہ کو مغرب کے بعد کچھ کلکتہ میں داخل ہوئے اور دوسرے دن گورنر جنرل بہادر سے ملاقات فرمائی۔ ۲۸۔ مارچ کو وہاں سے روانہ ہو کر بنارس پہنچے اور وہاں مہاراجہ صاحب بنارس سے ملاقات

فرما کر دعوت قبول کی م۔ رمضان کو گلبرگہ داخل ہو گئے اور وہاں سے ۲۹ ماہ مذکور روز چبازہ کو شام کے ۴ بجے تشریف فرما ہوئے۔

آپکی تشریف آوری کے موقع پر ۳۲ گناہین زر کثیر صرف کر کے رعایا نے تیار کرائی تھیں اور اسٹیشن سے غلوت مبارک تک گلاسنون کی روشنی کی گئی تھی اندرون و بیرون بلدہ میں خاص طور پر خوش منائی گئی۔

۱۶۔ ذی الحجہ روز شنبہ کو صبح کے پونے چھ بجے ہنگان عالی مع مملات مبارک بذریعہ اسپیشل ٹرین بغرض شکار مارکوہ تشریف لے گئے۔ ۵ محرم ۱۳۸۸ کو شام کے ۳ بجے داخل بلدہ ہوئے۔

۱۰۔ جمادی الاول ۱۳۸۹ کو نواب سر وقتارا الامرا بہادر خدمت وزارت سے علیحدہ کیے گئے اور مہاراجہ کرن بہادر پیشکار میں السلطنت منقسم مدارالمہام مقرر ہوئے۔ ۱۸۔ ذی الحجہ کو لاڑکانہ بہادر حیدر آباد تشریف لائے۔ ۵۔ ذی الحجہ۔ اور خکار کہیلا اور ۵ محرم ۱۳۸۹ کو کنگر ملاحظہ فرما کر واپس گئے۔

۳۔ شعبان ۱۳۸۹ کو ملک برار کا ہمیشہ کے لیے سرکار انگریزی کے سپرد ہو جانا بھی دکن کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اس عہد نامہ کی روستہ گورنٹ نظام کو ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ انگریزی گورنٹ نے دینا منظور کیے۔

۱۶۔ شعبان روز دوشنبہ کو شب کے ۲ بجے مغلی دربار ہو جس میں مہاراجہ سر کرن شاہ بہادر شاہ دکن کے مستقل وزیر مقرر ہوئے۔ اسی سال ۱۹۔ رمضان روز شنبہ کو ۱۱ بجے دن کے ہنگان حضور مع صاحبزادہ صاحب دستاں دربار تلچ پوشی میں شریک ہونے کے لیے بذریعہ اسپیشل ٹرین دہلی روانہ ہوئے۔ آپکی روانگی کے قبل راجہ راجہ راجہ بہادر امانت و نواب فخر الملک معین المہام عدالت امور عامہ۔ نواب خانخانان بہادر نظام پانچنگ۔ نواب امام جنگ بہادر۔ مہاراجہ مدار المہام۔ راجہ مرلی منوہر بہادر

احمد رحیمی صاحب دینپرتی۔ نواب آصف یاور الملک بہار۔ مسٹر فلاسپ۔
صاحب زندگیٹ وغیرہ آپ سے پہلے دہلی روانہ ہوئے تھے۔

ہندوگان عالی گکبر گمین قیام فرماتے ہوئے ۲۳ رمضان کی شب کو پرامیٹ طور پر
دہلی دین داخل ہوئے۔ ۳۰۔ رمضان کو دوسرے بہار کا جلوس نکلا جس میں آپ بھی شریک
تھے اسی طرح کیم شوال کے دربار تا جوہی میں بھی آپ نے شرکت فرمائی۔ ۹۔ بتاریخ کو آپ کو
جی۔ سی۔ بی کا خطاب سیماش سرخ اور کار عطا ہوئے۔

دہلی سے روانہ ہو کر بمبئی اور گکبر گمین ہوئے آپ ۱۰۔ ذی الحجہ روز چار شنبہ کو
بیج کے ہجے داخل حیدر آباد ہوئے۔ ۱۱۔ ذی الحجہ کو عید کے دربار میں ۱۵ امرار صاحب
خطاب کیے گئے۔ اسی میں مہاراجہ دارالمہام کو عین السلطنہ کا خطاب ملا۔ خطاب کی خوشی
میں ۱۴ ماہ مذکور رعایا نے باغ عامہ میں آپ کو ایڈریس دیا اور امرار معززین بلد دسے نذرین
پیش کیں۔ ۲۵۔ ذی الحجہ کو مہاراجہ صاحب بیگانہ نے آفتاب محل میں ہندوگان والا سے
ملاقات فرمائی۔

۱۸۔ صفر ۱۳۲۲ روزہ شنبہ کو شب کے ۱۲ بجے اعلیٰ حضرت مع اسٹاٹ وزمانہ شکار
کی غرض سے مانگوتہ تشریف لے گئے اور ایک ہفتہ چند روز وہاں قیام فرما کر ۲۲۔ ربیع الاول
کو بیج کے ساڑھے پانچ بجے داخل بلد ہوئے۔ غرض ۱۱ ذی الاول روزہ شنبہ کو چمکے میں
انگریزی دربار منعقد ہوا اور صاحب رزڈنٹ نے ملک معظم ایڈرڈ ہفتم کی طرف سے
اعلیٰ حضرت کو طوائی تمغہ زیب سینہ کیا اور اسکے علاوہ صاحبزادہ ولی عہد بہار مہاراجہ دارالمہام
نواب خاٹھان بہار اور راجہ آصف نوازوت بہار کو بھی ایک ایک تمغہ مرحمت فرمایا۔ ۹
شوال کو ہندوگان والا مع محلات مبارک واسٹاٹ بغرض سیاحت بمبئی تشریف لیگے
اور ۱۵۔ ذی الحجہ کو وہاں سے واپس آئے۔

۳۔ ربیع الاول ۱۳۲۲ روزہ پنج شنبہ کو مغرب کے ۲ بجے آپ مع محلات مبارک

واشانت بذریعہ اسپیشل ٹرین نکار کیلئے کی غرض سے مانکوٹہ تشریف لے گئے۔ اور ۱۲
 جمادی الاول روز سہشنبہ کو شب کے ۹ بجے مع الحیدر لہوہ واپس تشریف لائے۔ ۲۰ ماہ جمادی
 کو بجائے حالی و چرخ کی سکہ کے سکہ محبوبیہ مضروب ہوا۔ جس میں ایک جانب چارمینار کی تصویر
 اور دوسرے طرف خط نسخ میں عبارت قدیم منقوش ہے۔ ۲۶ ذیقعدہ روز جمعہ کو شام کے
 ۵ بجے آفتاب محل میں انگریزی دربار منعقد ہوا۔ اس میں رزیدنٹ صاحب حیدر آباد نے
 شہنشاہ ایڈورڈ کے بہا بخت کی ملاقات اعلیٰ حضرت سے کرائی ۲ ذی الحجہ کو رزیدنسی میں
 ڈنر ہوا۔ اس میں بندگان عالی مع دوسرے معززین اور امرا و بابر اصفیہ کے تشریف لیگے۔
 ۷ ذی الحجہ روز دوشنبہ کو بندگان عالی نے حیدر آباد کے مشہور رزیدنٹ کرنل ہار کو
 ایوان فلک نامین آخری ڈنر دیا۔ جس میں امرا برہدہ اور انگریز و دیسی عہدہ دار شریک تھے۔
 اسکے دوسرے روز یعنی ۸ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو دن کے ۲ بجے اعلیٰ حضرت سرورنگر من کلٹوریہ
 میویریل ہال کا افتتاح فرمایا ۲ کو ہزار مینس مہاراجہ صاحب بنارس حیدر آباد تشریف لائے
 اور حضرت اقدس واعلیٰ سے ملاقات فرمائی۔ ۲۶ ماہ کو نواب افضل الدولہ بہادر کی صاحبزادی
 جناح مینر لٹنٹ سائیک صاحبہ کا عقد نواب مظفر جنگ بہادر خیر نواب رفیع الملک بہادر سے ہوا۔
 ۱۶ محرم ۱۳۲۲ھ کو ۲ بجے دن کے ہو محلے میں نوروز کا دربار ہوا اس میں بندگان حضور
 نے نواب متھورا الملک بہادر معتمدہ فرخاص کو بیٹھنے کی اجازت دی۔ ۷ ربیع الاول کو علیہ صفت
 بغرض شکار مانکوٹہ تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۲۵ جمادی الاول کو واپس ہوئے۔ ۱۳
 ربیع الاول کو جدید ضلع بندی کا حکم بذریعہ جریدہ غیر معمولی شائع ہوا۔ ۱۳ جمادی الاول دن کے
 ساٹھ بجے لارڈ ولینڈی اسٹیشن کو رن در اس بذریعہ اسپیشل ٹرین حیدر آباد تشریف لائے۔
 اور حضور عالی سے ملاقات ہوئی۔ سب پرگڑرام ڈنر وغیرہ ہوا۔

یہ وہی مبارک سال ہے جس میں جشن چہل سالہ ساگرہ مبارک ۵ رمضان سے منایا جاتا
 قرار پایا تھا۔ لیکن بذریعہ جریدہ غیر معمولی دجلہ ۳۴ تمیز اسود ۲ بہن شائع ۱۸ شوال

سے قرار پایا۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

پروگرام

جریدہ غیر معمولی جلد (۳۶) نمبر (۱۰) بہمن ۱۳۱۰ھ

حکم دار المہام علاقہ فتناس

جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک حضور پر نور کے متعلق جو پروگرام مجلس انجمنی جشن سالگرہ مبارک کے موقعہ کی بنا پر پیشگاہ خدادہ سی سے مجراحم ضرر داتہ منظور فرمایا گیا ہے۔ اطلاع عام کے لیے ذیل میں نتائج کیا جاتا ہے۔

عام طور پر تواریخ ذیل میں تمام ہمالک محروسہ سرکار عالی کے دفاتر کو تعطیل ہے گی۔
۱۹۔ شوال روز شنبہ۔ ۲۲۔ شنبہ۔ ۲۳۔ چہار شنبہ

جشن سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت حضور پر نور

خلاصہ پروگرام

تاریخ	روز	وقت	مقام	کام	سواری
۱۸ شوال	جمعہ	دوپہر	کمہ مسجد	نماز جمعہ	روانگی۔ دوپہر سواری۔ ہماری مجلس متعلق
۱۹ منہ	شنبہ	صبح	گولکندہ پریکٹر	فلڈس بریڈ	روانگی میپک۔ مراجعت پریکٹر سواری اسپ۔
"	"	دوپہر	باغ عامہ	ٹکارٹن پارٹی۔ قیام نیاد تون بل	روانگی میپک۔ مراجعت پریکٹر سواری۔ گہی خاصہ سرکار۔
۲۰ منہ	یکشنبہ	صبح و شام	بمقامات خاص	دعوت غزا و مساکین	

تاریخ	روز	وقت	مقام	کام	سواری
۱۲ شوال	دوشنبہ	ہفت گھنٹہ	چو محلہ مبارک	دربار انگریزی در تہنیت محل کارڈن پارٹی در افضل محل اڈیس صرخاص	۹
۲۲ مئی	سنبہ	صبح	باغ عامہ	دعوت طلباء مدارس اسکول	دیکھد بہادر تشریف فرما ہونگو روانگی سپاک - مراجعت پڑھو
"	"	سپہر	فتح میدان	افتتاح کلاک ٹور	روانگی سپاک - مراجعت پڑھو
"	"	بعد سپہر	حبیب گراؤڈ اسٹانڈ	ملاحظہ سپورٹس جنرل تقسیم انعامات -	سواری گہنی خاصہ -
۲۳ مئی	چارشنبہ	صبح	مکان دارالہمام	ساعت تصاید	روانگی سپاک - مراجعت سواری فیضان مع لوازمہ متعلقہ -
"	"	شب	باغ عامہ	اڈیس عام ریوٹس نی بلہ	روانگی سپاک - مراجعت پڑھو - سواری چوکڑ پوٹلیز
۲۴ مئی	پنجشنبہ	شام	خلوت مبارک	دربار مغربی	

۱۸۔ شوال ۱۳۳۳ھ روز جمعہ - پروگرام و انتظام

۱۔ سواری مبارک مع جلوس بڑی ڈیوڑھی خلوت مبارک سے مکہ مسجد کو جب نہضت نما ہوگی اس وقت راستہ میں حسب قاعدہ کو توالی کا انتظام رہے گا۔ اور افواج باقاعدہ کے چوٹی بڑی ڈیوڑھی سے مکہ مسجد دور دیہ کھڑے رہیں گے (۲) عاری و جلوس کا انتظام حسب روایہ قدیم خاص طور سے جہانجامہ دارالہمام بہادر کریں گے۔ (۳) مکہ مسجد کے اندر نمازی ساڑھی ۱۲ بجے جمع ہو جائیں گے۔ (۴) اعلیٰ حضرت اور امراء و مصاحبین کے لیے صف اول میں ممبر کے سامنے جگہ رکھی جائے گی۔ بہتم صاحب مکہ مسجد کو ایک روز قبل امر و مصاحبین کی

تعداد کی اطلاع دیجائے گی۔ (۵) مکہ مسجد کے دروازہ کی سیدھی طرف سے نصف فاصل تک
 شاہی باڈی گارڈ نصف بازہ کر کے اترے گا تاکہ اس راستہ سے اعلیٰ حضرت مع میراہبان مسجد
 کے اندر داخل ہوں۔ مسجد کے اندر تمام انتظام فوج باقاعدہ اور کوٹوالی بلدہ کا ہوگا۔ (۶)
 اعلیٰ حضرت مکہ مسجد میں پہنچتے ہی تمام مصلیٰ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو جائیں گے بلحاظ ادب
 مسجد مصلیانِ آداب بجا لانے کی ضرورت نہیں۔ اگر سب مصلیانِ نقد (السلام و علیکم)
 کہیں تو کافی ہوگا۔ (۷) اعلیٰ حضرت اپنے مصلیٰ پر بیٹھ جائیں گے بعد سب مصلیٰ اپنی اپنی
 جگہ پر بیٹھ جائیں گے سنت نماز کی ادائی کے واسطے کسی قدر توقف کے بعد خطبہ شروع
 ہوگا۔ (۸) خطبہ میں حسب الفاظ دعائے پڑھنے کا وقت آئیگا اُس وقت خطبہ ہمارے بادشاہ
 عالم ساد کی طرف اشارہ کر کے بارگاہِ اہدیت میں اعلیٰ حضرت کی سلامتی اور ترقی جاہ و جلال کی دعا
 مانگیں گے اور سب حاضرین باوازا بلند آواز کہیں گے۔ (۹) خطبہ اور نماز کے بعد حسب
 امام دعا سے فارغ ہونگے اُس وقت سب مصلیٰ اٹھ کر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو جائیں گے۔
 اور مراجعت کے وقت حضرت بندگانِ عالیٰ جس طرف متوجہ ہوں تمام مصلیٰ مودبانہ۔ (السلام
 علیکم) کہہ سکتے ہیں باڈی گارڈ کی صف کے درمیان میں سے جس طرف مسجد میں اعلیٰ حضرت
 و امراء صحابین داخل ہوتے تھے اُسی طرح مسجد کے پہانگ تک جا کر وہاں سے سواری
 عاری مع جلوسِ پنج محلہ سے ہو کے دیوان کے گھر پرستے دوسرے راستہ سے پھر پنج محلہ
 ہو کر سواری پڑی دیوٹھی خلوت مبارک میں داخل ہوگی (۱۰) فوج اور کوٹوالی واسطے
 جو مصلیوں کے ساتھ تمام صفوں میں شریک رہیں گے۔ وہ اعلیٰ حضرت کے مسجد میں
 پہنچ کر نمائش فارغ ہونے اور مراجعت فرمائے تک کامل انتظام رکھیں گے کہ کوئی مصلیٰ
 اپنی جگہ سے ادھر ادھر نہ جائے اور کوئی گڑبڑ یا غیر ضروری آواز نہ ہونے پائے۔ اس
 انتظام کے کامل ذمہ دار کوٹوال صاحب بلدہ ہونگے (۱۱) مسجد سے سواری مراجعت فرما
 کے وقت جب اعلیٰ حضرت فیصل خاصہ پر رونق بخش ہونگے اُس وقت سلامی کی توہین ۲۱

سلیمان جاہ کے جلوخانہ سے سر جوگی۔ بریڈ کورٹ ماسٹر افسر کمانڈنگ توپخانہ سے ملکر سلامی کے اوقات کا اشارہ بذریعہ راکٹ یا ہیلو گرافٹ کے دیتے جانے کا انتظام کرین سلامی کی توپین چلتے وقت مسجد میں مصلیان آپس میں ایک دوسرے سے صبر عادت منگنا کر سکتے ہیں۔ (۱۲) چند علماء و مشائخین جنکو مہاراجہ مارا الہام بہادر ایک روز قبل سرکار کے اجازت کی اطلاع بذریعہ ٹکٹ دینگے وہ خلوت مبارک میں بعد نماز جمعہ جا کر مکہ مسجد سے سواری واپس آنے تک حاضر رہیں گے۔ اعلیٰ حضرت و ان اُن سے ملاقات فرمائیں گے۔

پروگرام۔ ۹ اشوال ۱۳۲۳ھ روز شنبہ

- (۱) صبح کے ۸ بجے بمقام گولکنڈہ پریذیگر وڈ۔ افواج باقاعدہ گولکنڈہ بریڈ حیدر آباد میں پریذیگر وڈ سے شروع ہو کر پریذیگر وڈ میں پہنچیں۔ جماعت نظام محبوب فلڈ ریس سے پریذیگر وڈ گئے۔ اس پریذیگر وڈ کے متعلق تمام فوجی انتظام کے ذمہ دار کمانڈر افواج سرکار عالی ہونگے۔ اور ضروری فوجی احکام مفصلاً اپنے جنرل آرڈر میں فوج کی اطلاع و ہدایت کے واسطے جاری کریں گے۔
- (۲) حویلی قدیم سے گولکنڈہ پریذیگر وڈ تک سڑک کے دونوں جانب کو توالی بلدہ اور صفائی بلدہ راستہ کی حفاظت اور صفائی کا کمال اور عمدہ انتظام کرے گی۔ (۳) شاہی باؤگی پریذیگر وڈ کا اسکاٹ علی الصباح حویلی قدیم میں حاضر ہو کر وہاں سے پریذیگر وڈ تک اور وقت مر اجعت پریذیگر وڈ سے ڈیوڈ می مبارک تک اسکاٹ کرے گا۔ (۴) سواری مبارک مع اسکاٹ خاص جو فلڈ ریس میں ہو گا پریذیگر وڈ پر قدم رنجہ فرماہوئے۔ ۲۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوگی اور اعلیٰ حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر علم شاہی کے پاس۔ و فوجی ہونے کے بعد ان قواعد کے مطابق جو کمانڈر قبل از قبل مقرر کر چکے ہونگے باضابطہ پریذیگر وڈ ہو گا۔ پریذیگر وڈ کے تمام کام ختم ہونے کے بعد میسرم کے رجنت کے کمانڈنگ افسر فوج کے دعائیہ خطبہ پڑھیں گے (جیسا کہ ہر سال سالگرہ مبارک کے پریذیگر وڈ میں پڑا جاتا ہے۔

اور تمام فوج اور سب حاضرین جو نشان کے دو دنوں طرف اُس وقت حاضر ہونگے ہر وار بلند
 آمین کہیں گے۔ جب دعا کا پڑھنا تمام ہو جائے اور سوقت کمانڈر افواج باقاعدہ گھوڑی
 پر سوار ہو کر اپنے مالک کی سلامتی کے تعویذی چیز کہیں گے۔ اور سب فوج خوشی کے
 نعرے بلند کرے گی اسکے بعد کمانڈر فوج باقاعدہ رسالہ اور توپ خانہ کو (سونٹ) کر دیں گے
 اُسوقت توپ خانہ اور رسالہ اپنی جگہ سے (ہول ابوٹ) کرے گا اور پلیٹن بھی کسی قدر
 (ریٹائر) ہو کر سب افواج کی صف درست کر لی جائے گی۔ اور کمانڈر فوج (اڈو ہانس ان لٹل
 آرڈر) کا حکم دیں گے بعد ازاں سلامی کے کمانڈر فوج آگے بڑھ کر اعلیٰ حضرت سے اجازت
 حاصل کر کے (افسر کمال) بجا میں گئے۔ جب سب افسر نشان شاہی کے پاس حاضر
 ہو جائیں اُسوقت کمانڈر افواج بارگاہ خسروی میں پہل سالہ سالگرہ مبارک کی مبارک باد
 عرض کرینگے اس کے بعد افسر ان فوج اپنی اپنی جگہ پر جا کر سوار سی مبارک پڑھیں گے
 روانہ ہو۔ فیصلہ تک سب فوج (کری سورڈ) سے کھڑی رہے گی بوقت واپسی سوار سی مبارک
 اکیس ضرب توپ کی سلامی ہوگی۔

(۳) کارڈن پارٹی کا رڈن پارٹی منجانب رعایا و رسم قیام محبوب ٹاؤن ہال (۱) شنبہ کی سہ پہر کو بیاوکار
 پہل سالہ سالگرہ مبارک بانج عامہ میں محبوب ٹاؤن ہال کی بنیاد قیام کرنے کی رسم ادا ہوگی سحری
 مبارک کا اسٹیٹ پر ہمیشہ حسب ذیل ہوگا۔

(۱) نشان ریاست ابد مدت (۲) نمبر ون یا ٹری کے دو توپ (۳) افکن کیوری
 گارڈ (۴) جمہور ان مع جمعت جیسا کہ کمیٹی جنرل منٹوری اعلیٰ حضرت قرار دیگی (۵) باؤٹی
 اعلیٰ حضرت (۶) کمانڈر افواج باقاعدہ مع اسٹاف (۷) حیدر آباد والینٹیر (۸) بگی
 خاصہ مبارک۔ بگی خاصہ مبارک کے ساتھ اعلیٰ حضرت کے اسٹاف کے جعفر رارکان کو
 حکم ہوگا وہ گھوڑوں پر سوار ہو کر سب سلسلہ سفر و فرودہ اعلیٰ حضرت ہمراہ رکاب سعادت
 رہیں گے۔ (۹) بقیہ اسکاٹ۔ (۱۰) بگی منجانب صاحبزادہ صاحب مع اسکاٹ۔

(۱۱) مہاراجہ مدار المہام بہادر کی گہیج اسکے پیچھے معین المہامون کی گلیان بسلسلہ سنیانیاں رہیں گی۔ نوٹ۔ سوائے سرکار اور صاحبزادہ صاحب کی گلیوں کے اور کسی کی گہیج کے ساتھ اسکاٹ نہ ہوگا۔ (۱۲) معین المہامون کی گلیوں کے پیچھے مرشد زادگان و امراء و درجگان وغیرہ جن کے نام علیحضرت ارشاد فرمائیں اُن کی گلیان اس سلسلہ کے موافق رہیں گی جو علیحضرت منظور فرمائیں۔ (۱۳) سواری مبارک کا پریسیشن حسب مذکور خلیات مبارک سے ص ذیل راستہ سے روانہ ہوگا۔

(۱) خلوت مبارک (۲) چارمینار (۳) پنج محلہ (۴) مکان مہاراجہ مدار المہام بہادر (۵) تالاب میر محلہ (۶) صمصام الملک بہادر کی ڈیوڑھی۔ (۷) گلزار حوض (۸) مچلی کمان (۹) بیتھر گٹھی (۱۰) افضل گنج (۱۱) پتلیوں کی بابلی (۱۲) رزیدنسی گیٹ و سڑک (۱۳) عابد کی شاپ (۱۴) نئی کمان (۱۵) فتح میدان (۱۶) باغ عامہ (۲) بمقام اڑیس ہال جب علیحضرت رونق اندوز ہونگے امیر ملہرویس پڑوس کا گارڈ آف آرمز اسلامی دیگا اور تمام حاضرین آداب پنج لائینی گے اور علیحضرت بدراحم خسر و اند رعایا کی گارڈن بارٹی میں شریک ہونگے۔ (۳) اور گارڈن پارٹی کے بعد علیحضرت سے معروضہ کریں گے کہ ٹون ہال کی بنیاد دست مبارک سے قائم فرمائی جائے۔ معروضہ مذکور کو علیحضرت کو شرف قبول عطا فرما کر ٹون ہال کی بنیاد کا پتھر نصب فرمائیں گے اسکے بعد کیشی جشن کے پریذینٹ کے اشارے پر تمام حاضرین (تھری چیر) دیں گے اور گارڈ آف آرمز اسلامی ادا کریں گے۔ (۴) سواری مبارک باغ عامہ سے پرائیویٹ طور سے مراجعت فرمائے گی۔ (۵) سواری مبارک باغ عامہ داخل ہوتے وقت اکیٹس توپ کی سلامی سہوگی۔ اس کا انتظام کمانڈر افواج باقاعدہ کریں گے۔ (۶) سڑکوں پر اور باغ عامہ میں جب قاعدہ کو توالی و صفائی کا ٹھیک و مناسب انتظام ہوگا۔ (۷) پریسیشن کے انتظام کے ذمہ دار کمانڈر افواج باقاعدہ ہونگے۔

پروگرام ۲۰۔ شوال ۱۳۲۳ھ بروز یکشنبہ
کمیٹی انتظام جشن مقامات و اوقات مناسب غزا و مساکین کو کھانا کھلانے کا انتظام کرے گی۔

نوروزیہ

پروگرام ۲۱۔ شوال ۱۳۲۳ھ بروز دوشنبہ

شام کو چار بجے تہنیت محل میں انگریزی و بارہ منقہ ہوگا۔ اسکا تمام انتظام اسی طرح ہوگا جس طرح عالیجناب نواب ویسراے بہادر کا خریدہ پڑھنے کے وقت ہوتا ہے۔ اس دربار میں کرسیوں کی تعداد اسی قدر ہوگی جس قدر کہ اعلیٰ حضرت مقرر فرمائیں۔ جس وقت رزڈنٹ صاحب مع اساتذہ و افسران سکندر آباد آئیں گے اُس وقت حضور پر نور کے دو اہل بیت مبارک بگاڑی تک جا کر رزڈنٹ صاحب کو چوچملہ مبارک کے اندر لائیں گے۔ مارالہام ہمہ کار کا تہنیت محل کے آگے تک رزڈنٹ صاحب کی پیشوائی کریں گے اور رزڈنٹ صاحب کو حضور پر نور کے جلوس کی جگہ پر ایجا میری گے۔ اعلیٰ حضرت رزڈنٹ صاحب اور جنرل کمانڈنگ فورس سکندر آباد شیک بانڈز کے کرسی مبارک پر رونق بخش ہوں گے۔ رزڈنٹ صاحب مع اساتذہ و دیگر عہدہ داران اعلیٰ حضرت کے سب سے طرفہ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھیں گے۔ امرار و اعوان و اعلیٰ حضرت جو اس دربار میں مدعو ہوں گے وہ اعلیٰ حضرت کے بائیں طرف اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھیں گے جن پر اون کے نام لکھو ہوں گے۔ اسکے بعد کا پروگرام دربار کے ایک روز قبل شائع کیا جائیگا۔

برخاست کے وقت سب مہالان کو پاندان عنایت ہوگا۔ بعد برخاست و بار افضل محل میں گارڈن پارٹی ہوگی۔ بعد ختم گارڈن پارٹی و خدمت مہمانان ملازمین صرف خاص حاضر ہو کر اڈریس گزرائیں گے۔

پروگرام ۲۲ شوال ۱۳۲۳ھ بروز سہ شنبہ

صبح کے ۸ بجے باغ عامر میں تمام طلباء سے مارس بلدہ و بیرون بلدہ و کورٹ آف وارڈز

۱۔ دعوت و مدرک
۲۔ رکنانیت

کے وارڈز کی دعوت ہوگی اور باجائزِ تقدس جناب صاحبزادہ عاصم تبصری بھی اس شرکت میں تشریف فرما ہونگے۔ اس موقع کا تفصیلی پروگرام کمیٹی جشن بدھورہ ناظم نہ صاحب تعلیمات و مسٹر ڈناب مقرر کر کے اسکی اطلاع دعوت کے چار با پنج روز قبل تمام مدرسوں کے صدر رسوں کو اور مہتمم صاحب کو رٹ آف وارڈز کو دین گے تاکہ جبہ عمل کیا جائے۔

(۱) سہ پہر کو جب سواری مبارک فتحمدیان کے طرف نہفت فرما ہوگی اور وقت باڈی گاڑڈ خاص اور افریقین کیو لری گاڑڈ کے علاوہ نظامس اون گو لکندہ لانسرس کے ایک اسکواڈرن کا اسکاٹ گی خاصہ مبارک کے ساتھ رہیگا۔ سواری مبارک کے ساتھ جن صاحبوں کو حکم ہوگا فقط اون کی گلیان رہیں گی تمام دوسرے امراء و عہدہ داران و عزا قسبل از قبل جا کر کلاک ٹاور کے پاس حاضر رہیں گے۔ (۲) سواری مبارک کلاک ٹاور کے پاس آتے ہی اکیس نمبر ٹوپ کی سلامی ہوگی۔ اسپرل مروس ٹروپس کا گارڈ آف آرمز سلامی کے لیے حاضر رہیگا اسکوا علیحضرت اینسٹ فرما کر جب کلاک ٹاور کے چہوٹے پر قدم رنجہ فرمائیں گے تو حاضرین آداب بجا لائیں گے۔ (۳) کمانڈر افواج باقاعدہ کا معدودہ علیحضرت ساعت فرما کر کلاک ٹاور کی جب افتتاح فرامین گے تو گارڈ آف آرمز پھر سلامی دیگا۔

(۱) چند روز سے ہر روز سہ پہر کو فتحمدیان میں ہر قسم کے اسپورٹس ہوتی رہیگی اخیر اسپورٹس کا دن سہ شنبہ ہوگا جس روز علیحضرت محبوب گرانڈ اسٹانڈ سے اسپورٹس ملاحظہ فرمائیں گے۔ (۲) ہر روز کے اسپورٹس کا پروگرام کمیٹی اسپورٹس مینٹورس کی کمیٹی جشن شایع کرے گی اور آخر روز یعنی سہ شنبہ کا پروگرام بذریعہ افواج باقاعدہ علیحضرت کے ملاحظہ میں گزارنے گی۔ (۳) کلاک ٹاور کے افتتاح کے بعد محبوب گرانڈ اسٹانڈ کو جانے کے لیے جب علیحضرت گی خاصہ میں جلوہ افروز ہونگے تو گی سے گھوڑے الگ کر کے افسران فوج باقاعدہ گی خاصہ مبارک کو کہیںچکر محبوب گرانڈ اسٹانڈ تک لیجانے کا

یہ افتتاح
کلاک ٹاور
فتحمدیان

۳۰ اسپورٹس

فخر حاصل کریں گے۔ (۴) محبوب گرانڈ اسٹانڈ کے پاس بھی امپیریل سروس ٹروپس کا
نگار ڈانٹ آنر حاضر رہ کر سلامی سب قاعدہ دیکھا اسکو اعلیٰ حضرت انیسٹ فزاکر گرانڈ اسٹانڈ
کے طرف متوجہ ہوتے وقت افواج سرکار عالی کو یورپین افسران کے فیملیز بھولن کو گھڑستہ
گرونگر ہنسار کباد عرض کریں گو۔ (۵) گرانڈ اسٹانڈ پر اعلیٰ حضرت رونق افروز ہوتے ہی
اسپورٹس حسب پروگرام شروع ہونگے۔ (۶) بعد ملاحظہ اسپورٹس سواری مبارک
پرائیویٹ طور سے دیوٹی سپی مبارک مراجعت فرما ہوگی۔ (۷) فتح میدان کا نام انتظام
افواج باقاعدہ کے سپرد ہے گا۔ اور سڑکوں وغیرہ کا انتظام کو توالی بلڈہ کے ذمہ رہیگا۔

پروگرام ۲۳۔ شوال ۱۳۲۳ھ بروز چہارشنبہ

(۱) سماعت قصائد وغیرہ مکان مبارکہ مدار المہام بہادر (۱) چہارشنبہ کے روز جمع
کو شعرا وغیرہ ہنگو کیٹی جشن اجازت دیگی۔ مبارکہ مدار المہام بہادر کے مکان میں حاضر ہونگو۔
(۲) ماتھیون کی سواری کا انتظام حسب عادت مستمر مع لوازمہ متعلقہ رہے گا۔ ہانگوا
کی سواری مولوی قدیم سے نہضت فرما ہوگی۔ اساتہ حسب ذیل ہوگا۔

(۱) مولوی قدیم (۲) چھتہ (۳) بادشاہی عاشور خانہ کی کمان (۴) پتھر گٹھی (۵)
چھپلی کمان (۶) گلزار محض (۷) چار دینار۔ (۸) پنج محلہ (۹) مکان مبارکہ
مدار المہام بہادر۔

(۱۰) اعلیٰ حضرت کے ہمدرد کاب اسٹاف میں سے جنکو حکم ہوگا ماتھیون پر سوار رہیں گے
اور جن کو حکم ہوگا گھوڑوں پر سوار رہیں گے۔ (۱۱) اعلیٰ حضرت مبارکہ مدار المہام بہادر کے
مکان میں رونق افروز ہو کر قدامد وغیرہ کی سماعت فزاکر مراجعت فرماتے وقت بھی سواری
کے دستہ کا ویسا ہی انتظام رہے گا۔ جیسا کہ نہضت فرمائی کے وقت تھا (۱۵)
سڑکوں پر حسب عادت مستمر کو توالی کا انتظام رہے گا۔

(۱) شب میں بلڈہ و جیرون بلڈہ اور باغ عامہ وغیرہ ہر جگہ حسب مناسب روشنی کیجا ہوگی۔

مدار المہام بہادر
باغ عامہ

(۲) شب کے بعد جب سواری مبارک باغ عامہ کی طرف ہنہفت زماہوگی تو اس وقت بگی خاصہ مبارک کے ساتھ (چپکے گھوڑوں پر پوشملین ہونگے) باؤی گارڈ خاصہ سکنے ۵۰ سوار اور افریکن کیولری کے چاباش سوار کا اسکاٹ ہوگا۔ (۳) سواری مبارک کو ساتھ جناب صاحبزادہ صاحب شہزادہ رہیں گے۔ اور علی حضرت کے اساتذہ کرام ارکان کو حکم ہوگا وہ رہیں گے۔ تمام اداوارہ عہدہ قبل از قبیل باغ عامہ میں جا کر حاضر رہیں گے۔ (۴) راہ میں چند مقررہ مقامات پر جان نثار رعایا کے گردہ اپنے بادشاہ پر پھول پھنکار کرینگے۔ (۵) علی حضرت بگی مبارک سے اتر کر شامیاء میں قدم بوجہ فرماتے ہیں جناب کمیٹی جشن مبارک مہاراجہ مدارالمہام بہادر فرق مبارک پرستے روپیوں کی تہلکین مشہر کرین گے۔ اور تمام حاضرین دولون طرف اپنی مقررہ جگہ پر کھڑے رہ کر آداب بجالائینگے علی حضرت جلوس فرمانے کے بعد مہاراجہ مدارالمہام بہادر عالی بھول اجازت دیویشن کو بارگاہ اقدس میں پیش کریں گے۔ (۶) اس دیویشن میں تمام رعایا اوو باسٹ بنگان ممالک محروسہ سرکار عالی کی ہر قوم و گردہ کے پنجائیں شریک جلسہ رہیں گے۔ ان کا انتخاب کمیٹی انتظام جشن کرے گی۔ اور ان کے پروڈیویشن کا سلسلہ بھی مقرر کرے گی۔ اس دیویشن کے آگے مہاراجہ مدارالمہام بہادر رہیں گے۔ ان کے پیچھے جبار امیر زادے جن کو کمیٹی منتخب کرگی ایڈریس کا کیا سٹ ایسے ہو رہیں گے۔ ان کے پیچھے دیویشن کے ارکان رہیں گے۔ (۷) جس وقت مہاراجہ مدارالمہام بہادر عاملین کیا سٹ اور دیویشن کے ساتھ علی حضرت کے سامنے حاضر ہونگے اس وقت چوہدار آداب بجالاؤ کی صدارت کریں گے۔ مہاراجہ مدارالمہام بہادر عالی اور تمام حاضرین جلسہ اپنے اپنے اقامت کے حضور میں حب قاعدہ آداب بجالائیں گے۔ مہاراجہ مدارالمہام ایڈریس کے کیا سٹ کو اپنے ہاتھ سے پیشگاہ اقدس میں گزارنیں گے۔ دوایلیا ممالک جو علی حضرت کے دولون جانب کھڑے ہونگے وہ اس کیا سٹ کو علی حضرت کے

دست مبارک سے لیکر اور اس میں سے اڈریس نکالکر مہاراجہ مدارالہمام سرکار عالی کو دیگو
(۸) مہاراجہ مدارالہمام بہادر بعد حصول اجازت اعلیٰ حضرت کے سامنے کھڑے ہو کر
اس اڈریس کو پڑھیں گے۔ اس کا جواب جو کچھ اعلیٰ حضرت بنایا تے خسروانہ اپنی زبان
فیض ترجمان سے ارشاد فرمائیں گے اُسکو سب حاضرین دست بہ کھڑے رہ کر سنیں گے
اور اپنے آقا کے ارشادات پر پیروی فرمائیں گے۔ (۹) اڈریس پیش ہو کر جواب ارشاد
فرمانے کے بعد نقطہ ڈیپوٹیشن کے ارکان حسب مراتب یکے بعد دیگرے نذرین گزارنے
کی عہد حاصل کرینگے۔ (۱۰) نذرین ختم ہونے کے بعد سب حاضرین جلسہ درخواست
کرینگے اور واری مبارک پر بیٹھ کر اس طرح سے مراجعت فرمائے گی۔ (۱۱) بلکہ اور بیرون
بلدہ اور باغ عامہ میں کوٹوالی کا انتظام رہیگا۔ اور بمقام اڈریس جس قدر انتظام ضروری ہوگا
اُسکا بندوبست کمیٹی جنٹن کریگی۔ اسکاٹ کا انتظام کمانڈر فوج باقاعدہ کریں گے۔

پروگرام ۲۴۔ شوال ۱۳۳۳ھ بروز چہارشنبہ

پنجشنبہ کی مغرب کے بعد حسب عادت قدیمہ خلوت مبارک میں منگلی دربار ہوگا۔ ہکا
انتظام عادت کے مطابق کیا جائیگا۔ اور نذرین گزارائی جائیں گی۔
اس پروگرام کے بعد دوسرا پروگرام جو عیسٰی ۲۳۔ شوال ۱۳۳۳ھ کو شائع ہوا وہ ذیل
میں درج ہے۔

کوٹ سہ کلہ ۲۳ شوال روز چہارشنبہ

آج کی شب موافق پروگرام شائع شدہ حضرت نعل سبحانی باغ عامہ کے اڈریس ٹال
میں اپنی جان نثار رعایا کو اڈریس منظور فرما کر عزت بخشیں گے۔
جو وقت سواری مبارک حویلی قدیم سے جلوہ افروز ہوگی۔ وہاں سے تین تار منڈل
اور نو بت پہاڑ سے ۲۱ سلامی کے گولے چھوڑے جائیں گے۔
سابق کے پروگرام میں حکم اقدس والے مرقومہ ذیل تبدیلیاں ہوئی ہیں۔

دربار منگلی

کوٹ سہ کلہ
خسروی

پروگرام جنٹن

پنجشنبہ ۲۴۔ یوم راحت

شام کے ۵ بجے بنیاد محبوب ٹاؤن ہال باغ عامہ گارڈن پارٹی۔

شام کے چار بجے اعلیٰ حضرت کی سواری مبارک بنواری فیملی خاصہ بکھان مہاراجہ مدار المہام
بہادر رونق افروز ہوگی۔ پروگرام سواری حسب سابق رہے گا۔ سماعت قصاید

شام کو اڈریس علاقہ صرف خاص۔

اس کتاب کے ناظرین کو صرف پروگرام دیکھنے سے کچھ زیادہ لطف نہ آئیگا۔ ایسی ہی
جشن چہل سالہ کے واقعات سلسلہ وار لکھتے ہیں۔ پروگرام مین جشن کی ۸ تاریخ مقرر تھی۔ مگر
چونکہ اس سے ایک دن پہلے کی تاریخ ۷ سے نہایت ہی مبارک اور مسعود تھی اس لیے
۱۰ ہی سے جشن کا آغاز ہو گیا۔ اس دن اعلیٰ حضرت نے حویلی قدیم مین دربارہ منقذ فرما کر دارالمہام
اور امر کی نذرین قبول فرمائیں۔

۸۔ شوال کو جو جشن کی حقیقی تاریخ تھی کہ مسجد مین نماز کا سامان کیا گیا۔ ظلم جمعیت
اور دیگر افواج قدیم کی کے پاس جمع ہو گئیں اور بارہ بجے کے قریب اس کا نشان چار منار
کے پاس آگیا۔ سوا دو بجے اعلیٰ حضرت حویلی قدیم سے خلوت مبارک کو تشریف لے گئے۔
نوج باقاعدہ۔ فوج صرف خاص۔ فوج پانچواں۔ اور پولیس اضلاع سواری کے ہمراہ تھی۔ ٹہنیک

۳ بجے آپ گاڑی مین سوار ہو کر وہاں سے مکہ مسجد مین تشریف فرما ہوئے۔ اور نماز جمعہ
ادا کی۔ جب نماز پڑھ چکے تو ساڑھے تین بجے توپین سرہون مین اور بنگکان حضور عمار
مین سوار ہوئے۔ خواصی مین مہاراجہ مدار المہام تھے۔ صاحبزادہ ولی عہد بہادر کا ہاتھی
اعلیٰ حضرت کے بعد تھا باقی تمام امر گھوڑوں پر سوار جلوس مین موجود تھے۔ کسی وجہ سے
تواب خورشید الملک انام جنگ بہادر اور نواب افتخار الملک مختار الدولہ شہاب جنگ
بہادر شریک نہ ہو سکے تھے۔ غرض سواری مکہ مسجد سے روانہ ہو کر ایوان وزارت پہونچی
بندگان عالی وہاں اترے۔ مہاراجہ مدار المہام بہادر نے نذر پیش کی اور شب ۸ بجے

جمہدہ ۲۵

شعبہ ۲۶

کشمیر ۲۷

تک اپنے آقا اور ملک کے فخر کو اپنے بہان مہمان رکھنے کا انعام حاصل کیا۔ اس کے بعد پورے شاہانہ جلوس کے ساتھ تشریف فرما کیے غلوٹ مبارک ہوئے۔ واپس ہو کر امراء نے نذیرین پیش کین اور ہندگان والانے مشائخین سے ملاقات فرمائی۔

۱۹۔ شوال روز شنبہ کو گوگلکنڈہ کی پریڈ تھی۔ صبح سے تمام افواج باقاعدہ گوگلکنڈہ برگینڈ اسپیرٹل سروس ٹروپس وغیرہ۔ لنگر حوض کے میدان میں جمع ہونے لگیں ۳ بجے حضور پر پریڈ گراؤنڈ پر تشریف لے گئے سلامی سر ہوئی۔ محلات مبارک بھی بغرض ملا حلقہ تماشا موجود تھیں۔ پریڈ کے بعد شاہ وکرن نے کرنل نواب آفسر الملک بہادر ملک انڈر افواج کو سر پیچ عطا فرما کر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ ساڑھے چار بجے فوج واپس ہوئی۔

آج تاؤن ہال کا تنگ ہٹا رکھا جانا قرار پایا تھا مگر کسی دوسرے وقت کے لیے ملتوی رہا۔ ۲۰۔ شوال روز یکشنبہ کو غزاکو مکمل تقسیم کئے گئے اس کے سوا اور کوئی بات نہ ہوئی۔

۲۱۔ شوال روز دوشنبہ کو صبح کے ۸ بجے نواب سر آسمانجاہ بہادر کی فوج نے اس جشن مبارک کی سلامی دی۔ اس موقع پر نواب حسین الدین خان بہادر خاٹ نواب سر آسمانجاہ بہادر بھی موجود تھے۔ ۴ بجے انگریزی دربار منعقد ہوا۔ اس میں سوائے ایک دو امراء کے باقی تمام امراء دربار اور علاقہ سر کا عالی سب کے چند راجہ جی شریک تھے۔ صاحب ڈیوٹ

نے حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی طرف سے حضور پرنس آف ویلز کی جانب سے اور ویسارے دو گورنر جنرل ہٹ داؤر گورنر مدراس کی طرف سے مبارکباد دینے کے بعد اپنی جانب سے مبارکباد دی۔ دربار کے بعد گارڈن پارٹی ہوئی مگر صبح پر وگرام آج عصر خاص والون کا آڈریس پیش نہ ہو سکا۔ منظمی دربار ساڑھے سات بجے تک ہوتا رہا مہاراجہ مدار الہام نے جواہر نواب سالار جنگ بہادر نے جواہر اور تصویریں۔ نواب حسین الدین خان بہادر نے مکان واقع پہاڑی حضرت بابا شرف الدین صاحب قبلہ قدس سرہ اور جواہر کی کشتیاں نواب سلطان نواز جنگ بہادر نے دو گھوڑے دو بندو قین۔ دو دو شالے

اور ایک جینیہ (قیمتی پانچہزار روپیہ) اندراج کانپ نے جو اس پر بطور نذر حضور میں گزارا ہے۔
 ۲۲۔ شوال روز شنبہ کو صبح کے وقت طلباء مدارس لمبہ باغ عامہ جمع ہوئے۔
 ۸ بجے تک ہمارا اجراء المہام اور پھر صاحبزادہ بہادر تشریف لائے اور طلباء کو دعوت دی گئی
 ۱۰ بجے برخواست ہوئی شام کے ۴ بجے حضور پر نور خلوت مبارک سے جو کمرہ میں سوار ہو کر
 روانہ ہوئے۔ جلوس میں امراء دربار اور نوپ خانہ کے سوار کثرت سے موجود تھے سواری
 مبارک چار سار۔ پہنچ محلہ ایوان وزارت۔ سڑک تالاب میر محلہ جلو خانہ صمصام الدولہ۔
 گلزار حوض اور پھر گنھی ہوتی ہوئی افضل گنج کے پل پر پہنچی۔ جہاں آپ نے جدید گھڑی
 کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد رزیدنسی اور کتب خانہ مصنفیہ کی سڑک سے ہو کر فتحیدان
 تشریف لے گئے وہاں مردانہ کھیل ملاحظہ فرمائیے اور فتحیدان کے گہنٹہ گھر کا افتتاح
 فرمایا اس موقع پر بندگان عالی کے اعزاز میں توپیں سر ہوئیں اسکے بعد سواری سہارک
 خلوت کو روانہ ہوئی۔

۲۳۔ شوال روز چہار شنبہ آج بندگان عالی بغرض سماعت قصاید ایوان وزارت
 کو جانے والے تھے مگر جدید پروگرام کی رو سے وہاں کا جانا منسوی ہوا۔ اور اس روز
 شب کو تمام شہر میں عموماً اور چار سار۔ گلزار حوض۔ نیپل۔ افضل گنج۔ رزیدنسی۔ سڑک
 اسٹیشن اور عابد کی شاپ وغیرہ وغیرہ پر خصوصاً روشنی کی گئی۔ سڑک کے دونوں جانب
 گلاس لگائے گئے تھے اور حاجی کمائین نصب تہین تمام شہر گویا بقیہ نور بنا ہوا تھا۔
 باغ عامہ میں اور بھی زیادہ خصوصیت کے ساتھ روشنی کی گئی تھی۔ اور نشست کے
 لئے کرسیوں کا خاص انتظام تھا۔ چندہ دہندگان کے ٹکٹ پر جو نمبر تھا وہی ان کی نشست
 پر بھی تھا۔ باغ عامہ میں سوارے بندگان عالی اور صاحبزادہ ولی عہد بہادر کے اور کسی
 کی گاڑی کے جانے کی اجازت نہ تھی۔ باغ اور ایڈریس ہال کے تمام دروازوں
 پر پولیس کا خاص پہرہ تھا اور اندرون ہال فوجی افسروں کا انتظام تھا۔ ٹکٹ کے لحاظ

سے لوگ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے تھے۔ دربار ہال کے بیچ میں ایک چوڑا تخت نما بنایا گیا تھا۔ جو کہ زرد رنگ کے بیش قیمت کپڑوں سے سجایا تھا۔ اس پر بندگان حضور اور صاحبزادہ ولی عہد بہادر کے لیے طلائی و نفروسی کرسیاں رکھی تھیں۔ تخت کے پشت پر محلات مبارک کی نشست کا انتظام تھا اور اس کے دونوں جانب دو نوہین نہایت قرینے سے رکھی گئیں تھیں۔ صحن میں عوام کے لیے بھی سرخ پارچہ کا فرش تباہ عرض باغ پر بعینہ دوہن کی تشبیہ صادق آتی تھی جب نواب افتخار الملک مختار الدولہ شہناشاہ بہادر معین المہام کو تالی و تدبیرات و نواب شمس الملک بہادر وزیر افواج کے سوا دربار آصفیہ کے تمام امراء جمع ہو چکے تو صاحبزادہ بہادر تشریف لائے۔ اسکے بعد حضور پر نور تشریف فرما ہوئے مگر آتے ہی زمانہ میں تشریف لے گئے۔ ساڑھے ۴ بجے آپ مرصع بجواہر زیور زیب تن کیے ہوئے برآمد ہوئے اور طلائی کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ دوسری کرسی جو اس سے کسی قدر پیچھے بھی ہوئی تھی اس پر صاحبزادہ ولی عہد بہادر متمکن ہوئے حسب پروگرام ڈیپوٹیشن پیش ہوا۔ اور چار لڑکوں نے اڈریس کا صند و قچہ پیش کیا۔ اور اعلیٰ حضرت نے قبول فرما کر مبارک دعا دار المہام کو دیدیا تو مبارک راہ لے اڈریس پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت نے اڈریس کا جواب دیا پھر ارکان ڈیپوٹیشن نے نذرین پیش کیں اور سونے جاہزی کے پہول نثار کیے اعلیٰ حضرت کا فوٹو لیا گیا اور آپ کو مع صاحبزادہ صاحب کے پہولوں کا گہنا پہنایا گیا۔ بعد ازیں بندگان عالی حاضرین کا سلام لیتے ہوئے زمانے میں تشریف لے گئے اور امراء اپنے اپنے مکان کو واپس گئے۔ اس شب کی روشنی اور کیفیت مسرت کا اظہار امکان سے باہر ہے۔

۲۴۔ شوال روز پنجشنبہ کو مجلسی دربار تھا مگر سو قوف رہا اور ۲۵۔ اور ۲۶ کو بھی نہوا
۲۷۔ شوال روز یکشنبہ کو شام کے ۵ بجے حضور پر نور باسعادتہ کو تشریف لے گئے
وہاں تمام امراء و بار موجود تھے۔ جن کی معیت میں آپ نے محبوب ٹاؤن ہال کا ٹانگ بنایا

رکھا۔ سنگ بنیاد کے ساتھ علامہ مسرکار عالی کے ۴۱ اسکے جانتے مع اخبار شیردکن کا تازہ نمبر لکھا گیا۔
۲۸۔ شوال روز دوشنبہ کو آفتاب محل میں پارسیوں کی جانب سے تہنیتی ایڈریس پیش ہوا اور مہاراجہ مدارالمہام بھی شریک تھے۔

۲۹۔ شوال روز شنبہ کو شام کے ۵ بجے سے مہاراجہ مدارالمہام کے یہاں تقصید خوانی ہونے کو تھی چنانچہ امراء اور شعراء چار بجے سے وہاں جمع ہو گئے تھے مگر کسی وجہ سے بندگان عالی شب کے ۱۱ بجے سواری ہوئے۔ آپ کے ہمراہ صاحب زادہ بہادر بھی تھے۔ جلو میں جو ان پولیس اور علاقہ نظم جمعیت کا بدرقہ تھا۔ اور روشنی کا بھی خاص طور سے انتظام کیا گیا تھا چونے ۱۲ بجے پہنچ مکمل ہوتے ہوئے ایوان وزارت میں رونق افزہ ہوئے۔ امراء نے نذرین پیش کیں اور شعراء نے گوہر نظم نثار کیے ایک بجے کو قریب مجلس برخاست ہوئی۔ ۳ بجے صاحبزادہ صاحب کنگ کو بھی کو اور ۴ بجے بندگان حضور جو ملی قدیم کو تشریف لے گئے۔

۳۰۔ شوال روز چہار شنبہ کو دن کے چار بجے علاقہ صرغیہ خاص کا ایڈریس پیش ہونے والا تھا۔ اور متوسلان صرغیہ خاص اور امراء حاضر ہو گئے تھے مگر کسی سبب سے ایڈریس کا پیش ہونا ملتوی رہا۔

یکم ذیقعدہ روز پنجشنبہ کو صرغیہ خاص کے ایڈریس پیش ہونے کی باری آئی امراء اور دوسرے ارکان کل ہی سے جمع نہ ہوئے ۴ بجے دن کے ایڈریس نہایت دسوم دہام کے ساتھ پیش ہوا اور معزین نے نذرین گزرائیں۔ اسکے بعد فوٹو لیا گیا۔ پانچ بجے سب لوگ رخصت ہوئے۔ آج ہی شب کے ۱۱ بجے منٹلی و رہا رہا ہونا قرار پا تھا۔ چنانچہ سوائے امراء بائیکاٹ سب امراء موجود تھے۔

۲۔ ذیقعدہ روز جمعہ کو صبح کے ساڑھے چار بجے علیحضرت جو محلہ میں برآمد ہوئے۔ جوامر اکل سے جمع تھے انہوں نے نذرین پیش کیں بعض لوگ نذر دینے سے باقی بھی رکھ کر

نزدون مین دوسو چھپین اشرفی اور ۶۰۰۶ روپیہ داخل ہوئے اور ۳۰۴ اسم خطاب سے سرفراز ہوئے۔ سرفرازی کی رانی، جلم جیکا بالی صاحبہ جنہوں نے ہاتھی نذر دیا تھا وہ بھی خطاب سے سرفراز کی گئیں۔ ۵ سببے دربار برخواست ہوا۔

جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک کے متعلق جریدہ غیر معمولی مورخہ ۳۰ - بہمن ۱۳۵۱ مطابق ۱۹ اشوال سے لیکر ۲۴ ماہ مذکور تک تمام مہاکام محروسہ سرکار کا کے دفاتر کو تعطیل دی گئی تھی۔

جشن چہل سالہ کے متعلق بیان چند امور کا اندراج غالباً بے موقع نہ ہوگا وہ یہ ہیں -
(۱) محبوبہ ٹائون ہال پر لوکل فنڈ کے روپیے اور رعایا کے چندے کا تقریباً دو لاکھ روپیہ اندازہ کیا گیا ہے۔ (۲) پربھنی کے تالاب کے لیے (مس) قیام بیت العذورین کے لیے (عسب) تقسیم خیرات کے لیے (مس) مسجد کے اماموں کے لکھنؤ اسکول غریبوں کو کھانا کھلانے کے لیے (اصحاب) ایڈریس ہال اور تعمیر انجمنی تعمیر کے لیے (مس) آتش بازی اور روشنی کے لیے (عسب) روپیہ کی منظوری ہوئی۔ (۳) ایڈریس کاسٹ ملانی کرسی وغیرہ جو رعایا کی جانب سے بارگاہ خسروی میں گزرائی گئیں ان پر صلہ روپیہ صرف ہوا۔ (۴) دربار ہال میں تین ہزار نشستوں کا انتظام تھا۔ راجگان

سمستان چار اور معین المہام بہادر ان کو دس زائیکٹ دے گئے تھے۔ (۵) صدر مجلس بدھ سے ۲۰ - اور دیگر محاسب سرکار عالی سے ۲۰ - جملہ ۴۰ قیدی رہا کیے گئے۔ اس موقع پر نیا ش بھی کی گئی تھی جبکہ مفصل ذکر ہم نے بلغ غامہ کے ساتھ کیا ہے۔

۱۵ ذی الحجہ ۱۳۵۲ ہجری جمعہ کو ایسے وقت میں جبکہ کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ حضرت نظام النساء یکم صاحبہ نے صبح کے ۹ بجے مرضِ دق سے انتقال فرمایا۔ بندگان عالی اس وقت حضور پرش آفت ویز کے ہمراہ سکندر آباد کے میدان میں فوجِ ملاحظہ فرما رہے تھے۔ اس خبر کو سنکر آپ فوراً وہاں سے روانہ ہوئے اور اپنی جاہتی بیٹی کے غم میں تمام کام یک قلم

موتوفت فرما دئے۔ صاحب زادہ سی صاحبہ شام کے ۶ بجے مکہ مسجد میں دفن ہوئیں۔
 وفات کے وقت اعلیٰ حضرت۔ صاحبزادہ صاحب نواب ظفر جنگ اور نواب امام بخش
 کے سوا تمام اہل ارادہ و بار آصفیہ موجود تھے شہزادہ ویز بہادر نے بھی اپنے اساتذہ
 کے دیسی افسردہ کو اپنی جانب سے شریک کیا تھا اور شاد دکن کو پر سادینے کے لئے
 نہ صرف آپ ہی تشریف لائے تھے بلکہ اپنی محترم بی بی کو محل شاہی میں ہی ہی غرض سے
 روانہ کیا تھا شہزادہ صاحب کے اغراض میں جو ڈر ہوئے والا تھا اور جس پریشانی
 کا انتظام ہوا وہ آپ نے موتوفت فرما دیا۔ صاحب زادہ سی صاحبہ کے اظہارِ غم کیلئے
 بذریعہ نثر فروردی ۱۳۱۵ء تک ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۱۵ء کے جریدہ اعلامیہ غیر معمولی
 کے ذریعہ سے تمام دفاتر کا رعالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی جس کی تعمیل سوم کے
 روز ہوئی۔

۱۔ جمادی الاول روز دوشنبہ کو صبح کے چھ بجے حویلی قدیم میں ہندوگان عالی پر
 و بائی انتر محسوس ہوا جبکی وجہ سے عام طور پر پچھنی پھیل گئی تمام اہل ارادہ و بار اور عہدہ دار
 مزاج پرسی کے لیے تشریف لے گئے اور صدقات تقسیم ہوئے۔ ۲ بجے مزاج کو
 کسی قدر سکون ہوا۔ اس کے چند روز بعد اعلیٰ حضرت ایک عرصہ تک حویلی قدیم میں ہزار با
 غراب کو کھانا کھلاتے رہے اور رمضان میں روزہ داروں کو بلکہ کی تمام مسجدوں میں سحر کی اور
 افطار کے لیے بریانی پہنچاتے رہے۔ اسی سہ ماہ میں بذریعہ جریدہ غیر معمولی سورخہ ۳۴ و ۳۵
 ۱۳۱۶ء تک ۱۳۲۲ء کے ایام میں تغیر و تبدل واقع ہوا۔

۲۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ء روز یکشنبہ شب کے ۸ بجے حویلی قدیم میں آپ کا مزاج
 سورہنی کی وجہ سے ناساز ہوا۔ دوسرے روز دن کے ۲ بجے افادہ ہوا۔ تمام اہل ارادہ ریاست
 نے صدقات وغیرہ داخل کیے۔

اس وقت ہندوگان عالی مدظلہ العالی کی عمر ۴۴ سال کی ہے زمانہ حکمرانی سے اس وقت

نہاں آپ نے نہ صرف اپنی ہی فکر دی میں عزیز رہے ہیں بلکہ تمام ہندوستان کا کوئی ایک
 شہر بھی ایسا نہ نکلیگا جہاں آپ کے نام لیا اور دعا گو نہ ہوں حیدر آباد کے کسی حکمران
 کا زمانہ ایسا چلین نہیں گزرا۔ امور مملکت میں آپ نے اپنی توجہ سے جو اصلاحیں کیں
 وہ آپ کی میدار مغزی اور قابلیت کی دلیل ہیں۔ رفاہ عام اور رعایا کی فلاح و بہبود میں آپ
 ہمیشہ دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ہر سال لاکھوں روپیہ کی امداد فرماتے ہیں۔ آپ نہ صرف
 اپنے خیر خواہوں کی قدر و منزلت فرماتے ہیں بلکہ دشمنوں پر بھی معمولی تنبیہ کے بعد رحم کرتے
 ہیں تمام دنیا میں صرف حیدر آباد اور حیدر آباد میں صرف ہندوگان عالی ہی اس بات پر فخر فرماتے
 ہیں کہ جن لوگوں سے آپ ناراض ہوئے ان کے ساتھ بھی مہربانی سے پیش آئے
 اوسکے پچھلے حقوق پامال نہ کیے بلکہ گھر بیٹھے اوسکے دربار سے مقرر فرما دے آپ کا شمار
 ملک کے علم دوست رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ آپ عربی۔ فارسی۔ اور انگریزی میں اچھی
 طرح گفتگو فرما سکتے ہیں اور اوروں کے بے بدل استاد ہیں۔ آصف تخلص دینے میں
 مذاق سخن ہی بدرجہ اتم رکھتے ہیں۔ اور اصناف نظم پر قادر ہیں۔ شاعری میں آپ
 ہندوستان کے مسلم الشہوت استاد فصیح الملوک و آراغ دہلوی مرحوم کے شاگرد ہیں چند شعر
 درجہ ناظرین ہیں۔

وہل میں تلخ بھی دشنام مرا دیتے ہیں	کون سے دلوں کو ہم دل سودا دیتے ہیں
ایسے لوگوں میں نہیں ہم کہ نہیں نہ کریں	مرد جو کہتے ہیں وہ کر کے دکھا دیتے ہیں
وہ شہادت کو سمجھتا ہے حیاتِ جاوید	زندگی آپ تو عاشق کی بڑا دیتے ہیں
دل مرا کس نے چرایا ہے تباہی محکو	زائچہ کہنے کے جو نام سنا دیتے ہیں
جان کیونکر تجھے دید و نہ خدا کا چہر	کیا برائی بھی امانت کو لٹا دیتے ہیں
وہ گئے دن جو اسے کسو تسمہ آئندہ پہر	اب تو آصف کو وہ جھڑکی دیتے ہیں
بھی ہے دہم زما نہیں جا بجا کسی	دیگر ہند ہی ہے داک ترسی من کو سوا کسی

وہ جو روحش بھی دوسرے میں تھا خدا جانے
نماز کس نے ادا کی ہوئی تھا کس کی
نہیں بھی اس کی خبر ہے وہ کون ہو ایسا
بند ہی ہوئی ہے نہ نینیں یہ کون کی
نہ جان کا ہے بھروسہ نہ عمر دستہ کا
یہ بڑا ہوئی کس کی وہ آتش ناک کی
جو کامیاب ہو کوئی یہ غیب اس کا
نہیں قبول کی آصف نے اتنا کس کی

یہ خوشکار کا بھی آپ کو از حد شوق ہے اور آپ نے متعدد دہائیوں کا شکار کیا ہے۔
نشانہ اندازی۔ نیز بازی شمشیر زنی۔ اور شہسوار میمنہ آپ کو خاص مگر یہ اصل ہے۔ غرض
آپ کی ذات ستودہ صفات میں تمام خوبیاں جمع ہیں۔ خداوند عالم آپ کی عمر میں ترقی عطا فرماوے
اور ہمیشہ رعایا کے سر پر قائم رہے۔

بندگان عالی کے زمانہ میں جو عمارتیں تعمیر ہوئیں یہاں ان کا ذکر بھی دلچسپی سے
خالی نہیں۔ چوک کمارت باغ اور گنبد کمر باغ عام۔ ایوان سیٹ آباد۔ سرور مگر سسل
روکوٹا یا سیوہیل اسکول) شہر کا گاہ ملک پیٹھ۔ سرور دیا حسین بنی محل۔ مہینی علم کی کمان
محبوب گنج زمانہ اسپتال۔ درگاہ شاپ۔ پہلک درگس آفس۔ گنگا کوٹھی۔ باغ عدن
یا ایڈن گارڈن۔ ڈاکٹر لاڈ کا ہنگامہ۔ سیچ گات کا ہنگامہ۔ فلک نما۔ سنٹرل جیل واقع چنیل کوٹہ
محل سنگم پلی۔ چار تالاب سکندر آباد ان میں چند عمارتیں خریدی بھی گئیں اور بہت
سی ان کے سوا اور خریدی بھی گئیں۔ قطب شاہوں کی قدیم عمارتوں کی مرمت ہوئی۔
سرکین تعمیر اور کشادہ کی گئیں بلکہ مین دوکانات ایک ہی وضع پر بنائی گئیں پل بنے
اور کچھ عمارتیں تعمیر ہوئیں۔ لالہ دروازہ کشادہ کیا گیا۔ مکہ مسجد کے قریب بیچ محلہ سو
ملا ہوا ہنگامہ نواب ناظم الملک کے معرفت تعمیر ہوا اور ان جگہوں میں، اس سوال ۱۳۳۲ء
جن جن جیل سالہ مبارک کے موقع پر اندون مکہ مسجد کے بڑے نظر کی غرض سے دیکھ
لگائے گئے حدودہ افضل گنج پر پہلک ٹاور تعمیر ہوا۔ فتح۔ یدان میں ٹکراک اور تعمیر
ہوا۔ پرانی حویلی میں بھی عمارتیں تعمیر ہوئیں۔

اعلیٰ حضرت کی اولاد کو اور ان کا ذکر ان کا ذکر ہو گا۔ صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر آپ کے ولیعہد بنے۔

صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر ولیعہد

آپ سالخ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ بروز شنبہ کو مغرب کے ۹ بجے جوہلی قدیم میں پیدا ہوئے۔ ۲۵ شعبان سنہ ۱۳۰۳ کو آپ کا نام عثمان علیخان رکھا گیا اور رسم جلد ادا ہوئی۔ اس تقریب میں نواب سالار جنگ ثانی مدارالمہام نے حضور میں جہولاد داخل کیا۔ تین ذیقعدہ ۱۳۰۳ بروز یکشنبہ کو عشرت محل کی خواجگاہ میں مولوی نورالحسین صاحب کے ذریعہ سے رسم لہجہ سنہ ۱۳۰۳ جمادی الثانی ۱۳۰۳ بروز چہار شنبہ کو رحمت علی فرزند بادشاہ علی اصلاح ساز کے ہاتھ آپ کا خفہ کیا گیا اصلاح ساز نے اس خوشی میں جوڑا اور نقدی بانی۔ عربی اور فارسی تعلیم کے لیے مولوی انوار اللہ خان بہادر۔ سلطان العلماء مولوی سید علی خوشنری مرحوم اور نواب عابد الملک مولوی سید حسین بلگرامی مقرر کیے گئے۔ ۶۔ ربیع الاول ۱۳۰۳ھ کو سترنی ایجنٹن بمبارہ و الصلحہ کلدر آپ کی انگریزی تعلیم کے لیے مقرر ہوئے۔ ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۰۳ کو اور اعلیٰ حضرت کے ہمراہ لاہور گورنر جنرل کی ملاقات کے لیے کلکتہ تشریف لے گئے یکم صفر ۱۳۰۳ کو بغرض تعلیم و تربیت آپ کا قیام کنگ کوٹھی میں قرار پایا۔ یہ کوٹھی بنگال عالی نے نوکیل یا بنگال محمد کمال خان بہادر سے خرید فرمائی تھی۔ اسی سنہ ۱۳۰۳ شوال کو مغرب کے قریب آپ نشانہ اندازی کر رہے تھے آپ کے ہاتھ ہی میں یکایک بندوق پھٹ گئی مگر خدا کا شکر ہے کہ آپ محفوظ رہے۔

۱۹۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۳ھ معزم والد کے ساتھ بغرض شرکت دربار تاجپوشی ایڈورڈ ہفتم دہلی تشریف لے گئے۔ بارہ شوال ۱۳۰۳ کو آپ کنگ کوٹھی میں مٹیاں

بھانڈے ہوئے گھوڑے سے گر گئے مگر بدھنل خدا ہر طرح نصرت گزری۔ ۱۹ صفر ۱۲۲۵ھ کو ایٹن گارڈن میں آپ کا عقد سرشت ۸ زادہ جہانگیر بادشاہ کی صاحبزادی سے ہوا۔ اور جلد ۵ غیر معمولی مورخہ ۱۳۰۳ خرداد ۱۵۱۵ھ ف ۲۱ صفر ۱۲۲۵ھ کے ذریعہ سے تمام دفاتر میں ایک دن کی تعطیل رہی ۲۴ شعبان ۱۲۳۵ھ بروز شنبہ صبح کے ساڑھے ۹ بجے صاحبزادہ صاحب بغرض تبدیل آب و ہوا بلدہ سے چھوٹی لہن پراونگ آباد تشریف لے گئے۔ ہمراہی میں نواب صادق جنگ مہتمم خزانہ صرف خاص۔ مسٹر بی اجرن استاد انگریزی۔ نواب ممتاز الدولہ بہادر کمانڈنگ انفرمیشن۔ صرف خاص کے علاوہ دیگر اسٹاف بھی تھا۔ ۲۸ شعبان سنہ ۱۲۳۵ھ بروز شنبہ صبح کے ساڑھے سات بجے واپس بلدہ ہوئے۔ صاحبزادہ صاحب اردو فارسی اور انگریزی میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ اور شانہ اندازی اور شہسواری کا بھی اکچونق ہے۔

پہلے آپ کے اتالیقی میں نواب اقبال یار جنگ۔ نواب فیروز یار جنگ اور نواب صادق جنگ مقرر کیے گئے تھے مگر اول الذکر دو اتالیقوں کی وفات کے باعث شہباز جنگ اور شہ نور جنگ اتالیق مقرر ہوئے۔ لیکن کسی خاص وجہ سے اوائل الخمر ۱۲۳۵ھ میں شہباز جنگ اسی خدمت سے علیحدہ کئے گئے۔

۸۔ محرم ۱۲۳۵ھ بروز پنجشنبہ کو شام کے پانچ بجے کنگ کوٹھی کے مقفل انواب مکرم الدولہ کا بنگلہ آپ کے مشکوے معلیٰ میں صاحب زادہ تولد ہوا۔ اور ۱۲ صفر ۱۲۳۵ھ بروز شنبہ کو جب الحکم علی حضرت قدر قدرت اس تقریب مسعود میں تمام دفاتر مالاک محروسہ سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی۔

۱۵۔ ذیقعدہ ۱۲۳۵ھ بروز شنبہ رات کے گیارہ بجے (کنگ) کوٹھی دوسرے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اور ایک یوم کی تعطیل پھر یلہ جبریدہ غیر معمولی مورخہ ۲ راسفندار ۱۲۳۵ھ تمام دفاتر سرکار عالی کو دی گئی۔ ۲۵۔ محرم ۱۲۳۵ھ بروز جمعہ آٹھ بجے کنگ کوٹھی (تیسرے

کشتن پر شاد بہادر کے علاوہ اندر لوگ بھی ہمارے ہستے اور تمام امرا اور عہدہ داروں نے اعلیٰ مرتبہ کی خدمت میں نذرین پیش کیں۔ تمام دفاتر کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی۔ ماہ شعبان سنہ ۱۰۸۱ کو رسم بخت چٹوان ادا ہوئی۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۰۸۱ بروز شنبہ کو صاحبزادہ کا انتقال ہوا۔

(۲) ۱۰۸۱ سنہ جمادی الثانی سنہ ۱۰۸۱ بروز سبت بیہشت کے ۹ بجے حویلی قدیم میں دوسرے صاحبزادے صاحبہ تولد ہوئے آپکا ذکر جلد ۱۰ لکھا جا چکا ہے۔

(۵) ۲۸۔ ربیع الثانی سنہ ۱۰۸۱ بروز شنبہ دن کے پونے ۲ بجے خواجگاہ میں تیسری صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئیں اور ۱۰۔ رمضان سنہ ۱۰۸۱ کو رسم چٹوان ادا ہو کر آصف النسا بیکم نام رکھا گیا۔ اور نواب سالار جنگ ثانی مدار المہام نے جھولا داخل کیا۔

(۶) ۲۲۔ رمضان سنہ ۱۰۸۱ بروز جمعہ کو قلعہ گوگندہ میں چوتھی صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئیں جنہوں نے عالم شیر خوارگی میں انتقال فرمایا۔

(۷) ۲۶۔ جمادی الاول سنہ ۱۰۸۱ بروز یکشنبہ صبح کے چار بجے خواجگاہ میں تیسری صاحبزادہ صاحبہ تولد ہوئے اور ۲۸ ماہ مذکور روز شنبہ کو صبح کے ۹ بجے انتقال کر گئے۔ (۸) ۹۔ رمضان سنہ ۱۰۸۱ بروز دو شنبہ مغرب کے ۴ بجے حویلی قدیم میں پانچویں صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئیں اور نام سکندر النسا بیکم رکھا گیا۔ ۳۳۔ ربیع الثانی سنہ ۱۰۸۱ بروز پنجشنبہ دن کے ۳ بجے انہوں نے انتقال فرمایا۔

(۹) ۲۹۔ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۱ بروز شنبہ کو عشرت محل میں چھٹی صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئیں اور ۱۱۔ ربیع الثانی سنہ ۱۰۸۱ بروز پنجشنبہ کو حوض النسا بیکم نام رکھا گیا۔ اور ۱۱۔ ربیع سنہ ۱۰۸۱ کو بخت چٹوان کا رسم ادا ہوا۔ ۱۵۔ رجب سنہ ۱۰۸۱ بروز جمعہ کو مولوی انوار اللہ خان بہادر نے رسم بسم اللہ خوانی ادا کی۔

(۱۰) ۸۔ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۱ بروز پنجشنبہ کو صبح کے ۴ بجے چوتھی صاحبزادہ صاحبہ تولد ہوئے اسی خوشی میں تمام دفاتر سرکاری کو (۱۱) ماہ مذکور کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی۔

بھتی ۱۹ ماہ مذکور کو میر عبد اللہ علیخان نام رکھا گیا۔ اور ۱۱۔ رجب ۱۱۳۱ھ بروز شنبہ بوقت مغرب انہوں نے انتقال کیا۔

(۱۱) ۲۰۔ جمادی الاول ۱۱۳۱ھ بروز شنبہ شب کے ۸ بجے عشرت محل میں ساتوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئیں۔ اور ۲۶ ماہ و سہ ماہ کو انتقال فرما گئیں۔

(۱۲) ۳۰۔ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ بروز جمعہ کو محل ڈھالیہ جن میں آنکھوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئیں اور ۲۲۔ جمادی الثانی ۱۱۳۱ھ بروز شنبہ کو پونے چار بجے انہوں نے انتقال فرمایا۔ (۱۳) ۹۔ شعبان ۱۱۳۱ھ بروز چار شنبہ دیوڑھی محل خاص میں پانچوین صاحبزادہ صاحبہ تولد ہوئے اور ۱۲ ذی الحجہ ۱۱۳۱ھ کو انتقال فرما گئے۔

(۱۴) ۱۶۔ شعبان ۱۱۳۱ھ بروز چار شنبہ کو دیوڑھی محل خاص میں چھٹے صاحبزادہ صاحبہ تولد ہوئے اور ۲۳۔ رمضان ۱۱۳۱ھ کو انتقال فرما گئے۔

(۱۵) ۲۔ رمضان ۱۱۳۱ھ بروز پنجشنبہ صبح کے ۸ بجے محل لنگم پلی میں ساتوین صاحبزادہ صاحبہ تولد ہوئے اور ۱۴ ذی الحجہ ۱۱۳۱ھ بروز شنبہ کو فادر علیخان نام رکھا گیا۔ اور ۸۔ رمضان ۱۱۳۱ھ بروز یکشنبہ شب کے ۱۱ بجے کوہ مولائے آپ نے انتقال فرمایا اور ۹ ماہ مذکور کو صبح کے ۹ بجے آپ کو مسجد کے شاہی مقبرے میں سپرد خاک کیے گئے۔

(۱۶) ۱۳۔ صفر ۱۱۳۱ھ بروز سہشنبہ صبح کے ۸ بجے دیوڑھی محل خاص میں آنکھوین صاحبزادہ صاحبہ تولد ہوئے اور ۲۲ ماہ مذکور بروز چار شنبہ کو میر غلام محی الدین خان نام رکھا گیا۔ اور ۲۱۔ جمادی الاول ۱۱۳۱ھ بروز پنجشنبہ شب کے ۲ بجے آپ نے انتقال فرمایا اور دوسرے روز صبح کے ۷ بجے آپ حضرت خٹہ نشا صاحبہ کی درگاہ میں سپرد خاک کیے گئے۔

(۱۷) ۸۔ رجب ۱۱۳۱ھ بروز چار شنبہ کو حویلی قدیم میں نوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئیں اور ۱۶۔ جمادی الاول ۱۱۳۱ھ ہجری کو داور النساء بیگم نام رکھا گیا اور ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ کو مولوی انوار اللہ خان بہادر نے عشرت محل میں آپ کی رسم بمثلہ غانی ادا کی۔

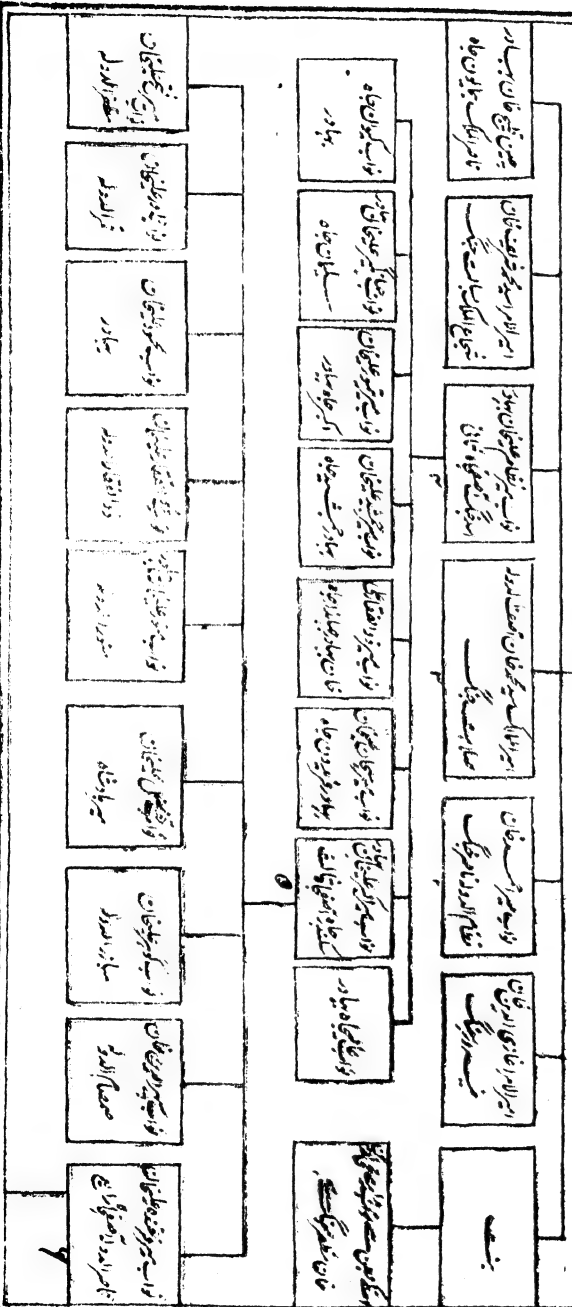
(۱۸) ۹۔ رجب ۳۲۵ھ روزِ شنبہ دن کے ۲۔ ایک عیلمی قدیم مین نوزین صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے۔ ۳۱ توپوں کی سلامی سر ہوئی۔ تمام امرا نے نذرین گزرائیں اور دیگر عہداران وغیرہ کی نذر وں کا سلسلہ کئی دن تک رہا۔ تمام دفاتر سرکار عالی کو ۲ یوم کی تعطیل بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۶۔ مہر ۳۲۵ھ دی گئی۔ ۱۵۔ شعبان سنہ ۱۰۸۰ھ کو الہی بیگم صاحبہ نے مانجہ داخل کیا۔ ۱۹ شعبان سنہ ۱۰۸۰ھ کو چلہ کا رسم ادا ہوا۔

(۱۹) ۱۰۔ رمضان ۳۲۵ھ روزِ جمعہ شب کے ۱۰۔ ایک عیلمی قدیم مین دسویں صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے۔ اس کی نہایت مین تمام توپ خانوں سے ۲۱ توپ سلامی کی سر ہوئیں۔ اور تمام امرا و جاگیرداروں نے نذرین داخل کیں۔ اور تمام دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی اور ۱۶۔ شوال سنہ ۱۰۸۰ھ کو رسم چلہ ادا ہوا۔

دفاتر سه جلدی افغانی و دولتی

نظام الملک المعنی و اولاد

پدرش ۳۳ بجای افغانی و دولتی



تختہ فرار و ایان سلطنت آصفیہ

تاریخ واصل	نام فرمان روا	تاریخ واپس	تاریخ واپس	تاریخ واپس	تاریخ وفات	مرت عمر					مرت حکومت	
						سال	ماہ	روز	سال	ماہ	روز	سال
۱	نواب میر قمر الدین خان فتح جنگ نظام آباد آصف جاہ منقشت آب	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۲	۱۰	۲۸	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲	نواب میر احمد خان ناصر جنگ نظام آباد آصف جاہ منقشت آب	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۲	۱۰	۲۸	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۳	نواب ہدایت علی الدین خان ظفر جنگ نواب سید محمد خان صلابت جنگ نظام آباد	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۲	۱۰	۲۸	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۴	امیر المملکت خلیف سوم نواب منقشت آب	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۲	۱۰	۲۸	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۵	نواب میر نظام علی خان فتح جنگ نظام آباد نظام المملکت آصف جاہ ثانی خزان آب	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۲	۱۰	۲۸	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۶	نواب سید محمد رضا میر علی کریم علی گنجی آصف جاہ ثالث منقشت آب	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۲	۱۰	۲۸	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۷	نواب ناصر الدولہ میر فتح علی خان بیجاپور	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۲	۱۰	۲۸	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۸	نواب فیصل الدولہ میر فتح علی خان بیجاپور	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۲	۱۰	۲۸	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۹	نواب میر محبوب علی خان بیجاپور	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۱۰۸۲ھ ۱۲۳۳ھ	۲	۱۰	۲۸	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

(نوٹ) ۱۔ شہید ہوئے ۲۔ بیدرین وفات ہوئی اور وطن ہوئے ۳۔ قلمی طور پر بیدرین پیدا ہوئے
 ۴۔ راجہ انانی لکھنؤ اور شہنشاہ کو جو جوگی ویرا کے گھر میں لارڈ رین پون کے آپ کے حکمرانی کے سبب سے

صرف خاص کی ابتداء اور تاریخی و ضروری امور

فصل ۴

عہد نواب ناصر الدولہ غفران منزل میں صرف خاص کی بنیاد ایک جدید طور پر قائم کی گئی کیونکہ مالک ریاست کے اخراجات اقرباء دربار وغیرہ کے مصارف کیلئے خزانہ عامہ ایک نقد رقم ہمیشہ گزاری جاتا کرتی تھی جسکو غفران منزل نے اپنے عہد حکومت میں ان ہی اخراجات ایک حصہ کے معاوضہ میں چند تعلقات علیہ ذکر کے صرف خاص کے نام سے موسوم فرمایا تھا۔ اس کا خاص سبب یہ تھا کہ اُس وقت تک تدبیر پر تحصیل وصول کا قاعدہ جاری نہ تھا جسکی وجہ سے خزانہ عامہ میں ہر وقت کثیر رقم کے ملنے میں تعویق ہو کر تھی رفتہ رفتہ اس میں اور کمی و ترسکی زمینات قطعات دیہات وغیرہ شامل ہوتے رہے۔ جسکی مجملہ تفصیل لکھی جاتی ہے۔

۱۔ حضرت کے بذاتہ خرید زمینات و قطعہ جات وغیرہ ۲۔ بیگمات و دیگر اقرباء کے زر خرید قطعہ جات و جاگیرات وغیرہ جن کے انتقال کے بعد کوئی خاص وارث نہ ہوا تھا۔ ۳۔ وہ تعلقات صرف خاص جو ۱۲۶۲ھ میں اضلاع دیوبند و مغل پورہ کے ساتھ شامل ہو گئے تھے اور ۱۲۸۵ھ میں جب اُن اضلاع مفوضہ ملک امانی برار سے واصل مسترد ہوئے تو ان ہی اضلاع مستردہ سے چند تعلقات صرف خاص میں بھی شامل ہوئے۔ ۴۔ سمستان شولپور یہ وہی سمستان شولپور ہی جبکہ راجہ سرکار عالی کا خراج گزار تھا اور جس نے ۱۲۸۵ھ میں سرکار انگریزی سے بغاوت کی تھی جس میں سرکار عالی کی فوج کنگرٹ بھی گئی تھی بعد ازاں سمستان مذکور سرکار انگریزی نے سرکار عالی کے تفویض کیا جسکی اس وقت سے ۱۲۸۵ھ کے بعد آمدنی تھی۔ ۵۔ اس وقت سے اس زمانہ تک اس طرح قطعہ جات جاگیرات وغیرہ صرف خاص میں داخل ہوا کرتے ہیں۔

ابتدائی فنڈ

صرف خاص کا انتظام ناصر الدولہ غفران منزل اور نواب افضل الدولہ مسندت مکان کے عہد میں خاص ذات حضرت سے متعلق تھا۔ اور امر اور قبول اشخاص اسکا انتظام کرتے تھے جلاوہ برین جو طریقہ ملائکہ دیوانی میں مالگناری کا تھا وہی طریقہ صرف خاص کے تعلقات میں بھی جاری تھا۔

بعد انتقال نواب افضل الدولہ نہ صرف مکان صرف خاص کا اہتمام علاقہ دیوانی سے تعلق ہوا۔ اور
سالار جنگ اول مدار المہام نے جو چیز بالنی المصلحت نائب ریاست بھی تھے تعلقات
صرف خاص کا انتظام اُن جدید اصول پر کیا جن پر اضلاع دیوانی کا انتظام ہوا تھا علاوہ اس کے
اور بہت سی سببیں مفید اصلاحیں کیں۔ چنانچہ سلاطین میں صرف خاص کے دو ضلع ایک ضلع اطراف
اور دوسرا پانچ مقرر کیا۔ اور اُن پر ایک ایک تعلقدار مقرر کیا گیا۔ اخراجات صادر
سہ بناری کا طریقہ موقوف ہوا۔ مگرانی کے لیے بھی ایک عہدہ دار مقرر ہوا جو ناظم داخل ہتہم تعلقات
صرف خاص کے نام سے موسوم تھا۔ علاقہ دیوانی کے محکمات کی طرح عدالت۔ کوٹوالی۔ تبریت۔ صفائی۔
مدارس وغیرہ اضلاع صرف خاص میں بھی قائم کیے گئے اور صرف خاص کا علاقہ دفتر بھی ۲۲ بجورہ اور
میں قائم کیا گیا۔ جسکے مہتمم اکرام جنگ بدر الدولہ ہوئے۔

۱۲۴۹ء میں ایک تنقل عہدہ دار مقرر ہوا جو مقوم صرف خاص کے نام سے موسوم ہوا۔
بعد نشینی علی الصلحت نے بموجب عہدہ دار قدیم نفس نفس صرف خاص کے کاغذات ملاحظہ
فرما کر شروع کیے۔ اس وقت تک جس قدر فرامین اور احکامات صادر ہو کر تھے وہ ارشادات
زبانی اور مختلف ذرائع سے صادر ہوتے تھے۔ اور ایسے احکام کے مضبوط رکھنے اور اجر الی
احکام کے لیے کوئی خاص عہدہ دار مقرر نہ تھا۔ لیکن منشی کے چار ماہ بعد پیشکار سے حکم ہوا
کہ متمدنی صرف خاص کے کاغذات متمدن حضرت کے ذریعہ سے پیش ہوا کریں۔ اور اس جگہ پر
مونس جنگ بہادر (سیّدین بلگرامی) کا تقرر ۱۴ شعبان ۱۲۹۳ء کو عمل میں آیا۔

انظامات میں وقتاً فوقتاً ردوبدل بھی ہوا کیا۔ چنانچہ ۱۲۹۳ء میں ناظم داخل ہتہم تعلقات
صرف خاص کا عہدہ موقوف کیا گیا۔ اور اُس کا علیہ صدر المہام سرکار عالی کے دفتر میں تشریف ہوا۔ اور
جب ۱۲۹۹ء میں صدر المہامی بھی موقوف ہوئی۔ اور مجلس مالگزار سی قائم ہوئی تو یہ عہدہ مالگزار کی
تحتل ہوا۔ صرف خاص کے اکثر تعلقات متفرق طور پر فاصلہ سے واقع تھے اس وجہ سے اہل ان
اضلاع صرف خاص کی پورے طور پر نگرانی نہیں ہو سکتی تھی چنانچہ اس وقت کے ذمہ کے لیے

۱۲۹۵ء میں ایک مجلس قائم ہوئی جسکے یہ مجلس نواب مکرم الدولہ تھے۔ اور قدیر جنگ۔
مقرب جنگ۔ دستور رتنجی۔ سیاحی الدین صاحب۔ انتصار جنگ۔ ارکان مقرر ہوئے۔
اس مجلس نے دو تجویزیں پیش کیں۔ ۱۔ صرف خاص کے جو تعلقات دیہات علاقہ دیوانی کے
جن اضلاع یا تعلقات کے قریب واقع ہوں انہیں اضلاع و تعلقات میں شامل کر دیئے جائیں
۲۔ ان تمام تعلقات و دیہات کا مساوضہ محاصل کے لحاظ سے دیوانی کے ان تعلقات اور
دیہات کے ساتھ کیا جائے جو صرف خاص کے تعلقات کے متصل واقع ہوں۔

سالار جنگ اول نے پہلی تجویز منظور فرمائی۔ اور آخر کی نسبت حکم دیا کہ اعلیٰ حضرت
جس وقت عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لین اُس وقت اپنی رائے باصواب سے اس تجویز کو
جاری فرمائیں۔

اس طرح سے تعلقات صرف خاص کی کمی جیتیں ہو گئیں۔ کچھ تو اضلاع دیوانی سے متعلق
ہو گئے۔ اور کچھ پہلے ہی سے امراء پالیکہ کے تحت میں تھے۔ اور باقی تعلقات اضلاع صرف خاص
کہلاتے تھے۔ علاوہ ازین اور چند تعلقات امانی صرف خاص جمعیت صرف خاص کے نام سے
پالیکہ میں تھے۔ جمعیت صرف خاص کے محاصل سے شاگرد پشیمان اور جمعیت صرف خاص کے
مسفوضہ علاقہ ہذا کے اخراجات ادا ہوتے تھے۔

جو تعلقات صرف خاص علاقہ دیوانی سے متعلق تھے ان کا محاصل خزانہ عامرہ میں جمع ہوتا
اور اُس کے اخراجات ملازمان صرف خاص کی ماہوارات اور حضرت
بوجوب خزانہ عامرہ سے صرف ہوتے تھے چنانچہ ہستانتان شوالیہ کا محاصل
تعداد کلدار خزانہ عامرہ ہی میں جمع ہوتا تھا اور وہیں سے بچ ہوتا تھا جو تعلقات امانی
صرف خاص امراء پالیکہ کے تحت میں تھے اُن کی آمدنی خزانہ صرف خاص میں کم و بیش داخل
ہوتی تھی۔ لیکن یہ تعلقات صرف خاص بوجوب فرمان اعلیٰ حضرت مورخہ ۱۰۷۱ھ جب سلسلہ
نواب ظفر جنگ شمس الملک بہادر نے صرف خاص میں تعلقہ کھڑا کیا۔ حیات نگر۔ احمد آباد۔

سلطان باغ۔ اور نواب سلطان المکاسب اپنے پیٹھ منہ بادہ اوپل وغیرہ داخل کروئے۔ کج
 جب ۱۳۔ ۲۹ء کو مجلس نظم داخل و محتاج صرف خاص مقرر ہوئی اور ناظم داخل کا
 عہدہ قائم ہوا۔ تو اس وقت ذریعہ مفید رار المہام نشان (۱۰۳) سالہ تعلقات صرف خاص کی
 نگرانی عہدہ داران دیوانی سے علیحدہ کی گئی۔ اور ارون کا تعلق مستند صرف خاص سے کیا گیا۔
 اس مجلس کے میر مجلس سی کارک صاحب تھے۔ اور بدرالدولہ نائب میر مجلس مقرب جنگ
 اقبال یار جنگ۔ قدیر جنگ۔ ارکان۔ سید یوسف الدین مفید مقرر ہوئے لیکن ۱۰ اربیع الاول
 ۱۲۹۴ء میں مجلس صرف خاص کی صدارت کو غلطی سے بدلت خود زمینت بخشی تو نائب میر مجلس کا عہدہ
 موقوف ہوا اور سب ارکان مساوی المرتبہ اور انکی خواہ اسلئے مقرر ہوئی۔

حضرت کے جلوس کے بعد پھر ناظم داخل کا عہدہ قائم ہوا۔ اور جو عملہ مجلس مالگزاری میں شریک
 کیا گیا تھا وہ پھر ناظم داخل کے عملہ میں شریک ہوا۔ اور اس جگہ پر یکم اسفند ۱۲۹۴ء کو
 قدیر جنگ کا تقرر ہوا۔

انظامات صرف خاص کی ابتدا سے اس وقت تک کوئی ایسی یادداشت نہیں دستیاب ہوئی
 جس سے اس امر کا پورے طور پر انکشاف ہوتا کہ باقتدار ارضی مجاہدات اور قوانین کیا کیا
 رد و بدل ہوا۔ اور کون کون مفید اور ضروری اصلاحیں وقتاً فوقتاً عمل میں آتی رہیں۔ تاہم
 اس قدر پتہ چلا ہے کہ اس علاقہ میں پیدائش بھی کی گئی۔ اور ان تعلقات میں عموماً طر فیہ مشاری
 جاری ہی۔ صرف چند مرتبہ ارضی اور قطعہ جات ہیں۔ اور اضلاع اطراف بلدہ میں شل ضلع
 دیوانی تعلقہ راول۔ دوم۔ سوم۔ مقرر ہیں جن کے تحت میں تحصیلدار بھی ہیں۔ اور مالی مقدمات کے
 فیصلوں کا مرافقہ عدنی مال میں سنا جاتا ہے۔ اور جن تعلقہ داران دیوانی کی نگرانی میں تعلقات
 صرف خاص ہیں۔ ان کے مالی فیصلہ جات کا مرافقہ صوبہ داروں کے محکمہ میں ہوتا ہے۔ اور
 صوبہ داروں کے فیصلہ جات کا مرافقہ قیدالگزاری میں ہوتا ہے۔ سرشتہ انعام کا تعلق بھی
 اس سے ہے۔ اور کل قوانین مروجہ علاقہ دیوانی تمام تعلقات صرف خاص میں جاری ہیں جن کی عبارت

اتصالات

اُن احکام علیحضرت سے لگتا ہے جو وقتاً فوقتاً مجلس صرف خاص کے نام صادر ہوا کیے ہیں منکر
اس طرح جمعیت کو توالی۔ صرف خاص بھی ناظم کو توالی۔ ملاقات دیوانی کے زیر نگرانی ہے۔ اور صرف خاص میں
مہتمم۔ امین۔ نائب امین۔ مقرر ہیں۔

دیوانی فوجداری کی عدالتیں بھی اضلاع و تعلقات ہر شخص میں کافی تعداد میں قائم ہیں۔ اور
یہہ عدالتیں مجلس علیہ عدالت کی زیر نگرانی ہیں۔ اور تحصیلداروں کے فیصلہ کا ہر قاضی کی عدالتوں اور
صوبوں کی عدالتوں میں ہوتا ہے مگر ضلع اطراف بلدیہ کی عدالت کا مرقعہ مجلس علیہ عدالت میں
ہوتا ہے۔

کاغذی امور صرف خاص کا علم و طبع ہوتا ہے۔ اور عدالتی و مالی محکومین میں جاری ہے۔ جس کی
آمدنی خزانہ صرف خاص ہی میں جمع ہوتی ہے۔

صفائی اضلاع دیوانی تقریر عامہ کے زیر نگرانی ہے۔ اسوجہ سے صفائی تعلقات صرف خاص کی
اس ہی علاقہ کی زیر نگرانی ہے۔ صرف قلمہ مہرنگر کی صفائی کا انتظام علمدہ ہے۔ جسکے لیے ایک مہتمم
مقرر ہے۔

اضلاع صرف خاص اور تعلقات میں جا بجا سرکار عالی ہی کے ٹپہ خانہ جات قائم ہیں۔

تعلقات صرف خاص میں حکما، مقررین اور دو خانہ جات قائم ہیں۔ جسکے اخراجات خزانہ
صرف خاص سے ادا ہوتے ہیں۔

مدارس بھی تعلقات صرف خاص میں کافی تعداد میں قائم ہیں۔ جن کی نگرانی ناظم تعلیمات
علاقہ دیوانی کے متعلق ہے۔ ان مدارس میں انگریزی۔ فارسی۔ اردو۔ تلمیسی۔ مرہٹی۔ اور تعلیم
قرآن بمید ہوتی ہے۔ جس زمانہ میں مردم شماری ہوئی ہو اُس وقت ۱۸ جدید مدرسہ اور کھولے
گئے۔ جن میں مدرسہ نصیبداران بھی شامل ہے جو خاص بلدیہ میں ہے۔

اس فوج صرف خاص میں چند سررشتہ شل۔ جمعیت صرف خاص۔ ۲۔ ملازمان متفرق۔

۳۔ جمعیت گرو۔ ۴۔ احشام قلمہ۔ صلح خانہ جات داخل ہیں۔ اور اس میں سوار۔ بارگیر۔ جوانان

عروب - جوانان مش - جوانان مولد - جوانان علی غول - جوانان خاص بردار - اور جوانان لڑ
شریک ہیں - جن کی مجموعی تعداد تقریباً ۸ ہزار تک ہے - اسکے متعلق تو ہیں - باقی - پالکی - سیانے
گھوڑے بیل وغیرہ بھی ہیں - یہ جمعیت بیقاعدہ اور قدیم طریقہ کی ہے - صرف ایک پلٹن اسپین ہر
جو سیکندر منظم ہے - جس کو غفران منزل کے عہد میں کپتان جان مگلاس صاحب نے تیار کیا تھا -
اور اب نواب ممتاز الدولہ بہادر کے تفویض ہے اور باقی جمعیت کا انتظام ایک افسر متعلق ہے
جو ابتدائے میں ہتھم کل جمعیت صرف خاص تھا - مجلس کے تقرر کے قبل جمعیت صرف خاص میں دو اور
دفتر تھے -

اس کا یہ کام تھا کہ جو لوگ ملازم ہوتے تھے ان کی اسناد یعنی سیاہہ و گوشوارہ
مرتب کرے -

اس کا یہ کام تھا کہ جو اسناد مرتب ہوتے تھے ان کو اصل اسم کے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھے
یہ دونوں دفتر تقریباً ۲۹۵ سے نوے آذر ۱۲۹۵ سے موقوف ہوئے - اور چہرہ مثل کا کام
دفتر ہتھم جمعیت میں داخل ہوا - اور داخلہ کا کام مجلس سے متعلق ہوا -

جمعیت کے عہدہ داروں کو پہلے سرکردہ کہتے تھے جس میں امرا یا جاگیردار صاحب داروغہ
سب لوگ ہوتے تھے بعض امرا کو بطور رعایت تفویض تھی - اور یہ جمعیت ان امرا کا ذاتی کام
کرتی تھی علاوہ اسکے کچھ دوسرے لوگوں کو بطور اعزاز تفویض تھی - جس کا مقور حصہ ان لوگوں کا
خانگی کام بھی کرتا تھا - اور باقی حصہ صرف خاص کی نوکری میں مصروف رہتا تھا - تاہم کوئی خاص قاعدہ
مقرر نہ تھا - نواب سالار جنگ اول نے اتفاق امیر کبیر بہ قرار دیا کہ فیصدی ۵ شخص سرکردوں کا
خانگی کام انجام دیں - اور باقی صرف خاص کی نوکری کریں - یہ سرکردے نوبت بہ نوبت دیوڑھی
میں نشیگا ہوں پر حاضر رہتے تھے بعد اس کے جب نشست کا طریقہ موقوف ہوا تو صرف لشکر
(محم میں) میں وہ سرکردے حاضر ہوتے ہیں - ان سرکردوں کی کوئی تنخواہ نہیں رہتی - صرف
جوانان علی غول کے سرکردوں کو فیصد جو ان سے ماہوار تھی - اسپین آدمہ آنہ بخشی گری کے

دفتر مثل

دفتر انک

جمعیت
عہدہ دار

وضع ہوتے تھے۔ اردی بہشت ۲۸۶ الف میں سالار جنگ اول نے اس تحریر کے پیش میں سرگردوں کی فخرانین مقرر کیں (زاید سے زیادہ) اس کے قبل سکھ چلنی مروج تھا جس کا اعلیٰ مکیم بہشت ۳۸۳ سے نسخ ہوا۔ سپاہیوں کی فخرانہ عموماً اللہ سے لونک تھی۔

یہ جمعیت ڈیوڑھی مبارک کے اطراف میں پہرہ دیتی ہے۔ اور اب نواب سرتاج جنگ بہادر کی نگرانی میں ہے۔

قلعہ چنگر بہ قلعہ ایک قلعہ دار کی نگرانی میں تھا۔ مگر اب نواب افسر الملک بہادر کی نگرانی میں ہے۔ عام لوگوں میں یہ قلعہ گول کنڈہ مشہور ہے۔

دو خاص سلع خانہ ہیں۔ اسلحہ خانہ قدیم۔ اس میں وہ ہتھیار ہیں جسکا استعمال حضرت دربار فیروز سلطہ فرماتے ہیں اور اس میں بطور یادگار قدیم ہتھیار موجود ہیں۔ جو سلاطین غنیلہ سے عنایت ہوتے رہے اسی سلع خانہ میں جہانگیر پسند تلوار ہے جو آصف جاہ مغضرت آب کو عنایت ہوئی تھی اس تلوار کی ذات جنوبی فرانسیسی راست خم ہے۔ قیمت کی روایت یوں ہے کہ اسکا فلاؤنی رتی مار پوکیلا ۲۔ سلع خانہ جدید۔ اس میں شکار وغیرہ کے اور وہ ہتھیار ہیں جو یورپ کی صنایع سے ہیں یہ سلع خانہ نواب افسر الملک بہادر کی نگرانی میں ہے۔

۳۔ ہتم صرف خاص کے تحت ایک علاقہ ہی تھی جس میں ملازم صرف خاص کے دیوانی فوجداری مقدمات کا ہوتا تھا۔ مگر اب علاقہ دیوانی کی علاقہ تو تین ایسے مقدمات رجوع ہوتے ہیں اور صرف مقدمات کا تعلق اس سے ہے۔ آبان ۲۹۵ الف سے جمعیت کا داخلہ شروع ہوا۔ یہاں سپاہیوں اور عہدہ داروں کی جائیداد موروثی خیال کی جاتی ہیں۔ جب ایک کوئی شخص مہرتا ہے تو اسکا وارث اُس جگہ مقرر ہوتا ہے بحالت نابالغی اس کے عیوضی کا مقرر ہوتا ہے اور اس حالت میں دونوں نصف نصف فخرانہ پائے اس جمعیت صرف خاص سے ملازمان رعایتی اور وظیفہ خواران کی ماہوار دی جائیا کرتی تھی۔ مگر فیجیہ ۳۰۳ سے اسکا تعلق فخرانہ صرف خاص سے کر دیا گیا۔

یہ اُس وقت سے قائم ہیں جبکہ ریاست ابد مدت قائم ہوئی۔ اس کے علاوہ قدیم سے شاہان عہدہ

ذاتی اخراجات کے لیے ایسے کارخانوں کے قیام کا ثبت ملتا ہے جب سلاطین تعلیم کی حکومت ہندوین قائم ہوئی تو اس میں اور بھی ترقی ہوئی اور جدید کارخانے بھی قائم کیے گئے۔ جن کے آئین و قواعد بھی مرتب ہوئے۔ اس طرح اس ریاست ابد مدت میں بھی کارخانہ جات قائم ہیں حضرت جلوس کے بعد کارخانہ جات کی نگرانی پر ایک صدر عہدہ دائر قرار فرمایا جس کے عہدہ کا نام ناظم در دولت تھا اور اس عہدہ بری کمارک صاحب جو اتالیق حضرت بھی تھے مقرر ہوئے۔ لیکن ۱۲ شہر یور ۱۸۹۳ء کو مجلس کے تقرر سے صرف یہ عہدہ ٹوٹ گیا۔ وہ کارخانے یہ ہیں۔

۱۔ بادرچی خانہ جات۔ اس میں انگریزی یعنی مینر خانہ مبارک۔ اور نڈلی بادرچی خانہ داخل ہیں۔ تینوں خانہ تو شکار خانہ۔ خوشبو خانہ۔ محلات۔ فرش خانہ۔ فصیح و جرح خانہ۔ شعل خانہ یہ دونوں ایک ہیں مگر دو نام مشہور ہیں۔ اٹھیل بھی خانہ۔ بندھی خانہ۔ رختہ خانہ۔ قیل خانہ۔ فستر خانہ۔ یہ ۶۔ آذر ۱۳۱۳ء کو تخفیف کیا گیا۔ دو خانہ جات۔ اس میں انگریزی ڈاکٹر اور حکماء مقرر ہیں۔ گاؤ خانہ۔ گوسف خانہ ایک خانہ شکار خانہ جات ۶۔ آذر ۱۳۱۳ء کو تخفیف کیا گیا۔ شکار گاہ۔ ۵۔ خورداد ۱۳۱۳ء کو انگریزی نواب افسر الملک بہادر کو تفویض ہوئی حقائق و کنجہ جات خدمتی دجہداران۔ شکار و پیشہ سرکاری ملاح کبار۔ ابتدائیں ہر کاروں کی تعداد زیادہ تھی۔ اور وہ اکثر امرائے محاکم پرستیں ان میں سے بعد تخفیف اب ۱۲۵۔ باقی رکھے گئے ہیں۔

اس میں کئی سرشتہ ہیں۔ تعمیرات محلات مبارک۔ تعمیرات تعلقات صرف خاص۔ صفائی تعلقات صرف خاص۔ صفائی قلعہ مخمدر۔ بازارات صرف خاص۔ پہلے تعمیر محلات وغیرہ مختلف عہدہ داروں کے ذریعہ سے ہوتی تھی ۱۲۶۔ ۱۳۶ میں سالار جنگ اول نے چہتم صرف خاص کا عہدہ قائم کیا۔

حضرت کے محل شہر میں ۴ ہیں۔ اخلاوت۔ ۲۔ حویلی قدیم۔ ۳۔ حسینی محل۔ ۴۔ سردار محل

۵۔ دیکھو آئین اکبری جلد اول۔

تعمیرات

نمبر ۲۰ میں متعدد مکانات ہیں۔ اس کے علاوہ بیرون بلدہ میں اور عمارات عالیشان بھی ہیں جنکی تفصیل باب عمارات میں ملے گی گئی ہے۔

صرف خاص میں کئی بازارات ہیں جن کی آمدنی اس ہی علاقہ میں جمع ہوتی ہے۔

بازار

عمار واقع باغ

بلدہ اور اطراف بلدہ میں متعدد باغ ہیں جن میں ایک یا اس سے زیادہ مکانات موجود ہیں ان کل مکانات کا تعلق ہتھم صفا کی طرف سے ہے۔

صفا کی طرف سے

ہتھم صفا کی طرف سے تعلق وہاں کی کل عمارات شاہی کی نگہداشت ہے۔ اور تعمیر و ترسیم محلات متفرق دیگر کوائے اندرون قلعہ مع نگہداشت گنبد ہائے قلعہ شاہیہ ہے۔ یہہہ گنبد بیرون قلعہ واقع ہیں جو قلعہ شاہی سلاطین اور ان کی بیگمات کے ہیں۔ ان کی درستی اور نگہداشت کے لیے ایک پیش قرار رقم سالانہ مقرر ہے۔ بلدہ میں بھی چند بازارات علاقہ صرف خاص سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ان کی تعمیر و نگہداشت ہتھم صفا کی طرف سے ہے۔ تعمیر وغیرہ کی برآوردات قدیم طریقہ پر مرتب ہو کر تین حصوں میں نقشہ وغیرہ نہیں ہوتے تھے۔ اور یہہہ برآوردین متعدد تقیلات عامہ کے دفتر میں بغرض منفعہ جایا کرتی تھیں جو بوجہ ناقص ہونے کے منفعہ کنندہ کو دقت میں ڈالتی تھیں۔ اس نقص کے دفع کرنے کے لیے ۱۲ شوال ۱۳۳۱ء کو میر کاظم علی صاحب (سابق ہتھم صفا کی بلدہ) کا تقرر ہوا۔

صرف خاص

اس میں تقریباً مندرجہ ذیل سرشتہ شامل ہیں محایہ تعمیر محلات مبارک۔ خزانہ صرف خاص خزانہ جیب خاص۔ منصب رکاب۔ وظیفہ۔ ملازمان رعایتی۔ اس علاقہ کی آمدنی کے دو بڑے ذریعہ تھے۔ یعنی محال تعلقات صرف خاص۔ اور وہ رقم جو علاقہ صرف خاص کے مصارف کیونکہ خزانہ عامہ سے خزانہ صرف خاص میں داخل ہوتی تھی۔ اور انتظام مہیا کہ پہلے لکھا گیا ہے۔ ۱۲۹۵ء کے قبل چار درمیں سے ہوتا تھا۔ ۱۔ مجلس انتظام صرف خاص۔ ۲۔ مدار الہام سرکار مالی۔ ۳۔ نواب شاہ لاہر امیر خیر خورشیدہ جاہ مرحوم۔ ۴۔ نواب وقار لاہر اقبال الدولہ مرحوم۔ اور ۵۔ پہلے چار خزانہ تھے ان کو توڑ کر خزانہ صرف خاص میں شریک کیے گئے۔

آمدنی صرف خاص کی دو قسمیں تھیں۔ اول وہ جو ماتم کے محال کی رقم تھی دوسری وہ جو سرکاری مالی عام محال میں
علاقہ صرف خاص کے اخراجات کیلئے بجائی تھی۔ اس قسم کے محال جیسا ذکر اربعی کیا گیا ہے۔ اُسکی تفصیل مختصر یہ ہے۔
۱۔ محال سمستان شوراپور۔ جسکے بارے میں اول لکھا جا چکا ہے۔ ۲۔ پٹی کا سال۔ یہہ
عباس علیخان عوض بیگی کی جاگیر تھی جو ۳۶۸ لاکھ میں ضبط ہوئی۔ ۳۔ پٹی دیگانوں جاگیر۔ اور
چیتا پور جو نواب عسکر جنگ کی جاگیر ہے۔ مگر اسکا جو تھہ اور پٹی دیگانوں کی آمدنی دونوں ملکر
خزانہ صرف خاص میں داخل ہوتی ہیں۔ ۴۔ پرگنہ کلنگو بیہ پشورم داس کی جاگیر تھی جو علاقہ دار
ریاست محبوبور شاد کے تھے۔ ۵۔ ابتدا میں بلور تھہ گرو گیری کا انظام تھا۔ اس وجہ سے
اُسکی سالانہ رقم صرف خاص میں داخل ہوتی تھی۔ سالانہ جنگ اول نے اس رقم میں اوریشی کی
اور گرو گیری کا تعلق علاقہ دیوانی سے کر دیا۔

جو رقم عام محال ریاست سے داخل ہوتی تھی اُسکے ہی دو قسمیں تھیں۔ ایک نقد۔ دوسری مین
مصارف صرف خاص ادا ہوتے تھے۔ اور یہ کل رقم جو خزانہ عامہ سے صرف ہوتی تھی وہ
داخل حضور پر نور میں لکھی جاتی تھی۔ جب اعلیٰ حضرت نے ملبوس کے بعد فیضائش کی حالت پر غور
فرمایا تو ۱۹۲ لاکھ میں اُس وقت کی حساب کے رو سے صرف خاص کا خرچ زاید تھا۔
اس لیے حضرت کے حکم سے ایک مجلس قائم ہوئی۔ اس نے غوث ذیقعدہ ۱۲۳۱ تک
کارروائی کی اور ایک کثیر رقم کی بچت نکالی۔

تفصیل خزانہ

مملات کی خواہ ذمہ تقسیم مملات سے تقسیم ہوتی ہے جس کی تفصیل تقریباً یہ ہے۔ اول مملات
دیگمات خاص حضرت۔ دیگمات فرمانروایان سابق ۲۴ فرخند زادگان۔ ۳۔ اقربا حضرت
ہم۔ ملازمان مملات۔ ۵۔ متفرقات۔

منصبدار

منصبداروں کا طبقہ وہ طبقہ ہے جس میں اکثر منصبدار اُن لوگوں کی اولاد سے ہیں
جو دولت آصفیہ کے ساتھ عہد بعد کار گزار یا ان کے بچے ہیں۔ ایسے لوگ جہاں ہوا رہتے ہیں
وہ موروثی ہیں۔ اور بعض منصبدار خاص کاموں پر متعین ہیں انہیں اس باہوار کے

علاوہ اضافہ بھی ملتا ہے۔ اور بلازمین کو وظائف بھی دئے جاتے ہیں جس میں۔ ۱۔ وظائف معاوضہ خدمت ۲۔ وظائف معذوری ۳۔ وظائف پیرانہ سالی ۴۔ وظائف ترک ملازمت وظائف غیر معمولی یعنی رعایتی پانے والے لوگ بھی ہیں۔

پشتیر ریاست کے حسابات قدیم سیاق کے طریقہ پر رکھے جاتے تھے۔ لیکن یکم بہشت جب دستور العمل حساب علاقہ دیوانی میں جاری ہوا۔ تو یہاں بھی وہی طریقہ ۱۲۸۹ء سے مروج ہوا۔ علاقہ دیوانی میں ریاست کے داخل و مخارج کے موازنہ کی ترتیب ۱۲۸۸ء سے شروع ہو گئی تھی۔ اس بنا پر صرف خاص میں بھی ۱۲۹۱ء سے موازنہ مرتب ہونا شروع ہوا علاقہ دیوانی کی طرح اس علاقہ کا موازنہ طبع نہیں ہوتا۔

نام مقدمات

نام مقدمات محلات کا ایک محکمہ پہلے تھا جس میں بحیثیت مدعی یا مدعی علیہ اہل محلات ہوتے تھے اور فریقین کی رضامندی سے فیصلہ کا اجلا ہوتا تھا۔ لیکن غزوہ آذر ۱۲۹۸ء سے یہ عہدہ موقوف ہوا۔ اور ناظم تقسیم محلات کو یہہ اقتدار دیا گیا کہ محلات مبارک کے مقدمات تراضی طرفین ملے کہ میں۔ ناراضگی کی حالت میں فریقین کو اختیار ہے کہ دیوانی کی ملائین رجوع ہوں۔

اجازت

پہلے برآوردات تنخواہ وغیرہ خزانہ صرف خاص میں بھی جاتی تھیں جہاں سے رسم ایصال ہوا کرتی تھی۔ لیکن مجلس کے تقرر کے بعد یہ طریقہ موقوف ہوا۔ اور ماہ دو سو سال سے رقم خزانہ صرف خاص سے محاسبی کے اجازت ناموں پر دی جانے لگی

دیگر خزانہ

صرف خاص میں سررشتہ فیئانس کے متعلق ذیل کے سررشتے بھی شامل ہیں۔ کوٹھہ بات اعراس۔ نیازات۔ صدقات۔ دعاگو یاں۔ سیاہ مبارک۔ کتب خانہ۔ مطبع۔ ارباب نشاط عام کارروائی جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ قواعد و ضوابط علاقہ دیوانی صرف خاص میں نافذ اس طرح کم و بیش ان سررشتوں میں بھی مروج ہیں۔ غرض کہ صرف خاص کے جمیع اشتیاعات عدالتی۔ کوتوالی۔ تعمیرات۔ صفائی۔ تعلیمات اور ان کے جس قدر تعلقات ہیں وہ سب

حالات دیوانی کے معاملات کے اصول پر نہایت ہی عمدگی سے قائم ہیں۔

ابتداء سے اس وقت تک علاقہ صرف خاص میں جو عہدہ دار مقرر ہوئے ہیں۔ ان کا جائیداد پتہ ملائے ہوئے سند داری ذیل میں تختہ درج کر دیا ہے۔ آمدنی و اخراجات کا تفصیلی حال معلوم ہو گا لیکن اسکا اندازہ یکے کے بعد ایک لاکھ کا کیا جاتا ہے۔ اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ تقریباً نصف لاکھ روپیہ سالانہ ان تعلقات کے دیوانی سے داخل ہوتے ہیں جو زیر نگینی دیوانی ہیں۔ اور بقیہ رقم تعلقات صرف خاص سے داخل ہوتی ہے۔

یادداشت
ضروری

۱۔ محرم ۱۳۱۱ کو سب تحریر کیا کہ عہدہ صرف خاص۔ ٹکٹ چسپانیدنہ (رنگ سرخ) کے چھپوانے کی اجازت دی گئی۔ ۲۔ الجمادی الاول ۱۳۱۹ کو فرمان اعلیٰ حضرت صادر ہوا کہ بلا توسط محکمہ تعلیمات بیگمات کو قرضہ دینے کی یا بشمار رہن رکھنے کی ممانعت کی گئی جبکہ انفاذ یکم شہر یوہر ۱۳۱۹ سے ہوا۔ اور اس کے قبل کے قرضوں کو محکم ہوا کہ ہم ماہ کے اندر محکمہ تعلیمات پر آکر اپنے قرضیہ میں کی تصدیق کرا دیں۔

۳۔ ۶۔ آذر ۱۳۱۳ کو سب ذیل کا خانہ جات تخفیف میں آئے۔ ۱۔ کلب خانہ کا کچھ حصہ ۲۔ شکار خانہ علاقہ نواب منظم ننگ کامل۔ ۳۔ شتر خانہ۔ ۴۔ طپور خانہ کامل۔

۴۔ ۱۵۔ صفر ۱۳۲۱۔ روز پنجشنبہ کو بغرض اصحاب صرف خاص کمیٹی مقرر ہوئی۔ مولوی احمد حسین مستد پیشی وجیف مسکری۔ مولوی عبدالرحیم صاحب مہتمم تعلیمات و خوش خانہ جات۔ مولوی محمد عثمان نصیب محاسب۔ نواب تنہد الملک بہادر عہدہ صرف خاص۔ نواب انیس الملک بہادر۔

۵۔ ۹۔ ربیع الثانی ۱۳۲۱ کو بموجب کمیٹی فیئانس غوث آبادان ۱۳۱۵ شرائط متعہ صرف خاص نے حکومت جاری کیا کہ عہدہ داران و ملازمین کی تنخواہ سے و منوعات کنٹرولیشن کا عمل کیا جائے۔

۶۔ ۲۴۔ رمضان ۱۳۲۱ کو متعہ صرف خاص کا حکم صادر ہوا کہ برآمدات وغیرہ میں علاقہ صرف خاص کا ٹکٹ زرورنگ کا چسپان کیا جائے اور ماہ امرداد سنہ الیہ سے اسکا عمل ہوا۔

تسلیت عہدہ داران علاقہ صرف خاص

ردیف	نام	تاریخ تقریر	تاریخ طحاکی	نام	تاریخ تقریر	تاریخ طحاکی
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳
۱	مستند	۱۳۱۲	موجود	مولوی حسین صاحب	۱۳۱۲	موجود
۲	نواب بدرالدولہ اکرم جنگ	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	ہتم خزانہ صرف خاص	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۳	سید عبدالرزاق	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	نواب اکرام جنگ بدالدولہ	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۴	آصف نواز الملک	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	نواب اقبال یار جنگ	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۵	نواب موتی جنگ	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	محبوب خان مدوگا خزانہ	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۶	سید حسین بگاری	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	نواب صادق جنگ بہادر	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۷	سید عبدالرزاق	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	ہتم تقسیم محلات	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۸	آصف نواز الملک	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	جہاد احمد نادر بہادر	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۹	سید عبدالرشید نصرم	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	پیشکار	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۱۰	خلف آصف نواز الملک	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	قادر علی خان قادر لدولہ	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۱۱	نواب مقرب جنگ تھور الملک	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	شہسوار جنگ	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۱۲	مقتدیشی المختصر	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	نواب مقرب جنگ	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۱۳	کرل بارشل	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	مہتور الملک	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۱۴	نواب موتی جنگ	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	کلیہ محمد خان قادر جنگ	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۱۵	سید حسین بگاری	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	بخش کفیس المختصر	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۱۶	نواب آغا غلام	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰	مولوی مرزا عبد الرحیم حیات	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰
۱۷	سرور الملک	۱۳۱۰	۲۸ ربیع الثانی ۱۳۱۰			

نام	تاریخ تقریر	تاریخ علمدگی	نام	تاریخ تقریر	تاریخ علمدگی
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	نواب فتحعلی خان	۱۲۹۳	۱	محمد زید سلطان علاء الدین	۱۲۹۹
۲	راجہ گوپال رائے	۱۲۹۳	۲	نواب محبوب یار خان	۱۳۲۵
۳	راجہ بہادر	۱۲۹۹	۳	نواب سرتاج خان	۱۳۲۵
۴	محمد عزیز الدین	۱۳۲۱	۴	نواب غلام محمد	۱۳۲۱
۵	مولوی عبد الرحیم	۱۳۲۱	۵	نواب غلام محمد	۱۳۲۱
۶	مجتہد تعمیر است	۱۳۲۱	۶	نواب غلام محمد	۱۳۲۱
۷	شیخ لادین علاء الدین	۱۳۲۱	۷	نواب غلام محمد	۱۳۲۱



مدارالمہمان دولت آصفیہ

تفصیل

نواب آصف جاہ اول کے عہد میں کوئی قاعدہ مدارالمہمانی کے متعلق مقرر نہیں ہوا تھا۔ بلکہ دولت آصفیہ کے مقتدر امرا میں سے بعض بعض کو ملکی و مالی اور فوجی خدمتیں سپرد تھیں۔ یہ سب طریقہ اس زمانہ کی پرآشنائی کے لحاظ سے عرصہ تک رہا۔ اور اس وجہ سے ان سب کا ذکر سن وار کرنے سے قاصر ہیں علاوہ اس کے مدارالمہمانوں کے ناموں اور خطابوں کی تطبیق میں بھی وقت واقع ہوئی ہے۔ تاہم جس قدر معلومات موثقہ ہم پیش کی ہیں اُس کے اعتبار سے ایک نقشہ علیحدہ دیا گیا ہے جس میں مدارالمہمانوں کے نام مع سن تقریر و علمداری اور وفات درج ہیں۔

سب سے پہلے اعلیٰ حضرت نواب آصف جاہ اول نے دیانت خان کو منصب اور خطابات خانی سے سرفراز کر کے صوبہ برادر بالفہام دیوانی محلات سرکار مقرر کیا تھا جب ناصر جنگ نے اُن کا مقابلہ کیا تو دیانت خان نواب حضرت باب کے مخالف ہو کر اُن کے طرفدار ہو گئے اس وجہ سے وہ خدمت سے علیحدہ کیے گئے اور اُن کی جاگیر ضبط کی گئی۔ لیکن چند روز کے بعد اعلیٰ حضرت کا دریائے کرم جوش میں آیا اور آپ نے مستالین دیانت خان کی جاگیر بحال کر کے دیوانی بادشاہی صوبہ برادر چرب سابق سرفراز فرمایا۔ بعد انتقال نواب آصف جاہ جب نواب ناصر جنگ حکمران ہوئے تو انہوں نے دیانت خان کے پچھلے حقوق کا لحاظ کر کے انہیں برادر سے طلب کیا اور منصب، علم، تقاریر و دیگر خدمت دیوانی سے سرفراز فرمایا۔

۱۱۶۲ھ میں جب نواب ناصر جنگ شہید ہوئے اور نواب ہدایت علی الدین خان مظفر جنگ خیر و آصف جاہ اول سزائیں ہوئے تو انہوں نے راجہ رام داس عورت راجہ رگھوناتھ داس کی فرمائش پر مدارالمہمان مقرر کیا لیکن بعض سپاہیوں نے جن کی تنخواہیں عرصہ سے نہیں ملی تھیں ان کو بلوا کر کے نواح بہاگل میں انہیں ۱۱۶۶ھ میں قتل کر ڈالا۔

اسکے بعد نواب سید لشکر خان ^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} مین دیوان ریاست مقرر ہوئے۔ یہہ ذی لیاقت امیر
مکمرانی اور کارگزاری مین بہت ہوشیار تھے۔ انہوں نے اپنی ذاتی کوشش سے موسیٰ رہمو
فرمانی اور اسکی فوج کو قلمرو آصفیہ سے خارج کر دیا مگر وہ خود بھی ^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} مین معزول کیے گئے۔

^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} مین نواب شاہ نواز خان مدار المہمان مقرر ہوئے۔ انہوں نے بھی موسیٰ رہمون کو
خارج البلد کیا مگر وہ پھر آگیا اور آخر مین فرانسیسیوں سے صلح ہو گئی وہ ^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} مین اس جلیل الشان
عہدہ سے معزول ہو کر قلمرو دولت آباد پہنچے گئے اور ^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} مین مارے گئے۔ نواب شاہ نواز خان

^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} مین نواب صلابت جنگ دیوان ریاست مقرر ہوئے آپ نواب محفرت آب کے
فرزند تھے جب نواب نظام علی خان آصف جاہ ثانی نواب صلابت جنگ کو قید کر کے
مسند نشین ہوئے تو ^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} مین انہیں معزول کر دیا۔

نواب آصف جاہ ثانی نے راجہ پرتاب و نت عرف و ٹھل سند کر کے ^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} مین دیوان
مقرر فرمایا۔ یہہ راجہ پرتاب و نت وہی ہن جو پونا کے جنگ مین نواب صاحب کے ہم کاب تھے
اور ^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} مین دریاے گوداوری کے کنارے مرہٹوں کے ہاتھ سے مارے گئے۔

اس کے بعد نواب سید لشکر خان ^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} مین معزول کیے گئے تھے۔ ۱۔ رمضان ^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵}

دوبارہ دیوان ریاست مقرر ہوئے۔ اس مرتبہ فہرست دیوانی مین ان کا نام نواب بن الدولہ
میر موسیٰ خان درج ہے۔ اس نام اور خطاب کے ساتھ ان کے اختیارات بھی وسیع کی گئی
سب لوگ ان سے عزت اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے ۲۔ صفر ^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} مین قتل ہوئے
نواب سید لشکر خان کے قتل ہونے کے بعد ۳ سال تک نواب صمد ام المملک اور
نواب وقار الدولہ دونوں خدمت دیوانی کو انجام دیتے تھے۔ پھر صرف نواب وقار الدولہ
اس خدمت کو اپنے ذمہ لیا۔ مگر فیضونامی ایک سپاہی نے انہیں قتل کر دیا۔

۱۸۔ شعبان ^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} کو نواب اعظم الامرا اسطو جاہ مشیر المملک کو سرکار آصفیہ سے چٹہ
محبت ہوا۔ گویا یہی ان کی ترقی کا پیش خیمہ تھا وہ شوال ^{۱۱۶۶}/_{۱۱۶۵} کو خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے

اس سے پہلے اورنگ آباد کے قلعہ دار تھے۔ جب رکن الدولہ قتل ہوئے تو وہ نائب ہو گیا۔ دیوان مقرر کیے گئے۔ ۱۲۰۲ء میں بحالت دیوانی نواب سکندر جاہ کے ہمراہ ٹیپو سلطان کے مقابلہ کو گئے۔ ۱۲۰۳ء میں نواب نظام اور مرہٹوں کے درمیان جو عہد نامہ ہوا اس کی رو سے نواب اعظم الامر بطور کفالت پونا بھیجے گئے وہاں سے دو سال کے بعد ۱۲۰۴ء میں واپس آئے اور ۲۸۔ محرم ۱۲۰۹ء کو وفات پائی۔ اور آپ کے انتقال کے بعد ۱۲۰۹ء میں راجہ رگھو رام کو ۲ مہینے کے لیے دیوان ریاست مقرر ہوئے۔ اس سے پہلے نائب پیشکاری کی خدمت پر مامور تھے۔

نواب ذوالقاسم میر عالم ۱۱۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔ ۴ ربیع الثانی ۱۲۰۹ء کو خدمت دیوانی پر سرفراز کیے گئے۔ جب نواب ارسطو جاہ ۲ سال تک مرہٹوں کی کفالت میں رہے تو اُس وقت بھی نواب میر عالم ہی اس خدمت کو انجام دیتے رہے۔ آپ سرکار انگریزی کے بھی خیر خواہ تھے وہاں سے انہیں ۲ ہزار روپیہ مہوار پنشن ملا کرتی تھی۔ نالاب میر عالم آپ ہی کی یادگار ہے۔ ۲۰۔ شوال ۱۲۲۳ء کو بحالت مدار المہمانی قضا کی۔

نواب میر عالم کے بعد ان کے داماد اور نواب سالار جنگ اعظم کے پدر عالی قدر نواب نصیر الملک ۵۔ رجب ۱۲۲۴ء کو مدار المہمان مقرر ہوئے۔ ہمارا چند دلال ان کے مددگار تھے اکل مالی اور ملکی کام انہیں کی رائے سے طے ہوتے تھے۔ شعبان ۱۲۳۵ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ ہمارا چند دلال نواب نصیر الملک کی حیات ہی میں ذیل کار تھے۔ جب انہوں نے انتقال کیا تو راجہ صاحب ہی خدمت دیوانی کو انجام دینے لگے اور قریب ۲ سال کے اس خدمت پر مامور رہے۔ یہ ایک نہایت ہی تیز فہم اور ذی علم امیر تھے۔ انگریزوں کو ان کا بڑا اتحاد تھا۔ شعبان ۱۲۵۹ء کو خدمت وزارت سے مستعفی ہوئے اور ہر بیچ انسانی ۱۲۶۱ء کو وفات پائی ان کی فیاضی شہور عام ہے۔

راجہ رام بخش ۱۱ شعبان ۱۲۵۹ء کو خدمت پیشکاری سے سرفراز کیے گئے اور

اور چند ماہ تک خدمت مدارالمہامی کو بھی انجام دیا۔ ۱۷۰ ذیقعدہ ۱۲۶۳ء کو اس خدمت سے معزول کیے گئے۔

۱۷۱ ذیقعدہ ۱۲۶۳ء کو نواب سراج الملک نے جو نواب میر الملک مدارالمہامی کو بانی اور سالار جنگ کے چچا تھے خدمت دیوانی کا جائزہ لیا اس وقت ریاست نہایت ہی خراب حالت میں تھی۔ نواب سراج الملک نے اس کی اصلاح اور درستی میں بہت کوشش کی۔ ۱۵ ذیحجہ ۱۲۶۴ء کو اپنی خدمت دست بردار ہوئے۔ آپ۔ اشعبان ۱۲۵۹ء کو بہد جنرل فرنیئر رزٹڈنٹ کیل مقرر ہوئے تھے۔ نواب سراج الملک کے بعد ذیحجہ ۱۲۶۳ء سے محرم ۱۲۶۵ء تک نواب سیف جنگ بن امجد الملک نے دیوانی کا کام انجام دیا۔ اسکا اندازہ ایک ماہ چند یوم سے زیادہ نہیں۔

اُن کے بعد۔ ۱۰ ربیع الثانی ۱۲۶۵ء سے ۱۰ رمضان ۱۲۶۵ء تک نواب شمس الامیر اختر الدین خان مدارالمہامی رہے۔ ۱۹ شوال ۱۲۶۹ء کو انتقال کیا۔ آپ کا حال پانچ ماہ میں درج ہے۔

۶ شوال ۱۲۶۵ء کو راجہ رام بخش دوبارہ مدارالمہامی مقرر ہوئے اور ۲۲ ذیحجہ ۱۲۶۶ء تک اس خدمت پر رہے۔ انکا حال خاندان پٹیکاری میں درج ہے۔

راجہ رام بخش کے بعد راجہ پرتاب دنت کے پوتے راجہ کشن راجا دی الاول ۱۲۶۷ء میں دیوان مقرر ہوئے اور تین مہینے کام کر کے شعبان میں علیحدہ کیے گئے۔ ۲۷ رمضان ۱۲۶۷ء ہجری کو انتقال کیا۔

۲۸ شعبان ۱۲۶۷ء کو نواب سراج الملک کو دوبارہ مدارالمہامی ملی اور انہوں نے ۱۲۶۹ء تک اس خدمت کو انجام دیا آپ ہی کے زمانہ میں اخراجات فوج کشنٹ کے لیے بطور کفالت برار سرکار انگریزی کے سپرد ہوا۔ ۱۸ شعبان ۱۲۶۹ء کو وفات پائی۔

نواب سر سالار جنگ اعظم ۲۲ شعبان ۱۲۶۹ء کو خدمت وزارت پر سرفراز کیے گئے آپ نے حیدر آباد کی حرقی سبیلے بے حد کوشش کی رمضان ۱۲۷۳ء میں آپ نے استعفا دیا مگر نامنطور ہوا۔ ۲۹ ربیع الاول ۱۲۷۳ء کو بحالت مدارالمہامی انتقال کیا آپ نے ۳۳ سال تک نہایت آب و تاب سے

وزارت کی ان کے حالات علیحدہ لکھے گئے ہیں۔

راجہ نرندر بہادر پشیکا سرسالا جنگ اعظم کے انتقال کے بعد منصر مدارالمہامان مقرر ہوئے۔ اس سے قبل ۲۶ جمادی الثانی ۱۲۹۹ء میں راجہ صاحب نے اس وقت بھی وزارت کی خدمت سے کوٹھڑا انجام دیا تھا جب نواب سرسالا جنگ شملہ تشریف لے گئے تھے۔ ۱۳۔ رمضان ۱۳۰۶ء کو راجہ صاحب نے انتقال کیا۔ آپ کے حالات علیحدہ درج ہیں۔

۷۔ ربیع الثانی ۱۳۰۶ء کو جب اعلیٰ قدر قدرت مستنشین ہوئے تو تالیخ مذکور کو نواب سالار جنگ ثانی میر لائق علی خان عماد السلطنہ کو اپنا وزیر مقرر فرمایا آپ نے ۲۴۔ جب ۳۰۔ اپنی خدمت سے استعفا دیا۔ اور ۷ ذیقعدہ ۱۳۰۶ء کو تضاکی آپ کے حالات علیحدہ درج ہیں۔ ۱۰۔ ذیقعدہ ۱۳۰۶ء کو نواب سر آسمانجاہ منصر مدارالمہامان مقرر ہوئے اور ۳۱۔ شوال ۱۳۰۶ء کو مستقل کی گئے آپ نے ۶ جمادی الاول ۱۳۰۷ء کو خدمت وزارت سے استعفا دیا اور ۲۶۔ منصر وفات پائی سب دستور عدت ہزار طینی ہاتھ خواہ دیوانی طینی بھی لیکن حسب قانونہ مبارک عہد مقرر ہوئے آپ کے حالات علیحدہ درج ہیں۔

نواب سر آسمانجاہ کے استعفی ہونے کے بعد ۶۔ جمادی الاول ۱۳۰۷ء کو نواب سر ذوالامار اقبال الدولہ خدمت مدارالمہامان پر منصر مقرر کیے گئے۔ ۲۴۔ ربیع الاول ۱۳۱۲ء کو مستقل ہوئے اس سے قبل بھی وہ کئی مرتبہ منصر مدارالمہامان رہ چکے تھے۔ ۱۰۔ جمادی الاول ۱۳۱۹ء کو استعفی ہوئے عہد بروہیہ طینی مدارالمہامان کے ہاں رہتے تھے۔ ۱۔ اور ۲۔ ذیقعدہ ۱۳۱۹ء کو انتقال کیا۔ آپ کے حالات بھی علیحدہ درج ہیں۔

موجودہ مدارالمہامان ہاراجہ سرگوش پرشاد بہادر پشیکا رحیمین السلطنہ ۱۰۔ جمادی الاول ۱۳۱۹ء منصر مدارالمہامان مقرر ہوئے اور ۶۔ شہبان ۱۳۲۰ء کو مستقل کی گئے۔ بروہیہ خواہ تھمر پائی۔ آپ کے حالات علیحدہ درج ہیں۔ اور آپ اس وقت تک وزارت کے عہدے پر عہدہ کو انجام دے رہے ہیں۔

بعض تاریخوں میں خدایت مدار المہمانی کا کچھ ایسا اختلاف پایا جاتا ہے کہ جس کی وجہ سے صحیح سلسلہ سنہ ۱۱۶۱ء کی گھنٹا نہایت دشوار تھا تاہم چونکہ نشہ دیا گیا ہے وہ نہایت ہی صحیح اور سنہ داری سلسلہ ہمارے جن ناموں کی وجہ سے سلسلہ ٹوٹا تھا اور صحت پر بھی چند ان وثوق نہ تھا۔ اُن کو ذیل میں درج مولف نے درج کر دیا ہے۔

۱۱۶۱ء میں مصمام الدولہ شاہ نواز خان خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے صحیح وہی جو تختہ میں لکھا گیا۔

۱۱۶۲ء رمضان ۱۱۶۲ء کو محمد سعید خان شیخ الملک کو خدمت دیوانی عنایت ہوئی مگر تمام تقدسات مافی الملکی غیر الملک غلام سید خان کے سپرد فرمائے اور بحالی و تقرری کا اختیار دیا گیا۔

۱۱۶۳ء فیبروری ۱۱۶۳ء کو راجہ جگد یو کو درکن الدولہ کی جگہ خدمت دیوانی عنایت ہوئی۔

۱۱۶۴ء کو میر اکبر علی خان خدمت دیوانی سے سرفراز کیے گئے۔
 ۱۱۶۵ء شعبان ۱۱۶۵ء میں شیخ الملک کے فرزند محمد حیدر خان کو دیوانی کا خلعت دیا گیا اور ۱۱۶۶ء میں اپنے دادا کے خطاب فیہر الدولہ فیہر الملک سے سرفراز ہوئے۔

راجہ شام راج نے جب ارسلو جاہ ۱۱۶۷ء میں فوت ہوئے تھے خدمت دیوانی کو انجام دیا۔
 ماہ ربیع الثانی ۱۱۶۸ء کو راجہ گنیش راؤ کے خدمت دیوانی پر سرفراز ہوئے کیا پتہ چلتا ہے اور بعض تاریخوں میں ماہ ربیع الثانی ۱۱۶۹ء ہے۔

صدر تختہ اخراجات سالانہ تحریر دیوانی و اشاف مہاراجہ مدار المہمان سرکار عالی باب ۱۵

ردیف	نام	ردیف	نام	ردیف	نام
۱	تحریر دیوانی	۴	صادر بموجب تقرر	۱	ماتر
۲	اشاف	۵	الونس اشاف سرمن	۲	الک
۳	ایڈجنگناک	۶	امکاران پیشی	۳	الک
۴	عملہ		میزان	۴	الک

سابق میں مدارالمہمان کی تنخواہ صحت ہزار روپیہ علی مقرر تھی لیکن حسب دفعہ ۸ و حصہ سوم قانون پنجہ مبارک مورخہ ۱۴ جمادی الثانی سن ۱۳۳۵ بجائے صحت ہزار روپیہ کے علی ہزار ماہانہ قرار پائے لیکن ہمارا مدارالمہمان کو صحت ہزار روپیہ ماہانہ ملتے ہیں۔

تختہ سرفرازی و علی کی وزرائی سلطنت آصفیہ

نشان سلطنت	نام	تاریخ وزارت	تاریخ عہدگی	تاریخ وفات	مدت حکومت				مدت عمر
					سال	ماہ	سال	ماہ	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	راجہ رگھوناتھ داس	۱۱۶۴ھ	۱۱۶۴ھ	۱۱۶۶ھ	۲	۰	۰	۰	۰
۲	سید رشک خان	۱۱۶۶ھ	۱۱۶۶ھ	۱۱۶۹ھ	۳	۰	۰	۰	۰
۳	شہنواز خان	۱۱۶۹ھ	۱۱۶۹ھ	۱۱۷۲ھ	۳	۰	۰	۰	۰
۴	نواب صلابت جنگ	۱۱۷۲ھ	۱۱۷۲ھ	۱۱۷۵ھ	۳	۰	۰	۰	۰
۵	راجہ پرتاب ومنت	۱۱۷۵ھ	۱۱۷۵ھ	۱۱۷۶ھ	۲	۰	۰	۰	۰
۶	عرف و ہل سندھ	۱۱۷۶ھ	۱۱۷۶ھ	۱۱۷۹ھ	۳	۰	۰	۰	۰
۷	سید لشکر خان	۱۱۷۹ھ	۱۱۷۹ھ	۱۱۸۱ھ	۲	۰	۰	۰	۰

لے بمقام بہا لکھنؤ سپاہیوں کے ہاتھ سے تنخواہ غریبہ کی وجہ سے مارے گئے ۵۷ خدمت سے علی و کیے گئے ۵۷ بعد مغزول تاج دولت آباد میں پیچھے گئے اور وہاں مارے گئے ۵۷ دریا کے گود میں کنارہ مرثون کے ہاتھ سے مارے گئے ۵۷ دوبارہ خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے اور نواب میر موسیٰ خان رکن الدولہ کے خطاب سے فہرست دیوانی میں نام درج ہے۔

شمارہ	نام	تاریخ ولادت	تاریخ شہزادی	تاریخ شہزادی	تاریخ وفات	مدت حکومت			مدت عمر		
						سال	ہفت	ہفت	سال	ہفت	ہفت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۷	نواب مصحاح الملک و نواب وقار الدولہ	۰	۰	۰	۰	۳					
۸	ارسطو بابہ	۰	۱۶۹۵ یک شوال	۰	۱۲۱۹ ۲۸ محرم	۲۳	۳	۲۷			
۹	میر عالم سید ابوالقاسم	۱۷۶۶	۱۳۱۹ ۲ ربیع	۰	۱۳۱۹ ۲۰ شوال	۴	۶	۱۶	۵۷	۰	۰
۱۰	نواب منیر الملک	۰	۱۳۲۲ ۵ رجب	۰	۱۳۲۸ ۲۳ شعبان	۲۳	۵	۲۲	۰	۰	۰
۱۱	راجہ چندو لعل	۱۷۷۷	۱۳۲۸ ۲ شعبان	۰	۱۳۵۹ ۸ ربیع دوم	۱۱	۰	۴	۸۳	۰	۰
۱۲	نواب سراج الملک	۰	۱۳۲۸ ۱۵ ذیقعدہ	۰	۱۳۶۳ ۱۵ ذیقعدہ	۲	۰	۲۷	۰	۰	۰
۱۳	سیف جنگ ابن ابی الملک	۰	۱۳۶۳ ۱۵ ذیقعدہ	۰	۱۳۶۵ ۱۵ ذیقعدہ	۰	۱	چندیم	۰	۰	۰
۱۴	نواب شمس الامرا قمر الدین خان	۱۱۹۵ ۲۸ رمضان	۱۳۶۵ ۲۸ ربیع دوم	۰	۱۳۶۵ ۲۸ رمضان	۰					
۱۵	راجہ رام بخش	۰	۱۳۶۶ ۲۸ شعبان	۰	۱۳۸۸ ۳۰ ج دوم	۰	چندیم	۰	۰	۰	۰
۱۶	نواب سراج الملک	۰	۱۳۶۶ ۲۸ شعبان	۰	۱۳۶۹ ۱۵ شعبان	۲	۰	۱۹	۰	۰	۰
۱۷	نواب سالار جنگ عظم	۱۳۲۲ ۲۸ ج دوم	۱۳۶۹ ۲۸ شعبان	۰	۱۳۶۹ ۲۸ شعبان	۳۰	۷	۷	۵۵	۹	۵
۱۸	مہاراجہ نرندر بہادر پٹیکار	۱۳۲۵ ۲ ربیع	۱۳۶۵ ۲ ربیع	۰	۱۳۶۵ ۲ ربیع	۱	۰	۱۷	۴۰	۴	۱۸

۱۷ ضرب کٹا رہے مارے گئے ۱۷ منیر الملک کی زندگی میں ہی ذیل کار دیوانی تھے مغلزل
دفعہ اول ۱۷ دفعہ دوم سرفراز ہوئے ۱۷ بعد انتقال نواب سالار جنگ اعظم خدمت مملکت
کو منصرفانہ طور پر انجام دیتے رہے۔

اور بعض درسیانی سند اس خدمت سے خالی بھی رہے۔ مہاراجہ نے اندر بہادر پٹیکار کو عہدہ علی بابا خانہ عدالت کی ایک نئی نوکری ملکر دی تھی۔ بقول اربعہ صوفی حریف، وہ قانونچہ مبارک جو تھیں پچاس سالہ عہدہ علی بابا خانہ عدالت پر رہے۔

باب دوم دفتر فینانس

سالار جنگ مرحوم (اول) کے زمانہ میں ہر ایک ملازم کی نگرانی کے لیے مختاروں کا قریب ہوا تھا مثلاً مال۔ عدالت۔ فرج۔ کوٹوالی۔ مہتممات۔ تعمیرات۔ وغیرہ لیکن سر شری رام فینانس کے لیے کوئی مستقل دفتر نہ تھا۔ بلکہ دفتر محتاجی سے راستہ مدار المہام سرکار عالی کے ملازمین کا غذا پیش ہو کر تھی۔ میرالایق علی خان مرحوم عمارت السلطنت کے زمانہ میں حسب جریدہ غیر معمولی مطبوعہ ۲۹ بہن ۱۹۲۳ء تک ایک جدید محکمہ پولیٹیکل فینانس قائم ہوا۔ کاروائی کے ذیل محکمہ مذکور سے متعلق ہونے لگے۔

۱۔ ملاخل و محتاج ۲۔ ترتیب تختہ جات و کیفیات صدر نظم نسق بابا خانہ۔ سہ ماہی و سالانہ سرکاری رپورٹ مثلاً تاریخ و گزیر۔ مرقوم شماری۔ کیفیت مہتممات پیدائش۔ حالات بیماری۔ مرقوم پیدائش و وفات وغیرہ۔ ۳۔ دارالطبع ترجمہ رپورٹ کیفیت و دیگر کاغذات سرکاری۔ انگریزی سے اردو۔ اور اردو سے انگریزی۔ ۴۔ اشاعت احکام عام جس کا تعلق کسی دفتر سرکاری سے مخصوص ہوا اور دستخط اور مہر دارالامہا مزین ہو۔ اور نیز ایسے احکام کی تعمیل کے نتائج کی دریافت۔ داخلہ احکام ضروری کارکنین جس کے نسبت مدار المہام حکم دین۔ ۵۔ حسب جریدہ غیر معمولی مطبوعہ ۲۸۔ اسفندار سن ۱۳۲۲ء دفتر فینانس کارہائے پولیٹیکل کا تعلق اٹھا دیا گیا اور مقرر پولیٹیکل کا عہدہ فینانس شل سکریٹری ہوا۔

۶۔ شہر یور سن ۱۳۲۲ء کو نواب محسن الملک وظیفہ یاب ہوئے تو چند روز کے لیے دفتر فینانس محاسبی میں ضم ہوا اور راجہ مریمینوہر بہادر صدر محاسب نے دفتر فینانس کا کام انجام دیا اس کے بعد ۱۳۲۲ء شہر یور سن ۱۳۲۲ء کو نواب اعظم یار جنگ مرحوم صوبہ دار کلہر گئے تھی

۷۔ اب بارش کے تہہ جات اور فصل کے حالات دفتر مالگاری میں ترتیب ہو کر جریدہ میں طبع ہوتے ہیں ۸۔ پیدوار الطبع کا تعلق دفتر مہتممات و فراہمی سے تھا۔ حسب جریدہ ۲۹۔ بہن ۱۹۲۳ء دفتر فینانس سے ہوا تھا۔ اور اب صرف جریدہ اعلام سرکار عالی کے متعلق دارالطبع کا تعلق دفتر فینانس سے ہوا اور بقیہ امور مہتممات و کوٹوالی و امور عامہ سے متعلق ہیں

فیئانسن کا جائزہ حاصل کیا جس پر جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۵- بہمن ۱۳۰۳ء فیئانسن سے مستندی
مال کا کام متعلق کیا گیا۔ اور ۲- اردی بہشت ۱۳۰۵ء کو صیفہ مال کے کام کا تعلق مستندی فیئانسن
علمیہ کر دیا گیا۔ ۳۸- شہر لویہ ۱۳۰۲ء کو مسٹر کراچی کنٹرولر جنرل ہما ہوار اسمک علاوہ کرایہ مکان
و کنٹرولر بیوٹین مقرر ہوئے۔ اور خورد و اد ۱۳۰۱ء میں بدختم مدت واپس ہوئے۔ صیفہ فیئانسن بہشت
مدار المہام کے تحت میں تھا۔ ۲۱- تیر ۱۳۱۱ء کو اعلیٰ حضرت نے مسٹر واکر مستندی فیئانسن کو کمین المہام
فیئانسن کا عہدہ سرفراز فرمایا۔

۱۱- تیر ۱۳۱۳ء کو مسٹر واکر ریڈے بورڈ کے انیشیل ڈائریکٹر ہوئے۔ مسٹر کراچی واکر
مستندی فیئانسن جب عین المہام فیئانسن ہوئے۔ تو مستندی فیئانسن کی جگہ خالی تھی جس پر ۲۶- اردی بہشت
کو کچھ اکبر بند علی حیدری صاحب صدر محاسب سرکار عالی کا تقرر ہوا۔ قبل از تقرر مسٹر واکر صیفہ ریڈے
تعلق مستندی تعمیرات سے تھا۔ اب صیفہ فیئانسن سے ہی۔ جاگیر دار دن و معاشداران نقدی کی
وراثت کی منظوری کا تعلق پہلے مستندی مال سے تھا اب سررشتہ فیئانسن سے ہو۔

نام مستندین

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علمدیگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علمدیگی
۱	۲	۳	۱	۲	۳
نواب محسن الملک	۲۹ بہمن ۱۳۰۹ء	۲۹ شہر لویہ ۱۳۰۲ء	نواب عماد جنگ اول	۵- ابان ۱۳۰۶ء	۱۳۰۳ء
نواب اعظم یار جنگ	۱۸ شہر لویہ ۱۳۰۲ء	۱۸- امرداد ۱۳۰۶ء	مسٹر کیسن واکر	۲۴- اردی ۱۳۰۵ء	۱۳۰۳ء
مولوی سید علی حسن صاحب	۱۰- اردی بہشت ۱۳۰۵ء	۵- ابان ۱۳۰۳ء	محمد اکبر بند علی حیدری صاحب	۲۱- دو ۱۳۰۶ء	موجود بہمن ۱۳۰۳ء

تختہ اخراجات محکمہ فیئانسن بابت ۱۳۱۵ء

نام البواب	رقم	نام البواب	رقم	نام البواب	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
سین المہام فیئانسن	۱۰	.	.	الولن	۱۰

رقم	نام الجواب	رقم	نام الجواب	رقم	نام الجواب
۲	۱	۲	۱	۲	۱
۱	مدوکار اول -	۱	مدوکار اول -	۱	مدوکار اول -
۲	مدوکار دوم -	۲	مدوکار دوم -	۲	مدوکار دوم -
۳	مدوکار سوم -	۳	مدوکار سوم -	۳	مدوکار سوم -
۴	صدر دفتر -	۴	صدر دفتر -	۴	صدر دفتر -

مہاسی

ابتداء سے یہاں حساب کے ۲ دفتر ہیں۔ ایک دفتر دیوانی۔ دوسرا دفتر مال۔ دفتر دیوانی راجہ راسے راجاں بہادر کے خاندان میں۔ اور دفتر مال لالہ بہادر کے خاندان میں ہی۔ راجہ راسے راجاں کا تقرر ۲۶ ذی الحجہ ۱۱۵۷ھ کو ہوا تھا۔ اُس وقت کی تقسیم کے بموجب جوہر پٹا ان دفتروں سے متعلق تھے اُن کی تفصیل یہ ہے۔ الف متعلق دفتر دیوانی۔ ۱۔ صوبہ دکن گائا۔ ۲۔ صوبہ ہمارا بالگھاٹ۔ ۳۔ صوبہ بیجاپور۔ ب متعلق دفتر مال اصولیہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد۔ ۴۔ صوبہ بیدریہ بہہ کاغذات حساب جس طرز پر اُس وقت مرتب ہوتے تھے۔ ایک بجفیس محفوظ و موجود ہیں۔ اگرچہ یہ دفاتر زمانہ حال کے اصول سے بالکل جدا ہیں تاہم انہیں کاغذات کے اعتبار سے اُس وقت کی مالی حالت اور اشتغالی کیفیت کا ثبوت ملتا ہے۔ ورنہ وزارت کے انتخابات سے مدتوں جیسی کچھ برہمی رہی ہے۔ اُن طوفان حوادث میں ان وثائق کا نام و نشان ہی باقی نہ رہتا۔

ان دفتروں کے اقتدارات دستور العمل کی طرح مدوں نہیں ہیں۔ مگر اس وقت کی کارروائیوں سے ثابت ہے کہ یہ نگرانی مدار الکھام دونوں دفتروں کے اقتدارات کی شان میں بے وسالت ان کے کوئی حکم جاری نہیں ہوتا تھا۔ کارہائے ذیل کو باضابطہ ان سے متعلق تھے

اور مدارالمہام بلکہ حضور پر نور کے سامنے بذات خاص وہ ان انتظامات کے جوابدہ تھے
 ۱۔ وصول مالگزاری۔ اور کل حساب آمد و خرچ سرکاری ۲۔ اجراء احکام تقرر تعلقہ داران۔
 و بند و بست ستاجری مالگزاری ۳۔ تقسیم تنخواہ۔ مطالبات ذمگی سرکار کے عیوض تعلقات کا جو بیجا
 حکم مدارالمہام مفلول کرنا ۴۔ عطاے اسناد جاگیرات و منصب ۵۔ مراسلت متعلقہ کارہائے صدر۔
 ان خدمات کے عیوض کوئی تنخواہ مقرر نہ تھی۔ بلکہ بطور عطیات و حقوق کے، عاشقین مقرر تھے
 جو ان کو اور ان کے متصدیوں کو ملتی تھیں۔ مثلاً جاگیرات۔ منصب۔ تحریروں و افانی۔ صوبہ جات
 متعلقہ کے کل محال پر بحساب فی روپیہ یا کوآنہ۔ تحریروں تنخواہ داران جمعیت و لوہیہ داران حقوق
 متفرق مثل سردیہ پانڈیگری وغیرہ۔ یہہ خستین موروثی تھیں چنانچہ یہہ کل حقوق اس وقت تک
 برابر ان کو وصول ہوتے تھے۔

حسابات کا طریقہ انتظام مال و خزانہ کے قدم بقدم تھا۔ سیاق قدیم کے بموجب تمام ریاست کی
 آمدنی و خرچ کا دفتر تعلقہ داری۔ دیہہ داری مرتب رہتا تھا۔ اور سالگزرشتہ کے بموجب آئندہ کے
 مداخل و مخارج کا تخمینہ بطور موازنہ کے تیار کیا جاتا تھا۔ اور اسی بنیاد پر تعلقہ داری بندات
 ان دونوں دفاتر میں مرتب ہوا کرتے تھے جس میں سالگزرشتہ کے بموجب کی بقدر صلاح کل
 آمدنی و خرچ کا داخلہ ہوتا تھا۔ ہر سال یہہ بندات مرتب ہو کر عاملان تعلقات کو ان دفاتروں کے
 ذریعہ سے سپرد کیے جاتے تھے۔ یہہ بندات سبیل بند کہلاتے تھے جن کو بجائے موازنہ کے
 سمجھا جاتا تھا۔ سال تمام کے بعد یہی کاغذات مداخل و مخارج واقعی کی بنیاد سمجھے جاتے تھے۔
 اور انہیں کی تالیف سے ایک صدر کاغذ سالانہ بنام مداخل مخارج بنالیا جاتا تھا۔ ان بندات میں
 آمد و خرچ کی تفصیل نمکہ داری اور سررشتہ داری نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ آمد و خرچ کے دونوں جانب
 تین تین صدر ابواب اور ان کے ذیل میں تعلقہ دار اور اسم دار تفصیلی ابواب لکھے جاتے
 تھے۔ اس میں سوائے مالگزاری کے اور کوئی رقم نہیں ہوتی تھی۔ اور جو نمکہ سبیل نہیں
 قرار پاتا۔ وہی درج کیا جاتا۔ سوائے یعنی نذرانہ وغیرہ و شکر دان۔ اس سے قرضہ ہر

طریقہ حساب
 عہد سابق

ج

کیونکہ اُس وقت امانت بہوار۔ کہانہ بکل اور ارسال کا نام ہی نہ تھا۔

تعلق سرکار یعنی دارالسلطنت کا خرچ۔ اس میں منصب۔ یومیہ۔ اور نواہون کے مصارف لکھے جاتے تھے۔ اور اُن کی تفصیل ہر ایک شخص اور ہر ایک کارخانہ کی تشریح کا نام بنام کی جاتی تھی تعلق محال یعنی نفصل کا خرچ۔ اس میں رسوم معمول اور دیہہ صادر کا خرچ لکھا جاتا اور ایسے دستگردان میں قرضہ جو دیا گیا۔ وہ اس میں درج ہوتا تھا۔ چونکہ سبیل بندات۔ تفصیل سے مرتب ہوتے تھے۔ اس وجہ سے بہت کم ضرورت ہوتی تھی۔ کہ تعلقات و اضلاع کاغذات منگوان کی تیغ و تالیف کی جائے۔ اور اُس وقت کی انتظامی حالت خود ہی اس کی تقصی تھی کہ تعلقات سے کسی کاغذ کا آنا یا سنگو انا ضروری نہ تھا۔ کیونکہ سرکار کو تعلقات سے براہ راست کوئی علاقہ نہ تھا۔ اور نہ تعلقات و اضلاع میں کوئی خزانہ تھا۔ نہ دفتر حساب۔ تعلقات مستاجرین مالگاری کے سپرد تھے۔ اُن سے بعد ادائی رقم اجارہ۔ کوئی مواخذہ نہ تھا صرف صدر ہی میں حسابات کا تیار کر لینا کافی سمجھا جاتا تھا۔ البتہ تاجر نقدار۔ بطور خود اپنا اپنا حساب تیار کر لیتے تھے۔ اُس زمانہ میں صرف تین چار حسابی کتابیں جو انظم بھی جاتی تھیں اور وہ سب بندات پر قوم میں لکھی جایا کرتی تھیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ روزنامہ اس کو سب اور کردی بھی کہتے ہیں۔ اس کے ذیلی کاغذات بالکل نہ تھے۔ روزانہ جمع و خرچ کی کل تفصیل اس کتاب میں لکھی جاتی تھی کھاتہ۔ اس میں ہر ایک داخلہ اسم دار اور تفصیل وار جدا جدا لکھا جاتا تھا۔ کھتاوئی اسے اور جہی کہتے ہیں۔ مختلف مدت اور رقومات و تعلقات اس کے ذریعہ سے یکجا کر کے اس پر سے صدر گوشوارہ مرتب کیا جاتا تھا۔ مگر یہ کھتاوئی مسلسل کتاب کے طور پر نہ تھی۔ بلکہ جدا جدا پرچوں میں بقدر ضرورت لکھ کر اسے پاک کر دیا کرتے تھے۔ گوشوارہ۔ یہہ کاغذ گویا مطلوب اصلی تھا جو بعد کھتاوئی کے مرتب ہوتا تھا۔ ابتدائیں کل میزان اور اُس کی تفصیل (مدات نسکی و ذیلی) دو دوسہ مدوچار میں اسوار و دیہہ وار ذیل میں بتلائے جاتے تھے۔

پہلے تین کا غذات گویا بالکل بیکار سمجھے جاتے تھے۔ جب یہہ گوشوارہ بنیاد ہو جاتا تو وہ سب ردی میں پھینک دیے جاتے۔ اور اُن پر کسی حاکم کی دستخط نہیں ہوتی تھی۔ جبکہ اُس زمانہ میں موازنہ ہی نہ تھا تو صحت البواب کی ضرورت کس کو ہو سکتی تھی۔ دراصل یہ دنیا نیک زبانی ہوا کرتے تھے۔ تو بیچ کا اصلی کام کیا ہو سکتا تھا۔ صرف میزان وغیرہ کا ذکر کیا گیا یہی نتیجہ میں داخل تھا ایک طرح کی نتیجہ البتہ ہوتی تھی جس کو محاسبہ کہتے تھے۔ اور یہ محاسبہ سال اور مستاجروں سے لیا جاتا تھا۔ اس کے واسطے کوئی خاص زمانہ معین نہ تھا۔ بعد از انعام زمانہ متاجری یا اندرون زمانہ قہر۔ یا سالانہ یا جس وقت کوئی مصلحت مالی تقضی ہوتی تھی۔ (یعنی روپیہ کی ضرورت ہوئی اور اُس کے وصول کی اُمید پائی گئی) اُس وقت حساب کا مطالعہ ہوتا تھا صورت اُس کی یہ تھی۔ کہ حسابات سر دفتر کے دفتر میں بالمواہجہ پیش ہوتے تھے جمع کی نتیجہ سے کوئی واسطہ ہی نہ تھا۔ صرف رقم اجارہ کی وصول باقی دیکھ لی جاتی تھی۔ مگر اس سے سروکار ہی نہ تھا۔ کہ مستاجر نے جو کچھ دیا اسے وصول کیا وہ واپسی ہے یا نادا جب خرچ میں صرف یہہ دیکھ لیا جاتا تھا۔ کہ سبیل بندین جو مصارف قرار دیے گئے ہیں۔ وہ بموجب اسناد ہن کہ نہیں یا اُن کی واقعیت کے متعلق کوئی ذریعہ اطمینان کا ہے کہ نہیں۔ اگر پورے اطمینان اُن مصارف کا ثابت نہ ہوا تو ایسے رقوم کا اُن سے مواخذہ کیا جاتا تھا۔ مگر یہ صورت بھی کمتر ہوتی تھی۔ کیونکہ عاملوں کو یہہ داران وغیرہ سے فاضلی بآسانی حاصل ہو جاتی تھی۔ یا فطر احتیاج یا مالیوسی کی وجہ سے وہ تھوڑی رقم کے ملنے پر بھی مال مفت سمجھ کر فاضلی لکھ دیتے تھے۔ یا اس امید پر کہ اُن کو مستاجروں کی طرف سے ان کی حقیقت کے ثبوت میں کوئی تحریر مل جاتی تھی۔ یا یہی کافی سمجھاتا تھا کہ انکا نام دفتر میں شریک ہو۔ تاکہ آئندہ ایک استحقاق کا داملہ بطور سند رہے۔ اسوجہ سے کہ اُس زمانہ میں معاشداروں کو لازم ہوتا تھا کہ ہر سال بلکہ کے صدر دفاتر میں حاضر ہوں اور یہاں اپنے اسناد دکھا کر سالانہ جدید احکام عمال و مستاجرین کے نام حاصل کروں

وجہ جو مصارف بموجب سبیل بند ان کے ذمہ قرار دیئے جاتے تھے وہ پورے خرچ
 نہیں ہوتے تھے۔ اور نہ ارباب استحقاق کو ان کے ملنے کا وثوق و اطمینان تھا۔ اسی
 بنا پر نصف و ثلث جو معاشداروں کو مل جاتا تھا اس کو غنیمت سمجھتے تھے۔ اور جو
 خرچہ و مصارف انتظامی کی غرض سے بنام سہ بندی صادر مقرر ہوتا تھا وہ علانیہ گویا
 مستاجرین کا عین المال تھا کیونکہ عملہ سرکار کی طرف سے تو مقرر نہیں تھا۔ نہ وہ خود اپنی طرف
 عملہ کا باضابطہ تقرر کرتے تھے۔ کیونکہ زر مالگزاری کی تحصیل جمعیت کے ذریعہ سے کرایہ جاتی تھی
 اس وقت کی انتظامی حالت کو کسی ہی ہو کر جو حسابات مرتب ہوتے تھے وہ بقاعدہ سیاق بنا
 جاتے تھے اور ان کے حسابی اصول مستحکم تھے اور بعد ازاں مدارالہام دفتر میں دیئے جاتے تھے
 ان کی تصدیق کی نسبت مہر کی قرار ہوتے تھے۔ اور وہ قابل وثوق تھے۔ اور ان کی
 تنویب کے بارہ میں بھی کسی طرح کی خرابی کا احتمال نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اولاً خود ابواب
 زیادہ نہ تھے۔ دوسرے اسمواری تفصیل سے ہر رقم کا داخلہ اس طرح ہوتا تھا۔ کہ اس سے
 پوری حقیقت جمع و خرچ کی معلوم ہو سکتی تھی۔ چنانچہ یہہ کاغذات اسی حیثیت سے اب تک
 موجود ہیں۔

بہر حال حالات مرقوم الصدر کے لحاظ سے ملک کی مالی حیثیت کی یہ حالت ہو چکی
 کہ خزانہ کا نام نہ تھا۔ قرضہ پر سب مصارف کا دار و مدار تھا۔ اور اس کے ہم پہنچنے میں
 سخت و متین انتظامی بیڑی تھیں۔ اس پر بھی جب تک کہ فاطمہ خواہ سود نہ دیا جائے۔ اور
 ساتھ ہی اس کے کوئی جائیداد یا کوئی حصہ ملک کا کفول نہ کیا جائے قرضہ نہیں ملتا تھا۔
 سلطنت کے احکام اور عدول کی کوئی وقعت باقی نہ تھی۔ انتظام و حفاظت و عدالت
 اور سرنبری ملک کے واسطے نہ کوئی سرشتہ قائم ہو سکتا تھا نہ اس کا سرمایہ تھا۔ اور نہ ذریعہ
 امن و وفایت قتل و ہنگامہ غارت گری و زہری سے جان و مال ہر وقت ہر جگہ معرض
 خطر و ہلاکت میں تھا۔ علم و فن تجارت و حرقت انہیں وجہ سے قطعاً مٹتی ہوئی تھی جو ملک

سلطنت میں روپیہ ہونے کی وجہ سے جو خرابیاں لازم و ملزوم ہیں وہ تمام کیفیت ہر جانب نمایاں تھی۔

ریاست کی خوش نصیبی تھی کہ ایسے نازک وقت میں ۲۲ شعبان ۱۲۶۹ء کو میرزا علیخان مختار الملک اول وزارت سے سرفراز ہوئے۔ ابتدا ہی سے آپ کی توجہ مجاہدی اور خزانہ کی طائل ہوئی جبکی اس وقت اشد ضرورت تھی چنانچہ خلعت وزارت سے سرفراز ہوتے ہی (جس وقت ایوان وزارت میں آپ کی سرفرازی کی نذرین گزرنے لگیں) سر دربار و شخصوں سے دوسروں کی نذرین لی گئیں۔ اور بدین ارشاد و تخصیص ان شخصوں کو عزت دی گئی کہ یہ دوسری نذرانہ خدمت محاسبی و خزانہ کی ہے۔ یعنی بہت راجہ صاحب کا لقر خزانہ عامہ کو تھی پر ہوا۔ اور رام راجہ صاحب کا لقر صدر مجاہدی پر ہوا۔ جو آج کل دفتر صدر محاسب سرکار عالی کہلاتا ہے۔ اس وقت اسکا نام منشی خانہ تھا۔ یہ نام البتہ اپنے سہمی سے کیس قدر بگڑنا پایا جاتا ہے۔ مگر اس کے اسباب یہ تھے۔ ا۔ قایم سے ہر طرح کے دفتر کو دارالانشایا منشی خانہ کہتے تھے۔ اور چونکہ یہاں ایک دفتر تمام دارالانشاء پہلے ہی سے موجود تھا اس لیے اسکا نام منشی خانہ رکھا گیا۔ ب۔ دفتر حساب اسکا نام رکھنا اس وقت مصالح ملکی کے بالکل خلاف سمجھا گیا تھا۔ کیونکہ حساب کا کام قطعاً دفتر مال و دیوانی متعلق تھا۔ اور ان دفتروں کے کاموں میں کسی کو شریک کرنا یا اپنے طور پر ان سے کام لینا ایک شکل کام تھا۔ بلکہ اس نام سے بھی ان دفاتر جدیدین حساب کا کام ہونا اہالیانِ دفاتر تعجب و گوارا نہیں ہو سکتا تھا۔ اور مدارالہام مرحوم کو ان کی ذرا بھی آزر دگی منظور نہ تھی۔ ان ہی وجوہ اس وقت دفتر مال و دیوانی دفاتر حضور کی کہلاتے تھے۔ اور دفتر محاسبی حسابات دیوانی کا دفتر سمجھا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں حسابات دفتر محاسبی و خزانہ مدارالہام کی دستخط کے بعد دفتر مال و دیوانی میں دیئے جاتے تھے۔ علاوہ برین کل اسناد کی کارروائی محاسبی کے بعد دفاتر مال و دیوانی کے حوالہ ہوتی تھی۔

اس زمانہ میں محاسبی کے اقتدار بالاسد حال کچھ بھی نہ تھے۔ بلکہ حقیقت یہ حالت تھی

کہ گویا خود مدار الہام بذات خاص محاسب سرکار عالی اور خزانہ تھے کیونکہ سب سے کاسار دفتر اسات کی تحریری گواہی دیتا ہے کہ بلا اجازت و تنخط خاص کوئی حکم جاری نہیں ہوتا تھا۔ مدار الہام اس ابتدائی زمانہ میں جو کام بالا جلال اس دفتر سے لیا جاتا تھا اس کی تفصیل یہ ہے

- ۱۔ مال کے حکام اضلاع کا تقرر۔ ۲۔ معاملات مالگزاری میں حکام مال سے مراسلات
- ۳۔ امیر ون جاگیر دار ون اور صاحب کار ون کے مقدمات۔ ۴۔ سرکاری قرضوں کا لین دین۔ ۵۔ سرشتہ جات کی جانچ۔ ۶۔ نتیجہ و تالیف حسابات خزانہ۔ ان کاموں کے اس اختلاط سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے دفتر کو خاص محاسبی قرار دینا یا اس میں محاسبی دفترانہ گویا ہر گز نہ کر کے دکھانا سخت مشکل امر تھا۔

مگر جب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس وقت کوئی سرشتہ یا دفتر تھا۔ اور ان وجوہ پر نظر ڈالی جاتی ہے جو اوپر بیان کیے گئے ہیں۔ اور پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ وقتاً فوقتاً کیسے کیسے سرشتہ قائم ہوئے اور کام کہاں کہاں بٹ گیا۔ اور آخر کار کون کون سے امور اس دفتر میں باقی رہ گئے تو دفتر شش خانہ کو دفتر محاسبی ہی کہہ سکتے ہیں۔

غرض کہ محاسبی راءمراؤ کے متعلق ہو گئی۔ اور خزانہ اضلاع کا کام بھی ان کے تفویض تھا۔ خزانہ ہنسنٹ راءمراؤ کے تفویض تھا۔ اور بلکہ کاکل آمد و خرچ ان کے حوالہ تھا گویا یہ شہر کے کبھی تھے۔ مگر مجموعی اور ابتدائی حالت یہ تھی کہ خود ان عہدہ دار ون کو بھی اپنے کام اور اقتدار کی معلوم نہیں تھی۔ اور نہ وہ چاہتے تھے کہ اقتدار ات محدود ہوں۔ ان کے سوا اور بہت سے دفاتر ایسے بھی تھے جو عہدہ دار ون کے نام سے مشہور تھے۔ مثلاً ۱۔ سرشتہ کشن راءمراؤ۔ اس دفتر میں مصارف و تفرق کے سوا بلکہ کے معمول دار ون۔ یومیہ دار ون۔ الخاں دار ون اور وظیفہ خوار دار ون وغیرہ کی تنخواہ تقیم ہوتی تھی اسکا داغہ ۱۲۹۲ء تک ہے۔ ۲۔ سرشتہ شکر راءمراؤ اس دفتر سے محومین سیلی وغیرہ علی الصبح میں گو سفند شب برات میں آتش بازی اسکے علاوہ اور تعاریف خانگی و سرکاری کا انتظام تھا یہ دفتر ۱۲۹۹ء تک رہا۔ ۳۔ سرشتہ عبدالحق۔ یہ سرشتہ سردار دیر جنگ و لہر الدولہ کا ابتدائی تقرر ہے۔ جس میں بعض اجزاء کو تو الی خصوصاً جنگی

وڈو کرتی یہی شریک تھے۔ کانڈرات میں حکمہ کے عیوض اُن کا نام ہی لکھا جاتا تھا۔ ۱۲۹۹ء سے ۱۲۹۹ء تک قائم رہا۔ اس موقع پر مناسب علوم ہوتا ہو کہ سنی سال و وزارت مختار الملک سر سالار جنگ اول کو ۳۰ دہائیوں میں تنہا حکم کیا جائے اور یہ دہائی کو عشرہ اول دوم و سوم و سوم کر کے بعد حالات کچھ جائیں کیونکہ ہر عشرہ قریب قریب مساوی ہے پہلا عشرہ۔ ابتدائے وزارت سے ۱۲۹۹ء تک یہہہ انتظام جدید ضلع بندی تک ہے۔ اس زمانہ کو ڈاکو اتج۔ ۱۲۹۹ء کہہ سکتے ہیں یعنی عہد تاریک کہنا بجا نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ زمانہ پہلی خرابیوں اور فسادوں کے گم کرنے یا نہایت خوفناک حالت کو چیلنے اور نیا بننے میں گذر اور ارباب اقتدار سابق اور مخالفان انتظام سے نہایت سخت مقابلہ رہا۔ اس سبب سے کسی زبردست اصلاح کی لغت نہ آئی یہ وہ زمانہ تھا کہ کسی سیول کا وجود بھی نہ تھا۔ دوسرا عشرہ آغاز ضلع بندی سے ۱۲۹۹ء تک ہے جسے مڈل اتج۔ Middle age کہہ سکتے ہیں یعنی دور درمیانی۔ اس زمانہ میں پورا تجربہ کیا گیا۔ اور انکے چھ بُرے نتیجوں نے اصلاح و انتظام کا ایک جوش پیدا کر دیا۔ اور ثابت کر دیا کہ ہر وقت کی اصلاح ایک ضروری چیز ہو۔ اور کسی ایک حال پر سکون ہونا تنزل کی دلیل ہے تیسرا عشرہ ہیکڑی دورہ ہے جو ۱۲۹۹ء سے شروع ہوا۔ روز افزوں اصلاحوں اور انتظاموں نے ملک کو ایک بہترین راستہ پر لگا دیا۔ اور فقط ریاست کے کاروبار میں محدود نہیں رہا بلکہ معاشرت و تمدن (سوشل لائف) میں بھی اسکا اثر پہل گیا۔ ملک و دولت کی ترقی کے واسطے خیالات میں کافی بہت پیدا ہوئی اور اسکا اثر ایسا قوی ہوا کہ مدارالمہام جیسے بانی اصلاح و فلاح کی اندوہ ناک وفات کی سرسلیگی بھی اس کو فرو نہ کر سکی۔

عشرہ اول میں خزانہ و محاسبی کا کام بالکل قدیم اصول پر رہا محاسبات اضلاع کو کام اضلاع اور اُن کے کارہ برد از ہر سال حاضر ہو کر داخل کرتے تھے اور محاسبین اُن کل کاغذات کی تصدیق ہوتی تھی حساب انہی اور تصدیق اسناد وغیرہ کے بعد مدارالمہام کی دستخط سے فرین ہوتے تھے بعد ازاں دفاتر مال و دیوانی میں پہنچ جاتے تھے۔ وہاں وہ کاغذات بطور سند کے رکھ لیے جاتے تھے۔

اور اسکے بقول مصدقہ مال دیوانی دفتر محاسبی میں پہنچی جاتی تھی۔ چنانچہ یہہ دونوں کاغذات اسوقت تک دونوں جگہ نہ وجود میں۔ اور ان کے اسناد و فاتر مال و دیوانی میں رکھے ہیں۔ اسوقت تک ابواب میں وہ تفصیل نہ تھی جو مالی موازنہ آؤ شخص کے واسطے کارآمد ہو سکتی۔ غرض کہ اس زمانہ میں انتظامی امور کی سطح حسابی معاملات میں بھی کی سطح کا انقلاب نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی جدید اصلاح کی گئی۔ صرف طرز قدیم کی تنقیح و تالیف طرز قدیم پر ہوتی رہی۔ اور بدستور حسابات مع اسناد و فاتر مال و دیوانی کو روانہ ہوتے رہے۔

دوسرا عشرہ۔ یہ ضلع بندی کے آغاز سے ہے۔ اسوقت مجلس مالگزاری قائم ہوئی۔ اور نوٹ بھی لگی۔ اصلاح کا انتظام کامل بنی ہو گیا۔ تعلقات اقرار ہوئے۔ ہر ضلع میں خزانہ اور بلکہ میں دفتر تنقیح قائم کیا گیا۔ حسابات ماہواری تختوں پر آئے گئے دفتر تنقیح تعمیرات جدا کا ذایم ہوا۔ اور پہرہ و تنقیح عام میں ملا دیا گیا۔ اگرچہ یہ سب کچھ ہوا مگر حسابات کے ابواب وہی قائم رہے۔ اور کل دار و مدار سالانہ حسابات پر تھا۔

تیسرا عشرہ۔ یہہ اُس وقت شروع ہوتا ہے جبکہ رزیدنسی سے ریاست کے تختہ جات الٹی تقاضا شروع ہوا۔ اور ہر آدھی سالانہ رپورٹوں میں اسکے پہنچنے کے یہم وعدے نظر آنے لگے مگر اسوقت تک دفتر محاسبی میں طرز قدیم کے سوار خیالات تازہ کی ہوا انہماک نہیں لگی تھی۔ اور نہ یہ معلوم تھا کہ ان حسابات کی غایت کیا ہے۔ اور وہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں۔ آمد و خرچ کی مفید تقسیم کو کسی ہی جمع و خرج کے دونوں پہلوؤں پر ابواب صدر و ذیل کس غایت سے کس تفصیل سے قیام کیے جائیں۔ مددکاری کیا چیز ہے۔ اس میں اور دستگردان اور ارسال میں کون سے امور مابہ الامتياز میں اور ان کے جدا جدا کہانیاں کیا ضرورت ہے۔ اور ان کا احتیاط تصفیہ حسابات میں کیا اُجھاؤ پیدا کرتا ہے۔ ان حسابات کو طرز جدید و آسانی پر لانے اور مالی مصالح کے قابل بنانے کے واسطے نواب اکرم الدولہ صدر المہام مال کی نگرانی شروع ہو گئی۔ مولوی ہمدانیان محسن الملک کمینیت مجبور کارروائی بنجملہ ورکاموں کے ادھر بھی امور و مصروف ہوئے۔ انکی

تحریک سے اسکی مجموعی حالت پر غور اور اسکی اصلاح کیواسطے صدر المہام موصوف کی میرٹھلی میں ایک مجلس قائم ہوئی جسکے ارکان یہ ہیں۔ ۱۔ مولوی جہد علی خان محسن الملک مستمد مال۔ ۲۔ ابوالقادر جنگ صدر مہتمم دفتر شریعہ۔ ۳۔ رام کشن راؤ محاسب سرکار عالی۔ دوقین سال میم راجن پور کی تحقیقات اور کارروائی جاری رہی۔ زیادہ تر اس مجلس کا وقت ترتیب حسابات اور ملک کی مالی حالت دریافت کرنے میں صرف ہوا۔ تاہم کوئی ایسی رپورٹ پیش نہ ہو سکی جس سے شہوت کی موجودہ حالت کا حسن و قبح اور آئندہ کیواسطے مفید تجاویز اور ان تجویزوں کے وجہ معلوم ہوتے اسکا سبب سوائے اسکے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ حالات قدیم کی دریافت و اصلاح کیواسطے مجلس کو پورا وقت اور موقع نہ ملا۔

۱۲۸۶ھ سے دفتر محاسبی اور مدار المہام میں ایک وساطت کا سلسلہ قائم ہو گیا یعنی اکثر کارروایاں مدار المہام مال کے ملازمین پیش ہوتی تھیں۔ اور انکی دستخط کے بعد مدار المہام کی شبی میں جاتی تھیں مگر وساطت فقط انہیں کاغذات کے بارہ میں تھی جو حقیقت و انصاف محاسب سے جدا اور مقدمات مال (فینانش) سے علاقت رکھتے تھے ورنہ خاص محاسبی کے کاغذات رست مدار المہام کے ملازمین پیش ہوتے تھے۔ اس کارروائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مل وہ کاغذات جو خاص عام کے سمجھے اور سرکار انگریزی میں پیش کرنے کے قابل تھے۔ طرز جدید میں مرتب ہو گئے اور دائمی نگرانی۔ متواتر مالیات مسلسل اصلاحوں۔ اور عمدہ تجویزوں نے وہ حیثیت پیدا کر دی کہ اسکی دستری کی کامل امید ہو گئی۔ اور ان کوششوں کی بدولت جو اصلاحیں عمل میں آئیں وہ کبھی جاتی ہیں۔ ۱۔ دفتر شریعہ عام توڑ دیا گیا۔ اور محاسبی میں اس کا الحاق ہوا۔ ۲۔ شریعہ تیسرے کا دفتر مستند تیسرے سے متعلق کیا گیا۔ ۳۔ تحویلات کا عمل کل حسابات موقوف کیا گیا۔ ۴۔ ہدایت نامہ کے طور پر ایک تفصیلی شہادتیں نشان مورخہ ۲۳۔ رمضان ۱۲۹۵ھ جاری کی گئی۔ ۵۔ ضلع اور تحصیل کے حسابات کا دستور اعلیٰ مرتب و مستحضر ہوا۔ ۶۔ ۲۸۸۰ھ کا سوازی مرتب ہوا اور اسکے ساتھ ایک عمدہ کیفیت لکھی گئی جس سے سابق و حال کی مالی حیثیت کا عمدہ اندازہ ہو سکتا ہے۔ ۷۔ ۲۸۷۰ھ کا جمع و خرچ اصول جدید پر مرتب ہوا۔ ۸۔ ابواب کی درست مالی مصالح

اعتبار سے کی گئی ۹۔ چار اشخاص ملازمان سرکاری سے منتخب ہو کر ہر بار دو مہینے میں محاسبی کام سنبھالنے کے لیے بھیجے گئے۔ اور کام پائی کے بعد محاسبی کے مددگار مقرر ہوئے۔ صورت اس تقرر کی رو بکار دفتر دار الکہام سرکار عالی حلاقہ المگز آری موسومہ صدر محاسب سرکار عالی اس طرح درج ہے۔ "الف کار آموزان حساب کہ بذریعہ صاحب عالیشان بہادر برائے واقفیت اصول و فروع حساب کہ در سرکار عظمت مدار جاری ست۔ بہیمی و برابر فرستادہ شد۔ بعد حصول اہنہ دلیافت واپس آمد۔ و در کار وائی حساب سرکار عالی واقفیت حاصل شد۔ لہذا تقرر ایشان بر مددگاری محاسب سرکار عالی حسب تفصیل کردہ میشود۔

لاکھ گیا پر شاد و مددگار کار ترتیب موازنہ و نگرانی نقدی خزانہ ہائے اضلاع سرکار عالی دہلی خانہ۔ و عام نگرانی بر ماتمی محاسب سرکار عالی بر ایشان معلق خواهد بود مولوی کن الدین مددگار کار تالیف حسابات یعنی ترتیب صدر گوشوارہ۔ مجمع و جیح کل رہیاست و ترتیب ہی کہاتہ بابواری۔ آمدنی و خرچ کہ آنرا در انگریزی لپیچ و جزل گویند۔ و کار ترتیب سلک پٹی ہائے اضلاع۔ و دیگر سرشتہ جات۔ و ترتیب پیشگیا ت مولوی عبدالرحیم خان مددگار کار تنقیح بر آوردات۔ تنخواہ۔ دیہہ صادر۔ و متفرقات۔ و جمع و خرچ ہائے دفاتر ابلکہ و خزانہ عامہ۔ و تنقیح پیشگیا ت۔ و دستگردان۔ مولوی سید احمد مددگار کار تنقیح بابتہ اضلاع و تنقیح پیشگیا ت و دستگردان **ب**۔ برای اطلاع انتظام دفتر بہ ماتمی ہر مددگار یک منظم نمائے ملازمان موجودہ دفتر تجویز باید کردہ کار وائی صیغہ حساب مندر کردہ صدر بنگرانی مددگار و منظم از دیگر صیغہ جات علحدہ باشند۔ و ہر مددگار و ہر منظم بابتہ کار خود ذمہ دار باشند **ج**۔ تقسیم کار بجائے باب و ارضاع و ار کردہ شود کہ در تمامی ممالک سرکار عظمت مدار زمین اصول جاری ست **د**۔ کار تنقیح و نگرانی صیغہ جمع یعنی وصولی وغیرہ بعد منظم بہ کردہ شود و منظم حال صدر منظم مقرر شود **لا** جلد مددگار ان اختت محاسب سرکار عالی تابع کام ایشان خواهند بود۔ و ہر مراسلات سرکاری تا بہ امکان و تسخاط محاسب سرکار عالی بہ خطر اجازت ایشان دستخط مددگار خواهد شد۔ مگر بر اجازت نامہ ہائے ادا الیٰ، رقم و کل رقمات

نقدی از خزانہ ہائے اضلاع و اجراء کے احکام اور ملکی رقم۔ ہر نوع کہ باشد۔ دستخط محاسب سرکاری ضرورت شدہ۔

حاصل یہ کہ محاسبی کا سالہ کام مددگاروں میں منقسم ہو چکا تھا۔ بلکہ آخر میں صدر محاسب نے دستخط کے اختیارات بھی اول مددگار کو دیدیے تھے۔ ان تعلیم یافتہ لوگوں کا تقریر یعنی مددگاری محاسب سابق کی اچھی میں اس بے اقتداری کے ساتھ قرار پایا تھا کہ وہ بوجہ چند در چند کوئی نمایاں کام نہ کر سکے۔ البتہ صدر محاسب کے چند عینیہ علامات کے زمانہ میں جب کام کا انحصار نہیں رہا۔ اسوقت کار ہائے مفصلہ ذیل ان کے زمانہ میں ہوئے۔

۱۔ تنقیح کام کلیتاً با بوارتقا ضلع دار کر دیا گیا۔ ۲۔ علاقہ جات کی تقسیم بتقلید انگریزی نگینی ۳۔ تنقیح اضلاع میں تختجات و کتب اغراض و تصفیہ کے نمونے اور انکی کارروائی۔ ۴۔ تالیف میں کہنہ دینی کی بنیاد پڑی گوشوارہ با بوار مرتب ہوا۔ ۵۔ تصفیہ کے واسطے عملہ نگامی منظور ہوا۔ ۶۔ ضروری گشتیان امور ذیل کی نسبت جاری ہوئیں۔

الف امانت ٹپہ سرکار عظمت مدار کا تصفیہ حسب باید او و باید گزنت سرکاری دریافت کرنیکی ہدایت۔ ج۔ سوازنہ کا ضابطہ۔ ۷۔ بقایا رسوم و یومیہ وغیرہ کی تصدیق کے واسطے جو کاروائی طولانی ہوتی تھی۔ انکی اصلاح کی تجویز۔ ۸۔ سی سالہ تختجات مدار المہام کے زمانہ وزارت کے آمد و خرچ کا سرسری طور پر مرتب ہونا۔

مگر افسوس ہو کہ آغاز کار ہی میں ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ میں مختار الملک سالار جنگ اول کا انتقال ہوا۔ بعد انتقال ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱۔ ہمارا اجہ نرائندر بہادر پٹیکار سرکار عالی مدار المہام مقرر ہوئے۔ اس عہد میں پنجابی سالار اور ہتم خزانہ محاسبی پر مامور ہوئے۔ اور مختار الملک کو مکمل دیا گیا کہ مددگار ان محاسبی کا تقریر دوم تقلیداریون پر کیا جائی۔ (مراسلہ صدر محاسبی نشان بجا دی لا اول ۱۳۰۱) منہنت را اوسابق صدر محاسب۔ ناظم دفاتر نظارت و انتظام امور پیشی سرکار عالی دھاراجہ بہادر مدار المہام کے وقت میں یہ عہدہ قرار پایا تھا قرار پائے۔ اور ان کے فرزند خزانہ عامرہ کے

مہتمم بنائے گئے۔

۴۔ رجب الاول ۱۳۳۱ھ کو بموجب فرمان سالار جنگ ثانی نواب میر لائق علی خان مہاراجہ خلع و وزارت سے سرفراز ہوئے اور فیہ الملک بہادر مال و فینانس کی عین المہامی کی خیریت سے سرفراز ہوئے۔ صدر زکامی پر حسن بن عبدالقادر جو ضلع بیڑ کے اول نفعدار تھے کا تقرر ہوا۔ اور ۱۲۹۳ھ تک جو اصلاحات و کارروائیاں حسن بن عبدالقادر کے زمانہ میں ہوئیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ سرکاری باند و ادویہ گرفت کا اندازہ ۲۰۔ قرضہ یعنی سالانہ کارروائیوں کا افساد ۳۰۔ عمل کا انتظام اور اس کا تقرر۔ اور کام کی تقسیم۔ ہم تختجات اصلاح مصارف کی ترتیب ۵۔ دستورات مردمہ کا فراہم و مسلسل کرنا ۶۔ ملتویات کی حقیقت اور مقدار کا دریافت کرنا اور اس کے فیصلہ کی صورت ۷۔ معمولی کارروائیوں کا بروقت جاری کرنا ۸۔ تالیف اور نگارنی نقایات کا باضابطہ انتظام ۹۔ مخافعی کا بند و بست ۱۰۔ اسی سالہ تختجات کی تکمیل کی کیفیت تفادات سالانہ ۱۱۔ فرامین انگریزی کا ترجمہ ۱۲۔ امور غیر متعلق دفتر صدر محاسبی کی منتقلی سرشتہ جات متعلقہ میں ۱۳۔ الحاق چند خزانہ جداگانہ از صدر خزانہ پٹوہ۔ تنقیع فوج کا دفتر محاسبی میں شامل ہونا ۱۴۔ اور اس کا انتظام ۱۵۔ ترتیب حسابات برعایت ۱۶۔ اہی بوجہ قرارداد آغاز سال فیصلی بجائے ہزار آذر۔

اس کے بعد اور بھی اصلاحات و تقاضا تو قائل میں آتی رہیں جن کی وجہ سے خالص محکمہ میں نمایاں طور پر ترقی ہوئی مثلاً عین حسب فرمان املا حضرت ... خاص طور پر ایک کنٹرول خزانہ آف اکونٹس حسب انتخاب کو گورنمنٹ آف انڈیا مستعار لے گئے۔ جبکہ نام سرکاری تھا۔ ایک ۲۲ خرم ۱۳۱۱ھ کو تقرر ہوا۔ اور آپ کے زمانہ قیام میں بہت کچھ اصلاحیں عمل میں آئیں جسکی وجہ سے اس محکمہ میں قابل قدر ترقی ہوئی۔ اس کے بعد کے حالات فراہم نہیں کیے گئے۔ ان کے بعد کے حالات فراہم نہیں کیے گئے۔ ان کے بعد کے حالات فراہم نہیں کیے گئے۔ ان کے بعد کے حالات فراہم نہیں کیے گئے۔

ہوئے ہیں۔ ان کے تختجات اور اخراجات کا تختہ درج کیا جاتا ہے۔

نام	تاریخ تقرر	نام	تاریخ تقرر
رام رائے صاحب	-	محمد نور خان صاحب	۲۱ جمادی الثانی ۱۳۰۱ھ کو منتقل ہوئے

نام	تاریخ تقبر	نام	تاریخ تقبر
ہنسنت راہ صاحب ^{۳۱}	.	راہ علی منوہر آصف نواز ^{۱۲}	۱۲ رجب ۱۳۱۰ کو تقبر ہوا
راہ کشن راہ صاحب	.	محمد الہی علی حیدری صاحب ^{۳۲}	۱۰ شعبان ۱۳۲۲ کو سرکار انگریزی مستعار آئے۔
پشاپی راہ راؤ	.	بابونند لال صاحب سیل	۲۶ اردی بہشت ۱۳۱۶ء
نواب عماد نواز جنگ	۱۰ بیج ۱۳۱۰ء کو تقدری	جن ناموں پر یہ علامت	۶۰ بیج ۱۳۱۰ء کو تقدری
نواب مقرب جنگ	۱۵ اردی بہشت ۱۳۹۶ء	کی خدمت پر آئے تھے۔	۶۰ بیج ۱۳۱۰ء کو تقدری

۱۳۱۰
الہیجات

نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم
دالف صدر محاسب	۱۰۰	صادر بموجب تقبر	۱۰۰	علمہ ہنگامی	۱۰۰
مددگار - ۵	۵	ابواب مشترکہ	۱۰۰	الولس	۱۰۰
مظفان - ۶	۶	ابواب مختصہ	۱۰۰	صادر بموجب تقبر	۱۰۰
اہلکاران - ۲۱۳	۲۱۳	میزان (الف)	۱۰۰	ابواب مشترکہ	۱۰۰
چیرا سبیلان - ۶۹	۶۹	میزان (ب) شائع ہوا	۱۰۰	میزان شائع ہوا	۱۰۰
علمہ ہنگامی -	۱۰۰	مددگار محاسب - ۱	۱۰۰	صدر میزان محاسبی	۱۰۰
میزان	۱۰۰	اہلکاران - ۴۲	۴۲		
الولس -	۱۰۰	چیرا سبیلان وغیرہ - ۱۵	۱۵		

سک

نسل ۳

بعد زوال سلطنت منلیہ ۱۵۵۰ء تک مختلف مستانوں کے جو سکے حیدر آباد میں رائج تھے وہ چلی سکے کہلاتے ہیں تاریخ رشید الدین خانی صفحہ (۳۲) میں سکے جات چلی کا ذکر اس طرح پر کیا گیا ہے کہ گو یہاں بازار میں لین دین اور خرید و فروخت کا سامو کاری حساب سب چلی ہی میں ہوتا ہے مگر خاص سکے چلی کا کوئی وجود پایا نہیں جاتا اور دریافت و تحقیقات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ چلی کوئی خاص سکہ نہ تھا بلکہ سکور - گدوال - گرٹھکال - اور مدوری کے سکے ان ہی چاروں کا تعلق تھا چلی کہلاتے تھے۔ اور سب کی قیمت بھی یکساں اور ایک ہی تھی چانچ وظائف بمقتبہ تنخواہ۔ وصول مالگزاری وغیرہ میں یہی چاروں متذکرہ سکے لے ہوئے دیے اور لیے جاتے اور برابر چلتے تھے۔ اور یہی چلی - اور شہر چلی کہلاتے تھے۔

جہاں تک ان سکوں کی تحقیق کی گئی اُس سے پایا جاتا ہے کہ یہ چلی سکے یا نور آج کنندہ کے نام سے یا اُس مقام کے نام سے جہاں وہ سکوک ہوتے تھے نامزد تھے۔ یا ان علامات کے ساتھ موسوم تھے جو ان سکوں پر نقش ہوئے تھے مثلاً -

۱۔ پشمن شاہی ۲۔ گویند خشی ۳۔ بہادر شاہی ۴۔ اکبری ۵۔ مالگیری ۶۔ شاہجانی -

نام

سکندر چلی ۷۔ ناصر چلی -

۱۔ ارکائی ۲۔ گدوالی ۳۔ مدوری ۴۔ یلاری ۵۔ گرٹھکالی ۶۔ بیلا پوری، منڈاکی ۸۔ دولت آبادی ۹۔ گوبال پیٹھ ۱۰۔ اندور ۱۱۔ چاندور ۱۲۔ نارین پیٹھ ۱۳۔ ناگپور - ۱۴۔ سکور - ۱۵۔ داچے کانون - ۱۶۔ امراتی - ۱۷۔ باغ چلی - ۱۸۔ شہر چلی -

مقام

۱۔ سری سک ۲۔ طرہ ۳۔ توکا ۴۔ زری ٹیکہ ۵۔ ترنامل ۶۔ صورتی باجہرہ شاہی - ۷۔ کلہر ۸۔ تھنی ۹۔ ترونی ۱۰۔ دوڈنڈی ۱۱۔ پیل ناری جس پر پیل کے پتہ کا نشان ہوتا ہے ۱۲۔ ذوالفقاری -

علامات

چونکہ ان سکون پر رائج کنندہ کا نام اور مقام ضرب نہیں ہوا کرتا تھا اس لیے اُن کا امتیاز اسوقت تک شکل ہر جیب تک کہ کوئی واقف کار شخص اُنکی علامات وغیرہ کو نہ بتلائے۔ ان سکے جات کے نسبت صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نے سنہ ۱۲۳۵ھ میں جو حالات سرکار میں لکھ کر بھیجے تھے انکا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ سکے گوینہ بخشی۔ پہر کی عبارت صاف پڑھی نہیں جاتی مگر اسکے ایک جانب حروف شاہ اور ہندسہ ۸۳۵ پڑھے جاتے ہیں اور ایک ^{چند} ل بھی ہوتا ہے اور دوسرے جانب ^{۱۲۳۵} اور علامت شمشیر کندہ ہے۔ اوایل تیرہین صدی میں بزمانہ دارالمہابی راجہ گوینہ بخش بمقام حیدر آباد یہ سکے سکوک ہوا۔ سنہ ۱۲۳۵ھ سے سنہ ۱۲۳۵ھ تک کے سلسل سکے دیکھے گئے ہیں۔ انکے سوا اور سائن ^{۱۲۳۵} ہی اگر یہہ روپیہ بنا ہوتا تو معلوم نہیں مگر اب تو نہیں ملتا۔ وزن میں بہ نسبت حالی کے ایک نل کم ہو حالی کے ساتھ اسکا بڑھ فیصدی صر سے بڑھ گیا ہے یعنی ماہہ گوینہ بخشی ماہہ حالی کے ہوتے ہیں۔ ضرورت کے وقت فیصدی دو روپیہ بڑھے ہے ہی ٹوٹا ہے اور کہیں یہہ فتح لکھ سک بھی پڑھا جاتا ہے ضلع اورنگ آباد میں یہہ سکے شاذ و نادر پائا جاتا ہے۔ ضلع پر پٹی میں اکثر متعل ^{۱۲۳۵} خصوصاً تعلقہ بست نگر میں اسکا رواج زیادہ ہے۔ اور ضلع ناندیہ کے تعلقات بھیت وغیرہ میں اور انہر تعلقہ حدکانوں کے گرد و نواح میں یہہ سکے مروج ہے۔

۲۔ سکے تو کا عبارت ٹھیک طور پر پڑھی نہیں جاتی۔ ایک جانب لفظ شاہ پڑھا جاتا ہے دوسرے جانب سنہ جلوس نیز علامت شمشیر نقش ہے۔ اسپر کے بالائی منوں سے اسکا زیادہ ^{۱۲۳۵} سنہ ۱۲۳۵ تک دریافت ہوتا ہے۔ سنہ ۱۲۳۵ کے سانچہ سنہ جلوس (۲۰) ہے۔ تعلقہ دار صاحب اورنگ آباد کہتے ہیں کہ یہہ سکے حسب الحکم خوشحال چند گجراتی بمقام اورنگ آباد محلہ نکسال میں تیار کرے گیا تھا۔ اسکا نام تعلقہ دار اورنگ آباد نے سکے کہا مگر کانوں بتایا ہے۔ مولوی غلام رسول صاحب سوم تعلقہ دار نے اس سکے کے موجد کا نام نکار ام لکھا ہے۔ جو اورنگ آباد کے نظامتہ پورامور تھے۔ ^{۱۲۳۵} ۱۲۳۵ھ اسل صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نشان ۹۴۹۔ مورخہ ۱۲۳۵ھ درودی ۱۲۳۵ھ موصومہ مہر مگر ٹری۔ ۱۲۳۵ اورنگ آباد گریٹ مفر (۲۷)

اب یہہ سکہ نہیں بنتا اور نہ اب ضلع اورنگ آباد میں اسکا چلن ہے۔ البتہ تعلقہ حاکم لڑن ضلع ناندری کے گرد و نواح میں ابھی تک مروج ہے۔ ضلع پرہنی کے اکثر تعلقات میں بیوپار اسی سکہ سے ہوتا ہے اسکی چاندی اور وزن گونیکہ نشی کے برابر ہے۔ حالی کے ساتھ فیصدی لیر اسکا بڑے ہوگر خاص حالتوں میں یہہ شرح کم سے کم لکھہ تک اور زیادہ سے زیادہ لکھہ تک پہنچ جاتی ہے۔

۳۔ سکہ پستق شاہی۔ ایک جانب الفاظ شاہ غازی کے سوا اور کچھ بڑے ما نہیں جاتا اور ان الفاظ کے ساتھ ایک مختصر گل بھی نقش ہے۔ دوسرے طرف سنہ جاوس اور علامت شیشین نقش

پستق جی جو راج چند لعل اور نواب سراج الملک مدار الملہام مرحوم کے عہد میں تعلقات برطانوی قہدہ دار تھے ان کے زمانہ میں یہہ سکہ بمقام حیدر آباد مسکوک ہوا اور انہیں کے نام سے شہر ہے۔ ۱۲۵۶ء سے ۱۲۵۷ء تک کے سالوں کے روپے دیکھنے میں آتے ہیں وزن و عیار میں مانند لوکا اور گونیکہ نشی

ہے۔ عموماً حالی کے ساتھ فیصدی ۵ روپیہ کا تفاوت رکھتا ہے ہوگر خاص وقتوں میں اس بڑے کی شرح کمی میں لکھہ تک اور زیادتی میں لکھہ تک پہنچ جاتی ہے۔ ضلع ناندری کے دیہات اطراف و تحصیل حاکم لڑن میں اس کا رواج ہے۔ اور ضلع پرہنی کے چند تعلقات میں بھی استعمال ہے۔

۴۔ سکہ سکندر علی۔ ایک رخ پر مدر شاہ بادشاہ غازی اور سنہ۔ اور دوسرے رخ پر

”فرخندہ بنیاد مینت یہہ الفاظ نظر آتے ہیں ۱۲۱۵ء سے ۱۲۱۶ء تک کے سالوں کے روپے مسلسل نظر سے گذرے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سکہ حضرت نواب سکندر بہاؤ مرحوم کے عہد میں مسکوک ہوا تھا۔ وزن اور چاندی حالی کے موافق ہے ہوگر خاص حالات میں بڑے حالی کے ساتھ فیصدی ایک روپیہ سے لکھہ تک اور عام طور پر عال فیصدی ہوتا ہے۔ تعلقہ ارناندری نے لکھا ہے کہ ۱۲۱۵ء کا مسکوک سکہ خالص نقروی ہوتا ہے۔ اور قیمت میں بہ نسبت حالی کے دوگنا زیادہ بڑا ہوا ہے مگر فی زمانہ وہ بات کم ہے۔ ضلع پرہنی کے تعلقات اور ہنگولی میں اس سکہ سے بھی بیوپار ہوتا ہے۔

۵۔ اورنگ آباد گریٹر صفہ ۲، ۵۲ غالب احمد شاہ ہوگا۔

۵۔ سکہ نقعی۔ اسکے ایک سونے پر (قطر) (میلون) (مست) اور (شیر) کی علامت منقش ہوتی ہے۔
 قبضہ میں ایک نقعی ہوتی ہے۔ تحقیقات میں اس کے موجد کے نسبت یہ بات دریافت ہوئی ہے کہ
 راجہ چند ولعل کے خاندان کے کوئی صاحب جو امراتوی واقع ملک براہمین حاکم تھے انہوں نے
 اسکو ضرب کرایا تھا اور (قطر) اور (نگ) آباد کرنے لکھا ہے کہ نہنت را و نامی داروغہ کمال
 اہتمام سے یہ سکہ بنایا گیا تھا جسکے نام کے حروف بھی اوپر کندہ ہیں۔ بجز سکہ جات سکو کہ ۳۸
 ۱۲۳۸ء و ۱۲۳۹ء دوسرے سالوں کے روپے نہیں دیکھے گئے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ صرف
 انہی تین سالوں میں یہ سکہ سکوک ہوا ہوگا۔ حالی کے مقابلہ میں فیصدی ۵۵ کے ٹیڑے
 بتاتا ہے۔ اور (راتی) کی حالت میں یہ شرح ۵۵ تک پہنچتی ہے۔ پرنسپی میں بعض جگہ یہ سکہ منسلک ہے
 ۶۔ امراتوی۔ اسکا استعمال صوبہ اورنگ آباد میں تو کہیں نہیں ہے مگر شاذ و نادر دیکھنے میں
 آتا ہے۔ اسکا دار الضرب امراتوی ملک براہمین ہے جو مال میں بطور امانت سرکارِ عظمت ودار
 قبضہ میں ہے اسکا زمانہ ۱۲۳۹ء تا ۱۲۴۱ء تک کا ہے۔ جو روپیہ کے بالائی سنہ سے دریافت ہوا
 اسکی عبارت بڑھی نہیں جاتی مگر اس پر کٹار کی علامت ہوتی ہے۔ یہ سکہ گویند خشی کے ہوزن اور
 عیار میں اسی کے مساوی ہے حالی کے ساتھ فیصدی ۵۵ یا ۵۶ کا ہے لکھاتا ہے۔ کم از کم ۵۵
 بتاتا ہے۔

۷۔ سکہ سگور اس پر ایک حرف بالبودہ میں کندہ ہے جو بڑا نہیں جاتا۔ یہ تان سکوک
 مضروب ہے۔ جواب ضلع محبوب نگر میں واقع ہے۔ اسکے موجدستان مذکور کے راجہ ہیں۔ زمانہ
 ۱۲۴۰ء کے قبل کا پایا جاتا ہے۔ وزن میں گویند خشی کے والی بہر کم ہے اور نسبت حالی
 کم مالی کے ساتھ فیصدی ۵۵ سے ۵۶ تک اسکا بڑا ہے اگرچہ اسکا عام ملین اس صوبہ
 نہیں ہے۔ مگر کبھی کبھی لین دین میں آجاتا ہے۔

۸۔ سکہ گپال پیٹھ۔ اس سکہ پر کی عبارت بڑھی میں جاتی بھر حرف (گو) کے

اسکا مقام ضرب گوپال پیٹھہ جو موجودہ زمانہ کا حال متفق نہیں ہوا ۱۲۳۹ء و ۱۲۴۰ء
سنہ کے مضروبہ روپیچے مختلف طور پر دیکھے گئے۔ وزن فقرہ مثل گوپندیشی کے ہی بڑ
حالی کے ساتھ فیصدی سے سے تک ہی ضلع ناندیہ پر پڑی ویشی کے بازار میں
یہہ سکے بعض وقت چل جاتا ہی۔

۹۔ سکہ گدوال یہہ سکہ مشابہ ہی سکہ گوپال پیٹھہ کے۔ اس پر سیندی کا ایک درخت
ہوتا ہی۔ اسکا زمانہ بھی قریب قریب گوپال پیٹھہ کے زمانہ کے ہی سمستان گدوال کا مسکو
ہی یہہ حالی کے ساتھ عیس کا بڑہا تا ہی ضلع ناندیہ اور پر پڑی میں کسی کسی اسکا استعمال
ہو جاتا ہی۔

۱۰۔ سکہ ناراین پیٹھہ۔ اسکی عبارت ٹھیک ٹھیک پڑی نہیں جاتی۔ مگر لفظ شاہ عالم اور
حروف بالکودہ میں (نا) اسکا مقام ضرب سمستان ناراین پیٹھہ ہی۔ جواب ضلع محبوب نگر میں
واقع ہی اس کے موجودہ ناراین پیٹھہ کے زمیندار ہیں۔ زمانہ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا صرف ۱۲۸۶ء کا
سکہ دیکھا گیا ہی۔ زیادہ تر ضلع پیر میں اسکا چلن ہی اور شاہ نادر ناندیہ میں بھی۔ دونوں ضلعوں
اسکی حقیقت وصول ہوئی مگر یہہ نہیں بتلایا گیا کہ حالی کے ساتھ اسکا بڑہا ہی بعض سکے جا ہیں
ایسے خالص چاندی کے کل آتے ہیں جو دوسرے سکوں میں کم ہونگے۔

۱۱۔ سکہ چاندوٹھ۔ اس کے ایک جانب الفاظ (شاہ عالم) اور دوسرے طرف سنہ جلوس اور
کچھ سکے حروف نقش ہوتے ہیں۔ اس کے موجودہ حال معلوم نہیں ہوا۔ یہہ سکے موضع چانڈوٹھ ضلع نایک
حال علاقہ انگریزی کے دار الضرب میں مسکوک ہوا ہی۔ یہہ سکے بہت پُرانا معلوم ہوتا ہی۔ اسپر کا
سنہ پڑا نہیں جاتا۔ سو سال قبل کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہی۔ وزن میں نسبت حالی کے ایک گھونچے کم ہی
چاندی خالص ہمیشہ حالی سے زیادہ قیمت پرکتا ہے۔ بڑہو تری فیصدی سے ہوئی ہی اس کا

سلہ یہہ سکے بانی راؤ افیریشو کے عہد حکومت میں مقام پونہ و ستارہ مسکوک ہوا تھا۔ اور نظر ویشی ان کے مالک۔
متوسط میں بہت زیادہ مروج تھا اس میں چودہ آنہ کی چاندی رہا کرتی تھی۔ رتنا گری میں یہہ سکے راجہ راج
ر۔ ۱۔ س۔ ب۔ جلد (۲۲) نمبر ۵۵ صفحہ ۱۹۸ و ۱۹۹۔

استعمال بہت کم ہی۔ مگر شاؤ و نادر بازار دین آجاتا ہی۔ اسی چاندوڑ کے قریب اکوسی۔
 واپسے گاؤن اور سری سک۔ یہ تین کے نظر سے گزرے ہیں۔ ان تینوں کا مقام ضرب
 چاندوڑ ہی بتلایا جاتا ہی۔ ان کی کل کیفیت چاندوڑ کی سی ہی۔ صرف سری سک میں یہ حرف
 بالبوہہ اخیر سری کندہ ہے۔

۱۲۔ سکہ تر نالی۔ یہ سکہ نصیبہ نزل میں۔ بعد وزارت نواب رکن الدولہ مرحوم مظفر الدولہ
 مسکوک کرایا تھا۔ وزن عالی سے ایک دال زاید ہو۔ اور لقرہ خالص نسبت حالی کے تین آنہ
 گران ہی۔ اس پر ایک علامت ہندوؤں کے تلک کی موجود ہے جو ان کی پیشانی پر رہا کرتی ہی
 ۱۳۔ سکہ گور شکال۔ یہ سکہ قصبہ گور شکال حال شمول ضلع گلبرگہ میں بعد زمینداری
 مسکوک ہوا تھا۔ اس میں دو قسم ہیں ایک قدیم جس کی چاندی خالص اور بقا باغلی ۳ گران ہے
 دوسرے اسکے بعد کا جو بقا بید ۳ رازان ہی۔ اس کا رواج یہاں اورنگ آباد کی طرف کم ہی۔
 ۱۴۔ سکہ بیلا پوری۔ یہ سکہ مثل سکہ گور شکال ہی۔ اسی ریاست کا بنا ہوا ہے اور سنگ آباد
 گریٹر میں بیان کیا گیا ہی کہ اسکے ایک جانب چہرہ آفتاب نقش ہے زمانہ کا یہ نہیں چلتا۔ بازار دین
 کسی بھی آجاتا ہی۔ حالی کے ساتھ فیصدی ۷۰ روپیہ کا ہے۔

۱۵۔ سکہ منڈا کی۔ منڈا کی کرناٹک کے ایک موضع کا نام ہے۔ غالباً وہیں کا بنا ہوا ہوگا۔ یہاں
 بالکل کمیاب ہی۔ اس کی چاندی و نرخ بالکل سکہ چاندوڑ کی سی ہے۔

۱۶۔ سکہ دولت آبادی۔ اسکے ایک رخ پر (بادشاہ غازی اور سنہ) کندہ ہیں دوسرے
 رخ پر کے الفاظ پڑھے نہیں جاتے بجز الفاظ جلوس مہمنت مانوس کے علامت مجموعی غلطوں کی
 نوکدار لکیر میں معلوم ہوتی ہیں جسکے بعض لوگ علامت قلعہ بتلاتے ہیں۔

۱۷۔ سالہ جنرل رائل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال جلد ۲۲ نمبر ۵ کے صفحہ ۱۹ پر بیان کیا گیا ہے کہ سری سک
 جین ۱۸۳۵ء میں دیکھ پونہ کا دارالضرب بند ہوا اسی سال (موقوفہ) کر دیا گیا۔ اور وہ نوکدار
 انگور (ن) کا سکہ کہلاتا ہے اس کے سری سک کے نام سے موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس پر
 حررت لکھی ہو کر ہے۔ سکے اور سکے کے وسط میں (سری) ہو کر آتا تھا۔
 ۱۸۔ اورنگ آباد گریٹر صفحہ ۲۰

۱۷۔ سکہ ترسول۔ یہ روپیہ اگرچہ سکہ عالی کی طرح ہو۔ مگر بالکل سکہ سکور کا دور رکھتا ہو ایک جانب اس کے بادشاہ غازی اور آٹھ نقطہ ایک جگہ ہونیسے مدور شکل کا پھول نظر آتا ہے ان حروف کے پائین میں اور بھی چند خطوط اور نقوش سکویسی نظر آتے ہیں مگر وہ خطوط بہت کم ہیں آتے اور دوسرے جانب بخط البودہ الف جی کا حرف ہو جس سے مراد جیاجی راوا لیجاتی ہو جو ہمارا گوالیر تھے۔ حروف کے ساتھ ایک شکل (۳) نقش ہے جو غالباً نیز اور کمان ہے۔ ترسول کے اصل معنی بزبان سنسکرت ایک ہتھیار کے ہیں جس میں ایک سید ہی مخروطی سیخ ہوتی ہو۔ اور اس پر تین نوکریں لگی ہوتی ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ علامت اس پر نقش ہو لہذا اسکا نام ترسول ہو۔ اس کے ترویج کے زمانہ کا حال نہیں کھلتا۔ پرانے روپیوں کی تعداد گوالیار میں بھی کم ہو۔

۱۸۔ سکہ دودھندی۔ اس سکہ پر دو لکیر میں ہیں اور اس پر ایک چاند بنا ہوا ہے اور چاند کے حلقہ میں تارے بھی ہیں اور کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔

۱۹۔ سکہ ارکاٹی۔ اس سکہ پر بسندہ جلوس (۳) ہے اوپر اور رنگ زیب کا نام نقش ہو۔ نام کے مناسبت سے ارکاٹ کا سکہ ہونا چاہیے۔ کس ملک کا ہے۔ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ عالی کے ساتھ فیصدی عیس کا بٹہ رکھتا ہو۔ بیوپار میں کم مستعمل ہو۔ ۲۰۔ سکہ ناگپوری۔ اس سکہ پر کاسنہ پڑھا نہیں جاتا۔ نہ مقام دار الضرب کا پتہ چلتا۔ عالی کے مقابلہ میں فیصدی سے کا بٹہ رکھتا ہو۔

۲۱۔ زرعی ٹکے۔ یہ سکہ پیشواؤں کے زمانہ میں رائج تھا۔ اور رنگ آباؤں بھی اسکا رواج رہا۔

۲۲۔ پیل ناری۔ اس سکہ پر ایک پیل کا پتہ ہوا کرتا ہو۔ اور رنگ آباؤں میں رائج تھا

۱۷۷۱ء کو ہری پت کے لئے سکوں کو لایا تھا جو پیشواؤں کا سپہ سالار تھا اور اس پر مرہٹوں کے زرعی ٹکے کا نشان ہوا کرتا تھا۔ اضلاع خاندیس اور ناسک میں بہمد حکومت پیشویان آخر رائج تھا۔ ج۔ ۱۰۔ س۔ ب۔ جلد ۲۲ نمبر ۵۵ صفحہ ۱۹۹۔

۲۳۔ ذوالفقاری۔ اس سکے پر پیش قبض کا نقشہ ہوا کرتا ہے۔ اورنگ آباد میں رائج تھا۔
 ۲۴۔ واسپہ گادون اور سری سکے۔ ان ناموں کے سکے بھی اورنگ آباد میں رائج تھے
 مگر علامت و مقام ضرب اور موجود کے حالات دریافت نہیں ہوئے۔

سکہ ہائے مسیٰ تذکرہ رپورٹ صوبہ دار جہا اورنگ آباد

۱۔ پرانا عالمگیری پیسہ۔ یہ پیسہ گول ہوتا ہے۔ وزن اسکا ایک تولہ ہے۔ عبارت پڑھیں
 جاتی۔ مگر اس پر حرف ب اور آفتاب شعاع دار کی تصویر کندہ ہے۔ یہ پیسہ اورنگ آباد میں
 بعد از اب نظام علی خان بہادر مسکوک ہوا تھا۔
 ۲۔ ترسولی پیسہ۔ وزن اسکا ماشہ ہے۔ عبارت پڑھیں جاتی مگر اس پر ترسولی کی علامت
 ہوتی ہے۔

۳۔ دو ذمبی پیسہ۔ اس پر دو لکیریں دکھائی دیتی ہیں عبارت پڑھیں جاتی وزن
 دو تولہ ہے۔ مقام تسکیک کی نسبت اختلاف ہے بعض نے لکھا ہے کہ یہ سکے ۲۳۲ء میں بمقام
 اجنٹ مسکوک ہوا تھا اور تعلق دار اورنگ آباد لکھتے ہیں کہ یہ سکے چاندوڑ کا بنا ہوا ہے۔ زمانہ
 معلوم نہیں ہوتا۔ مگر قیاس یہ ہے کہ یہ سکے سندھ یا عالمیہ کا جاری کیا ہوا ہے۔ یہی تحقیقات صحیح
 معلوم ہوتی ہے۔ اسکا رواج عام طور پر نہیں ہے۔

۴۔ ڈھوپہ پیسہ۔ یہ پیسہ عالمگیری پیسہ کے ہمشکل ہے۔ مگر وزن اور جسامت میں اس
 دو چند اور بہت کہنہ بستہ ہے۔ اسی کو جامودی بھی کہتے ہیں۔

۵۔ شاہی پیسہ۔ یہ پیسہ خالص تانبے کا ہوتا ہے۔ کوئی عبارت اس پر نہیں ہوتی بالکل
 صاف ہوتا ہے۔ وزن اسکا ایک تولہ ہے۔ اصلاع بیڑ۔ پرہنی۔ اور ناندیشیر۔ وغیرہ میں اسکا
 چلن ہے۔

۱۔ غالباً پیشواری یہ پیسہ ہوگا جسکی کیفیت علیہ مقام پر لکھی گئی ہے۔

۶۔ جالنے پیسہ۔ یہ ایک بہت چوٹا اور چار ماشہ وزن کا پیسہ ہوتا ہے۔ راجہ چندوعلی زمانہ میں بمقام جالنے پور۔ ڈھونگی لاکھ نور نے اسکو جاری کیا تھا۔ جالنے میں اسکا چلن ہے شمشیری پیسہ۔ یہ پیسہ عالمگیری پیسہ کے ہمشکل ہی بسبت نگر ضلع پرہنی میں ہے۔ زمانہ شمشیر الملک پہلے روضوب اور مروج ہوا تھا۔ غالباً نواب سراج الملک مرحوم دہلی ان کے عہد میں بناتھا۔

۸۔ پہرل پیسہ۔ یہ ایک چوٹا پیسہ چار ماشہ وزن کا ہے۔ حکار و اج ضلع پرہنی میں بنانا اور عبارت پڑھانین جاتا۔

۹۔ حمد واری پیسہ۔ یہ ایک چوٹا سا پیسہ ہے جس پر چاند اور ستارہ نقش ہو۔ زمانہ وغیرہ نامعلوم۔

۱۰۔ شیورائی پیسہ۔ یہ پیسہ شیواجی مہاراج راجہ ستارہ کا جاری کیا ہوا ہے۔ جو مرہٹوں کی سلطنت کا بانی اور ۱۶۷۴ء میں قوم راجپوت کے ایک مغز نگہ رانے میں جسکا نام بہو سند تھا۔ تولد ہوا تھا۔ اس نے ۱۶۷۴ء میں پہلے لقب راجا بنی اختیار کیا۔ اور اسی سال اس کے گڑہ میں ایک دارالضرب قائم کر کے اپنے نام کا سکہ بھی جاری کیا۔ اس کے نقوشوں کے متعلق معلوم نہیں ہوتا کہ انپر کیا الفاظ ہوا کرتے تھے اسوجہ سے کہ اس وقت کی چاندی کے سکے ہدست نہیں ہوئے مگر گمان غالب یہ ہے کہ انپر فارسی الفاظ رہے ہونگے۔ کیونکہ زمانہ مابو کے جو سکے پیشواؤں اور نیراعلی سرداروں مرہٹہ کے حکم سے تیار ہوئے تھے انپر کے الفاظ فارسی ہی میں ہیں۔ تاہم کے سکوپر ایک جانب (سری راجہ شیوا) اور دوسرے جانب چتر پتی (الفاظ ہوا کرتے تھے۔ اور بہت تانبے کے سکے عام طور پر شیورائے یا چتر پتی کہلاتے تھے۔ چاہے تو تھکا خاص شیواجی کے تانبہ کے سکے ہی اس نام کے ساتھ موسوم رہتے مگر ایسا نہیں ہو سکتا شاہوراجہ اور سمباجی کے پیسے بھی باوجود اسکے انپر ہی راجاؤں کا نام رہا کرتا تھا۔ چتر پتی ہی کے نام سے

نامزد ہیں۔ شیورائی پیو دو قسم کے دیکھے گئے۔ ایک کا وزن دس ماشہ ہے۔ اور دوسرے کا وزن ۲۲ ماشہ پیسہ کے کسرات میں کوڑیاں متعلق تعین شیواجی کا نام ان پیسوں پر مختلف ہجون کے ساتھ مسکوک ہوا ہے۔ یعنی بعض سکون پر شیو۔ یا شیو ہے۔ اور بعض پر سو یا سیدو اصطلاح لفظ پتی کے بجائے مختلف طور پر کیے گئے ہیں یعنی بعض سکون پر پتی ہے۔ اور بعضون پر پتی۔ یہہ اختلاف اسوجہ سے تھا کہ زن سنارون کے ساتھ سکھ کی تسکیم کا کام متعلق تھا وہ غیر نفیلم یافتہ تھے۔ چند شیورائی پیسے ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جن پر فارسی الفاظ ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر جو سکے پہلے ہوئے تھے وہ حرن مرٹھی ہی کے تھے ان پیسوں پر عموماً ایک جانب ہندن اور دوسرے جانب دو لکیریں بھائی دیتی ہیں جس کی شکل حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ الفاظ مختلف الہا بھی اس کے نیچے بتلا دے جاتے ہیں۔



سری راجا شیو	छत्र पति	(۱) چہتر پتی
سری راجا شیو	छत्र पति	(۲) چہتر پتی
سری راجا شیو	छत्र पति	(۳) چہتر پتی
سری راجا شیو	छत्र पति	(۴) چہتر پتی
سری راجا شیو	छत्र पति	(۵) چہتر پتی
سری راجا شیو	छत्र पति	(۶) چہتر پتی
سری راجا شیو	छत्र पति	(۷) چہتر پتی
سری راجا شیو	छत्र पति	(۸) چہتر پتی

واضح رہے کہ لفظ سری سے متصل اور علامات ہی ان سکون پر پائے جاتے ہیں مثلاً۔ سری

بعد ایک نقطہ ۲۔ لفظ سری کے بعد اول سنہ ۳۔ لفظ سری کے بعد اعداد سنہ کے بیچ میں ۴۰۔ اعداد سنہ کے سوا لفظ سنہ بھی موٹے حروف میں بعض کے ایسے ہی ہیں جو نام سے معراجین مگر ان کی جگہ بالا نہیں

علامت ہو۔ راجہ رام کہ سکون میں اسکا نام پہلے ہی سطر پر یا اُس کے نیچے کی سطر پر مختلف طور پر
ہوا کرتا ہے مثلاً (राजा राम) سری رام راجہ علاوہ ان تمام علامات و اختلافات کے
جو اوپر لکھے گئے ہیں ان سکون پر انواع و اقسام کے نشانات بھی ہوا کرتے ہیں۔ اس میں سے
جن نشانات کے معنی و مقصود دریافت نہ ہوئے ان کی کیفیت ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

۱۔ (०) علامات آفتاب (☉) علامات مہتاب سے مراد دیر پائی ہے۔ جو لفظ سری۔ یا لفظ۔
چتر پر ہوا کرتی ہے۔

۲۔ (●) اس قسم کا نشان عموماً حریت (چہرہ) کے لیے پر پایا جاتا ہے مگر ایک سکا یا سیا بھی لکھا گیا
جس پر یہ نشان (●) ہو گا اسکے معنی معلوم نہیں۔

۳۔ (☼) ساتھ لفظوں کا ایک گچھا۔

۴۔ بعض سکون پر لفظ چتر (चक्र) کے دہنے جانب ایک پتہ یا درخت کا نقش ہوا کرتا ہے
جو تیشی کے پتہ کے مشابہ ہے اور گیش جی پر چڑھایا جاتا ہے۔

۵۔ الفاظ (राजा) راجا کے بعد ہی ایک پتہ کا نقش دیکھا گیا جو مثل بیل تیری کے ہے۔
اور مہادیو جی پر چڑھایا جاتا ہے مگر بعض سکون پر اسکے شکل میں فرق بھی پایا گیا ہے۔

۶۔ بعض شیورای میون پر اور دوسرے علامات بھی مثل شمشیر اور ترتیب دار نقطے اور
دیگر مروجہ نشانات بھی دیکھے گئے ہیں۔

۷۔ ان سکون پر عموماً دو متوازی لکیریں الفاظ (सरी) اور (राजा) راجہ کے درمیان
ہوا کرتے ہیں اور بعض پر صرف ایک ہی لکیر رہتی ہے مگر سکہ جات از قسم بعد الذکر غالباً پرانے ہیں
جن سکون پر (साव) ساو کا نام ہے، ان پر یہ متوازی لکیریں الفاظ راجہ اور (साव) سا کے
بیچ میں ہوا کرتے ہیں۔

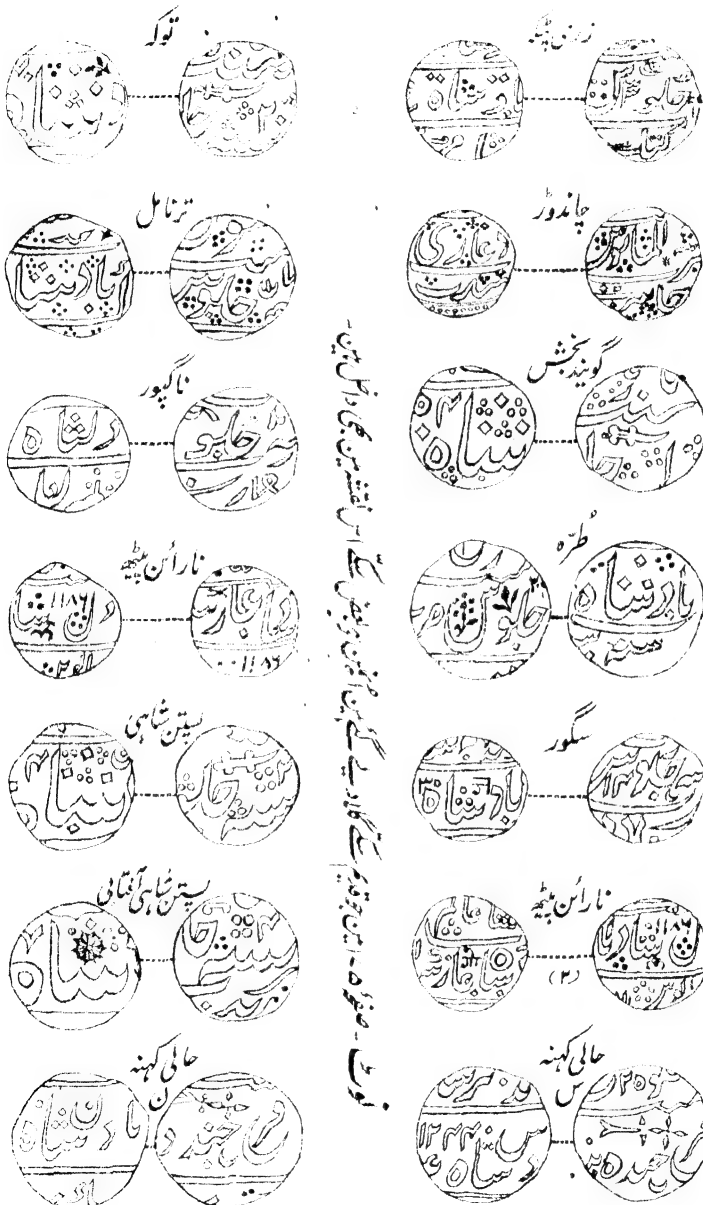
اس میں شبہ نہیں کہ عہدہ داران صوبہ اور نگ آباد نے جو تحقیقات اور سری ان سکون کے
تاریخی کیفیت کے دریافت کرنے میں کی ہو وہ قابل قدر ہے اور اُس سے کچھ کچھ اسکے قدیمی

حالات کا پتہ بھی چلتا ہے۔ لیکن چونکہ ہنوز ان کی اصلی تاریخ متعین نہیں ہوئی۔ اس لیے مناسب
موتوں پر مبنی نے بلا خلا کتاب و رسالات متعلقہ کے حالات تائیدی مکمل کرنے کی کوشش کی ہے
تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ تخمیناً ۶۰ سال قبل تو نیر آمدنی ملک کا ایک ذریعہ فروخت حق
تسکیم سک بھی تھا۔ اور اُس زمانہ میں ہرادی سے ادنی زمیندار بھی اگر وہ چاہتا تو اُس حق
خرید کر اپنے نام سک مسوک کر لیتا تھا۔ اور وہ اپنے حدود حکومت میں دوسرے سکون کی
ترویج جائز رکھتا تھا۔ تو کوئی عجب نہیں کہ اُس زمانہ کے ان سکون کے انعام نے جن کی
تقدیر (۲۰) سے کم نہ تھی عام رہا یا اور خصوصاً زراعت پیشہ پیر انواع و اقسام کے مظالم
کیے ہوں۔ پس ان سکون کے نسبت (گو وہ اسوقت مقام تسکیم یا مسوک کر لیا ہوا ہو)
نام یا دیگر علامات کے ناموں سے موسوم کیوں نہ ہوں) یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ درحقیقت
یہ مکمل کے شاہان دہلی ہی کے کہے جاسکتے ہیں۔ اسوجہ سے کہ جو نام اور رسم کہ ان پر
منقوش ہیں وہ قریب قریب اُسی کے ہیں جو شاہان دہلی کے اصل سکون پر تھے۔ ان سکون پر مقام ضرب
اسامہ شاہان دہلی کے پورے پورے الفاظ نہ ہونے سے ان لوگوں کی بہت بڑی حکمت علی
یا صلحت یا دور اندیشی پائی جاتی ہے۔ جنہوں نے اس کو مسوک کر لیا اس لیے کہ اگر وہ ان سکون پر
پورے الفاظ قایم رکھتے تو وہ سک ان کے نام سے نامزد نہ ہوتا۔ برعکس اسکے اگر ان سکے جاتے
اسامہ شاہان دہلی کے الفاظ قطعاً نکال دی جاتے تو اسکا اندیشہ امنگی تھا کہ آئندہ جگہ اگر گزرت
شاہان دہلی کی قوت بڑھ جائے اور وہ ان سے باز پرس کر دین تو کوئی جواب نہ ہوگا۔ ایک
اور وجہ شاہان گزشتہ کے ناموں کے سکون پر بحال رکھنے کی یہ پابجانی ہے کہ سک کی تجدید اور
یک سخت گزشتہ ناموں کی تبدیل سے عامہ رعایا میں پریشانی اور عام داد و ستد میں وقت
پیدا نہ ہو جائے۔ ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ شاہان ماسبق نے اپنے نام کے سکون کو یک سخت جاری
نہیں کیا بلکہ بتدریج انہیں تغیر و تبدل کیا ہے۔ مثلاً اگر سکے جاتے ایسٹ انڈیا کمپنی پر ہی غور

کیا جائیے تو اسکی تصدیق ہو جاوے گی۔

۱۸۵۷ء کے صدر کے بعد جب سکہ عالی کا رواج ہوا اسوقت سے ایک برابر سہاگنی
 کو شش جاری ہو کر جو مختلف سکے ظہور کا نظام میں جاری ہوئے انکا چلن موقوف کر دیا جائے اور ہرگز کسی
 داد و ستد میں وہ سکے دیئے یا لئے نہ جائیں۔ چنانچہ عام حکم دیا گیا کہ اقساط مالگزاری میں سکہ
 بیش از ۱۲۰۰ نہ لیا جائے لیکن اسکی قلیل پوری پوری طور پر نہ ہو سکی اور دیہات و بلدہ
 میں علاوہ سکہ عالی کے چلنی سکے بھی بڑے کے ساتھ ہر سنو رائج رہے۔ بالآخر جب دیکھا گیا
 کہ انکا رواج کس طرح موقوف ہی نہیں ہوتا ہی تو خود سرکار نے ایک سو روپیہ سکہ عالی کو
 مائیکہ سکہ گوپال مائیکہ گدوال۔ ناراین پیٹھ۔ مائیکہ عالی کہنہ مائیکہ توکا پیتھنی
 و گویند بخشی۔ مائیکہ سکور۔ مائیکہ دیگر سکجات مروجہ ملک سرکار عالی جو ۱۲۰۰ سے قبل نہ
 ہوئے ہوں خریدنا شروع کیے۔ (دیکھو اعلان فیئاس نشان (۹۴) مورخہ ۲۱/۲/۱۳۱۳
 و نشان (۳) ۱۷۰۷ دے ۱۵/۳) اور اس اعلان میں قطعی طور پر حکم دیا گیا کہ غور خور داد
 کے بعد سے ۱۲۰۰ کے قبل کا مسکوک شدہ روپیہ یعنی باشتار سکہ عالی چلن میں نہ رہے گا۔
 اور جو شخص اسکا اقدام کرے گا کہ سکہ قدیم چلانے کی کوشش کرے وہ سپرد فوجداری ہوگا۔
 سکجات چلنی اور عالی کہنہ کے ساتھ مرادی شاہی ہی نرخ ہم پیسے فی روپیہ عالی بمبہ۔
 حکم مندرجہ جریدہ اعلامیہ ۲۷ فروری ۱۳۱۲ء تحریر ہے گئے تاکہ بلدہ و اضلاع میں
 انکا چلن بھی قطعاً موقوف ہو جائیے۔ سکجات مرقوم الصدر کے بچدہ نصف خاص سکجات
 جو گلائے گئے تھے انکا ایک تختہ اس کے ساتھ درج کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ انکا
 اصلی وزن کیا ہوا اور اس میں خالص چاندی اور عیار کی مقدار کیا ہو کر تھی۔

۱۷ گشتی نشان ۱۲۱۷ دے ۱۵ کو مجموعہ قوانین مالگزاری و فیئاس متنبہ نواب غریب جنگ بہا
 ۱۷ نیز اعلان نشان مورخہ ۶ دے ۱۵/۳ جسکے شاہی مرادی بعد میں بحساب فی روپیہ ۶۰ ملوس
 خریدے گئے ہیں ۱۷ مراسلہ دار الضرب نشان ۸۴ مورخہ ۲۰/۳/۱۳۱۳



نوٹ - صفحہ ۵ - دین ترمیم کے کار دیے گئے ہیں ان میں بعض کے اس نقش میں بھی دسل ہیں۔

شماره	نام سک	وزن بنک		وزن خالص چاندی		وزن عیار	
		ماشه	رتی	ماشه	رتی	ماشه	رتی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱	حالی کهنه	۱۱	۰	۸	۴	۲	۴
۲	چلبی	۱۰	۶	۷	۶	۳	۶
۳	توکا	۱۰	۵	۸	۳	۲	۲
۴	کلمه	۱۱	۴	۱۰	۶	۰	۶
۵	ناگپوری	۱۰	۴	۸	۷	۱	۶
۶	تر نامی	۱۱	۲	۹	۷	۳	۰
۷	نارائن پیٹھ	۱۱	۷	۹	۱۰	۱	۰
۸	چاندوڑ	۱۰	۷	۹	۱۲	۱	۰
۹	ارکاٹ	۱۱	۷	۸	۷	۲	۰
۱۰	گدوال	۱۱	۲	۱۰	۰	۰	۵
۱۱	مدور	۱۱	۱	۱۰	۰	۰	۶
۱۲	سکور	۱۰	۶	۶	۰	۳	۷
۱۳	گوپال پیٹھ	۱۰	۷	۶	۶	۴	۱
۱۴	یلاریڈی	۱۱	۱	۹	۰	۱	۷

بیٹھ کر چلبی سک کوئی خاص سک نہیں ہے۔ بیٹھ حال سک ہی کوئی خاص سک نہیں ہے۔ اصطلاح میں سکے کی

انہیں سکون کا نام ملنی ہی چکا چلن حالی سک رائج ہو نیکی قبل تھا۔ اور حالی سکے وہ ہیں جو زمانہ مابعد میں رائج کیے گئے۔

صاحب خورشید جاہی کی تحریر سے ایسا پایا جاتا ہو کہ سک حالی حضرت غفر انمول ناصر الدولہ کے عہد سے رواج پذیر ہے مگر ایسے سکے بھی دیکھے گئے ہیں جن میں سنہ ۱۲۲۹ھ اور حرف (سین) موجود ہے اس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اس حالی کی بنا حضرت نفرت منزل نواب سکندر جاہ آصف جاہ ثالث کے عہد مبارک سے ہے۔

سک حالی دو قسم کے ہیں ایک سک حالی کہنہ۔ دوسرے سک حالی جدید حالی کہنہ سے وہ سکے مراد ہیں جو سنہ ۱۲۵۲ھ کے قبل دار الضرب حیدر آباد میں سکوک ہوئے اور جن پر حرف (س) یا (ن) کے سوا الفاظ نام بادشاہ سنہ جلوس۔ اور ضرب واضح طور پر پڑھے جاتی ہیں خزان سرکار میں ان کے لینے کی مخالفت ہی اور اس کی فروخت بازار میں سکے حالی جہلدار کے ساتھ فیصلہ فیصلہ سے ہوا کرتی تھی۔

حالی جدید اس سکے کو کہتے ہیں جن پر ایک جانب نظام الملک آصف جاہ بہادر منقوش ہو۔ اور دوسری جانب جلوس سینت مانوس ضرب حیدر آباد فرخندہ بنیاد البتہ سنہ جلوس اور سنہ تسکیمین فرق نظر آئے گا۔ اس لیے کہ میں سنہ میں جو سکے بنا ہو گا وہی سنہ اس سکے میں سکوک ریگارت و تاج سکے حالی جدید کی ابتدا صاحب رائج خورشید جاہی جب ذیل بیان کرتے ہیں بعد رفع عہد ۱۸۵۵ء عہد بادشاہ دہلی تخت سے محروم کر دیے گئے تھے لہذا سکے میں ترمیم و اصلاح کا ہونا ضرور تھا پس سکے مرصع حیدر آباد کی ترمیم و اصلاح و تبدیلی کے نسبت پیش کا نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند سے تجویز اور نذر زریڈنٹ صاحب بہادر حضور پر نور کے نظر اقدس میں پیش ہوئی۔ اور ۱۹ محرم ۱۲۵۵ھ روز یکشنبہ نواب امیر کبیر بہادر نے مٹھا بار یا بک

(۱) صفحہ ۳۱۰ حضرت نفرت منزل نواب سکندر جاہ آصف جاہ ثالث کے عہد مبارک میں حرف سین اور حضرت غفر انمول ناصر الدولہ آصف جاہ رائج کے عہد معارف مہدین صرف لون زینت بخش سکے ہوا کرتا تھا۔

نے تنہا بار یاب ہو کر مشورہ دیا کہ سک تبدیل ہونا چاہیے حضور پر نور نے قبول فرمایا اور اس تاریخ سے سک بہادر شاہ بادشاہ غازی کاموقوف ہوا اور جدید سک جس کے ایک جانب (نظام الملک اصغیاہ) اور دوسرے جانب (ضرب فخرندہ بنیاد حیدر آباد) مضروب ہو کر قرار پایا اور تینتاہر کا عدد ۹۲۰۰۰۰ لفظ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک کیا گیا۔ یہ سک سکہ حالی شہور ہوا حالانکہ حالی سک نواب غفران خاں نے سکہ جس سے تنہا لیکن فرق یہ تھا کہ وہ سک بہادر شاہ کا تھا اور اب اس سنہ میں یہ سک بنگلاب ہالوں نے اصغیاہ بادشاہ شش صوبہ کو مضروب ہوا جسوقت سک تبدیل ہوا اسوقت کی اور تبدیل کے بعد کی دونوں کلین حسب ذیل ہیں۔

قبل تبدل	بعد تبدل	دوسری جانب	ایک جانب	دوسری جانب	ایک جانب
				دوسری جانب	ایک جانب

بادشاہ کے اوپر اور ۱۲۷۵ کے دہنے جانب اور بعد تبدیل کے سکہ میں الملک کے اوپر جو حرفہ ہے یہ سرخر (الف) نواب فضل الدولہ بہادر اصغیاہ ماس جو "ڈسکہ ٹیپو کیج آف ہزاریش دی نطاس ڈوٹینس" ولف مسر ولٹ وولوی میڈین صاحب بگاری کے جلد دوم صفحہ ۲۲۹ میں سکہ حالی جدید کی ابتدا ۱۸۵۸ء سے بیان کی گئی ہے پس تواریخ سے سکہ حالی جدید کی تاریخ ۱۸۵۸-۱۸۵۹ سال سے ثابت ہو۔ سکہ حالی جدید میں اسکے ذیلی سکے یہی بنے۔ ان کے نام اور وزن حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ہشت اتی۔ پانچ ماشہ چار رتی۔ ۲۔ چار اتی۔ دو ماشہ چہر رتی۔ ۳۔ دو اتی۔ ایک ماشہ تین رتی۔ ۴۔ ایک اتی۔ پانچ رتی۔ ۵۔ روپیہ ۱۱۔ ماشہ۔ اس میں ۹ ماشہ چاندی عیار ۱۲ ماشہ ہوتا ہے۔ ۶۔ پیسہ (سی) بمووم ۱۵ اب دو سکہ حالی۔ حالی کہنہ کہلاتا ہے۔

حاکمیری۔ ۱۰ ماشہ۔

جسطح سکہ مالی کو تقریبی سکے بنائے گئے ویسے ہی اسکے طلائی سکے ہی مسکوک ہوئے جو وزن و وضع میں بکنشہ مثل مالی روپیہ اور اسکے ذیلی سکون کے ہیں اور اشرفی کہلاتے ہیں یہ طلائی سکے عموماً عیدین وغیرہ کے مذرون۔ اور شادی وغیرہ رسومات کے چڑیاؤں میں منسلک ہوتے ہیں۔ ان کی قیمتیں مثل روپیہ و مہنت آتی وغیرہ کے قمر بنیں ہوتیں بلکہ سوئیکے نرخ اور پبلک کی ضرورتوں کے لحاظ سے کم بیش رہا کرتی ہیں۔ اشرفیوں کے عیار کی بھی وہی کیفیت ہو جو روپیہ کی ہو۔ سکہ حالی میں ملازمین وغیرہ کی تنخواہیں وغیرہ ۱۲۳۳ھ فصلی سے دی جانی لگیں اور سکہ حلبی کی تقسیم اس تاریخ سے موقوف کر دی گئی اور عام طور پر سرکاری حسابات سکہ حالی میں عہد ۱۲۴۳ھ سے مرتب ہونے شروع ہوئے بعد وہ دار صاحب صوبہ اورنگ آباد نے اپنی رپورٹ میں جبکا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ سکہ حالی چالیسہ کے بیان کیے ہیں۔

۱۔ جہدار یا نیا کورہ ۲۔ پھل یا پڑانا کورہ ۳۔ بوٹک ۴۔ مالی کنبہ۔ جہدار یا نیا کورہ۔ وہ روپیہ جو وہ سال کے اندر یعنی ۱۲۹۱ھ اور ۱۲۹۲ھ کے اندر مسکوک ہوا ہو لوگوں کے پاس یہ سکہ بہت عمدہ خیال کیا جاتا جو درخواست سے اسکو بیوپاری وغیرہ لیتے ہیں۔

جو روپیہ اس کے قابل تخمیناً ۱۲۹۱ھ تک کا بنا ہوا ہو مگر کچھ گھسا ہوا اور پھٹا ہوا ہے۔ اور کثرت استعمال کی وجہ سے وزن میں کمی ہو گیا ہو وہ پھل یا پڑانا کورہ کہلاتا ہے۔ یہ سکہ جہدار کی نسبت بیوپاریوں کے نزدیک فیصدی ۴ سے ۵ تک بڑے کے قابل سمجھا گیا ہے۔ بوٹک وہ سکہ ہے جو ۱۲۹۱ھ سے ۱۲۹۲ھ تک مسکوک ہوا ہے اور بازار میں جہدار کے مقابلہ میں فیصدی ایک و بیس کی کمی سے جاتا ہے۔ سرکار میں یہ بینین سکے یعنی جہدار۔ پھل۔ بوٹک۔ ایک ہی سمجھے جاتے ہیں اور بلا بٹہ لے لیے جاتے ہیں اور نیز حکم ہے کہ ان کو پھل۔ اور بوٹک کے نام سے نامزد نہ کرنا چاہیے۔ مگر بیوپاری درمیاں وغیرہ کی باہمی داد و ستد میں اسکی پابندی عموماً نہیں ہوتی کثرت استعمال کی وجہ سے جو نقایص سکہ میں پیدا ہو جاتے ہیں اسکے لحاظ سے صارفین میں سکہ حالی اور بھی چند ناموں کے ساتھ نامزد ہو جو حسب ذیل

۱۔ اور اصل اسکا نام مالی پیسہ جو لوگوں نے وہی پہلا نام اسکے لیے بھی رکھ لیا ہے جو غلط ہے۔

(۱) سلپٹ (۲) بالچرو (۳) چکلہ (۴) کرڑہ (۵) مال کھرو (۶) نقلی یا بنی۔

(۱) سلپٹ روپیہ وہ سکہ ہے جس پر کے حروف کثرت استعمال سے سٹ یا گھس گئے ہوں
(۲) بالچرو وہ سکہ جو پیرنگ آگئی ہو ۳ چکلہ وہ روپیہ جس میں گڑھے پڑ گئے ہوں خواہ اس گڑھ میں
چاندی کے ریزے موجود ہوں یا ہون نہ ہو ۴ کرڑہ وہ روپیہ جو دارالضرب کا بنا ہوا ہو مگر اس میں عیار
وزن مقررہ سے زیادہ ہو۔ ۵ مال کھرو وہ روپیہ ہے جو مندرجہ بالا تین قسم کے نقائص سے پاک ہو۔
۶ نقلی۔ وہ روپیہ ہے جو دارالضرب سرکاری میں سکوک نہ ہوا ہو اور مجلس ازل سے مخفی طور پر
بنایا ہو۔

زمانہ سابق میں بیان کا عام دستور تھا کہ جو شخص چاہتا دارالضرب میں چاندی داخل کر کے سکوک
کرا لیا کرتا۔ صرف سکون کی تیاری کی اجرت اسکو دینی پڑتی تھی۔ اس عام دستور کے مطابق ۱۳۱۵ء و ۱۳۱۶ء
و ۱۳۱۷ء و ۱۳۱۸ء میں نواسی سلطان الملک بہادر فرزند نواب سرو قار الامر بہادر دارالہماہ نے بھی ہزار ہا
مالی روپیہ دارالضرب سرکاری میں سکوک کرا لئے تھے مگر اسی زمانہ میں بعض مجلس ازل کے بنائے ہوئے
جعلی سکون کی وجہ بالکل نئے کورس اور سکے بنائے دارالضرب کے بالکل مشکل تھے (۱) لہذا دارالہماہ میں
استقرار کثرت ہو گئی کہ سبجات ملی اور ملی میں تیکڑا بہت دشوار ہو گیا تھا۔ پس انہیں جو سکے جعلی پائے
جاتے تھے وہ نقلی روپیہ کہا جانے لگے۔ اس سے پیشتر نقلی روپیہ زبان زعام نہ تھا۔ آخر تیس سال کے مطابق
۱۳۱۶ء تک حیدر آباد کا سکہ مالی پرانے طریقہ پر بنایا جاتا تھا۔ نہ مذکور سے یہ سکے ہزار تین ہشت گئے
تاکہ مجلس ازل و دوسرے بدعاشی اشخاص غالب سکدہ بنا سکین علوم الناس میں یہ سکے کمالی چرنی کے نام
نامزد ہوا۔ (ملاحظہ مواعیل مورثہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۱۲ء مطابق ۱۰ ابرامہ ۱۳۱۲ء) جو سکے میں سے نیا اور
اور چرنی کہلاتے ہیں اُن کے نام اور وزن بالکل وہی ہیں جو مالی سکون کے ہیں مگر زمین بجز اثری کے
اسکے ذیلی سکے نہیں سے تیار نہیں کیے گئے جو یکم ابرامہ ۱۳۱۲ء میں ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۱۲ء سے رائج ہوا۔ اور تین سو
پیسے نے ۱۳۱۳ء میں سکدہ مالی کا نمونہ بدل دیا گیا اور جدید وضع کا سکدہ نام سکدہ جمو بیہ جاری کیا گیا

اس نوکیل اشرفی کی اجازت۔ ابرامہ اولیٰ ۱۳۱۲ء اور ۱۳۱۳ء کو ہوئی تھی انجریہ ۱۰ ہجری ۱۳۱۳ء (۱۳۹۵ء)

سکہ حالی چرنی اور سکہ محبوبیہ کے نمونے باہمی فرق ظاہر کرنے کے لیے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں
 جس طرح سکہ چرنی کے ذیلی سکے تیار ہوئے تھے اسی طرح سکہ محبوبیہ کے ذیلی سکہ بھی بنائے گئے ان کا
 وزن ہی وہی ہو جو حالی سکون کا وزن ہو۔

۱۔ محبوبیہ روپیہ۔ ۲۶۔ مہر ۱۳۱۳ الف مطابق ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۳ لکھنؤ سے

۲۔ چہارانی۔ غزوہ شہر لویہ ۱۳۱۴ الف سے بموجب اعلان فیئانس مورخہ ۲۴۔ ۲۔ ۱۳۱۴ لکھنؤ

۳۔ دوآنی۔ ۹۔ پیر ۱۳۱۵ لکھنؤ سے بموجب اعلان فیئانس نشان مورخہ ۱۹۔ ۱۹۔ ۱۳۱۵ لکھنؤ

۴۔ نیمانی۔ مسی۔ ایضاً۔ ۲۰۔ آبان ۱۳۱۳ لکھنؤ سے راج ہوئی بہشت الیٰ ایہی نہیں بنی اس غرض سے

کہ سکہ محبوبیہ کی اشاعت اور اس کی ترویج جلد ہو۔ ۲۴۔ ۲۴۔ ۱۳۲۵ لکھنؤ کو چار مناری اشرفی کے

بارہ میں رجیدۃ اعلامیہ جلد ۸۔ نمبر ۴۴۔ ۸۔ شہر لویہ ۱۳۱۶ لکھنؤ ہمارا حبیبین السلطنت دارالمہام بہادر کا

حکم جاری ہوا جو کہ بدینہ کی اشرفی چار مناری۔ نصف اشرفی ربع اشرفی بن اشرفی جس کا نمونہ پیشکا حضرت

۵۔ نصف ۱۳۲۵ لکھنؤ کو پست فرمایا گیا ہو۔ فاکٹی شمس کی درخشاں پیردار الضربہ کار مالی میں سکوکہ ہو سکتی ہیں

سہ کار بندے لکھنؤ اعلان نشان مورخہ ۲۹۔ ۱۴۔ ۱۳۱۶ لکھنؤ حکم دیا کہ غزوہ شہر لویہ ۱۳۱۶ الف سے خزانہ عامہ میں

راج الوقت سکہ حالی کے عیوض تجویز سکہ عام طور پر تبادول میں دیا جائیگا اس شرط کے ساتھ کہ وقت



سکہ چرنی نمبر ۱



سکہ محبوبیہ نمبر ۲



واحدین کی ایک شخص سے کہا کہ اور دس ہزار روپیہ بھی زیادہ کی رقم قبول نہ کی جائیگی ۱۲۹۹ء کے قبل حیدر آباد کا دارالقر
محاسبہ سلطان شاہی میں تھانہ مذکور ۱۳۲۲ء تک سک کی تسلیک دارالشفاعین ہوتی رہی ۱۶۰۰ء جب ۱۳۲۲ء
یہ کام اس مجدد دارالضربین ہو رہا ہی جو حیدر آباد کے قریب تالابین ساگر کے عقب میں محل شاہی کے متصل مضاف
۱۳۲۲ء کے بعد وزارت سرکار اور کیشن پڑنا وہاں تعمیر کیا گیا۔ اور کونو لانے اور نصب کرنے میں دلالت کے روپے صرف ہوئے۔
یہ دونوں مینوع ایک زمانہ سے ایک ہی تہم کے زیر نگرانی چلے آتے ہیں۔ پہلے یہ عہدہ نائب تہم دارالضرب
سرکار عالی تھا ۱۳۲۳ء شعبان ۱۳۲۳ء کو بلقب ناظم دارالضرب سرکار عالی مقرر ہوا۔

یہ جو نری راک کے پہلے کون کون تہم تھے وہ تہم کا حال معلوم نہ ہو سکا اس کے بعد کا تہمہ درج کیا گیا ہے۔

یہ سک کے بیان تین ناموں کے ساتھ نامزد ہوئے۔ سک کلدر کینی سک نمورتی سک کلدر اسوہ کے
کہا جاتا ہے کہ وہ کلینی شین سے بنا ہوا ہے کینی سک کے کہلاتا ہے کہ راجا ایٹ انڈیا کینی کے جانب سے
راجہ جو اسوہ صورتی کہلاتے کا سبب یہ ہے کہ اسپر کوین و کٹوریہ یا ملک مظہر فیض سہا۔ ایڈورڈ ہفتم کا چہرہ
مکمل میں تینوں نام ہی ایک سک کے ہیں جو ایٹ انڈیا کینی کوین و کٹوریہ اور ایڈورڈ ہفتم کے راجہ
کے ہوئے ہیں۔ اس سک کا دور اور وزن حالی سنہ ۱۸۵۷ء ہوا ہوتا ہے اور عالی کے مقابل میں ہکا
وزن ایک ماشہ نہایت ہے۔ پہلے پہل یہ سک اورنگ آباد اور جالندہ وغیرہ کی چاندنیوں اور ان سرحدی
مقامات پر رائج رہا جو بعد و سرکار عالی اور سرکار عظمت مار پر واقع ہیں۔ اور زریڈنٹی حیدر آباد
کے سامہو کارون میں اسکا رواج دسمبر ۱۸۵۷ء سے شروع ہوا۔

اُس زمانہ میں ایک سو روپیہ کلدر کا تبادلہ اُس وقت کے سک کے ساتھ بشمول قابل ہوا

اگر تا تھا۔

حالی کے	۱۸۵۷ء	ناراین پیٹھ	۱۸۵۷ء	۱۸۵۷ء	۱۸۵۷ء
گویند خشی	۱۸۵۷ء	گوال	۱۸۵۷ء	۱۸۵۷ء	۱۸۵۷ء
بارخ چینی	۱۸۵۷ء	سکور	۱۸۵۷ء	۱۸۵۷ء	۱۸۵۷ء
				دوم صفحہ ۳۳۔	

بگیکلار کے نرخ میں ہمیشہ سے اضافات رہا کیا۔ بہترین سٹاف کو تو وہ اسقدر ارزان ہوا کہ ایک سٹاف کلارک ماہیہ عالی کو ملے تھے اور ۱۲۰۰ آبان سٹاف اسقدر ارزان رہا کہ ماہیہ عالی دینے پر یہی سوکھار نہیں ملتے تھے ورینو لاسکارے اسکی شجہ و عہدہ کے نیچے نہ اترنے کی غرض سے یہ حکوم دیا کہ آغا زار، آبان سٹاف سے سررشتہ فینانس سرکار عالی میں حسبِ میل عمل کیا جائے جسوقت پہلا گونٹ آئے انڈیا کے کرنسی نوٹ یا بمبئی کے معتبر و شنی ہنڈی پیش کر کے یہ چاہیگی کہ عالی رویہ دیا جائے تو شنی فینانس سے حساب ماہیہ (معادل سورویہ کلارک) عالی رقم فوراً ادا کی جائے گی۔ جب پہلا سٹاف کو خواستگار ہوگی کہ عالی رویہ کے عیوض گونٹ انڈیا کے کرنسی نوٹ یا بمبئی کی و شنی ہنڈی دی جائے۔ کرنسی نوٹ یا ہنڈیاں (جو سررشتہ فینانس مناسب سمجھے) ماہیہ عالی معادل ادا کر کے حساب سے دی جائیگی۔

مگر یہ شرط ہوگی کہ چاہے حالی کی درخواست کی جائے یا کلارک کی۔ دونوں صورتوں میں نوٹس دس ہزار کلارک یا رقم عالی معادل دس ہزار کلارک سے کم نہ ہونی چاہیے۔ نیز جس قدر رقم کی درخواست کی جائے وہ پورے ہزاروں میں ہونی چاہیے (ملاحظہ ہو جدیدہ اعلامیہ ۳۰ مہر ۱۳۱۳)۔
تختہ ہتھمان دارالضرب و کاغذ مہور علاقہ سرکار عالی۔

نشان	نام	تاریخ تقرر	تاریخ غلطی	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵
۱	سیجر جنری لراک	۱۲۸۶	۱۳۹۴	۱۲۹۳
۲	نواب نزار اللہ خان وزیر جنگ	۱۲۹۴	۱۳۰۵	۱۳۰۵
۳	مشر بنوش	۱۳۰۵	۱۳۱۲	۱۳۱۲
۴	مشر بنوش	۱۳۱۲	۱۳۲۲	۱۳۲۲
۵	مشر بنوش	۱۳۲۲	۱۳۳۱	۱۳۳۱

۵۔ اب ماہیہ بموجب جدیدہ اعلامیہ ۱۹ آبان ۱۳۱۵ ف۔

نسخۂ اخراجات دار الضرب بابۃ ۳۱۵

نام ابواب	رقم	نام ابواب	برقم	نام ابواب	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
مقرضاتی (۱)		کارگیران - ۵۵	۵۵	ہنگامی	
مہتر سہ - ۱		اہلکاران انبارخانہ	۱	اہلکاران صینہ خزانہ	۱
مرد کار - ۱		ہنگامی		ایضاً - صینہ ساب	۱
اہلکاران - ۵		مدوکارانغیر	۲	میزان (۳) عملہ خزانہ	۱
ملازمان - ۱		کارگیران		صادر بموجب تقرر	۱
عملہ ہنگامی		اہلکاران انبارخانہ	۱	ابواب مشترکہ	۱
ملازمین - ۵۵		میزان (۲) عملہ قلعی	۱	ابواب مخفصہ	۱
اولیٰ		میزان (۳) عملہ خزانہ و حساب		خرچ علی بابہ تسکین	۱
میزان (۱) مقرضاتی		مدامی		تیساریں ذران بیانہ	۱
(۲) عملہ قلعی		اہلکاران صینہ خزانہ			
مدامی		اہلکاران صینہ بنی - ۴		صدر میزان دار الضرب	۱

خزانہ عامہ سرکار عالی

ول - انتظامی رپورٹ مرتبہ لواب تختہ الملک اول مدار الملہام کے فقرہ ۳۱۵ (۱) ص ۱۱۱۱
 انیزر جلد ۳ صفحہ - ۱۶۱ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت وزارت اسطو جادہ و میر عالم
 دار السلطنت حیدر آباد میں چند خزانہ موجود تھے۔ مگر بعد میں ۲۶۹ء تک کسی خزانہ کا
 سہ تخیر و کمدار مانا نہ سمجھا جاتا تھا۔

وجود بیان نہیں پایا جاتا۔ وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ اُس زمانہ میں ریاست کی مالی و تنظیمی حالت بالکل ابتر تھی۔ کرنل لوصاحب نے جو کیفیت اس زمانہ کی اپنی رپورٹ میں ۱۸۴۸ء مطابق ۱۲۵۸ھ میں لکھی ہے۔ اس میں بیان کیا ہے کہ اس ریاست کی موجودہ حالت اُس زمانہ سے ہی زیادہ ابتر ہے جس زمانہ میں کہ شاہ کا عہد ہمارے مرتب ہوا تھا۔ کیونکہ اُس زمانہ میں محض نظام کے پاس بڑے بڑے خانگی خزانے موجود تھے اور ان کے قرضہ کی تعداد قلیل تھی۔ اب محض نظام کے خزانے بالکل خالی ہو گئے ہیں اور قرضہ کی تعداد ساڑھے تین کروڑ تک پہنچ گئی ہے جس میں بہت حصہ ان خواہوں کا شامل ہے۔ جو ایک عرصہ سے فوت اور دیگر عام ملازمین کو اس وجہ سے نہیں دی گئی ہے کہ نقد رقم موجود نہیں تھی اور نہ کہیں سے مل سکتی تھی اور ایک بہت بڑا حصہ اُس قرضہ کا بھی اس میں شامل تھا جو ساہوکاروں کو واجب الادا تھا اور سود کی تباہ کن شرح کے ساتھ بڑھتا جا رہا تھا۔ علاوہ اس کے بیالیس لاکھ روپے سے زیادہ برٹش گورنمنٹ کو بھی دینے تھے۔ ریاست کی کل آمدنی مالگزاروں کی تعداد تخمیناً ڈیڑھ کروڑ ہے اور عام متفرق قرضہ بالکل نامعلوم سا ہے۔ پس یہ کثیر قرضہ موجود کران کے بعد اس پر ہے ریاست کو بہت تباہی اور خطرناک اندیشوں کا باعث بن رہا تھا۔ غرض (اُس زمانہ میں) اس ملک کی مالی منہیت اس درجہ پر پہنچ گئی تھی کہ خزانہ کا نام ہی نہ تھا۔ ریاست کی آمدنی نہایت گھٹ گئی تھی اور روز افزوں کمی ہوتی جاتی تھی جس قدر آمدنی کا داخلہ کاغذات میں ہوتا بھی تھا وہ محض ارباب و سنگروں کے نامہ کاغذی عمل تھا کہ آمد و خرچ کے دونوں حساب مستاجر و تعلقدار ساتھ ساتھ برابر داخل کرتے اور رسیب حاصل کر لیتے تھے اور عام قاعدہ یہ تھا کہ نقد روپیہ بھی کیسوں دینا ہوتا تو اسکا حوالہ کسی تعلقہ یا ضلع کے آمدنی پر دیا جاتا تھا کہ اس کی آمدنی سے یہ رقم واپس آجائے۔ چنانچہ تمام اسناد میں جو قدیم سیاق کے نمونہ پر لکھے جاتے تھے ایسے ہی حوالے ہوتے تھے۔

ول ۲۶ شعبان ۱۲۹۸ھ بمطابق ۲۷ ستمبر ۱۸۸۱ء کو جب سر سالار جنگ اول خلعت وزارت سے سرفراز ہوئے

۱۵۔ جلد دوم صفحہ ۸۰-۱۰۸ مارشل انڈوسٹر پیس آف ہریانس دی ٹیکس ٹوڈے
۱۶۔ فقہ ۱۳۲، نظم و نسق صدر محاسبی مرتبہ لواب عماد فوجک مرحوم صدر محاسب سرکار عالی۔

اس زمانہ میں (یعنی رپورٹ مرقوم افسر کے دہ سال کے بعد) بھی داخل ریاست اس قابل نہ تھا کہ
 خزانہ شاہی میں کوئی آمدنی جمع ہو سکتی کیونکہ ملک کے اکثر ارضیات و جاگیرت عربوں اور سہانوں کے
 ماتحت و مملوک تعلقات اضلاع تعلقہ داروں اور گتہ داروں کے تفویض تھے اور وہ من مانے نفع اٹھا
 کرتے تھے (ملاحظہ ہو نیا فضل رپورٹ صفحہ ۱۷۷ و ۱۷۸) عورتیہ سرکار میں اس وقت کے خزانہ کی حالت اور تعلقات
 برائے کی آمدنی کی کیفیت حسب ذیل بیان کی گئی ہے۔ جلد دوم صفحہ ۱۱۱) حسب الامر جنگ اول مسند وزارت
 سر فرما ہوئے اس وقت انہوں نے ریاست کی مالی انتظام اور خزانہ کو ان فوس مال حالت میں پایا۔
 اضلاع برائے رانچو و دوابہ اور نند رگ۔ مصلیٰ ^{بلیوین} اور تعلقہ بہوم و الپور و غیرہ ایزل
 ایسٹ انڈیا کمپنی کے تفویض ہو جانے سے ریاست کی مالی حالت بہت ہی زریبار اور اتر ہو گئی تھی
 اس میں شہنشین کے تعلقات مذکور برٹش گورنمنٹ کے تفویض کر دیئے جانے عہدہ دار تصفیہ قرضہ ریاست
 سرکار کو ادائی بقایا یئے فوج گنڈیٹ کے تھانہ سے بجات دلا دی اور آئندہ کے لیے بجات کی
 تنخواہوں کے برابر پہنچنے کا بندوبست ہی کر دیا مگر اس تجویز سے ایک گروہ عویداروں کا
 اور پیدا ہو گیا یعنی تعلقات مفوضہ میں جن لوگوں کے جائزات شامل ہو گئے تھے وہ اپنے جاگیرت
 سرکار غفلت مدار کے تفویض ہو جانے سے سرکار کو اس بات پر مجبور کرنے لگے کہ کیا تو ہمارے جاگیرت کا
 معاوضہ دیا جاوے یا انکا تعذر حاصل ہووے۔ اس قسم کے عویداروں کو اب سلطان نواز الملک
 دلاور نواز جنگ۔ بدین خان عبداللہ بن علی۔ عمر بن عود۔ جاگیر داران الپور۔ و بہوم وغیرہ تھے
 ان کے بھون کی مفروضہ مقدار ^{۱۰۰۰} سے ^{۱۰۰۰} تک تھی۔ آمدنی ناگزیری کا کوئی ذریعہ
 باقی نہیں رہا تھا جس سے منہ داروں اور اعلیٰ حضرت کے اقرباؤں کی خواہشیں دی جاتیں۔
 خود حضور برنور اپنے ان مہموزہ زیورات کے قطعاً نکال دینے پر مجبور ہو گئے جن کو سر ڈیوڈ
 نے گئے تھے مجموعی قرضہ جو تفرق سا ہو کاروں اور دیگر شہنشاہ کو واجب الادا تھا اس کی تعداد
^{۱۰۰۰} تک پہنچ گئی تھی۔

ف۔ ان تمام خرابیوں کے رفع کرنے کے لیے نہایت دور اندیشی اور استقلال کے ساتھ سالانہ

اول سے پہلا کام یہ کیا کہ دو دفتر قائم کیے۔ ایک دفتر خزانہ عامہ دوسرے دفتر صدر محاسبی۔ دفتر اول ان کے قیام کرنے کی غرض یہ تھی کہ مالک محروسہ سرکار عالی کا کل آمد و خرچ ایک ہی جگہ ہو۔ اور دفتر آخر ان کے جملہ حسابات کی جانچ اور پرتال ہو کرے۔ مگر چونکہ اس وقت کل ملک ٹیکہ اور مستاجری پر بنا ہوا تھا لہذا ان دفاتر میں اس وقت صرف اتنا ہی کام ہوتا تھا کہ مستاجر سے روپیہ لیا جائے اور اس کا جمع خرچ مرتب ہو غرض ان دفاتر کے قیام کے ساتھ ہی ساتھ قرض خواہوں کے ان کے بقوضہ تعلقات کا حساب طلبہ کے (جو کہی مجموعی تھا) اور روپیہ حساب پیش کردہ دفتر دیوانی دفتر مال تین کروڑ اسی لاکھ اٹھادون ہزار سے زیادہ تھی) بند کر دیا ان کے قرضہ کی ادائیگی اور مکفولہ تعلقات کو اپنے قبضہ میں لینا شروع کیا چنانچہ آغاز ۱۸۵۳ء تک عمر بن عود نامی عربوں کے ایک بڑے جمعہ دار سے ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ کے محلی اضلاع واپس لیے گئے۔ اور نو لاکھ کے اضلاع بھجوا کر مائیکس کے قبضہ میں پر پکے تھے آئین سے باوجود لاکھ کے تعلقات بعد میں لکھا باقی چار لاکھ کے تعلقات فوج کے سمجھوار ادا کر کے لیے انہیں کے قبضہ میں چھوڑ دیئے گئے۔ اوائل ۱۸۵۳ء تک تومدار الہام مہموم نے اور چالیس لاکھ روپیہ کے مکفولہ اراضیات کو چھوڑ لیا اور اسی سال کے اخراجات بعض اور دوسرے اضلاع بھی عبداللہ بن علی جمہار سے مسترد کر لیے (جلد دوم صفحہ ۲۰)۔ اگرچہ وقت بوقت گزشتہ تعلقات سرکار کے قبضہ میں آئے لیکن تاہم ان کا محال خزانہ میں اس قدر جمع نہیں ہو سکتا تھا جس سے خدائی مصارف آسانی کے ساتھ چل سکتے اور جمعیت وغیرہ کی خواہن ماہ و یکاہین۔ اس لئے اس وقت مشہور رہا جن لکھ دس اور دوسرے ساموں سے رقمی امداد لیکر اخراجات وغیرہ کا اشلام کیا گیا اور بعد میں ان کی ادائیگی بھی کر دی گئی۔

سال ۱۸۵۳ء اول مرحوم کوکوردہ روپیہ کے قرضہ کی ادائیگی کی سبیل۔ اور عربوں اور چٹھانوں کے اشلام سے مکفولہ جاگیرات کی واپسی۔ اور زنی اقتدار و رسوخ یافتہ تعلقداروں سے ان کے مفوضہ تعلقات پر قرضہ کرنے میں جن مشکلات اور وقتوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اس کے تفصیلی حالات اگر لکھو دیکھتے تو غور و فکر آبا و افرز جلد دوم باب ۴ ملاحظہ فرمائیں غرض مرحوم کی بیدار فہمی

عالی تھی اور متعل مزاجی تھی کہ اس وقت کے اپنے نازک وقت میں بلا لحاظ جان و مال محض اپنے آقا بہت کچھ خرچ کیا اور ملکی یہودی کے لیے ایک زیر بار ریاست کہ اپنے خداداد دانشمندی سے نبھا لایا ہے۔ اور جس ریاست میں کہ خزانہ نام کو نہ تھا اس میں قیام خزانہ کے پہلے ہی سال یعنی ۱۲۳۲ء کے آخر پر تعمیرنا بتیس ہزار کی نقدی سلک جمع کر دی۔ میں بعد ۱۲۳۸ء میں اسکی تعداد ایک کروڑ میں لاکھ تک پہنچادی۔

وہی ۱۲۳۲ء کے ۱۲۳۸ء تک خزانہ اور ہی کسی کا علم ایک ہی رہا ۱۲۳۸ء میں دونوں دفتر علی و کر دی گئے تو دفتر خزانہ عامہ میں کل بلدہ کی کارروائی ہوتی تھی یعنی عامہ داد و ستد تو تواتر تھی قیام فوج و منصب و کارخانہ جات و داخل مصطلح و داخل حضور پر نور و دارالغریب وغیرہ داد و ستد ساہوان۔ مقابلہ ارسال قلعہ واری تھو پر سیاہ روزانہ۔ ترتیب جمع خرچ باہانہ و سالانہ وصولیاتی مبادلہ و بازگشت وغیرہ اور اضلاع کی کارروائی کا تعلق دفتر صدر محاسبی سے تھا یعنی قیام جمع خرچ ماسے اضلاع ترتیب صدر کاغذات داخل و خارج اور قیام برآورد است سال تمام وغیرہ

وہی ۱۲۳۳ء سے آخر ۱۲۳۸ء تک جو کاغذات کہ دفتر خزانہ عامہ میں مرتب ہوئے تھے وہ اسناد و مضامین کے نام سے موسوم ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ سیاہ روزانہ۔ ۲۔ کہنہ دانی جمع خرچ روزانہ۔ ۳۔ نقدی بند یعنی موجودات نقدی۔ ۴۔ ہنڈوی بند روزانہ۔ ۵۔ جمع خرچ باہانہ۔ ۶۔ جمع خرچ سال تمام مع داد۔ ۷۔ گوشوارہ جمع خرچ سال تمام۔ ۸۔ سیاہ سال تمام۔ ۹۔ جمع خرچ سیاہ محلات۔ ۱۰۔ وصولیاتی وصول دستگردان و ادائے دستگردان۔ ۱۱۔ وصولیاتی مبادلہ و بازگشت۔ ۱۲۔ افزون ہائے وصول تعلقات۔ ۱۳۔ کہنہ دانی تحریر احکامات۔ ۱۴۔ ہنڈویات ادائے فاضلات و قرضہ وغیرہ۔ ۱۵۔ ہنڈویات داد و ستد ساہوان وغیرہ۔ ۱۶۔ وصولیاتی تعلقات دہار اسیول و شہوراپور و تعلقات صرف خاص۔

وہ کل حسابات ابتدا سے بندات پر لکھے جاتے تھے۔ ہر ۱۲۳۸ء سے ان حسابات کے بنداشت لکھنے کا طریقہ موقوف کر دیا گیا۔ بجائے اس کے تھتہ جات پر نوٹس قائم کہ جس حسابات لکھے جائینگے

فصل شریف کے قبل۔ ادائی رقم کا طریقہ اسطرح تھا کہ مدار الملہام کو جب کبھی کوئی رقم دلائی جوتھی تو ہتھم خانہ کے پاس زبانی حکم کہلا بیٹھتے۔ ہتھم خانہ اس حکم کو اپنے ہاں ایک کتاب میں درج کر لیتے جس کا نام کتاوی احکام تھا۔ اس کتاب میں تاریخ وقت، حکم پہنچا دینا اور لیکن نام تصریح شریعت وغیرہ تعداد رقم، نام اس شخص کا جس کو رقم دینے کا حکم ہوا۔ اور بابتہ ذمہ دہ تفصیل لکھا جاتا تھا۔ اسکے بعد اس رقم کے متعلق ایک مختصر گزارش بند پر لکھی جا کر مدار الملہام کے ملاحظہ میں مین پیش کر دی جایا کرتی اور پیشکار سے اُس وقت اس گزارش پر حکم آجایا کرتا۔ لیکن جس رقم ان کا خرچ برآوردات پر ہوا کرتا تھا ان کے لیے کوئی خاص حکم مجددہ حاصل نہیں کیا جاتا تھا اسوجہ سے کہ عہدہ داران مرتبہ برآوردہ خود ہی سوال بند پیش کر کے تقریر وغیرہ کا حکم حاصل کر لیتے اور ان کے نقول برآوردہ کے ساتھ ہیجا کرتے تھے۔ جب ہتھ صاحب کو اطمینان ہو جاتا کہ ادائی رقم میں اب کوئی امر دریافت طلب باقی نہیں ہے تو ایک آنکادہ ہتھم خانہ خزانہ دار کو لکھ دیا کرتے کہ اتنی رقم فلان شخص کو دیا جاوے۔ اور ادائی کے بعد وہ رقم نقابی بند میں چھ لکھی جاتی اس قسم کے جتنے رقموں دن بہرین لیے دیئے جاتے تھے وہ تمام رقمیں تفصیل کے ساتھ ایک دوسرے کا ذخیرہ لکھے جاتے جس کو سیاہ ہتھم خانہ میں شریف کے بجائے آنکادہ کے برات کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ ابتداً خرچ کا ذیقہ شرح کاغذ پر اور خرچ کا ذغلہ زر کاغذ خزانہ دار کو لکھ دیا جاتا بعد میں وہی کاغذ اجازت نامہ اور چاک کے نام سے بدل دیا گیا۔

۹۔ ۱۲۶۳ھ تک شریف نامہ خزانہ اور کبابی اور دارالانشا کے خواہوں کی اجرائی بذریعہ سوالات بتخطی خاص مدار الملہام ہوا کرتی تھی جب شریف میں بحالی و برطرفی کے اقتدارات عہدہ داران ذمہ دہ دیئے گئے تو سوالات کا پیش اور بتخطی سرکار مزین ہونا موقوف ہوا۔

فصل۔ ہر روز خزانہ سے جس قدر رقم ادا ہوتی ہے جمع ہوتی وہ افراد سیاہین لکھے جا کر ہر سیاہ ہر روز بلا ناغہ بعد پر غاست دفتر مدار الملہام سرکاری کے ملاحظہ میں ہتھم خانہ وقت پیش کیا کرتے تھے چنانچہ اس وقت کے روزانہ سیاہ بتخطی سرکار اب تک موجود ہیں۔

فصل شریف سے پہلے وہ طریقہ موقوف ہوا اور ہر ایک خرچ صدر رجائی کے اجازت نامہ پر پڑنے لگا

اجازت نامہ میں نشان سلسلہ قباچ کے سوا گیندہ رقم اور بابت وغیرہ کی پوری تفصیل رہا کرتی تھی اور اس پر سے جمیع خراج ماہانہ و سالانہ بھی تیار کیا جاتا تھا ابتداً ۱۲۸۳ھ سے اجازت ناموں کے نمونے کے بدلے لکھے جانے اور اس میں بجز حق دار رقم اور نام گیندہ کے اور کسی تفصیل کے موجود نہ رہنے سے جمیع خراج کی ترتیب خزانہ عامہ میں موقوف ہو گئی۔

۱۲ - دفتر خزانہ عامہ تاریخ قیام سے سر سالانہ اول مرحوم کی دیوڑی میں تمباہہ دوزارت رکن خزانہ مرحوم دفتر مذکورہ ۹ رمضان ۱۲۸۳ کو عمارت مدرسہ مبارک میں قتل ہوا یہاں ایک موجود ہے۔

۱۳ - خزانہ کا اہتمام ابتداءً قیام سے ایک جن تھوں - مددگاروں اور خزانہ داروں سے متعلق رہا - ان کے نام اور مدت کارگزاری تختہ منسلکہ میں بتلائی گئی ہے۔

۱۴ - اس دفتر کے دو شاخ ہیں - ایک شاخ نقدی - دوسرے شاخ دفتر شمشاد آخر الذکر میں

یہ صیفہ ہیں - ۱ - صیفہ حساب - ۲ - صیفہ امانت - ۳ - صیفہ زر مبادلہ - ۴ - صیفہ تقسیم سود

پراسیسری نوٹس سرکار عالی - ۵ - صیفہ تقسیم منافع ریلوے شیراز - ۶ - صیفہ تقسیم منصف امتیازان

و ماہورات خاص - ۷ - صیفہ قیامات یعنی تقسیم وظیفہ حسن خدمت تقسیم یومیہ ماہانہ و پنجم ماہیہ -

تقسیم سالانہ - ۸ - تقسیم وظیفہ رعایتی - ۹ - صیفہ وظیفہ وغیرہ - ۱۰ - صیفہ کایات - ۱۱ - صیفہ انعامی - ۱۲ - صیفہ وصولیہ

آخر ۱۲۸۳ تک خزانہ میں انشاء کی کارروائی باقاعدہ طور پر نہ تھی کل کا فائزہ ۱۲۸۳ میں ۱۲۹۵ لاکھ ۱۲۹۵ لاکھ

ترتیب بشلستون میں باندھ دیے جایا کرتے تھے ۱۲۸۳ سے قبل بندی ہوئی ۱۲۸۳ میں ۱۲۹۵ لاکھ ۱۲۹۵ لاکھ

نہتم صیفہ بندی کی گئی جس کی تفصیل اوپر بیان کر دی گئی ہے۔

جب ۱۲۸۳ میں کل کا فائزہ ۱۲۹۵ لاکھ ۱۲۹۵ لاکھ و منصف و برآوردات بلدہ وغیرہ دفتر صدر محاسبی پر منتقل ہو گیا

اور دفتر خزانہ صدر محاسبی کے تحت ہو چکا تو خزانہ میں صرف نقدی داد و ستد رہا ہی رہا نہ تھا

اجازت نامہ جات صدر محاسبی باقی رہ گئی تھی - مگر بعد میں کارہائے سند رجہ ذیل حسب حکم سرکار خزانہ میں منضم ہو گئے۔

۱ - زر مبادلہ ۲۴ - خیر پور ۲۴ - تقسیم منافع ریلوے شیراز تاریخ ۱۳۳۱ - ۲۹۹۵ - ۳ -

تقسیم حسب - ۵۔ نو مہر شے ۳۰۵ فین اور سر رشتہ مند لیل ۳۱۲ انین۔ تم تقسیم سو دہر ایسری نوٹس سر کاٹا
۵۔ داد و دست لمانت - ۶۔ تقسیم ماہوار اعتباراً زیلان۔ نقباء و باجوہ رات خاص ۳۱۲ انین۔ ۷۔ تقسیم نو مہر داران
در سو مداران ۲۹۳ فین۔ ۸۔ تقسیم وظائف محسن خاں ۲۹۹ ان۔ ۹۔ تقسیم وظائف رعایتی۔ مرقی -
معمول بیکر ۱۰۔ معاوضہ جاگیر باجوہ رات خاص متعلقہ سر رشتہ متفرقات ۳۱۲ انین۔

فہرست ہنہمان و مدوکاران و خزانہ داران خزانہ عامہ سرکار علی

نام	تاریخ و ماہوار ابتدائی		تاریخ و ماہوار بوقت طالع		کیفیت
	تاریخ	تخوہ	تاریخ	تخوہ	
۱۔ بلبلہ نہشت را کو	۱۸۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۱۸۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۱۸۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۱۸۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	جس وقت مختار الملائک لاپنے جاگیر کات کام ملاحظہ کرتے تھے اس وقت بہان کے فاضلی ملازم تو ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳ میں خدمت سے غلط ہو چکے۔
۲۔ چابی را کو	۱۹۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۱۹۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۱۹۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۱۹۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	یہ جب سیار ہوئے تو بولر گل نیٹ را کو ملا
۳۔ رامیشور را کو	۲۲۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۲۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۲۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۲۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	میں تم کیلئے تھے جو وہ سینے ایک دن تک صبر جتنی کام کام کرتے رہے۔
۴۔ ایکٹ او فرزندہ	۲۳۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۳۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۳۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۳۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	یہ خزانہ کے مددگار تھے صرف ۹ روز بلا
۵۔ لاجہ بنو بنو	۲۴۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۴۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۴۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۴۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	یافت تخوہ منصرم رہے۔
۶۔	۲۵۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۵۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۵۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۵۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	یہ مختلج کے مددگار تھے وہاں پہنچی پارے
۷۔	۲۶۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۶۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۶۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۶۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	میں مندی فورج پرستقل کیلئے
۸۔	۲۷۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۷۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۷۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۷۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	آغاز ہندوستان ۱۲۹۳ء سے آخر ۱۲۹۶ء
۹۔	۲۸۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۸۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۸۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	۲۸۔ ۱۲۔ ۱۳۹۳	دفعہ خزانہ ملو۔ دفعہ مہاراجہ کی ایک خان

سلسلہ	نام	تاریخ و ماہوار ابتدائی		تاریخ و ماہوار بقت ملحدگی		کیفیت
		تاریخ	تغواہ	تاریخ	تغواہ	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۵	محمد نور خان	غواہ ۱۲۹۶ ف	۴	آذر ۱۲۹۹	۵	قرار با انعام اس لیے دو سال ۵ ہفتہ تک دفتر خزانہ کا کوئی مہتمم نہ تھا پہلے ایک ہفتہ پھر ۵ مہینے کی آمدنی صاحب مددگار خزانہ کے نگران رہی اس کے بعد محمد نور خان مددگار خزانہ ہی خزانہ کا کام دیکھو ۱۲۹۶ تا ۱۲۹۷ میں بہت سی برقیہ ہو گئی تھی یہ پہلے خزانہ کے مددگار تھے اس کے بعد نقل ہوئے اور مہتممی سے صدر کا صاحب ہو گئے۔
۶	شریف نیکٹ راؤ	دست ۱۳۰۰	۵	۸ آبان ۱۳۰۰	۶	۱۳۰۰ میں جب یہ ساریہ ہو گئے پہلے دو مہینے تک خواجہ علی قدار اور اس کے بعد چند روز علی قدار خزانہ مددگار ان صدر عیسیٰ سے بلا بابت خزانہ مقرر رہے اسی حالت میں راؤ کو کما ہفتال ہو گیا۔
۷	راجہ سرنواس	۹ آبان ۱۳۰۰	۱۰	۱۰ ستمبر ۱۳۰۰	۱۱	نکلتا کی تعلق داری یہ قسم تھی برائے ۱۳۰۰ میں جلیہ کم المکھڑت بلو سے انکا اخراج ہوا
۸	مولوی عنایت علی	۱۳ ستمبر ۱۳۰۰	۱۱	۱۱ دسمبر ۱۳۰۰	۱۲	سوم تعلق داری پر سے خزانہ کی مددگاری پر آئے جب سرنواس راؤ کا اخراج ہوا تو ماہوار ۱۳۰۰ مہتمم بن گئے آخر میں یہ بہ فوت ہو گئے۔
۹	ڈپٹی باروٹی	۱۲ دسمبر ۱۳۰۰	۱۲	۱۲ فروری ۱۳۰۱	۱۳	مہتمم مددگاری کی حیثیت میں بھی مقرر ہوئے تھے ۱۳۰۰ اردی بہشت ۱۳۰۱ سے انکی ملام ہو گیا ہے
۱۰	جہانگیر علی	۱۳ فروری ۱۳۰۱	۱۳	۱۳ فروری ۱۳۰۱	۱۴	۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲ اردی بہشت ۱۳۰۲ سے انکی ملام ہو گیا ہے
۱۱	مددگار ان	۱۴ فروری ۱۳۰۱	۱۴	۱۴ فروری ۱۳۰۱	۱۵	۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳ اردی بہشت ۱۳۰۳ سے انکی ملام ہو گیا ہے
۱۲	گوبال راؤ	۱۵ فروری ۱۳۰۱	۱۵	۱۵ فروری ۱۳۰۱	۱۶	۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴ اردی بہشت ۱۳۰۴ سے انکی ملام ہو گیا ہے

نام	تاریخ مہوار ابتدائی		تاریخ و مہوار روت ملحدگی		کیفیت
	تاریخ	تخوہ	تاریخ	تخوہ	
۱	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۲ فروری	۱
۲	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۲
۳	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۳
۴	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۴
۵	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۵
۶	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۶
۷	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۷
۸	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۸
۹	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۹
۱۰	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۰
۱۱	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۱
۱۲	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲
۱۳	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۳
۱۴	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۴
۱۵	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۵
۱۶	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۶
۱۷	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۷
۱۸	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۸
۱۹	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۹
۲۰	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۲۰
۲۱	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۲۱
۲۲	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۲۲
۲۳	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۲۳
۲۴	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۲۴
۲۵	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۲۵
۲۶	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۲۶
۲۷	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۲۷
۲۸	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۲۸
۲۹	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۲۹
۳۰	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۱۲۴۹	۳۰ فروری	۳۰

۱۔ خزانہ میں ان نام کا عہدہ پہلے تھا۔ اب یہ عہدہ نہیں ہے۔
 ۲۔ جب تک نقل و حرکت کا انتظام نہیں ہوتا ہے تو یہ عہدہ یا خدمت پر نہ رہتا ہے۔
 ۳۔ جب تک کہ عہدہ پر نہ رہتا ہے تو یہ عہدہ یا خدمت پر نہ رہتا ہے۔

نام	تاریخ	تخوہ	تاریخ	تخوہ	نام
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	شیخ اور بنو خول صلیہ	۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰
۲	خزانہ عامرہ	۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰
۳	نرسہ اور نو فرزند	۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰
۴	شیخ اور بنو خول	۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰
۵	کشتیا ناہ خزانہ	۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰
۶	نرسہ اور نو	۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰
۷	رام چیلان فرزند	۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰
۸	ہنمت راک	۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰
۹	فرزند راجہ	۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰	۲۸-۱۴۴۰
صدر تختہ اعراجات دفتر خزانہ عامرہ باب۱۳					
نام البواب	تقد اور رقم	نام البواب	تقد اور رقم	نام البواب	تقد اور رقم
۱	ہنتم	۱	۱	۱	۱
۲	مدوکار	۱	۱	۱	۱
۳	ابکاران و صرافان	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۴	چیرا سیان	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۵	علہ نگامی صرافان	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

ریلوے

نمبر ۹

تاریخ میں ریل کی ابتدا کا یوں بتا جاتا ہے کہ حضرت مسیح سے ایک تین سال قبل شخصی شخص نے "الوپال" نام سے ایک ایکایا کیا تھا جو بہا پ سے حرکت کرتا تھا۔ عرصہ تک اسکی کو خبر نہ ہوئی اور صدیوں تک کوئی اس جانب متوجہ نہ ہوا۔ آخر جبریل نے قہر خدائے عظیم کی قوت سے آزمایا اور اسے ایک بار قوت قوت تسلیم کر لیا۔

۱۷۱۵ء میں ایک فرانسیسی مخبر نے پہلے پہل کو تبدیل کے بعد پانی کی بجائے ایک ایکایا کیا۔ اس میں اسے بہت کامیابی ہوئی۔ اس کے بعد تو بہا پ کی قوت کی بہت سے لوگوں نے آزمائش شروع کر دی۔ ۱۷۱۵ء میں تجارتی اور دوسرے قسم کی بہترین پیدا کر کے کیلئے ایسی چیز کی ضرورت ہوئی جو مال اور سافر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے اور وقت کم خرچ ہو۔

مندر بجا لاجپور کو میل پر پہنچانے کیلئے پانسو پونڈ کا انعامی شہر تیار کیا گیا۔ ان شہر میں فی گھنٹہ ۱۵ میل رفتار کی درخواست کی گئی تھی لیکن آزمائش پر کوئی انجن اٹھ میل سے زیادہ کی رفتار کا نہ نکلا۔ حالانکہ مسیح ریلوے انجن کے موجد موزیکان فخر حاصل ہوا اس کے انجن نے رشتہ رفتہ ۹ میل فی گھنٹہ تک ترقی کی۔ اور تمام عالم کو یہ بہرہ برکت لابی یادگار چھوڑ گیا۔

سب سے پہلے انگلستان کو اپنی زمین پر ریل چلایا گیا فخر حاصل ہوا چنانچہ ۱۸۲۵ء میں اسٹاکٹن اور ڈارلنگٹن درمیان ریل جاری ہوئی۔ یہ مسافت ۵۵ میل سے زیادہ نہ تھی اس کے بعد فرانس میں ۱۸۲۷ء کو اور ۱۸۲۸ء کو امریکہ میں ۲۸ ستمبر ۱۸۲۸ء کو روس میں ۴ اپریل ۱۸۳۸ء کو سپانیہ میں ۲۴ اکتوبر ۱۸۴۹ء کو جرمنی میں ۷ دسمبر ۱۸۳۸ء کو ریل میں جاری ہوئیں۔

مشرقی ممالک میں سب سے اول ۱۸۵۳ء میں ہندوستان کے اندر بمبئی سے تھانہ تک ریل جاری ہوئی۔ اسی سن میں ۸ اپریل کو لاہور سے امرتسر تک ریل کا افتتاح ہوا۔ اگرچہ ترکی اور چین طاقت بھی جاتی ہیں مگر چونکہ مسلمانین روم ایشیائے اٹل سے شام کیے جاتے ہیں اسی لیے ہم اسکا ذکر بھی مشرقی ممالک کے ساتھ کرتے ہیں۔

۱۸۶۰ء کو ۲۸ اکتوبر ۱۸۶۰ء کو اسکا اعلان ہوا۔

بحالت موجودہ اگر غور کیا جائے تو بشکل دنیا کا ایسا کوئی حصہ نظر آئے گا جہاں ریل نہ جاری ہو۔ ہم یہاں غیر تعلیم یافتہ قوموں کا ذکر نہیں کرتے اور نہ ان سلطنتوں کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے پولیٹیکل اغراض سے اپنے ملک میں ریل جاری نہیں کی۔ بہر کیف ہندوستان میں پورپ کے جہاں اور بہت ہی مفید کام جاری ہوئے وہاں ایک ریل کا اجرا بھی ہو۔

رفتہ رفتہ انجن کی رفتار نے اب اتنی ترقی کر لی کہ اکثر ممالک میں چھنڈاؤ سے میل فی گھنٹہ چل سکتا ہے۔ کئی ملکوں میں بجائے ڈھیری پٹری کے اکٹھی پٹری سے کام لیا جاتا ہے اور مقامات پر اور در و درت میں سہولت کی غرض سے دو دو لائنیں بچھائی گئی ہیں۔ امریکیں انظام ہو رہا ہے کہ گیس کے ذریعہ سے ریل چلائی جائے۔

اس وقت ہندوستان کے تمام بڑے شہر زمین ریلوے کا وجود پایا جاتا ہے جہاں نہیں ہو وہاں بھی جاری کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ہندوستان کی جن یومی ریاستوں میں اسکی جانب توجہ کی گئی ان میں جمہور آباد کو سب سے آگے جاتے ہیں۔ خدا کے فضل سے قلم و نظام میں اس وقت آٹھ سو چھاسٹھ میل تک ریل جاری اسکی تفصیل آگے آئے گی۔

۲۹۔ سوال نمبر ۱۲۹ مطابق یکم فروری ۱۹۰۶ء کی مبارک تاریخ سے قلم و نظام میں ریلوے کا کام آغاز ہوا اور کلکتہ سے سکندر آباد تک ریلوے اور ایک منغلہ اسٹیشنوں کی تعمیر شروع ہوئی۔ چونکہ کلکتہ سے وازی ملک جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کمپنی کے جانب سے موجود تھی اسلئے یہہاں انظام بھی اسکے سپرد ہوا اور اس نے اپنے صرف سے لین تعمیر کرائی۔ نظام کارنٹینڈ اسٹیشن ریلوے کمپنی کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہو۔

داڑی سے سکندر آباد تک ایک سو اکیس میل کا فاصلہ ہو۔ انگریز ریجنل مینجمنٹ کے اہتمام میں یہ لین تیار ہوئی اور اسپر ایک کروڑ پینتالیس لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ جسکی اوسط فی میل ایک لاکھ پانچ ہزار ہے۔ اگر ہم کل اخراجات کا مجموعہ کریں تو ^{۱۱۰۰۰۰۰} روپے ہوتے ہیں بخلاف ان کے ^{۱۱۰۰۰۰۰} روپیوں کے سے فروخت ہوئے اور باقی ^{۱۱۰۰۰۰۰} روپیہ خزانہ شاہی سے دئے گئے۔

۲۔ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ بمطابق ۱۹۰۶ء کو سکندر آباد سے قلم و آباد گنگوڑا تک ریلوے کی آمدورفت کا

سلسلہ جاری ہو گیا۔ اور نواب سر سالار جنگ اعظم پرنسپل سائڈرس رزیدنٹ اسی روز سٹیشن پہنچے۔ سب سے پہلے گاڑی میں گنگو اور تم شریف لیگئے۔ وہاں کے عہدہ داروں نے نواب صاحب کو نذرین پیش کیا۔ اور اسی روز وہ رزیدنٹ صاحب بلکہ واپس تشریف لائے۔

۶۔ رمضان ۱۸۸۶ء کو سکندر آباد سے واڑی تک ریلوے جاری ہوئی۔ افتتاح کی غرض سے باغ عامین بہت بڑا جلسہ ہوا۔ اور نواب سالار جنگ اعظم ارالمہام نواب سلاطین اور نواب وقار الہار رشید الدین خان اور سٹریٹس رزیدنٹ لیل میں سوار ہو کر واڑی تشریف لے گئے۔ اور اسی روز سے سکندر آباد سے واڑی تک مسافر کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہوا۔ فوج کی آمد و رفت کی آسانی کی غرض سے سکندر آباد سے تزل گری تک ایک چھوٹی لائن نکالی گئی۔ اس یلو کی افتتاح کے پہلے سال بعد وضع اخراجات صرف آٹھ ہزار روپیہ کی بچت ہوئی۔ اور سالانہ عین اسکی آمدنی سے بعد وضع اخراجات تین لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ بچے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس لائن نے خاطر خواہ ترقی کی۔

جب سرکار عالی نے پہلی فیصلہ کی جس میں سالانہ سود دنیا منظور کیا تو موجودہ ریلوے کمپنی نے دو کروڑ اٹھارہ لاکھ عین واڑی سے سکندر آباد تک ریلوے لین خرید لی۔ اور یہ قرار پایا کہ سکندر آباد سے بجواڑہ اور چاندہ تک تین سو ستر میل ریل اور یہی جاری کر دیا جائے۔ اس بنا پر ۱۳۔ بیج الاول کم کم جنوری ۱۸۸۶ء کو کمپنی نے بجواڑہ لین کا کام شروع کر دیا۔

۲۷۔ جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ اپریل ۱۸۸۶ء کو اعظمیہ حضور میر نور نواب عواد السلطہ سالار جنگ شانی اور علاقہ سرکاری کے دوسرے عہدہ دار سکندر آباد سے وزگل تشریف لے گئے اور وہاں بجواڑہ لین افتتاح کا بہت بڑا جلسہ ہوا۔ ۲۰۔ رجب ۱۸۸۶ء کو چاندہ ریلوے کی پہلی شاخ پیرسافر وکی آمد و رفت شروع ہوئی۔

یہ شاخ سکندر آباد سے وزگل تک شمار ہوتی ہے۔ اور اس کا طول ستیاسی میل ہے۔ اس کی تیاری پیرسافر وکی روپیہ صرف ہوا۔ دوسرے شاخ وزگل ہٹور ناکل ہے۔ اور ایک شاخ معنیات

کوئٹہ کو ڈور ناکل سے ایندھن پھاڑ تک گئی ہے شوال ۱۳۳۳ء جولائی ۱۸۸۳ء میں لین کی تعمیر کا کام جاری ہوا۔ اور ربیع الثانی ۱۳۳۳ء کو ایک لین تعمیر ہوئی جس سے سافروں کی آمد و رفت ہو سکے۔

۱۶۔ ربیع الثانی ۱۳۳۳ء کو میانہ کو معنیات سنگاری میں سے بندریوں کو لے لائے کا کام جاری ہوا۔ اس شاخ کا طول ۵۳ ۱/۲ میل ہے اور اس کی تیاری میں ۱۰۰۰ روپیہ خرچ ہوئی۔ جو انگریزوں کی آخری شاخ و زنجیر ہے۔ اور سرکاری کے آخری حدود تک اس کی مسافت ۵۵ میل ہے۔ ۹۔ جمادی الثانی ۱۳۳۳ء کو ڈور ناکل سے جو انڈیا تک سافروں کی آمد و رفت شروع ہوئی۔

۱۷۔ جمادی الاول ۱۳۳۳ء کو سکر آباد سے جو انڈیا تک سافروں کی آمد و رفت جاری ہوئی تعلق اسی تاریخ کو صحیح سمجھتے ہیں سکندر آباد۔ جو انڈیا تک جیلین کی تعمیر کا وسط لگایا گیا تو ساٹھ ہزار روپیہ فی میل خرچ ہوا۔ ربیع الثانی ۱۳۳۳ء کو پشاور میں شیش جیدر آباد کے پٹ فارم پر سایہ کی غرض سے تین کی چیت بننا شروع ہوئی اور دو ماہ کے اندر یہ کام اختتام کو پہنچا۔

۱۸۔ محرم ۱۳۳۳ء کو سکر آباد سے نائڈر گوداوری دلی ریوے کے ذریعہ سے سافروں کی آمد و رفت سلسلہ جاری ہوا۔ ۲۴۔ جمادی الثانی ۱۳۳۳ء کو سکر آباد سے نائڈر گوداوری دلی ریوے کے ذریعہ سے سافروں کی آمد و رفت شروع ہوئی۔ یہ لین چوٹی ٹیڑھی کی ہے۔ اور اس کا طول ۳۷ میل ہے۔ ۲۶۔ محرم ۱۳۳۳ء کو شیش جیدر آباد سے سکر آباد تک چوٹی لین کا سلسلہ بنادیا گیا۔

۱۸۔ ربیع الاول ۱۳۳۳ء کو سکر آباد سے سکندر آباد۔ لاکھڑہ۔ اوال بلوارم تک تین تین گھنٹہ کے بعد کوکل کاٹران چوٹے لکین جودن میں چار منہ تیر جاتی ہیں۔ ۲۹۔ جمادی الثانی ۱۳۳۳ء سے حیدر آباد سکندر آباد اور قار آباد کی شیشون پر پلٹ فارم کا مکمل جاری ہوا قیمت آدھ آنڈر لار یا چار پیسے حالی مقرر ہوئی ہے۔

نظام گارنٹڈ سٹیٹ ریلوے کے کل حصص ہیں خلد ان کے دوسو اٹھارہ حصے مختلف خریداروں میں تقسیم ان خریداروں سے ۱۰۰ روپیہ حصص کی قیمت میں وصول ہوئے۔ بابت قسط اول ۱۳۳۳ء ابتدا کے یکم آدم ۶ شعبان ۱۳۳۳ء تک آخر آدمی ۸ شعبان ۱۳۳۳ء تک سرکاری نے ۱۰۰ روپیہ

روپے ایک آدھ شرکار کو بطور متاع سے تقسیم کیا۔

سالہ جنگ اول کے بعد بین ملک سرکار عالی بین ابتدا و آخری سے سکندر آباد تک ریلوے کی شلخ کہولی گئی تھی اور اس کام کے لیے ۲۸ لاکھ ۵۰۰ روپے کی رقم منظور ہوئی تھی ان کے بعد ۲۸ لاکھ ۵۰۰ روپے کی رقم منظور ہوئی اور اس کام کے لیے ۲۸ لاکھ ۵۰۰ روپے کی رقم منظور ہوئی۔
فرزند ناراین راو چند ماہ اس کام پر مامور رہے۔ پھر ریلوے کا دفتر حسب مراسلہ دفتر متوال نشان ۲۹۹۲ مورخہ ۱۳۰۵ ذیقعدہ ۱۲۹۵ تھانہ عامرہ میں ختم ہو کر ۱۵۔ جب تک کہ کوئٹہ اور دیگر جنگ مروجہ کے تفویض ہوا جب مروجہ عہدہ مہوم سکریٹری سے سرفراز ہوئے تو حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۳ لکھنؤ ریلوے کے کام کی انہیں کے متعلق رہا۔ اسکے بعد ریلوے کا دفتر متعدی نویات میں چند سال تک رہا اور جب حکم سرکار عالی ۱۳۰۵ مسنددار لکھنؤ جریدہ مورخہ ۲۰ فروردی ۱۳۰۵ بلکہ ۳۳ صفر ۱۳۰۵ جز اولیٰ دفتر متعدی ریلوے کے دستریات تعلق دفتر متعدی فیائن سے ہوا۔

تشریف اور
ضروری ہوتے

- ۱۔ ماہ دسمبر ۱۳۰۵ ہجری ۱۳۰۵ میں نظام کیا رنڈر اسٹیٹ ریلوے قائم ہوئی۔
- ۲۔ ۲۰۔ اپریل ۱۳۰۵ ہجری ۱۳۰۵ میں ۱۳۱۴ کو عہد نامہ تعلق تعمیر کوادری ریلوے کے کینی سے ہوا۔
- ۳۔ ۱۳۔ اکتوبر ۱۳۰۵ ہجری ۱۳۰۵ میں پورائیشن کا نام شرف کیلی رکھا گیا۔
- ۴۔ اگرچہ عہدہ اعلامیہ بطور غورہ تیر ۱۲۹۳ میں حکم شایع ہوا تھا کہ محکمہ نظامت ریلوے۔ ہو جائے۔ بلہاری برخواست کیا جائے۔ مگر بعض وجوہات کے وہ کامل طور پر برخواست نہیں ہوا تھا۔ غورہ آذر ۱۳۰۵ سے بالکل برخواست کر دیا گیا۔

۵۔ خورد اور ۱۳۰۵ ہجری ۱۳۰۵ میں کوئٹہ نظامت عدالت حوالی جاندا ریلوے جو بطور رہنگامی و عارضی مقرر ہوا تھا بوجہ ختم کام برخواست کیا گیا۔

- ۶۔ ۱۳۔ اپریل ۱۳۰۵ ہجری ۱۳۰۵ میں ۱۳۱۴ کو عہد نامہ تعلق تعمیر کوادری ریلوے کے کینی سے ہوا۔
- ۷۔ یکم گشت ۱۳۰۵ ہجری ۱۳۰۵ میں ۱۳۱۴ کو عہد نامہ تعلق تعمیر کوادری ریلوے کے کینی سے ہوا۔
- ۸۔ یکم نومبر ۱۳۰۵ ہجری ۱۳۰۵ میں ۱۳۱۴ کو عہد نامہ تعلق تعمیر کوادری ریلوے کے کینی سے ہوا۔

تختہ ریلوے لائن اندرون حدود علاقہ سرکار عالی۔

نمبر	محلہ	چارج	نام ریلوے	تفصیل	کیفیت
۱	سکندر آباد	واٹری	نظام کارٹریڈیٹ سٹیشن ریلوے	۱۲۱	جانب شمال پورے
۲	واٹری	دودنی	جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے	۵۳۰	جانب شمال پورے
۳	واٹری	راپنچور	”	۶۷	جانب مدراس
۴	راپنچور	مٹ مری	مدراس ریلوے	۱۱	”
۵	سکندر آباد	انکائی	گودادری ویلی ریلوے	۳۷۶	جانب منار۔ چھوٹی پٹری کی لین۔
۶	سکندر آباد	مدراس	نظام کارٹریڈیٹ سٹیشن ریلوے	۱۸۰	جانب بجاڑہ
۷	ڈورنائل	یلندور	”	۱۱	کوئلہ لائیکل غرض سے جاری ہوئی۔
۸	ہرلاپور	دہس پیٹ	سدرن مرہٹہ ریلوے	۴۲	جانب کوئلہ جاگیر نواب سالار جنگ
			جملہ	۸۶۶	چھوٹی لین۔

تختہ اخراجات متعلق ریلوے۔ باب ۳۱۵

نمبر	نام ابواب معہ تعداد نفری	تعداد قسم	نمبر	نام ابواب معہ تعداد نفری	تعداد رقم
۱	نظام کارٹریڈیٹ سٹیشن ریلوے	۳	۱	مدراس ریلوے	۳
۲	میدر آباد گودادری ویلی ریلوے	۴	۲	میدر آباد گودادری ویلی ریلوے	۵
۳	اخراجات ریلوے پولیس وغیرہ	۵	۳	ملازمین	۱۰
۴	میدر آباد گودادری ویلی ریلوے	۶	۴	الولنس	۱۰

۱۵۔ پٹری پٹری کی لین ۸۴ میل۔ چھوٹی پٹری کی لین ۸۴ میل۔

نمبر	نام ابواب معتمدانہ فری	تعداد رقم	نمبر	نام ابواب معتمدانہ فری	تعداد رقم
۱	۲	۱	۳	۴	۳
۷	صداور بموجب تقریر	۱۱	۱۱	مالکان	۱۱
۸	ابواب مشترکہ	۱۲	۱۲	مالک	۱۲
۹	ابواب مختصہ	۱۳	۱۳	مالک	۱۳
	دفتر ایڈیٹر حساب ریلوے				
۱۰	ایڈیٹر	۱	۱	مالک	۱
	میزان انتظامی				
	صدر میزان				

معدنیات

مالک محمد دوسرے سرکار عالی میں متعدد مقامات پر معدنیات کی کابینہ ہیں۔ اور وہ مختلف اضلاع میں واقع ہیں سب سے پہلے سنگاری میں کوئلہ کی کان جو ۱۸۹۲ء میں دریافت ہوئی اور ۱۸۹۹ء میں کوئلہ کلکتہ شروع ہوا اور اس وقت تک برابر نکالا جا رہا ہے۔ اور اس کان میں کئی طبقہ کوئلہ کے ہیں۔ پہلا طبقہ ۳۰ فٹ سے ۵۰ فٹ تک ضخیم ہے۔ اور مٹی و تھون پر مشتمل ہے۔ اور یہ کوئلہ انجنیوں میں صرف ہوتا ہے۔ دوسرا طبقہ پہلا طبقہ سے سو فٹ نیچے واقع ہے۔ یہ بھی شل اول شیل آئیر کوئلہ سے مرکب ہے تیسرا طبقہ دوسرے طبقہ سے ۳۰ فٹ نیچے واقع ہے۔ اور شل طبقہ ثانی کے ہے۔ چوتھا طبقہ اسکا کوئلہ نہایت قیمتی ہے۔ اور عمدہ قسم کا آئرن کول ہے۔ اور گیس کی روشنی کے لیے عمدہ ہے۔ اور اس طبقہ کا کوئلہ آجکل کل رہا ہے۔ خاص کوئلہ کی ضمانت ۳۰ فٹ سے ۷۰ فٹ تک ہے۔ اور اس کا رقبہ ۹ مربع میل ہے۔ سرکار عالی کوغز مالکانہ فی ٹن ۸ روپے ایک روپیہ تک ملتا ہے۔ ۱۸۹۶ء میں سو لاکھ روپیہ کے قریب ملتا تھا۔

ضلع سنگور میں مقام شکی۔ بومہاں۔ ساگر۔ سونے کی کابینہ ہیں۔ کل رقبہ ۱۴۰۰ مربع میل ہے۔ ان مقامات سے پہلی تدریائے کثرتا و نگہدرا کے درمیان واقع ہے۔ اوسط پیداوار فی ٹن پتھر میں ایک لاکھ یعنی اڑھائی تولہ۔ اور فیصد سود توں میں فی ٹن میں دس یعنی ۵ تولہ تک نکلتا ہے۔ دوسری تدریائے کثرتا و نگہدرا کے درمیان

نقل
کوئلہ

سونا

بہرہ من بن ۳۱ میل کے قریب جو تیسری تہ ساگر شوراپور کے درمیان واقع ہے۔

تقریباً تمام ملک میں لوہار تیلے پتھر میں پایا جاتا ہے اور وادی گود اور دہان کے درمیان ہے اور دریا کے کرشنا ونگبہرا کے درمیان بھی عودکان ہے۔ لعلہ جنور ضلع عادل آباد میں لوہا نکالا جاتا ہے۔
نزل۔ جگتیاں۔ وزگل وغیرہ کے طرف بھی لوہا نکلتا ہے جو قریب نوالہ کے لیے مشہور ہے۔

زمانہ قدیم میں اطراف موضع پر تپال و قریب رود کرشنا وغیرہ مقامات پر جو نیلی زمین جو وہاں نکالا جاتا تھا۔ پر تپال کے کان کی ۱۸۔۱۷۔۱۶۔۱۵۔۱۴۔۱۳۔۱۲۔۱۱۔۱۰۔۹۔۸۔۷۔۶۔۵۔۴۔۳۔۲۔۱۔ چھٹی ہوئی ہے۔ چونکہ قریب سوان کانے والے عود پتھر نکال لیے گئے اسوجہ سے حیدرآباد کپڑی کو باوجود امتحان نامی مولیٰ صرف چھوٹے چھوٹے میرے کے لیے نہ نکلتے ہیں۔

معذنیات مندرجہ مندر کے علاوہ ضلع وزگل میں امرک اور لعلہ بلوچ میں ایک سو یا تو ت کی جو حسن آباد ایک سو کے کوئٹہ کا مادہ جو جسکی پیلین بنا جاتی ہیں موضع پستال ضلع ملکنڈ میں تانبہ کی کان دریافت ہوئی ہے۔ شاہ آباد میں چوڑا پتھر شہ اور کثرت نکالا جاتا ہے۔ اسکے دورنگ خاکستری اور سیاہ ہوتا ہے اور سنگ سیلو کے نام سے مشہور ہے، مزارت میں آسمان ہوتا ہے۔ علاوہ کہ ہکا یا تو اور کھانہ چوڑی بھی دیتا ہے جو ۱۸۹۲ء کو بائین انٹیک پی ورک کا عالمی مین عہد نامہ ہوا۔ اور ۱۸۹۳ء کو مین راجپور وادی سرکار عالمی کی طرف سے کپڑی کو پٹہ دیا گیا۔ ۱۵ جولائی ۱۸۹۵ء مین مانٹیکینی معذنیات کو ۹ سال کا ٹیکہ دیا گیا۔

انیمیت و آبپاشی

یکم جون ۱۹۰۹ء میں ۲۴۹۹ کو دفتر متعلقہ عام بارہوری سالانہ مین قائم ہوا اور سر بائیں مین متقرر ہوئے۔

۱۸۹۷ء میں آبپاشی کا تقریر مونس ۳۳ مین مجلس آبپاشی قائم ہوئی اور ۱۰ واقعہ ۱۸۹۸ء کو انجمن کو انس مجلس کو رہنمائی ہوئی جس جرمیدہ فیضی مولیٰ موضع ۲۹۔ جون ۱۸۹۶ء میں ۱۲۹۶۰۰ میں ۱۰۔ صفائی آبپاشی تعمیرات و انبار خانہ کا تعلق سپرنٹنڈنٹ انجینیر ہوا۔ ۲۰ صفائی بلڈ کا بیڈہ موسم آفس کے تحت ہوا۔

۱۸۹۷ء میں آبپاشی کے تحت مین عامہ اسکے اور حالات بھی بیان کیے گئے ہیں۔

۱۔ رضائی اخلاص دلدہ کا کام سپرنٹنڈنٹ انجینیر کی نگرانی میں دیا گیا۔ ۳۔ آبپاشی کا تعلق عہداران مال سے کیا گیا۔ ۴۔ مہتمان تعمیرات ضلع و صوبہ ماتحت تعلقداران و صوبہ داران کیے گئے۔ ۵۔ دفتر مقننہ صدر المہام تعمیرات تخفیف ہو کر صدر المہام تعمیرات میں المہام تعمیرات مقرر ہوئے۔ ۶۔ باغ عا کا تعلق تعمیرات سے قطع ہو کر مہتمن چوپایہ سے کیا گیا۔ اب پھر اس باغ کا تعلق مقننہ تعمیرات ہی سے ہے۔ ۷۔ ہر ایک صوبہ کے لیے ایک انجینیر مقرر ہوا۔

۱۴۔ سوال ۱۳۴ کو حسب فرمان اعلیٰ حضرت مسٹر حاج پام حریف انجینیر مقننہ تعمیرات مقرر ہوئے۔ حسب جبریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۸ اسفند ۱۳۱۱ء جب پٹنہ ایڈوایٹ افسر المہام تعمیرات اور سید علی صاحب بلگرامی مقننہ تعمیرات مقرر ہوئے۔

حسب جبریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ اسفند ۱۳۱۲ء مسٹر پام حریف ایڈوایٹ سکریٹری مقننہ تعمیرات ہوئے۔ ۱۵۔ رجب ۱۳۱۱ء کو مولوی سید علی صاحب بلگرامی وظیفہ پر علیحدہ کیے گئے مقننہ تعمیرات برٹولی کاظم علی صاحب کا تقرر منصرمانہ ہوا۔ ۱۶۔ اور ۲۳ آؤر ۱۳۱۲ء کو میر کاظم علی صاحب وظیفہ پر علیحدہ ہوئے۔ اور انکی جگہ قاضی موراج مقرر ہوئے۔

۱۸۔ فروردی ۱۳۱۳ء کو مسٹر ڈبلیو میرٹ نے سپرنٹنڈنٹ انجینیر شاخ عام کا جائزہ لیا۔ ۱۹۔ اردی بہشت ۱۳۱۳ء کو حیف انجینیر آبپاشی کے عہدہ کا لقب سپرنٹنڈنٹ انجینیر شاخ آبپاشی ہوا۔ اور اس عہدہ کا جائزہ مسٹر بریم نے ۲۸ دس ۱۳۱۳ء کو حاصل کیا۔

فریدم اساتذہ ۱۹۵۵ء مورخہ ۸۸ امر دؤ ۱۳۱۵ء مسند رجبہ جبریدہ مورخہ ۲۲ امر دؤ ۱۳۱۵ء جلد ۳۔ نمبر ۴۱۔ مجلس صفا نام حسب فرمان اعلیٰ حضرت متر شدہ ۲۔ ربیع الثانی ۱۳۲۳ء کو حکم ہو کر علاقہ جات باگھاہ علاقہ پنچکاری کو بھی اندرون و بیرون بلدہ کی تعمیرات کا نقشہ محکمہ صفا میں قبل تعمیر مسجدینا کافی ہو گا۔ صدر تختہ اخراجات آبپاشی و تعمیرات بابت

نمبر	نام ابواب	تقدیر رقم	نمبر	نام ابواب	تقدیر رقم
۱	مستند	۱	۲	مددگار	۱
۱	مستند	۱	۲	مددگار	۱

ردیف	نام ابواب	تقدیر و رتبه	ردیف	نام ابواب	تقدیر و رتبه
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۳	منظوم	۱	۱۸	کارهای تعمیرات	۳
۴	ابکاران	۲۰	۱۹	تعمیرات کلان و	۳
۵	ملازمین	۲۰		نفیض	۳
۶	الوش	۲۰	۲۰	نگهداشت	۳
۷	صادر بموجب تقرر	۲۱	۲۱	سربرای و فراپی	۳
۸	ابواب مشترک	۲۱		سلمان	۳
۹	ابواب مختصه	۲۲	۲۲	مرمت تالاب با بموجب	۳
	میزان اشتغالی دفتر	۲۲		اسکیم جدید	۳
	مستثنای تعمیرات	۲۳	۲۳	رتبه جمع حسن	۳
	دفتر نظامت آبپاشی			نشین ماضیه	۳
۱۰	ناظم آبپاشی	۱		میزان آبپاشی	۳
۱۱	پرستار و دوکار	۱		تعمیرات عامه	۳
۱۲	ابکاران و ملازمان	۶	۲۴	نظامت تعمیرات	۳
۱۳	الوش	۶		عامه	۵۵
۱۴	صادر بموجب تقرر	۲۵	۲۵	دفتر متهمان اضلاع	۱۹۰
۱۵	ابواب مشترک	۲۶	۲۶	عمد آب رسانی	۱۶۹
۱۶	ابواب مختصه	۲۷	۲۷	کارهای استعماری و عم	۱۶۹
۱۷	ارگ ریگ و اشافت	۳۳۸	۲۸	تعمیرات و سول	۱۶۹

ردیف	نام ابواب	تعداد درستم	ردیف	نام ابواب	تعداد درستم
۲۸	تفرقات	۳	۱	میزان تعلیمات	۳
۲۹	محموظ	۳	۲	کلی میزان آبپاشی	۳
۳۰	رقم جمع پنج شین ماضیه	۳	۳	و تعمیرات - ۱۵۹	۳

تختہ آمدنی و اخراجات حقیقی ممالک محروسہ سرکار عالی

صفحہ

۱- آمدنی من ابتدا ۱۲۶۳ لغت لغایت آخر ۱۳۱۶

۲- خرچ من ابتدا ۱۲۶۳ لغت لغایت آخر ۱۳۱۶

۱- استنتاجات ذیل میں ممالک محروسہ سرکار عالی کی حقیقی آمدنی اور اخراجات کی تفصیلی حالت دکھائی گئی ہے۔ اور آمدنی کے تختہ میں ابتدا ۱۲۶۳ لغت لغایت آخر ۱۳۱۶ تک ترتیب وار لکھے گئے ہیں۔ اس سے پہلے سنوں کی آمدنی باوجود تلاش معلوم نہ ہو سکی۔ اور اس طرح اخراجات بھی ۱۲۶۳ لغت ۱۳۱۶ تک دستیاب ہوئے جو ترتیب وار درج کیے گئے۔

۲- ۱۲۸۸ لغت سے موازنہ مرتب ہونا شروع ہوا۔ اور اسی سال سے اسٹیٹس کا بھی آغاز ہوا۔

۳- ۱۲۶۳ لغت سے ۱۲۸۸ تک صرف آمدنی کا تختہ خاص نوایا یہ کہ سرور رشید جاوہدار مرحوم سے دستیاب ہوا ہر اسکے بعد موازنہ مطلوبہ سے لیا گیا۔



ردیف	موضوع	تاریخ	محل	ملاحظات
۱	آبگرمی	۱۳۸۵	بیمارستان	درمان
۲	آبگرمی	۱۳۸۵	بیمارستان	درمان
۳	چربی	۱۳۸۵	بیمارستان	درمان
۴	سایکرونگری	۱۳۸۵	بیمارستان	درمان
۵	کافور	۱۳۸۵	بیمارستان	درمان
۶	دارالضریف	۱۳۸۵	بیمارستان	درمان
۷	ناراضی	۱۳۸۵	بیمارستان	درمان

[illegible]

سلسلہ	الموضوع	تاریخ	اوسط سطح سالانہ امتحان میں داخلہ ہونے والے طلبہ									
			۱۳۶۲	۱۳۶۳	۱۳۶۴	۱۳۶۵	۱۳۶۶	۱۳۶۷	۱۳۶۸	۱۳۶۹	۱۳۷۰	۱۳۷۱
۱۷	صغیرات	۱۳۶۲	۱۳۶۳	۱۳۶۴	۱۳۶۵	۱۳۶۶	۱۳۶۷	۱۳۶۸	۱۳۶۹	۱۳۷۰	۱۳۷۱	۱۳۷۲
۱۸	جمعیہ	۱۳۶۲	۱۳۶۳	۱۳۶۴	۱۳۶۵	۱۳۶۶	۱۳۶۷	۱۳۶۸	۱۳۶۹	۱۳۷۰	۱۳۷۱	۱۳۷۲
۱۹	قبیلہ	۱۳۶۲	۱۳۶۳	۱۳۶۴	۱۳۶۵	۱۳۶۶	۱۳۶۷	۱۳۶۸	۱۳۶۹	۱۳۷۰	۱۳۷۱	۱۳۷۲
۲۰	ریاضی	۱۳۶۲	۱۳۶۳	۱۳۶۴	۱۳۶۵	۱۳۶۶	۱۳۶۷	۱۳۶۸	۱۳۶۹	۱۳۷۰	۱۳۷۱	۱۳۷۲
۲۱	نہایت	۱۳۶۲	۱۳۶۳	۱۳۶۴	۱۳۶۵	۱۳۶۶	۱۳۶۷	۱۳۶۸	۱۳۶۹	۱۳۷۰	۱۳۷۱	۱۳۷۲
۲۲	نہایت	۱۳۶۲	۱۳۶۳	۱۳۶۴	۱۳۶۵	۱۳۶۶	۱۳۶۷	۱۳۶۸	۱۳۶۹	۱۳۷۰	۱۳۷۱	۱۳۷۲
۲۳	نہایت	۱۳۶۲	۱۳۶۳	۱۳۶۴	۱۳۶۵	۱۳۶۶	۱۳۶۷	۱۳۶۸	۱۳۶۹	۱۳۷۰	۱۳۷۱	۱۳۷۲
۲۴	نہایت	۱۳۶۲	۱۳۶۳	۱۳۶۴	۱۳۶۵	۱۳۶۶	۱۳۶۷	۱۳۶۸	۱۳۶۹	۱۳۷۰	۱۳۷۱	۱۳۷۲
۲۵	نہایت	۱۳۶۲	۱۳۶۳	۱۳۶۴	۱۳۶۵	۱۳۶۶	۱۳۶۷	۱۳۶۸	۱۳۶۹	۱۳۷۰	۱۳۷۱	۱۳۷۲
۲۶	نہایت	۱۳۶۲	۱۳۶۳	۱۳۶۴	۱۳۶۵	۱۳۶۶	۱۳۶۷	۱۳۶۸	۱۳۶۹	۱۳۷۰	۱۳۷۱	۱۳۷۲

کتاب	ادوات	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب
۱	الکلی	معمولی	کتاب	کتاب	کتاب
۲	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب
۳	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب
۴	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب
۵	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب
۶	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب
۷	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب
۸	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب
۹	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب	کتاب

[illegible]

شماره	ابواب جمع	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
۱۰	ثبته خانه	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
۱۱	دار الضرب	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
	میزان ثبته خانه و دار الضرب	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
	محکمات رسول	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
	عدالت	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
۱۲	عدالت	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
۱۳	کوتوالی	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
۱۴	اتقیامات	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
۱۵	طبابت	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
۱۶	دقاتر جدا گانه	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
	میزان از عدالت تا دقاتر جدا گانه	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
	تفرقات	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
۱۷	دار الطبع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع
۱۸	تفرقات	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع	ابواب جمع

تفاوت	ابواب جمع	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
	میزان و الطبع و مفردات تعمیرات	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
۱۹	آبپاشی	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
۲۰	تعمیرات	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
	میزان تعمیرات و آبپاشی	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
۲۱	جمیعت	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
۲۲	ریلوی	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
	نیلون از رنگ آبی تا ریلوی	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
	ابواب غیر مکارمی لوکمان	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
۲۳	صفای	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
۲۴	محصول مقامی	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
۲۵	آبپاشی	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴
	میزان لوکمان	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴

شماره	ابواب جمع	باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴	باب ۵
۱	ابواب مال	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور
۲	میزان صدر کرد گیری	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور
۳	آبکاری	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور
۴	افزون	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور
۵	چرخینه	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور
۶	کافه مهور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور
۷	سعدیات	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور
۸	چشمه نین	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور	کرور کرور کرور کرور کرور کرور

[illegible]

[illegible]

نمبر	ابواب حج	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱۳	کوتوالی	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۱۵	تکلیفات	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۱۶	طاعت	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۱۷	ذخائر و کائنات	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۱۸	دارالطبع	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۱۹	نقدانہ	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۲۰	کنٹر و بیوشن	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۲۱	متفرقات	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۲۲	آبشاری و تعمیرات	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب

کتاب	ابواب جمع	باب	باب	باب	باب	باب	باب
۲۳	جمعیت	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۲۴	ریلوے	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۲۵	تعم تصفیہ طلب	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۲۶	ابواب جمع خرج تصفیہ ہا دلہ	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۲۷	سین مانعہ	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۲۸	صدر میزان ابواب سرکاری	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۲۹	ابواب غیر سرکاری	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۳۰	الف پیشگی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۳۱	ب قرضہ	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۳۲	ج صفائی و دکھند و امانت و غیرہ	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۳۳	د حساب امانتی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۳۴	ه مدت حسابی جن کا اثر موازہ پر	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۳۵	و ار سال	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی
۳۶	ز شہانہ علاقہ سرکار غفلت مدار	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی	لوی

[illegible]

نمبر	ابواب جمع	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱	ابواب ارسالی	۱	۱	۱	۱	۱
۲	آیاچی	۲	۲	۲	۲	۲
۳	میلان ابواب غیر سرکاری	۳	۳	۳	۳	۳
۴	سلک	۴	۴	۴	۴	۴
۵	ابواب سرکاری	۵	۵	۵	۵	۵
۶	ابواب غیر سرکاری	۶	۶	۶	۶	۶
۷	صدیقہ میزبان	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

۸۵ اس میں بدایوسری نوٹ بھی شریک ہیں۔

۸۶ اس میں بدایوسری نوٹ بھی شریک ہیں۔

کلدار
مال
نمبر

[illegible]

شماره	الواسخ	نام	نام	نام	نام	نام
۱	دایمی	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۲	معاوضه	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
اخراجات متعلقه وصول مالگزاری						
انتظام ضلع						
بیابان و بند و بست						
دیوهر صادر						
۳	میلان صدر مالگزاری	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۴	کرد و گریزی	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۵	آبکاری	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۶	کافه مهرور	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۷	افزون	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۸	چوبینه	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۹	چوبین	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب

[illegible]

نوع ملک	البواب خرج	عقار	موتور	موتور	موتور	موتور	موتور
میزان از دایمی یا حشرین		عقار	عقار	عقار	عقار	عقار	عقار
۱۰ سود		عقار	عقار	عقار	عقار	عقار	عقار
ثبته خانه و دار الضرب		عقار	عقار	عقار	عقار	عقار	عقار
۱۱ ثبته خانه		عقار	عقار	عقار	عقار	عقار	عقار
۱۲ دار الضرب		عقار	عقار	عقار	عقار	عقار	عقار
میزان ثبته خانه و دار الضرب		عقار	عقار	عقار	عقار	عقار	عقار
محکمه جات سول		عقار	عقار	عقار	عقار	عقار	عقار
۱۳ انتظام مملکت		عقار	عقار	عقار	عقار	عقار	عقار
عدالت		عقار	عقار	عقار	عقار	عقار	عقار
محیس		عقار	عقار	عقار	عقار	عقار	عقار
۱۴ میزان عدالت و محیس		عقار	عقار	عقار	عقار	عقار	عقار

[illegible]

تراجم	ابواب پنج	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
کوتوالی	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
تعلیمات	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
الباہت	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
دفاتر جداگانہ	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸
میں ان کی تمام ملکیت دفاتر جداگانہ	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴
داخل حضور پر نور	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
منصب و وظائف و عملیات	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶
منصب	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲
سوم داران (دیگر گنہ و ملین داران)	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸
جاگیر نشین	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴
وظائف و انعام	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
ماہوارات خاص	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶
خلعت تواریخ و ضیافت	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲

[illegible]

ردیف	ادوات و آلات	ادوات و آلات	ادوات و آلات	ادوات و آلات	ادوات و آلات	ادوات و آلات
۲۶	اخراجات مذہبی و دنیوی و معمول	لحم	لحم	لحم	لحم	لحم
۲۷	میزان انصاف و انصاف	لحم	لحم	لحم	لحم	لحم
۲۸	میزان دارالطبع و تفرقات	لحم	لحم	لحم	لحم	لحم
۲۹	میزان تعمیرات و آبپاشی	لحم	لحم	لحم	لحم	لحم
۳۰	میزان تعمیرات و آبپاشی	لحم	لحم	لحم	لحم	لحم
	مجموع	لحم	لحم	لحم	لحم	لحم

[illegible]

نفاذ	ابواب	نفاذ	نفاذ	نفاذ	نفاذ
۳۱	باقاعدہ	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۳۲	گوکھنڈہ، گڑبڑ وغیرہ	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۳۳	بے قاعدہ	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
	میزان جمعیت	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۳۴	ریلوے	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
	میزان از واپسی تاریلوے	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
	ابواب غیر سرکاری	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
	گوکھنڈہ	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
	صفائی	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
	مصول مقامی	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
	آپاچی	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
	میزان	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

[illegible]

نوع	ابواب غریب	نوع	نوع	نوع	نوع
قرضه امانت و مبادله	قرضه	امانت	مبادله	زربادله	میزان ابواب غیر سرکاری
میزان ابواب سرکاری	میزان ابواب سرکاری	جملة افراجات سرکاری و غیر سرکاری	باقی	جملة میزان	
قرضه	امانت	مبادله	زربادله	میزان ابواب غیر سرکاری	میزان ابواب سرکاری
جملة افراجات سرکاری و غیر سرکاری	باقی	جملة میزان			

ردیف	شرح	بنا	بنا	بنا	بنا	بنا	بنا
۱	وایسی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
۲	معاوضه	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
	اخراجات مبتدیان و اولاد	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
	مالگزاری	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
	انتظام صنایع - ۱	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
	پیشانی مندرجست - ۲	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
	انعام - ۳	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
	دیوید مامور	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
	دست بند - ۵	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
۳	میزان صد در مالگزاری	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
	کرد و گری	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
	بار و دگر گری	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
	موصول فایزات صنایع	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
	چهار کشتیات	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی
۴	میزان صد در گری	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی	میرزا علی

[illegible]

نمبر	ابواب خج	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۵	آبکاری	۱	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۶	افیون	۲	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۷	چوبند	۳	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۸	کافور	۴	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۹	معدنیات	۵	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۱۰	ربویش	۶	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۱۱	میزان انزیمبر	۷	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۱۲	سود	۸	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۱۳	شبه خانه و دار الضرب	۹	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۱۴	شبه خانه	۱۰	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۱۵	دار الضرب	۱۱	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب
۱۶	میزان شبه خانه و دار الضرب	۱۲	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب	دولاب

[illegible]

شماره	ابواب خروج	باب اول	باب دوم	باب سوم	باب چهارم	باب پنجم	باب ششم	باب هفتم	باب هشتم	باب نهم	باب دهم
۱۴	محکمات مول	باب اول	باب دوم	باب سوم	باب چهارم	باب پنجم	باب ششم	باب هفتم	باب هشتم	باب نهم	باب دهم
۱۵	عقوبات و محبس	باب اول	باب دوم	باب سوم	باب چهارم	باب پنجم	باب ششم	باب هفتم	باب هشتم	باب نهم	باب دهم
۱۶	محکمات	باب اول	باب دوم	باب سوم	باب چهارم	باب پنجم	باب ششم	باب هفتم	باب هشتم	باب نهم	باب دهم
۱۷	محکمات	باب اول	باب دوم	باب سوم	باب چهارم	باب پنجم	باب ششم	باب هفتم	باب هشتم	باب نهم	باب دهم
۱۸	محکمات	باب اول	باب دوم	باب سوم	باب چهارم	باب پنجم	باب ششم	باب هفتم	باب هشتم	باب نهم	باب دهم
۱۹	محکمات	باب اول	باب دوم	باب سوم	باب چهارم	باب پنجم	باب ششم	باب هفتم	باب هشتم	باب نهم	باب دهم
۲۰	محکمات	باب اول	باب دوم	باب سوم	باب چهارم	باب پنجم	باب ششم	باب هفتم	باب هشتم	باب نهم	باب دهم

[illegible]

[illegible]

نمبر	ابواب فرج	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۲۷	فعلت تواضع و نجات	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶
۲۸	وار الطبع	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲
۲۹	اخریات متفرق	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸
	معمولی	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴
	غیر معمولی	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰
	میزان متفرقات	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶
	میزان انیسویز تا نمبر ۲۵	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲
۳۰	ادائی قرضہ	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸
۳۱	آبیاشی و تعمیرات	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴
	جمیعت	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰
	اشانہ نظامی و غیر متفرقات	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶
	باقاعدہ ۲	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲

[illegible]

[illegible]

۱. <u>عبد الله</u>	۲. <u>عبد الله</u>	۳. <u>عبد الله</u>	۴. <u>عبد الله</u>	۵. <u>عبد الله</u>	۶. <u>عبد الله</u>	۷. <u>عبد الله</u>	۸. <u>عبد الله</u>	۹. <u>عبد الله</u>	۱۰. <u>عبد الله</u>
۱۱. <u>عبد الله</u>	۱۲. <u>عبد الله</u>	۱۳. <u>عبد الله</u>	۱۴. <u>عبد الله</u>	۱۵. <u>عبد الله</u>	۱۶. <u>عبد الله</u>	۱۷. <u>عبد الله</u>	۱۸. <u>عبد الله</u>	۱۹. <u>عبد الله</u>	۲۰. <u>عبد الله</u>
۲۱. <u>عبد الله</u>	۲۲. <u>عبد الله</u>	۲۳. <u>عبد الله</u>	۲۴. <u>عبد الله</u>	۲۵. <u>عبد الله</u>	۲۶. <u>عبد الله</u>	۲۷. <u>عبد الله</u>	۲۸. <u>عبد الله</u>	۲۹. <u>عبد الله</u>	۳۰. <u>عبد الله</u>
۳۱. <u>عبد الله</u>	۳۲. <u>عبد الله</u>	۳۳. <u>عبد الله</u>	۳۴. <u>عبد الله</u>	۳۵. <u>عبد الله</u>	۳۶. <u>عبد الله</u>	۳۷. <u>عبد الله</u>	۳۸. <u>عبد الله</u>	۳۹. <u>عبد الله</u>	۴۰. <u>عبد الله</u>
۴۱. <u>عبد الله</u>	۴۲. <u>عبد الله</u>	۴۳. <u>عبد الله</u>	۴۴. <u>عبد الله</u>	۴۵. <u>عبد الله</u>	۴۶. <u>عبد الله</u>	۴۷. <u>عبد الله</u>	۴۸. <u>عبد الله</u>	۴۹. <u>عبد الله</u>	۵۰. <u>عبد الله</u>
۵۱. <u>عبد الله</u>	۵۲. <u>عبد الله</u>	۵۳. <u>عبد الله</u>	۵۴. <u>عبد الله</u>	۵۵. <u>عبد الله</u>	۵۶. <u>عبد الله</u>	۵۷. <u>عبد الله</u>	۵۸. <u>عبد الله</u>	۵۹. <u>عبد الله</u>	۶۰. <u>عبد الله</u>
۶۱. <u>عبد الله</u>	۶۲. <u>عبد الله</u>	۶۳. <u>عبد الله</u>	۶۴. <u>عبد الله</u>	۶۵. <u>عبد الله</u>	۶۶. <u>عبد الله</u>	۶۷. <u>عبد الله</u>	۶۸. <u>عبد الله</u>	۶۹. <u>عبد الله</u>	۷۰. <u>عبد الله</u>
۷۱. <u>عبد الله</u>	۷۲. <u>عبد الله</u>	۷۳. <u>عبد الله</u>	۷۴. <u>عبد الله</u>	۷۵. <u>عبد الله</u>	۷۶. <u>عبد الله</u>	۷۷. <u>عبد الله</u>	۷۸. <u>عبد الله</u>	۷۹. <u>عبد الله</u>	۸۰. <u>عبد الله</u>
۸۱. <u>عبد الله</u>	۸۲. <u>عبد الله</u>	۸۳. <u>عبد الله</u>	۸۴. <u>عبد الله</u>	۸۵. <u>عبد الله</u>	۸۶. <u>عبد الله</u>	۸۷. <u>عبد الله</u>	۸۸. <u>عبد الله</u>	۸۹. <u>عبد الله</u>	۹۰. <u>عبد الله</u>
۹۱. <u>عبد الله</u>	۹۲. <u>عبد الله</u>	۹۳. <u>عبد الله</u>	۹۴. <u>عبد الله</u>	۹۵. <u>عبد الله</u>	۹۶. <u>عبد الله</u>	۹۷. <u>عبد الله</u>	۹۸. <u>عبد الله</u>	۹۹. <u>عبد الله</u>	۱۰۰. <u>عبد الله</u>

رقم	نام ابواب	رقم	نام ابواب
۹	محصل پیر برار	۱	ابواب مال
۱۰	سود	۲	راگزاری
۱۱	طیبه خانه و دار الضرب	۳	کردگیری
۱۲	طیبه خانه	۴	(الف) کردگیری
۱۳	دار الضرب	۵	(ب) نمک
۱۴	میزان طیبه خانه و دار الضرب	۶	(ج) چنگا
۱۵	نکاحیات و عداوت و محالین	۷	میزان کردگیری
۱۶	(الف) عدالت	۸	انباری
۱۷	(ب) محالین	۹	انیدون
۱۸	میزان عدالت و محالین	۱۰	چوبینه
۱۹	کوتوالی	۱۱	کاهن مخوم
۲۰	تعلیمات	۱۲	معدنیات
۲۱	طبابت	۱۳	جبرین
۲۲	دفاتر جداگانه	۱۴	میزان انبیل تا نمبر

رقم	نام البواب	رقم	نام البواب	رقم
	ابواب غیر سرکاری		مینران از نمبر ۱ تا نمبر ۱۸	
الف	پیشگی		متفرقات	
ب	قرضہ ارضی		دارالطبع	۱۸
ج	اہانت		تذکرانہ	۱۹
د	ارسال		کشمکش و پوٹن	۲۰
هـ	ایا پی		متفرقات	۲۱
	مینران ابواب غیر سرکاری		مینران از نمبر ۱ تا نمبر ۲۱	
	مینران سرکاری		آبیاشی و تعمیرات	۲۲
	سکک		جمعیت	۲۳
	جلد پنجم انسانی		ریلوے	۲۴
	اخراجات		مینران از نمبر ۲۲ تا نمبر ۲۴	
۱	واپسی		ابواب جمع و خرج تصفیہ بادلین	۲۵
۲	معاوضہ		رقوم تصفیہ طلب	۲۶
۳	اخراجات متعلقہ ہولال		مینران ابواب سرکاری	
	مالک زاری			

ردیف	نام ابواب	رقم	ردیف	نام ابواب	رقم
۱	انتهای مصالح	۸	۱	انتهای مصالح	۸
۲	بجاییش و بند و بست	۹	۲	بجاییش و بند و بست	۹
۳	انعام	۱۰	۳	انعام	۱۰
۴	دریبه صادر	۱۱	۴	دریبه صادر	۱۱
۵	دست بند	۱۲	۵	دست بند	۱۲
۶	میزان انگیزاری	۱۳	۶	میزان انگیزاری	۱۳
۷	کرد و گری	۱۴	۷	کرد و گری	۱۴
۸	دفعه گشت و دوشی گشتن	۱۵	۸	دفعه گشت و دوشی گشتن	۱۵
۹	مخصوصا نجات اضلاع	۱۶	۹	مخصوصا نجات اضلاع	۱۶
۱۰	چهار و نیات	۱۷	۱۰	چهار و نیات	۱۷
۱۱	میزان کرد و گری	۱۸	۱۱	میزان کرد و گری	۱۸
۱۲	آبکاری	۱۹	۱۲	آبکاری	۱۹
۱۳	اقیون	۲۰	۱۳	اقیون	۲۰
۱۴	چوبینه	۲۱	۱۴	چوبینه	۲۱

رقم	نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم
۱۷	میزان عدالت و محاسب	۲۵	میزان ۲۴ وظائف	۲۵
۱۸	کوتوالی	۲۶	معارف مذہبی و دنیویہ و معمول	۲۶
۱۹	تعلیمات	۲۷	میزان از نمبر ۲۲ تا نمبر ۲۶	۲۷
۲۰	طبابت	۲۸	متفرقات	۲۸
۲۱	دفتر جہان گاہ	۲۹	خلعت و تواضع و ضیافت	۲۹
۲۲	میزان از نمبر ۱۹ تا نمبر ۱۹	۳۰	دارالطبع	۳۰
۲۳	امداد صفائی	۳۱	اخراجات متفرق	۳۱
۲۴	داخل حضور پر نور	۳۲	الفاظ معمولی	۳۲
۲۵	عطیات	۳۳	الفاظ (ب) انتظام بدھنگامی	۳۳
۲۶	منصب	۳۴	میزان اخراجات متفرق	۳۴
۲۷	رسوم	۳۵	میزان از نمبر ۲۲ تا نمبر ۲۹	۳۵
۲۸	وظائف	۳۶	ادائی قرضہ	۳۶
۲۹	الفاظ جاگیر نشین			
۳۰	(ب) وظائف و انعام			

ردیف	نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم
۳۱	آیهانی و تغییرات	الف	نیزان ابواب سرکاری	۱
۳۲	جمعیت	ب	ابواب غیر سرکاری	۲
	(الف) دفتر مستد افواج	ج	پیشگی	۳
	(ب) باقاعده	د	قرضه عارفی	۴
	(ج) امپریل سروس واپس	هـ	انانت	۵
	(د) گوگنده برگیڈ	و	ارسال	۶
	(هـ) بیقاعده	ز	ایایٹی	۷
	(و) باروت خانه	ح	نیزان ابواب غیر سرکاری	۸
	نیزان ۳۲ جمعیت	ط	ابواب سرکاری	۹
۳۳	ریلوے	ی	باقی	۱۰
۳۴	خریدی اشاک	ک	صدر نیزان انحرافات	۱۱
	نیزان از غیر اتا ۳۴	ل		
۳۵	ابواب بیج و خراج بقره بادینین	م		
۳۶	تصفیه طلب	ن		

باب ۳

مقتدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ

۱۷۰۲ء میں سالار جنگ اول نے صیغہ عدالت کی مزید نگاہی و مصلحت کو ضروری تسلیم کر کے اس صیغہ کو پہلے ایک مختصر کر لیا۔ جس کا مولوی موئید الدین خان (سب جج دہلی) مقرر کیے گئے۔ آپ کی مستدی کے زمانہ میں صیغہ عدالت کے اصلاحی کام بہت مددگی سے ہوئے۔ اس وقت اس میں ۳ صیغہ یعنی عدالت - کوتوالی - مجلس اس میں شامل تھے۔ آپ کے بعد مولوی محمد امین الدین خان مستدر مقرر ہوئے لیکن ۱۲۹۲ء میں جب آپ رخصت پر گئے تو مقتدی عدالت سے صیغہ کوتوالی کا تعلق ملحدہ کر دیا گیا۔ اور مولوی شتاق حسین و قار الملک منصرم مقتدی عدالت مقرر ہوئے۔ ۱۲۹۴ء اور ۱۲۹۵ء کو عادی جنگ مقتدی عدالت ہوئے۔ اس وقت صیغہ کوتوالی ہی میں منعم کر دیا گیا لیکن جب فتح نواز جنگ ہوم سکریٹری کے عہدہ پر مقرر ہوئے ہیں۔ تو مقتدی عدالت بھی ان ہی سے متعلق ہو گیا۔ گویا ایک لحاظ سے مقتدی عدالت ہوم سکریٹری میں منعم کر دیا گیا فتح نواز جنگ کے بعد عادی جنگ ۱۲۹۵ء میں ہوم سکریٹری مقرر ہوئے تو اس وقت دفتر ہوم سکریٹری منکست کیا گیا۔ اور صرف مقتدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ قائم رہی جو ہوتی تک ہے۔ اور اب اس میں عدالت کوتوالی مجلس - شپہ خانہ - قلیمات وغیرہ کے صیغہ بھی شریک ہیں یہی سبب لفظ امور عامہ کے اضافہ کا ہے ابتداء سے اس وقت تک جب قدر مقتدی عدالت مقرر ہوئے ہیں ان کا تختہ درج کیا جاتا ہے۔

نام مستدر	صراحت عہدہ	تاریخ نام مولوی	نام مستدر	صراحت عہدہ	تاریخ نام مولوی
مولوی موئید الدین خان	مستدر عدالت و کوتوالی	۰	ہر مزیدی	مستدر عدالت و کوتوالی امور عامہ	۱۳۰۳ء
مولوی محمد امین الدین خان	"	۰	عادی جنگ	"	۱۳۰۴ء
مولوی شتاق حسین قار الملک	مستدر عدالت	۱۲۹۲ء	مولوی عزیز الدین	"	۱۳۰۸ء
عادی جنگ	مستدر عدالت و کوتوالی	۱۲۹۳ء اور ۱۲۹۴ء	عادی جنگ	"	۱۳۱۰ء

نام مقتدر	صراحتہ ہمد	تاریخ ناموری	پام مسند	صراحتہ ہمد	تاریخ ناموری
ہمدی حسن نواز جنگ	ہمد مسکری و ہمد	۱۳۹۸	نہر لہند جنگ	مفتی عدالت و کو توالی امور عامہ	۱۳۹۸
علا جنگ	عدالت و کو توالی	۱۳۰۲	نہر لہند جنگ	مفتی عدالت و کو توالی امور عامہ	۱۳۰۲

صدر تہذیب اخراجات مفتی عدالت و کو توالی و امور عامہ بابۃ ۱۵

ابواب مع تفاسیر و اشار	رتبہ	ابواب مع تفاسیر و اشار	رتبہ
معین المہام عدالت و امور عامہ	۱	پرسن مدکار -	۱
منظم -	۱	نظامان -	۲
مترجم -	۱	آپاچی -	۱
چیرا سیان -	۵	اہلکاران وغیرہ -	۵۵
مدوچہ گرائی غلہ -	۵	چیرا سیان وغیرہ -	۳۸
صادر بموجب تقریر -	۱	علا گرائی باغ وغیرہ -	۱
ابواب مشترکہ -	۵	الوش -	۱
جملہ میزان زمین المہام عدالت و امور عامہ	۱	صادر بموجب تقریر -	۱
صیفہ عدالتہائے کو توالی و امور عامہ	۱	ابواب مشترکہ -	۱
مقتدر -	۱	جملہ میزان صیفہ عدالت و کو توالی	۱
مدوکار اول -	۱	و امور عامہ -	۱
مدوکار دوم -	۱	صادر میزان -	۱

عدالت

اس صیفہ کی موجودہ حالت اور نگہ جات موجودہ کے بیان کر لے سے پہلے پہلے ضروری خیال کیا

نسل

کہ وہ حالات جو قبل ۱۲۳۱ھ تھے اور وہ اصلاحات جو ۱۲۳۱ھ سے ۱۲۹۷ھ تک وراثتاً و حقاً مختلف طور پر عمل میں آئے ہیں بیان کیا ہیں لہذا فیصلہ ہذا حسب ذیل تین حصوں پر منقسم کی گئی۔

حالات عدالتی قبل از ۱۲۳۱ھ خاص عدالتی اختیارات صوبہ کو حاصل تھے صوبہ مناسب دیوانی مقدمات کیلئے نمائندہ کرتے تھے اور حکومت الٰہیہ ناظم فوجداری تھے اصلاح میں عدالتی کام عدلداروں کے سپرد تھا اور ان کو کل مقدمات دیوانی فوجداری تعلق فوجداری میں قاضیوں سے ملتی تھی جن مقدمات میں ہندو فریق رہتے تھے پنجاب سے فیصلہ ہوا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں بلکہ کہ خاص عدالتیں دہلی، اقلہا اور ممبئی کو تو ملی اور صدر الصدوری محکمہ خزانہ کو میں مقدمات کیلئے داران و قضاوت وغیرہ فیصلہ ہوتے تھے۔ یہ عدالتیں فقط زبانی تجاویز صادر کرتی تھیں اور ان کے فیصلوں کا مرقعہ بائرنز تھا اگر ان کے فیصلے کی نہ تو وقعت ہوتی اور نہ ان کی تیل کرائی جاتی تھی نہ ایک فریق مقدمہ اپنے طرف فیصلہ کروا سکتا تھا۔ اور مجرم اور قرضدار کسی زبردست نہیں کے مکان میں پناہ گزین ہونے سے قانون کے اثر سے محفوظ رہ سکتے تھے۔ علاوہ بریں جن مقدمات کا کہ ان عدالتوں میں فیصلہ ہونا چاہیے تھا اکثر دارالمہام کے سامنے پیش ہوتے تھے اور وہ بغیر لحاظ کسی قانون و غیوہ کے فیصلہ کر دیا کرتے تھے۔

اصلاح میں کوئی باقاعدہ عدالتیں نہ تھیں سوداگر اور تجارتی عروب اور رواہل کے جوق کی جوق لوکر رکھتے تھے۔ اور انہیں کے ذریعہ سے قرضداروں سے اپنی رقم وصول کرتے تھے اگر کوئی سوداگر اپنی رقم وصول نہ کر سکتا تو وہ ان کے سپاہ کی ایک جوق کو قرضدار کے مکان پر اس وقت تک کے لیے لگاتار کر دیتا تھا جب تک قرضہ بیاق نہ کر دیا جائے۔ یا قرض کی ادائی میں وہ اپنے مکان کا اسٹا اسکے حوالہ کر دینے پر راضی نہ ہوتا تھا۔ افغان اور عرب قرضخواہ دوسروں کے بہ نسبت بہت ہی پرچہم تھے۔ جو قرضدار کہ اپنا قرضہ ادا نہ کر سکتے ان کے سروں پر پتھر رکھے جاتے اور بعض اوقات ان کے جسم پر گرم لوہے سے داغ دیئے جاتے تھے۔ اکثر اشخاص رقم کی ادائی میں یا ایسی دستاویز کی تحریک کے لیے جس میں قرضخواہ بہت ہی مبالغہ ستہ رقم قرض کو طرہ دینا تھا تا ادائی رقم یا تحریک و مٹا دینا نہ ہو سکتا تھا۔ اگر کبھی عروب کو شہ ہوتا کہ کوئی قرضدار بہاگ جاکھے قرض سے محفوظ رہتا

چاہتا ہے تو وہ دو یا تین انخاص اُس پر مقرر کر دیتے تھے تاکہ وہ لوگ رات دن اُس کی حفاظت کرتے رہیں اس طرح اسکا بھانگا بالکل غیر ممکن ہو جاتا اور اس نظر بندی کے اخراجات غریب و قرضدار کی سرپرستی نہ تھے۔

جن انخاص کے نسبت قتل یا ڈکیتی یا رہزنی کا شبہ ہوتا انہیں فوراً وہ سپاہی جو خاص اُسی کام کے مقرر تھے گرفتار کر لیتے۔ ان انخاص کی نسبت کوئی تحقیقات نہ ہوتی اور ایک بڑی رقم جبرانہ کی ادائیگی رہا کر دیئے جاتی تھی۔ یہ طریقہ کار روائی سال بسال جاری رہتا تھا۔ جب تک جبرانہ اس طرح وصول ہوتا رہتا تھا اس امر پر کوئی لحاظ نہ کرتا کہ شخص کب خسر پر گرفتار کیا گیا ہے یا مجموعہ یہاں نہیں۔ مجرم جو بدعتی تھا سپرد جیل ہوتے وہ عادی قید کی منتفی ہو چکے قبل رہا کر دیئے جاتے یا ایسی میعاد کے بعد جو عہدہ داران اضلاع پسند کرتے بقدرات دیوانی اور فوجداری کی سزاؤں میں کوئی تفریق نہیں کی گئی تھی۔ ڈکیتی اور رہزنی کے چوریان عام طور سے روزمرہ ہو کر تین تین بعض اوقات علحدہ لوگ اپنے اضلاع کو ڈکیتی سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ٹاکوں کے نہ ہو کر گروہ کو زخم دیا کرتے۔ جو فوج ٹوکتی کی انسداد اور ڈاکوں کی گرفتاری کے لیے مقرر تھے علما بیچارہ تھے۔ اکثر قاتلون میں ڈاکو کا سیاب ہوتے مگر جن شاذ صورتوں میں ڈاکو دھوکہ میں آجاتے اور لوٹ کالعدم ہو جاتے پر مجبور کیے جاتے فرج اس لوٹ کے مال کو اپنا تصور کرتی اور اُس کے مالک کو بھی واپس کرنے کا خیال تک نہ کرتی سپاہیوں تنخواہ فی سپاہی تین یا چار روپیہ ہوتی تھی اور علاوہ برین دس دس پینے کی انکی تنخواہ پٹری دہتی تھی پس ایسی حالت میں اگر وہ لوگ چوری کے مال پر قبضہ نہ کرتے تو کیا کرتے۔ مقدمات جن میں کد رقم مستعویہ ۱۰۰ سو یا ۲۰۰ سے زیادہ ہوتی شاذ ہی علالتوں میں دایر ہوتے۔ اور قرضخواہ وصول رقم میں اپنی ہی طرز کار روائی کو پسند کرتے۔ مقدمات فوجداری تا وقتیکہ سنگین نہ ہوتے بہت کم علالتوں رجوع کیے جاتے اور مجرم ایک کثیر رقم جبرانہ ادا کرنے پر رہا کر دیا جاتا۔

اصلاحات عدالتی من ابتدا سے ۱۲۳۱ھ ف لکھنؤ ۱۲۹۲ھ ف

۱۲۳۱ھ ف دین نواب شیر الملک بہادر وزیر اعظم نے بلکہ دین ایک عدالت موسومہ بہ عدالت بزرگ

مقدم

دیوانی بزرگ

تایم کی اس عدالت میں مختلف لوگ حاکم رہے جسکے فہم میں اس عدالت کے حاکم مولوی شرف الدین نامی تھے جسکے زمانہ میں ان کے انتقال کے بعد حکیم غلام حسن خان اس کام پر مقرر ہوئے اُن کے بعد مولوی تقی حسین مقرر ہوئے۔

۱۲۴۷ء میں یعنی جبکہ راجہ چندو لال بہنا دزنے عنانِ وزارت اپنے ہاتھ میں لی اور ایک عدالت مقتدا فوجداری کے لیے قائم کی گئی اور اس پر مولوی کرانت علی جو شمالی شہر کے رہنے والے اور لایق شخص تھے مقرر ہوئے۔ انہوں نے عدالتی کارروائی کے لیے اس ملک میں سب سے اول ایک تورالعل بنایا۔ اُس زمانہ میں عدالتی محکموں پر جو حاکم تھے اُن کو داروغہ کہتے تھے جو ناشات ان کے پاس پیش ہوتے تھے وہ دیوان کے پاس لیجاتے تھے جو حکم دیوان دیتے تھے اُس سے وہ فریقین کو اکاہ کر دیتے تھے۔

۱۲۵۶ء میں نواب سرنگ الملک نے اس صیغہ کے طرٹ خاص توہم کی سبکو کے علاوہ اضلاع کے صیغہ جو دیش کا بھی آپ نے انظام کیا۔ بلوہ کے عدالت دیوانی کے اختیارات بڑھائیے اور اضلاع میں محکمہ رومیہ ماہوار کے نصف اور صہ ماہوار کے پیر عدل یعنی جج قلع مقرر کیے یہ لوگ دیوانی اور فوجداری دونوں قسم کے مقتدا سماعت کرتے تھے اور اُن کے فیصلے کسی قسم اور کسی تدار کے کیوں نہ ہوتے تھے۔ عدالت فوجداری کی منظوری کے بغیر نافذ نہیں ہو سکتے تھے۔ نواب صاحب نے اُس زمانہ کے موافق قواعد اور ضوابط بھی جاری کیے۔ پہلا قاعدہ جو انہوں نے جاری کیا وہ مقدار سود کے بابت تھا۔ اُس قاعدہ سے کوئی عدالت ایک روپیہ سیکڑے سے زیادہ سود لانے کی مجاز نہ تھی قطعاً کی سزا اُس زمانہ میں موتوں کر دی گئی تھی جو یہی مخالفت بھی اُسی آئین میں ہوئی۔ اُس زمانہ میں یہ لوگ عموماً عدالت میں جانا میسب سمجھتے تھے اور ان کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ اپنی ہتھم کی شکایت اور درخواست جو دیوان کے پاس لیجا کر نواب صاحب نے طلبا اس امر کے ایک سرشتہ اپنے مکان پر عرض کا قایم کیا۔ اس سرشتہ کے قائم ہونے سے ہزار ہا عرض دیوانی فوجداری کے گزرنے لگے اولاً اُس پرفخر الدین خان مقرر ہوئے اُن کے بعد مولوی جلال علی اُس کے ناظم قرار پائے۔ ان کے زمانہ میں اس سرشتہ کی صورت ایک عدالت کی ہو گئی۔ اُس محل کا نام یعنی خانہ تھا جو بعد عدالت دیوانی خود سے موسوم ہوا۔ اُس زمانہ میں

عدالت
فوجداری

مقررین
یادداشت دیوانی

عدالتوں کے اختیارات بہت ہی محدود تھے اُن کا اختیار صرف اُنہیں لوگوں پر تھا جو کسی میر یا جملہ کے ملازم ہوتے اور اُن سے تعلق نہ رکھتے تھے کیونکہ یہ لوگ خود اپنے اور اپنے متعلقین کے معاملات جمع تھا اور اپنی دیواری پر بذریعہ اپنے کارپردازوں کے نزاعات کا تفسیق کر دیتے تھے۔

اُس زمانہ میں کسی قسم کی جوڈیشل آمدنی نہ تھی لہذا بین عدالتوں کا چارج علاء الملک اور فیصلیات کے عدالتوں کا چارج محمد علی سالانہ تھا۔ باوجود ایسے اخراجات کے عہدہ داران عدالت کی ہدایت اور ان کو اپنے فرض منصبی کی تعمیل میں پابند کرانے کے لیے نہ کوئی قواعد اور قوانین جاری تھے اور نہ مقدمات دیوانی اور فوجداری میں کسی قسم کی تفریق تھی۔ دیوانہ درحقیقت خود جج تھے اور ہر قسم کے فیصلہ جات مقدمات دیوانی اور فوجداری بذریعہ دفتر افض مندرجہ بالا اُن کے سامنے پیش ہوتے تھے۔

۱۲۶۲ء میں نواب مختار الملک مرحوم دارالمہام ہوئے گو اُس وقت حاسدوہی کثرت خزانہ کی اتاری اور دوسری مقبض ایسی تھیں کہ اگر کوئی دوسرا شخص ہوتا تو وہ ظلام کے میدان میں قدم رکھنے کی جرات نہ کرتا مگر آپ نے اپنی مدبری اور عالی ہستی سے موجودہ ظلمت اور بظلمتی کو رفع فرمایا اور باین خیال کہ توفیق اور علامہ حکومت کا اختیار ایک ہی شخص کو حاصل رہنا خلاف مصلحت ہو۔ اور عامہ خلائق کی ہمدودی کے لیے مقتدر حکم جات کا مقرر ہونا زیادہ مناسب ہو اس لیے آپ نے عدالتوں کو آزادانہ اقتدار دیکر انہیں آپ کو عدالتی اختیارات سے بالکل علیحدہ کر لیا۔

عوام الناس کے ضروریات کے رفع کرنے کی غرض سے نواب موصوف نے ایک نئی عدالت قائم کی اور بظن اس کے کہ عام لوگوں کے نظرمیں اسکی وقعت ہو اسکا نام عدالت بادشاہی رکھا گیا۔ اور حکم جاری کیا گیا کہ مکمل دعوے اور استغاثے اسی عدالت میں پیش ہوا کریں۔ اس عدالت بادشاہی پر مولوی احمد علی خان تقرر کیے گئے اور اُن کو کل اقتدار دیوانی اور فوجداری عطا ہوئے صرف قتل و جرح مقدمات میں دارالمہام کی منظور کی ضرورت ہوتی تھی۔ اسوقت حیدر آباد میں عوام الناس کا یہ خیال تھا کہ احکام عدالت کو جوہر اسبیل التعلیل نہیں ہیں عدالت کا کام صرف یہ ہے کہ نزاع کو فیصلہ کر دے اور اُس فیصلہ کا نفاذ کرے۔ انما فیقرین کے اختیار میں ہو۔ اس خیال کے رفع کرنے کے لیے دارالمہام نے ایک عام حکم اس

عدالت بادشاہی

مضمون کا شہر کیا کہ عدالتوں کے احکام کی فوراً تعمیل کرنی چاہیے اور یہ بھی اعلان کر دیا گیا کہ عدالت بادشاہی کے احکام کی ہمیشہ تعمیل کرائی جائیگی۔ ۱۔ برودہ فرشتی کی ممانعت میں ایک قانون جاری ہوا جس میں بتایا گیا کہ برودہ فرشتی شرعاً ہی ناجائز ہے۔ ۲۔ اسی سال حکومتی ورہنہ کے بندھن کی نسبت بھی نو البصاحب نے فاس توجہ فرمائی۔ ۳۔ آپ نے ان ہول کی غلطی کو بھی دریافت کر لیا کہ پولس کے عہدہ دار کو جبرٹسٹر کے اختیارات دیے جائیں کیونکہ کو تو ال بدہ کے اختیارات بہت وسیع حاصل تھے اور علاقہ عہدہ دار پولس ہونیکو انکو جبرٹسٹر کے بھی اختیارات حاصل تھے۔ پھر آپ نے کو تو ال کے اختیارات کو محدود کیا سیکڑوں اشخاص جو حالات میں پڑے ہوئے تھے جن کی تحقیقات کو تو ال کی فرصت پر منحصر تھی وہ چھوڑ دیے گئے یا عدالتوں کے سپرد کیے گئے جیسا کہ نتیجہ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ اور یہ بھی حکم دیا گیا کہ کیفیت عہدہ دار پولس کو تو ال جمان نہیں ہیں کہ بلا نظر ری عدالت کسی قیدی کو جیل پر زیادہ حوالات میں رکھیں۔

عدالت برہنی

۱۲۔ ان میں اور ایک عدالت قائم ہوئی جس پر ایک ہندو جج مقرر ہوا اس نئی عدالت پر مسلمانوں کی مذہبی تہمتیں بہت کچھ جو شہر مارا تھوڑے ہی دنوں کے بعد یہہہ عدالت خود بخود معدوم ہو گئی۔ ۱۳۔ میں حکام عدالت کے اقتدارات محدود اور معین کر دیے گئے کیونکہ سب قواعد کے بنوئے سے بہت ہی بدستور تھی پہلی ہوئی تھی بعض مجرمین کا کسی خاص حکام کے روبرو حاضر ہونا ضروری تھا۔ عہدہ داران حوالات ان کو دے سکتے تھے حکام کے پاس لیجاتے تھے جس سے عہدہ داروں میں بہت ہی ناراضگی پیدا ہوتی تھی اسی زمانہ میں دیوانی اور فوجداری کے اقتدارات میں بھی فرق کیا گیا اور یہہہ امر قرار پایا کہ مقدمات فصل ذیل عدالتوں سے ذیل میں دیے فرمیل ہونگے۔

دارالقضا

محمد گریزاد

عدالت برہنی

عدالت دیوانی

عدالت فوجداری

مقدمات طلاق و خصانت و قیود ترکہ اہل اسلام و مقدمات خوں۔

مقدمات تنازعہ عت، وطن داری گوسا میاں و نزاع جوشیاں وغیرہ۔

علاوہ عدالت دارالقضا و عدالت گویندراؤ و دیگر تہہہہ کے مقدمات دیوانی تا یک ہزار روپیہ۔

مقدمات زائد از یک ہزار و جملہ مقدمات سرکاری و غیرت۔

جملہ مقدمات زرد کوکب و ضرب و خلیفہ۔

جملہ مقدمات فوجداری بلکہ باشتنا مقدمات اندرون حدیسماعت کو تو الی دار القضاء۔

اسی زمانہ میں جناب مولوی آل حسن مقرر ہوئے اور دار القضاء پر میرزا القادر علی خان۔ نواب صاحب
یہ بھی خیال فرمایا کہ فیصلہ جات عدالت کی اگر قبیل نہ تو عدالتوں کا قیام کرنا بالکل بیکار ہو۔ لہذا خاص
اس کام کے لیے ایک محکمہ قرار کیا گیا جس کا نام محکمہ اجراء رکھا۔

اسی سال میں کاغذ مہور کے لیے ایک نامکمل دستور العمل بھی جاری کیا گیا۔

مستندی عدالت ۱۲۴۵ء میں نواب صاحب مرحوم نے صیفہ عدالت کی مزید نگرانی کو ضروری تسلیم کر کے
خاص کر اس صیفہ کے واسطے ایک متحدہ قرار دیا اور مولوی سونید الدین خان جودلی میں سب جج
عہدہ پر ممتاز تھے ان کو شمالی ہندوستان سے طلب فرما کر اس عہدہ پر ان کا تقرر فرمایا۔ یہ نہایت غنتی
و جفاکش شخص تھے انہوں نے اپنے زمانہ مستندی میں بہت کچھ کام کیا بلکہ اصلاحوں کی ابتداء انہیں نے

۱۲۴۵ء میں تمام ملک ضلع میں تقسیم کیا گیا اور ہر ضلع میں حاکمان ضلع مقرر ہوئے ان کو اختیارات دی گئی
اور فوجداری عطا کی گئی اور اسی سال میں اختیارات عدالتی حدود زرعی لسی میں صاحب زرعیڈنٹ کو دیے
گئے۔ اب بعض مقدمات کے نسبت یہ قرار دیا گیا کہ تحقیقات ایک عدالت مشترکہ کے رو برو ہو جس میں
ایک عہدہ دار سرکار عظمت دار اور ایک عہدہ دار سرکار عالی کار ہوتا تھا۔ اس سال حیدر آباد کے
عدالتوں کا پنج سو ساٹھ اور فصلات کا ساٹھ جملہ عدالتوں کے سالانہ تھا۔

۱۲۴۹ء میں نواب صاحب مرحوم نے صیفہ عدالت کی کارروائی عہدہ طور سے چلانے کی غرض سے
۱۲۴۹ء

نواب بشیر الدولہ بہادر کو صدر المہام عدالت مقرر کیا۔ اور انکی مستندی پر مولوی حودودی صاحب جج
کو مقرر ہوئے۔ اور اصلاح میں تعلق داران اول دوم و سیم کے پاس علم صیفہ عدالت و صیفہ مال کے
علم سے جدا کر دیا۔ اسی زمانہ میں مولوی نصر الدین خان ڈپٹی کلکٹر و مالک مغربی شمالی، بلائے گئے اور ناظم
فوجداری بلکہ مقرر ہوئے۔ یہ ایک نام آؤ شخص حیدر آباد میں گذرے ہیں ۱۲۴۹ء میں نواب صاحب
مرحوم نے بہت ہی ضروری اصلاح کی اور ذیل فیصلہ جات حکام ضلع بلکہ کے ساتھ کیلئے مجلس افتاء قیام کی
صدر محکمہ جات بلکہ فرخندہ بنیا حیدر آباد قیام ہوئی جس میں ایک یہ مجلس اور چار راہین مقرر ہوئے

لست باؤس
دار القضاء
محکمہ اجراء

مستندی
عدالت

صدر المہام
عدالت

مجلس افتاء

یہہ لوگ مولوی اور مفتی تھے۔ یہہ فوجداری اور دیوانی دونوں قسم کے مقدمات عینہ مراۃ میں سماعت کرتے تھے لیکن ہر طرح سے اپنے کاموں میں صدر الہام عدالت کے ماتحت تھے۔

اس مجلس سے مختلف اقسام کے احکام جاری ہوتے تھے مجلس کے کسی مقدمہ میں فیصلہ صادر کرنے پر صدر الہام عدالت یا مدار الہام حکم دیتے تھے کہ اس پر مکرر غور کیا جائے اگر مجلس اپنے پیشیہ کے فیصلہ پر قائم رہتی تو اسوقت تک غور کے حکم آتے رہتے تھے جب تک مجلس دوسرا فیصلہ نہ کرتی۔

۱۲۸۴ھ میں مدار الہام نے یہہ حکم جاری کیا کہ پنجویں زبان فارسی میں لکھنا لازمی نہیں ہے حکام کو جس زبان میں آسانی ہو اس زبان میں فیصلہ لکھیں۔

۱۲۸۵ھ میں اقتدارات عدالت ملکہ میں کچھ اور ترمیم ہوئی اور مدار الہام نے مجلس مراۃ کے کام میں اپنی اقتدارات کو اور بھی کم کیا اور حکم دیا کہ اس کے کل فیصلہ جانتے قطعی قرار دیے جائیں لیکن اس حکم کے بعد پوری طور سے ملکہ میں ہوا کہیں مجلس کی بنا و اقفی تو اعداد و بہت سے دیگر اسباب سے ممکن نہ تھا کہ ان کے فیصلہ جات جاری کی نظر میں عزت سے دیکھے جاتے اور فراموشی کو ان کی سماعت پر لطیفان ہوتا۔ اسوجہ مدار الہام کو ہائے مجلس مراۃ کے فیصلہ جات میں مداخلت کر لیا موقوف ملکہ تھا۔ اس عرصہ میں حسن علی صاحب اور زریات ہوئے۔

۱۔ موقوفی عدالت بادشاہی ۲۔ تجر بر اہارات و ترتیب مثل کے قواعد و ترتیب ہوئے (۳) عدالت بادشاہی موقوف ہوئی ۴۔ عدالت دیوانی کے اقتدارات میں توسیع کی گئی ۵۔ حکم ہرا موقوف ہو کر حکم ہوا کہ ہر فیصلہ کا اجرا انھیں محکمہ سے ہوا کہ یہاں کا فیصلہ ۶۔ ایک روپیہ سیکڑ سو کی قید پر سرج الملک شاہ لکائی تھی وہ موقوف ہوئی ۷۔ خفیف مقدمات میں زراعت پیشہ لوگوں کے تفصیل تک جانے سے کارزار عطل ہر ج واقع ہوتا تھا اسوجہ سے یوسٹیل کو جزدی اختیارات دیئے گئے اور کار عدالتی کی نسبت مختلف قوانین اور تشیلات جاری ہوئیں محکمہ اراۃ کو سماعت مقدمات خفیفہ کا اختیار دیا گیا۔ عدالت فوجداری کل مقدمات فوجداری کے کوٹھی اور محکمہ پولیس کے مراۃ سننے کی مجاز ہوئی۔ اس نظام میں عدالت دیوانی کا نام عدالت بزرگ رکھا گیا۔ دیوانی بزرگ میں ایک شاستری قہر ہوا اور مقدمات حلال ہونے لگی اگر یہ دہوئی۔

انہیں ایام میں یعنی غور اردو ہی بہشت ۱۲۸۵ء کو مجلس برانہ صدر محکمات کا نام مجلس عالیہ عدالت ممالک مجروسہ سرکار نظام الملک آصفیہ قرار پایا۔ اور اقتدارت حسب سابق قائم رہی۔ ۱۲۸۶ء میں کوئٹوال سے اختیارات محشر شی باکل جدا کر لیے گئے اور ناظم فوجداری بلدرہ آئین سال کی قید اور مہارو پیہ جرمہ کا اقتدار دیا گیا اس سے زاید نہ اس کے مقدمات کی نسبت حکم ہوا کہ مجلس عالیہ عدالت کے صیغہ ابتالی میں نہ جائیں۔

محکومہ اراقتضار سے اختیارات فوجداری لیے گئے عدالت دیوانی خرد کے اقتدارت بڑھائے گئے اور مجاہدین عالیہ عدالت کے لیے جدید قواعد بنے۔

۱۲۸۵ء میں سرکار کی توجہ سرفہ مذکور ہوئی کہ قواعد و قوانین صیغہ عدالت کی کارروائی کے لیے مدوں کے جائیں چنانچہ اس کام کے لیے اولاً ماس اودہ شے نشی ذرا حسین خان جواد بہن کیل شے بکرا گئے اور پھر ان کا تقرر ہمدہ میرعلی عدالت عالیہ پر بھی ہوا۔ انہوں نے قلیل عرصہ میں عدہ کارروائی کی مولوی شتاق حسین (نواب انصاریاںگ بہادر محمد دارالمہام تقرر ہوئے ان کے زمانہ میں صیغہ عدالت اصلاح اور نظام کی تاریخ کی ایک نئی بنیاد پڑی آپ نے اپنی بے انتہا محنت اور فطرتی لیاقت سے ملک میں بہت سی ضروری اصلاحیں کیں اور عدالتوں کی طرز کارروائی بالکل بدل گئی اور آزادی حاصل ہوئی جو اس وقت تک نہ تھی انکی بھی سفارش پر مدارالمہام نے مقدمات کی نسبت اپنی مداخلت کہ روکا اور حکام عدالت کی تنخواہوں میں اضافہ کیا اس کے قبل یہ بے ضابطگی کہ بعض حکام جن کی تنخواہ سو کے اندر تھی بہت ہی بھاری اقتدارت دیوانی و فوجداری رکھتے تھے انہوں نے عدالتہائے تخت کی نگہ رانی کے لیے ایک کامل تنظیم جاری کیا۔

اسی عرصہ میں سٹریٹریٹو سرٹروہنر اردو پیہ ماہانہ برامور ہوئے شے نشی ذرا حسین خان کے انتقال کے بعد قواعد و ضوابط کی ترتیب ان کے سپرد ہوئی مگر چونکہ یہ صاحب حالات و زبان و رسم و رواج و طرز معاشرت و حالات ملک سے ناواقف تھے اسوجہ سے وہ اپنی خاص قابلیت کو پوری طور سے صرف نہ کر سکے۔ انہوں نے اپنے تمام ملازمت میں صرف ایک سو دہ قانون عدالت کا تیار کیا جس کو

مدار الہام سے اس بنایہ کہ وہ ملک کی حالت کے مناسب نہ تھا تھا منظور کیا۔

۲۵۔ ریح الثانی ۱۲۹۳ھ کو جب کہ مدار الہام عدالت دیوانی بلدہ سے ایک حصہ بیرون شہر جدا کر لیا گیا اور اُس میں مشرطہ اور جعفر کیے گئے۔ مشرطہ کیوں اس کام سے بدین عذر متفاد کیا کہ انکی تنخواہ ان کے کام کے لحاظ سے کم ہے۔

ان کے بند مشرطہ ویر سٹریٹ لا اس عہدہ پر شاہرہ ویر اور ویرہ مہمور کیے گئے انھوں نے قریب ایک سال اس کام کو انجام اور بعد ازاں اس خدمت سے اس لیے متفاد کیا کہ وہ ممالک مغربی و شمالی میں متقل و متحرک ہائیکورٹ کے جج مقرر ہو گئے تھے۔

اسی اثنا میں عدالت دیوانی بزرگ اور عدالت فوجداری بزرگ کی گئیں اور مجلس عالیہ عدالت میں ترکیب کر دی گئیں اور دو جج عینہ ابتدائی دیوانی و فوجداری کے کام کے لیے علی الترتیب مقرر ہوئے ایک واسطے ساعت مقدّمات عینہ ابتدائی۔ اور دوسرا واسطے عینہ ابتدائی فوجداری۔ ۱۲۸۹ھ میں کل عدالت اور عہدہ کے اخراجات

باستفادہ اخراجات محکمہ مدار الہام عدالت ۱۲۸۹ھ میں ۱۲۹۰ھ تک یہی حالت قائم رہی ۱۲۹۰ھ میں نواب صاحب مرحوم نے عینہ عدالت کی رفاہ کی طرف مولوی شامی حسین کی معتمدی کے زمانہ میں خاص توجہ

میں ذیل فرمائی اور جب ذیل امور تجویز فرمائے۔ ۱۹۔ رمضان ۱۲۸۹ھ میں نواب بشیر الدو کہ بہادر عہدہ صدر الہامی سے دست بردار ہوئے تو اس وقت صدر الہام عدالت کا محکمہ بالکل خفیف کر دیا گیا۔ اور کل اثنا سال

مجلس عالیہ کو دیے گئے اور حکام مال سے عینہ عدالت کا کام بالکل نکال لیا گیا اور جج اور جج اساتذہ اور اصناف و تعلقات میں مقرر کیے گئے مگر قبل اسکے کہ اسکا پورا انتظام ہو انھوں نے انتقال فرمایا۔ اسکے بعد

بواہیک سال گذار نہایت بے نظمی اور بے امنی کا تھا جسکا اثر ان تمام انتظاموں پر بھی پڑا جو ابھی تک قائم تھے۔ وقت میں تمام کر سچے تھے ۱۲۹۰ھ میں حضرت جنگل خانالی نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور سالار جنگ ثانی دیوان ہوئے۔ انھوں نے شروع سے اس طرف خاص توجہ میں ذیل کی لاپرواہی کے

غیر کمال انتظامات کی گئیں۔ اس وقت مجلس عالیہ عدالت میں حافظ عبد الکریم۔ مولوی محمد صبیحی۔

سید ولی احمد۔ سید حسن رضا۔ سید بدر الدین۔ حافظ عبد اللہ۔ مولوی علی رضا خان۔ مولوی فخر الدین

مولوی عدالت
دیوان بزرگ
وفوجداری
بزرگ

میرزا ابوبکر محمد حسن خان وغیرہ عہدہ دار اکام کرتے تھے۔

۲۷۔ امر و اس وقت کہ مولوی محمد صدیق خان بہادر قمر عدالت ہوئے اور ان کی جگہ مولوی محمد حسن خان کو دی گئی۔ اور مولوی بدر الدین و حافظ عبداللہ۔ اور سید حسن رضا حکمہ عام میں متعل کیا گئے اور مولوی دلی احمد پٹنن دی گئی۔ سید اقبال علی جو اودہ کے ایک لایق منصف تھے طلب کیا گئے۔ اور مجلس میں درکن اول مقرر ہوئے۔ میر افضل حسین جو عرصہ سے نواب بشیر الدولہ بہادر کے ملازم تھے انکی بھی تقریر ہو اور اب نواب اور اکین کی جہرہ گئی۔

۹۔ اسفند ۱۳۹۲ء میں مجلس عالیہ عدالت کو مکمل اقتدارات عطا ہوئے۔ اب یہ محال حافظہ عبدالحکیم کے محض ہولی
نہدی حسن پر مجلس مقرر ہوئے۔

۲۹۔ ہندوستان کے ۱۸۵۷ء کو پیدا ہونے والے علی سید بابا
 اضرابات صغیرہ حالت اس وقت ہونے لگے سالانہ ۲۹۔ ہندوستان کے ۱۸۵۷ء کو پیدا ہونے والے علی سید بابا
 اپنی خاص قابلیت کے اختتام بدیدگت غربی کے لیے قمر ہوئے۔ اور وہ اپنی کوششوں میں عموماً طور پر کامیاب
 ہوئے۔ پھر مجلس نے اجرائی قوانین وضع و بطور توجہ کی اور چند قانون جاری کیے جن کا ذکر اجرائی قوانین کے
 باب میں درج ہے۔ قانونی استعمانی (وکالت اور جڑو لین) مقرر ہوا اور عہدہ داروں کی تنخواہ میں اضافہ ہوا۔
 اسطور پر سرکار عالی نے جو اوجہ عدالتوں کی اصلاح اور انصاف و آزادی کو ترقی دینے کی غرض سے
 سبذول کی ہے۔ اُس کے نتائج قابل اطمینان ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ انکس
 لحاظ سے اب عدالتوں کے موجودہ اقتدارات اور حکمہ جاسٹس ہیں جن کا کہل بہ سہو ہیں۔
 درج آخر۔

اس کے بعد جزا نظامات اور تفریق تبدیل اور اصلاحات اور تقریرات عہدہ داران میں کی جاتی تھیں۔
ہوتے گئے اس کا ذکر مسلسل ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تقریر عہدہ داران عدالت

۹- فہرہ دیر ۱۲۹۲ کو بشیر قانونی کا تقریر ہوا۔

۲۹-۲۰ خرداد ۱۲۹۲ ق کونواب فتح الملک بہادر شیعین المہامد التہمونی۔

۳- ۲۹ بہمن ۱۲۹۵ء کو نواب فخر الملک بہادر نے بسبب ناسازی مزاج ۶ ماہ کی خدمت حاصل فرمائی تا کہ نواب بہرام جنگ مندرجہ معین الہام عدالت ہوئے۔

۴- ۲۶ اردی بہشت ۱۲۹۶ء کو حسب فرمان اعلیٰ حضرت فتح نواز جنگ مندرجہ معین علیہ نقل محلہ ہوئے۔

۵- ۱۲- ۱۲۹۹ء کو عاود جنگ میر علی علیہ علیہ عدالت مقرر ہوئے۔

۶- ۲۴- ۲۹۹۹ء کو پرنسپل عورتوں کے اظہار کے لیے ناظم عدالت کا تقرر بہادر الہام ایک سال کے لیے ہوا۔

۷- ۱۱- ۱۲۹۹ء کو کزنل کمبل کا تقرر عدالت بیرون بلکہ پیر بہادر الہام ہوا۔

۸- ۶- ۱۲۹۹ء کو مولوی شریف حسن مرحوم کی جگہ مولوی حسین خان مرحوم کا تقرر بشاہہ الطاف ہوا۔

۹- مولوی نظام الدین حسن خان نے کنیت مجلس عالیہ عدالت کا جائزہ ۲۸- ۱۲۹۹ء کو حاصل کیا۔

۱۰- ۱۳- ۱۲۹۹ء کو حسب منظور اعلیٰ حضرت فیصل حسین مرحوم کا تقرر مندرجہ معین علیہ عدالت پیر ہوا۔ اور اسی جگہ مولوی محمد الدین خان صاحب کا تقرر ہوا۔

۱۱- حسب فرمان اعلیٰ حضرت مورخہ ۲۸- ۱۲۹۹ء کو حافظ احمد رضا خان مرحوم ناظم عدالت صوبہ بیدل اور مولوی محمد الدین خان صاحب ناظم عدالت صوبہ اورنگ آباد مقرر ہوئے۔

مولوی احمد رضا خان مرحوم کی جگہ ۸- ۱۲۹۹ء اردی بہشت ۱۲۹۹ء کو نواب سر بلند جنگ بہادر اور مولوی محمد الدین خان کی جگہ ۲۲- ۱۲۹۹ء کو جائزہ بخشی رگھو ناتھ پیر شاد نے حاصل کیا اور جو تقرر بخشی رگھو ناتھ شاستری کی جگہ تنصیف کی گئی تھی محمد سید خان کی جگہ تھی لطف اللہ صاحب کا تقرر ہوا۔ اور آپ کی عدالت کی وجہ سے مولوی نور الضیاء الدین صاحب مقرر ہوئے۔

۱۲- مولوی خدا بخش خان ۱۵- ۱۲۹۹ء اردی بہشت ۱۲۹۹ء کو میر علی علیہ عدالت کا جائزہ حاصل کیا اور مولوی ایضاً حسین صاحب کنیت پیر الہیں ہوئے۔

۱۳- مسٹر کمبل ناظم عدالت بیرون بلکہ ۲۹- ۱۲۹۹ء اسفند ۱۲۹۹ء کو خدمت سے سبکدوش ہوئے۔

۱۴- ۱۹- ۱۲۹۹ء کو خدا بخش خان واپس ہوئے اور مولوی افضل حسین مندرجہ معین علیہ تقرر ہوئے۔

۱۵۔ مولوی نظام الدین احمد صاحب ۱۵۔ آذر ۱۱۳۱ھ کو عہدہ انڈر سیکریٹری مجلس وضع آئین قانونین پر مقرر ہوئے۔

۱۶۔ ۲۴۔ دسمبر ۱۳۱۲ھ میں ۲۴ شعبان ۱۳۱۲ھ کو مولوی نظام الدین حسن نے حضور نواز حسین شاہ کو جانے دیا۔
۱۷۔ ۳۱۔ شہر پورکے نواب سر بلند خاں بہادر کی حکایت پر قمر الدین مرحوم وکیل کا قہر رکھتے مجلس عالیہ عدالت پر ہوا۔

۱۸۔ ۱۵۔ مہر ۱۳۱۲ھ میں صاحب فرمان اعلیٰ حضرت امجدی الشانی ۲۳۔ ۱۳۱۲ھ کو مولوی فیض حسین صاحب مرحوم متقل تقرر ہوئے۔
۱۹۔ ۱۲۔ کوستی کی ممانعت ہوئی تھی مگر کوئی عمل نہیں ہوئی تھی اس لیے ۱۸۔ شوال ۱۳۱۲ھ کو اس کی تجدید کی گئی۔

۲۰۔ ۳۱۔ غور داؤد ۱۳۱۲ھ کو عدالت بیرون بلکہ کا دفتر قائم ہوا ۱۵۔ اردی بہشت ۱۳۱۲ھ کو برخواست ہوا۔
اور بیرون بلکہ کے مقدمات معمولی عدالتوں میں رجوع ہونیکا حکم ہوا۔

۲۱۔ ۱۷۔ اسفند ۱۳۱۲ھ کو حکم جاری ہوا کہ جملہ دفاتر اسے عدالت میں زبان اردو میں اسلٹ کی جاوے۔

۲۲۔ جب جویدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹۔ مہر ۱۳۱۲ھ میں عدالت ہائے صوبہ بونگ آباد کے تعلقات کے لیے
سفرون اور صلح کے لیے صدر صفوں اور صوبہ کے لیے (میر عدل) ناظم عدالت ہائے صوبہ کا قہر ہوا۔

۲۳۔ ۱۶۔ یف میں ذریعہ نشانی نشان ۱۷۔ حکم جاری ہوا کہ رشوت دینا دلانا جرم ہو اور دینے اور
لے لینے والے کو سزا دی جائیگی۔

۲۴۔ ۳۔ آبان ۱۳۱۲ھ میں مجلس عالیہ عدالت سے حکم جاری ہوا کہ ہر سہ درجہ کے وکلاء عدالت بیرون بلکہ میں مجاز
پیر دی ہین۔

۲۵۔ ۲۳۔ آذر ۱۳۱۲ھ کو عدالت کی نشانی نشان حکم جاری ہوا کہ کسی وکیل کو عدالت ہائے سرکار عالی میں بہ زبان
انگریزی گفتگو کرنے کا حق نہیں ہو۔

۲۸۔ ۲۸۔ آبان ۱۳۱۲ھ کو حکم تصدیق ہوا کہ سر قاضی مولوی محمود خان خلیفہ ہوا۔ اور حکم ہوا کہ وہ
مقدمات کے لیے سماعت میں اور مجلس عالیہ عدالت میں رجوع اور فیصلہ ہوا کہ دین۔

احکامات

۹- ۱۳۔ آذر ۱۳۰۳ء کی عدالت دیوانی حرد کا نام عدالت دیوانی بلند رکھا گیا لفظ حرد خارج ہوا۔

۱۰- ۱۴۔ اسفند ۱۳۰۳ء میں تظہر بین کے تعلق جو علاقہ سرکار عالی میں واقع ہے جہاں سے باری روڈ ٹراموے جاتی ہے کا طول و پندیل سے تمام اختیارات عدالتی گورنمنٹ آف انڈیا کو دیے گئے۔

۱۱- ۱۵۔ حسب جریدہ غیر معمولی روزہ ۲۹۔ اسفند ۱۳۰۳ء میں مجلس عدالت عالیہ کے عہدہ داروں کی تنخواہ حسب ذیل مقرر ہوئی اور حکم ہوا کہ ہر سال ایک کن ۷ ماہ دوزہ کیا کرے۔

۱۲- ۱۶۔ میں مجلس عدالت حسب سابق ۲۰۔ پاروں ارکان کی فی السطک ۳۰ مفتی السطک ۴۰ شہنشاہی السطک ۵۰ جہیز ۵۰ بیتہ مجلس السطک ۶۰ پہلے لکھنؤ ۶۰۔ مدوکاران فی ماصہ۔

۱۳- ۱۷۔ تیسرے حسب فرمان اعلیٰ حضرت بوجہ اخراج سکندر نواز جنگ فکیمہ عدالت صوبہ سید توفیق ہو اور اس کا کام مجلس عالیہ عدالت میں مضم ہوا۔

۱۴- ۱۸۔ ذریعہ رزرویشن نمبر ۱۳۰۳ء میں عدالت و کوٹوالی و امور عامہ صاحب عالی شان بہادر کو حسب فرمان اعلیٰ حضرت دکل و اوضاع وغیرہ جو صاحب عالی شان بہادر کے تحت میں ہیں کامل اختیار بات نوعداری تفویض کیے گئے۔

۱۵- ۱۹۔ حسب فرمان اعلیٰ حضرت تشریف ۱۶۔ ربيع الاول ۱۳۰۳ء (جریدہ ۶۰ تیسرے ۱۳۰۳ء جلد ۳ صفحہ ۴۴) میں علاقہ پانچاہ جاگیرت کی کل عدالتیں مجلس عالیہ عدالت کے ماتحت و نگرانی میں کی گئیں اور حکم دیا گیا کہ مجلس عالیہ عدالت براہ رست عدالتوں کی نگرانی کرے بعض اُن علاقوں میں جو اعلیٰ درجہ کی عدالتیں ہو اُس ذریعہ سے دیگر عدالتوں کے ماتحت پر نگرانی رکھے ان عدالتوں کے جاگیرت کے موجودہ اقتدار و اوضاع وغیرہ بحال رکھے گئے اختیار میں کم و بیش کی ضرورت ہو تو مجلس عالیہ عدالت کی رائے کے ساتھ حکم مناسب کے پیش ہو جائے اور کوٹوالی علاقہ پانچاہ جاگیرت میں نہ رہنے کا حکم دیا گیا۔

۱۶- ۲۰۔ اشتہار نمبر ۱۳۰۳ء میں عدالت و کوٹوالی روزہ ۳۱۔ تیسرے ۱۳۰۳ء (جریدہ ۱۳۰۳ء) کو ذریعہ سے عدالت کے حسب طرح سرکار عالی کے بملاء کی عدالتیں مجلس عالیہ عدالت کے ماتحت ہیں اس طرح سے ہر علاقہ جات پانچاہ جاگیرت کی عدالتیں مجلس صوبہ کے ماتحت ہیں۔

۱۵۔ الملک کو کراچی میں اکثر امراء و جاگیردار حاضری عدالت سے بوجہ اغراض عامتہ ۵۔ ربیع الثانی ۱۳۱۸
 کو حسب فرمان المستعظم حضور کی عدالت کی معافی طلب کی گئی و جویدہ ۱۵۔ رمضان ۱۳۱۸ء میں عدالت
 منبر میں لیکن مرشد زادگان حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہیں جن کی فہرست ذیل میں درج ہے۔
 فہرست مرشد زادگان جو مصیبات سے بین اند حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہیں۔
 (جویدہ جلد ۲۹، مطبوعہ ۲۹۔ فروردی ۱۳۲۶ء نمبر ۲۴ صفحہ ۳۰۲)
 متعلقہ میر شیر الدین علی خان المخاطب بمصام الملک مغفورہ

۱۔ علاء الدین صاحب بار خجک بہادر	۱۱۔ میر محمود علی صاحب فرزند اعتماد خجک مرحوم
۲۔ میر دوست علی صاحب فرزند میر بہادر خجک	۱۲۔ میر نظام علی صاحب فرزند میر محمود علی خجک
۳۔ میر عشرت علی صاحب فرزند ایضاً	۱۳۔ میر طلحہ علی صاحب فرزند میر محمد علی صاحب خجک
۴۔ میر وزیر علی صاحب المخاطب صفا یار الملک	۱۴۔ میر راحت علی صاحب فرزند ایضاً
۵۔ میر سکندر علی صاحب فرزند ایضاً	۱۵۔ میر دھرم علی صاحب فرزند میر نظام علی صاحب خجک
۶۔ میر بہادر علی صاحب فرزند آصف یار الملک	۱۶۔ میر مبارک علی صاحب فرزند میر دھرم علی صاحب خجک
۷۔ میر چراغ علی صاحب فرزند ایضاً	۱۷۔ میر وزیر علی صاحب فرزند میر مبارک علی صاحب خجک
۸۔ میر فیروز علی صاحب فرزند ایضاً	۱۸۔ میر محبوب علی صاحب فرزند ایضاً
۹۔ میر محمود علی صاحب فرزند میر سکندر علی صاحب خجک	۱۹۔ میر ولایت علی صاحب فرزند اعتماد خجک مرحوم
۱۰۔ میر احمد صاحب فرزند ایضاً	۲۰۔ علاء الدین صاحب فرزند خجک مرحوم
علاقہ اعتماد خجک مرحوم	۲۱۔ میر حبیب علی صاحب فرزند ایضاً
	۲۲۔ میر انتخاب علی صاحب فرزند میر دھرم علی صاحب خجک
	۲۳۔ میر ادیس علی صاحب فرزند ایضاً

۱۷۔ خلف حضرت سکندر جہا مغفرت منزل علیہ الرحمہ ۱۷۔ صحت انیت کی کارروائی جاری ہے۔

- ۲۴- میر تقی علی صاحب فرزند خیرت علی صاحب
 ۲۵- میر خورشید علی صاحب فرزند یکسکند علی صاحب
 بنیر میر بهار علی صاحب مرحوم
 علاقه بهام جنگ مرحوم
 ۲۶- میر داور علی صاحب فرزند مرحوم موصوف
 ۲۷- میر داور علی صاحب فرزند ایضا
 ۲۸- میر تلاوت علی صاحب فرزند ایضا
 ۲۹- میر اقبال علی صاحب فرزند میر و علی صاحب
 ۳۰- میر کفایت علی صاحب فرزند ایضا
 ۳۱- میر ولی الدین علی صاحب فرزند میر داور علی صاحب
 ۳۲- میر حسن الدین علی صاحب فرزند ایضا
 ۳۳- میر فیروز علی صاحب فرزند میر تلاوت علی صاحب
 علاقه خیرت جنگ مرحوم
 ۳۴- میر نامداری علی صاحب فرزند مرحوم موصوف
 علاقه شیرالدین علی صاحب
 ۳۵- میر قنات الدین صاحب فرزند مرحوم موصوف
 ۳۶- میر دیانت الدین علی صاحب فرزند ایضا
 ۳۷- میر صادق الدین علی صاحب فرزند ایضا
 علاقه میر راجت علی صاحب مرحوم
 ۳۸- میر خورشید علی صاحب فرزند مرحوم
 ۳۹- میر جهانگیر علی صاحب فرزند مرحوم
- ۴۰- میر ذوالفقار علی صاحب فرزند
 میر خورشید علی صاحب
 ۴۱- میر غلام علی صاحب فرزند میر جهانگیر علی صاحب
 علاقه میر داور علی صاحب مرحوم
 ۴۲- میر افتخار علی صاحب فرزند مرحوم
 ۴۳- میر فرحت علی صاحب فرزند ایضا
 ۴۴- میر ریاضت علی صاحب فرزند افتخار علی صاحب
 ۴۵- میر راحت علی صاحب فرزند ایضا
 ۴۶- میر فرزند علی صاحب فرزند ایضا
 ۴۷- میر تهذیب علی صاحب فرزند ایضا
 ۴۸- میر انتصار علی صاحب فرزند ایضا
 ۴۹- میر نجابت علی صاحب فرزند میر تهذیب علی صاحب
 علاقه میر حسام الدین علی صاحب مرحوم
 ۵۰- میر احمد علی صاحب فرزند مرحوم
 ۵۱- میر نصرت علی صاحب عرف حسام الدین علی صاحب
 فرزند میر احمد علی صاحب
 علاقه میر سادات علی صاحب فرزند میر
 کرم علی صاحب
 ۵۲- میر نور علی صاحب فرزند میر سادات علی صاحب
 ۵۳- میر کافور علی صاحب فرزند ایضا
 ۵۴- میر وارث علی صاحب فرزند میر سادات علی صاحب

- ۶۶- میر جهان علی صاحب فرزند شجاعت جنگ مرده
- ۶۷- میر حسن علی صاحب فرزند میر جهان علی صاحب
- ۶۸- میر کاظم علی صاحب فرزند میر فریدون صاحب
- ۶۹- میر احمد علی صاحب فرزند ایضا
- ۷۰- میر فرزند علی صاحب فرزند ایضا
- ۷۱- میر سلطان علی صاحب فرزند میر نادر علی صاحب
- ۷۲- میر نظام علی صاحب فرزند نظام جنگ مرده
- ۷۳- میر فخر الدین علی صاحب فرزند ایضا
- ۷۴- میر غفر الدین علی صاحب فرزند سلطان علی صاحب
- ۷۵- میر نصرت علی صاحب فرزند دل دایر جنگ مرده
- ۷۶- میر نور علی صاحب فرزند نصرت علی صاحب
- ۷۷- میر اکبر علی صاحب فرزند ایضا
- ۷۸- میر سکنر علی صاحب فرزند میر عابد علی صاحب
- ۷۹- میر محمد علی صاحب فرزند میر عابد علی صاحب
- ۸۰- میر محمود علی صاحب فرزند ایضا
- ۸۱- میر خرم علی صاحب فرزند ایضا
- ۸۲- میر سرافراز علی صاحب فرزند ایضا
- ۸۳- میر آصف علی صاحب فرزند سید علی صاحب
- ۸۴- میر فرزند علی صاحب فرزند میر عابد علی صاحب
- علاء آفتاب جنگ مرده مرده
- ۵۵- میر خرم علی صاحب فرزند مرده
- علاء چرخ علی صاحب مرده
- ۵۶- میر محمد علی صاحب فرزند مرده
- علاء سیرجان علی صاحب مرده
- ۵۷- میر جمال علی صاحب فرزند مرده
- تعلقه میر فیاض علیخان المطلب
- ۵۸- ذوالفقار الملک مرده
- ۵۸- میر نظیر علی صاحب فرزند میر نظیر علی صاحب
- ۵۹- میر سادات علی صاحب فرزند ایضا
- تعلقه میر فتح علیخان منظر الدوله مرده
- ۶۰- میر بهادر علی صاحب فرزند مرده
- ۶۱- میر محمد علی صاحب فرزند میر احمد علی صاحب
- تعلقه میر فیض علیخان سیف الملک مرده
- ۶۲- میر رحمان علی صاحب سیف الملک بهادر
- فرزند شرف الدوله مرده
- ۶۳- میر وزیر علی صاحب فرزند میر اسد علی صاحب
- ۶۴- میر ناصر علی صاحب فرزند ایضا
- تعلقه میر نور علیخان نور الدوله مرده
- ۶۵- شجاعت جنگ بهادر فرزند مرده مرده

۱۰۰۰ خلع حضرت سکندر بهادر حضرت نزل علیه السلام ایضا

- ۸۵- میر احمد علی صاحب فرزند میر محمود علی صاحب
 ۸۶- حسین علی صاحب فرزند ایضا
 ۸۷- میر ناصر علی صاحب فرزند میر نور علی صاحب
 ۸۸- میر انباز علی صاحب فرزند میر نور علی صاحب
 ۸۹- میر غفار علی صاحب فرزند میر فتح علی صاحب متوفی
 ۹۰- میر صالح علی صاحب فرزند ایضا
 ۹۱- میر پروش علی صاحب فرزند میر غفار علی صاحب
 ۹۲- میر بهادر علی صاحب فرزند میر پروش علی صاحب
 ۹۳- میر محمود علی صاحب الناطق تشنگان بهادر
 فرزند شمس الدین صاحب مرحوم
 ۹۴- میر گوهر علی صاحب فرزند میر محمود علی صاحب
 تعلقه مایون باده مرحوم سله
 ۹۵- میر منصور علی صاحب فرزند میر اکبر علی صاحب
 ۹۶- میر افتخار علی صاحب فرزند میر منصور علی صاحب
 ۹۷- میر محبوب علی صاحب فرزند میر اکبر علی صاحب
 ۹۸- میر گوهر علی صاحب فرزند میر شمس علی صاحب مرحوم
 ۹۹- میر مظفر علی صاحب فرزند ایضا
 ۱۰۰- میر فتح علی صاحب فرزند ایضا
 ۱۰۱- میر فرزند علی صاحب فرزند میر گوهر علی صاحب
 ۱۰۲- حسین علی صاحب فرزند میر ناصر علی صاحب
 ۱۰۳- میر کریم علی صاحب فرزند وزیر الدین علی صاحب
 ۱۰۴- میر دلاور علی صاحب فرزند ایضا
 ۱۰۵- میر افضل علی صاحب فرزند میر دلاور علی صاحب
 ۱۰۶- میر محبوب علی صاحب عرف میر محبوب علی صاحب
 فرزند میر افضل علی صاحب
 ۱۰۷- میر وزیر علی صاحب فرزند ایضا
 ۱۰۸- میر شهابت علی صاحب فرزند ایضا
 ۱۰۹- میر یوسف علی صاحب فرزند میر احمد علی صاحب
 ۱۱۰- میر محمد علی صاحب فرزند میر شهابت علی صاحب
 ۱۱۱- میر محمد خرم علی صاحب فرزند میر دین علی صاحب
 ۱۱۲- میر محمد بن صاحب فرزند میر محمد خرم علی صاحب
 ۱۱۳- میر محمد بن الدین علی صاحب فرزند میر محمد بن
 مرحوم
 ۱۱۴- میر دلاور علی صاحب فرزند ایضا
 ۱۱۵- میر فتح الفت علی صاحب فرزند ایضا
 ۱۱۶- میر فخر الدین علی صاحب فرزند میر محمد
 حسین الدین علی صاحب
 ۱۱۷- میر سعد الدین علی صاحب فرزند میر محمد
 دلاور علی صاحب
 ۱۱۸- میر دلاور علی صاحب فرزند میر محمد دلاور علی صاحب

- ۱۱۹- میر محمد قادر علی صاحب فرزند میر ولاد علی صاحب
 ۱۲۰- میر محمد شیر علی صاحب فرزند میر کاظم علی صاحب
 ۱۲۱- میر جهاندار علی صاحب فرزند میر جهانگیر علی صاحب
 ۱۲۲- میر تهر علی صاحب فرزند میر جویان علی صاحب
 ۱۲۳- میر محمد علی صاحب فرزند تهر علی صاحب
 ۱۲۴- میر محمد سام الدین علی صاحب فرزند میر شمس الدین علی صاحب
 ۱۲۵- میر محمد علم الدین علی صاحب فرزند میر شمس الدین علی صاحب
 ۱۲۶- میر محمد اکرام الدین علی صاحب فرزند الفضا
 ۱۲۷- میر محمد عظیم الدین علی صاحب فرزند الفضا
 ۱۲۸- میر نظام الدین علی صاحب فرزند حیرام الدین علی صاحب
 ۱۲۹- میر علم الدین علی صاحب فرزند محمد کریم الدین صاحب
 ۱۳۰- میر وزیر الدین علی صاحب فرزند الفضا
 ۱۳۱- میر حسن الدین علی صاحب فرزند محمد کریم الدین علی صاحب درج
 ۱۳۲- میر محمد اراد علی صاحب فرزند میر احمد الدین علی صاحب
 ۱۳۳- میر ولاد علی صاحب فرزند الفضا

- ۱۳۴- میر کریم الدین علی صاحب فرزند میر پرویش علی صاحب
 ۱۳۵- میر فتح علی صاحب فرزند میر مراد علی صاحب
 ۱۳۶- میر قاسم علی صاحب فرزند میر فتح علی صاحب
 ۱۳۷- میر رحیم الدین علی صاحب فرزند میر ناصر علی صاحب
 ۱۳۸- میر کریمت علی صاحب فرزند میر رحیم الدین علی صاحب
 ۱۳۹- میر ولاد علی صاحب فرزند الفضا
 ۱۴۰- میر کشف علی صاحب فرزند میر فتح علی صاحب
 ۱۴۱- میر محمد نحر الدین علی صاحب فرزند بی‌عظیم الدین علی صاحب علاقه علی جاهد
 ۱۴۲- میر نوازش علی صاحب فرزند خفیف علی صاحب
 ۱۴۳- میر فیاض علی صاحب فرزند فضل علی صاحب
 ۱۴۴- میر ولاد علی صاحب فرزند فیاض علی صاحب
 ۱۴۵- میر محبوب علی صاحب فرزند الفضا
 ۱۴۶- میر کریمت علی صاحب فرزند میر علی صاحب
 ۱۴۷- میر جهان علی صاحب فرزند میر کریمت علی صاحب
 ۱۴۸- میر احمد علی صاحب فرزند میر نور علی صاحب
 ۱۴۹- میر فرخنده علی صاحب فرزند میر احمد علی صاحب
 ۱۵۰- میر سرور علی صاحب فرزند میر نور علی صاحب

- ۱۵۱- میرسکندر علی صاحب فرزند میر خورشید علی صاحب
 ۱۵۲- میر تلامذت علی صاحب فرزند
 میر خورشید علی خان مرحوم -
 ۱۵۳- میر باهر علی صاحب فرزند میر سکندر علی صاحب
 ۱۵۴- میر داریت علی صاحب فرزند
 میر سکندر علی صاحب -
 ۱۵۵- میر حسین الدین علی صاحب فرزند
 میر تلامذت علی صاحب -
 ۱۵۶- میر کامل علی صاحب فرزند
 میر نادرش علی صاحب -
 ۱۵۷- میر فیض الدین علی صاحب فرزند ایضا -
 ۱۵۸- خواجہ بہاؤ الدین علی صاحب
 الخاطی نظام الدولہ بہادر -
 ۱۵۹- میر تہور علی صاحب فرزند میر نور الدین
 ۱۶۰- میر محبوب علی صاحب فرزند میر تہور علی صاحب
 ۱۶۱- میر حسین علی صاحب فرزند ایضا -
 ۱۶۲- میر محمد الدین علی صاحب فرزند ایضا -
 ۱۶۳- میر اسد علی صاحب فرزند میر تہور علی صاحب
 ۱۶۴- میر رکن الدین علی صاحب فرزند میر تہور علی صاحب
 ۱۶۵- میر یوسف الدین علی صاحب فرزند
 میر رکن الدین علی صاحب -
 ۱۶۶- میر حسین الدین علی صاحب فرزند
 میر رکن الدین علی صاحب -
 ۱۶۷- میر حسین علی صاحب فرزند یاور علی صاحب
 ۱۶۸- میر دلاور علی صاحب فرزند میر حسین علی صاحب
 ۱۶۹- میر احمد علی صاحب فرزند ایضا -
 ۱۷۰- میر سنور علی صاحب فرزند میر بہادر علی صاحب
 ۱۷۱- میر محبوب علی صاحب فرزند میر سنور علی صاحب
 ۱۷۲- میر دوست علی صاحب فرزند
 میر گوہر علی صاحب -
 ۱۷۳- میر کامیاب علی صاحب فرزند ایضا -
 ۱۷۴- میر فرخ علی صاحب فرزند ایضا -
 ۱۷۵- میر تبارک علی صاحب فرزند
 میر کیاقت علی صاحب -
 ۱۷۶- میر محمد علی صاحب فرزند میر غفر علی صاحب
 ۱۷۷- میر سرفراز علی صاحب فرزند میر فرخ علی صاحب
 ۱۷۸- میر فیاض الدین صاحب فرزند ایضا -
 ۱۷۹- میر شرف الدین علی صاحب فرزند
 میر وزارت علی صاحب -

۱۸۰- میرفصل علی صاحب فرزند میر قادر علی صاحب

۱۸۱- میراکرام الدین علی صاحب فرزند ایضا

تعلقه صلابت بیگ مرحوم

۱۸۲- میرنثار علی صاحب فرزند میر احمد الدین علی صاحب

۱۸۳- میرسکندر علی صاحب فرزند

میر احمد الدین علی صاحب

۱۸۴- میرمحمد حسین الدین علی صاحب فرزند ایضا

۱۸۵- میرجهانگیر علی صاحب فرزند میر احمد الدین علی صاحب

۱۸۶- میرسلطان علی صاحب فرزند ایضا

۱۸۷- میرنور الدین علی صاحب فرزند

میرنثار علی صاحب

۱۸۸- میر قادر علی صاحب فرزند میر جهانگیر علی صاحب

۱۸۹- میراکرام الدین علی صاحب فرزند ایضا

۱۹۰- میراعظم علی صاحب فرزند میر مراد علی صاحب

۱۹۱- میر احمد علی صاحب فرزند ایضا

۱۹۲- میرقاسم علی صاحب فرزند ایضا

۱۹۳- میرراجت علی صاحب فرزند

میرنظر علی صاحب مرحوم

۱۹۴- میرگوهر علی صاحب فرزند میرنظر علی صاحب مرحوم

۱۹۵- میرنظر علی صاحب فرزند میرگوهر علی صاحب

۱۹۶- میرشارت علی صاحب فرزند میرگوهر علی صاحب

۱۹۷- میرمحبوب علی صاحب فرزند میر تراب علی صاحب

علاقه رنج الدین علی صاحب

۱۹۸- میرمومن علی صاحب فرزند ایضا

۱۹۹- میرشراف الدین علی صاحب فرزند ایضا

۲۰۰- میرعابد علی صاحب فرزند میر محمد الدین علی صاحب

۲۰۱- میرنصیر علی صاحب فرزند میر محمد الدین علی صاحب

۲۰۲- میرشمس الدین علی صاحب فرزند

میرنادر علی صاحب

۲۰۳- میرقمر الدین علی صاحب فرزند ایضا

۲۰۴- میرمحبوب علی صاحب فرزند میرفصل علی صاحب

۲۰۵- میر قادر علی صاحب فرزند ایضا

۲۰۶- میرفصل علی صاحب فرزند ایضا

تعلقه فیروز جنگ مرحوم

۲۰۷- میراعظم علی صاحب فرزند میر جهانگیر علی صاحب

۲۰۸- میراحمد علی صاحب فرزند ایضا

۲۰۹- میراکبر علی صاحب فرزند میر جهانگیر علی صاحب

۲۱۰- میرنور علی صاحب فرزند ایضا

۲۱۱- میرمحبوب علی صاحب فرزند ایضا

۲۱۲- میراحمد الدین علی صاحب فرزند میرنظر علی صاحب

له خلف حضرت آصف جاد مفتی آب علیه الرحمۃ

- ۲۱۳- میر کاظم علی صاحب فرزند میر اعظم علی صاحب -
 تعلقه فرید و بجاه مرحوم من شه
 ۲۱۴- میر اکرام علی صاحب فرزند میر محبوب علی صاحب
 تعلقه بلیر جنگ فرزند نظام علی خان جشید جاده
 ۲۱۵- میر دلاور علی صاحب فرزند بلیر جنگ -
 ۲۱۶- میر سردار علی صاحب فرزند میر دلاور علی صاحب
 ۲۱۷- میر لطف علی صاحب فرزند میر سردار علی صاحب
 علاقه پیدار جنگ فرزند نظام علی خان جشید جاده
 ۲۱۸- میر روشن علی صاحب فرزند میر نور علی صاحب مرحوم
 تعلقه اکبر جاده شه
 ۲۱۹- میر سعادت علی صاحب فرزند میر دارا علی صاحب
 ۲۲۰- میر قزاق علی صاحب فرزند میر دارا علی صاحب
 ۲۲۱- میر دارا علی صاحب فرزند میر سعادت علی صاحب
 ۲۲۲- میر سحان علی صاحب فرزند ایضا
 تعلقه چاند ار جاده شه
 ۲۲۳- میر لیاقت علی صاحب فرزند میر تقی صاحب
 ۲۲۴- میر یاور علی صاحب فرزند
 میر نواز علی صاحب -
 ۲۲۵- میر قادر علی صاحب میر نواز علی صاحب
 ۲۲۶- میر کنور علی صاحب فرزند میر یاور علی صاحب
 ۲۲۷- میر دلایت علی صاحب فرزند
 میر ظفر علی صاحب -
 ۲۲۸- میر نظام الدین علی صاحب فرزند ایضا
 ۲۲۹- میر آصف علی صاحب فرزند
 میر جشید علی صاحب -
 ۲۳۰- میر شجاعت علی صاحب فرزند ایضا
 ۲۳۱- میر بسالت علی صاحب فرزند
 میر واعد علی صاحب -
 تعلقه رئیس الملک مرحوم من شه
 ۲۳۲- میر جهانگیر علی صاحب فرزند میر عالم علی صاحب مرحوم

صدقه ختمه اخراجات عدالت بابت ۱۳۱۵ ف ذیل مین و بج کیا جاتا ہے۔

تبر شمار	الواب من تعداد اسکو	تعداد رستم	تبر شمار	الواب من تعداد اسکو	تعداد رستم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	مجلس عالیہ عدالت -	۲	۲	اراکین -	۴
۱	میر مجلس -	۱	۳	مفتی -	۱

لے خلف حضرت نظام مہمان نظام الملک خیران باب مدلولہ ۱۳۱۵ ایضاً ۱۳۱۵ ایضاً ۱۳۱۵ ایضاً ۱۳۱۵

ردیف	الواب مع تعداد اسام	تعداد رستم	ردیف	الواب مع تعداد اسام	تعداد رستم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۴	رجب طراز	۱	۲۱	الواب منقعه -	۱
۵	مدوکار رجب طراز	۱	۲۲	میزان عدالت دیوانی بلده	۱
۶	وکار	۳	۲۳	عدالت نو جدار ری بلده	۱
۷	الکاران	۶۲	۲۴	ناظم اول	۱
۸	چپراسیان و غیره	۶۲	۲۵	ناظم دوم و سوم	۲
۹	معا شتینه طبع مجلس	۹	۲۶	الکاران و غیره	۱۸
۱۰	الوش	۴	۲۷	چپراسیان	۲۲
۱۱	صادر بموجب تقرر	۵	۲۸	الوش	۱
۱۲	الواب مشترکه	۶	۲۹	صادر بموجب تقرر	۱
۱۳	الواب منقعه	۷	۳۰	الواب مشترکه	۱
	میزان مجلس عالی عدالت	۸		الواب منقعه	۱
	عدالت دیوانی بلده			میزان نو جدار ری بلده	۱
۱۴	ناظم اول	۱		دار اقصا بلده	۱
۱۵	ناظم دوم و سوم	۲		ناظم	۱
۱۶	الکاران و غیره	۳۲		مدوکار	۲
۱۷	چپراسیان و غیره	۳۸		الکاران و غیره	۱۲
۱۸	الوش	۴		چپراسیان و غیره	۲۲
۱۹	صادر بموجب تقرر	۵		الوش	۱
۲۰	الواب مشترکه	۶		صادر بموجب تقرر	۱

ب۔	البواب سے تعداد اسرار	تعداد و رسم	ب۔	البواب سے تعداد اسرار	تعداد و رسم
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱۱	الونس۔	۳	۱	الونس۔	۳
۱۲	صادر بموجب تقرر۔	۳	۲	دیوانی اضلاع	۸۱
۱۳	البواب مشترکہ۔	۴	۳	چیرا سیان عدالتہائے	۴۶
۱۴	البواب منقصہ۔	۵	۴	دیوانی اضلاع	۴۶
	میزان عدالتہائے فوجداری	۵	۵	الہکاران منصفین تعلقات۔	۶۰
	اضلاع و تعلقات۔	۶	۶	چیرا سیان منصفین۔	۴۵
	عدالتہائے دیوانی اضلاع	۷	۷	الونس۔	
	و تعلقات۔			میزان عدالتہائے دیوانی	
۱	تظاہر عدالتہائے دیوانی ضلع			اضلاع و تعلقات۔	
	(صدر منصفی) ۱۲			والیسی۔	
۲	منصفان تعلقات۔ ۱۵			صدر میزان عدالت۔	

امتحان وکالت و جوڈیشل

۱۹۳۳ء کے قبل امتحان وکالت باقاعدہ مقرر نہ تھا بلکہ بعض اشخاص کی درخواست پر سرسری طور پر لکھی لیاقت کا اندازہ کر کے اول درجہ کی سند دیا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک کثیر تعداد ایسے وکلاء کی ہوتی تھی جو جوڈیشل ٹائٹلین باقاعدہ طور پر امتحان وکالت اور جوڈیشل قایم ہوا ہوا تو اس وقت سے سالانہ امتحان مقرر ہوا۔ اولین درجہ یعنی درجہ اول و درجہ دوم۔ درجہ سوم قرار پائے۔ درجہ اول اور درجہ دوم کی کتابیں بھی ایک ہی اور پریچہ بھی ایک ہی ہوتے تھے۔ صرف تیس ہین فرق تھا کہ نائبہ محصلہ کے حساب سے کامیابی کی سند باقاعدہ درجہ دیا یا کرتی۔ اور درجہ سوم کے پریچہ علیحدہ

مرتب ہوئے تھے۔ اور کتاہین بھی بنسبت درجہ اول کے کم تھے۔ ان تینوں درجوں کے نامیں لکھ کر
 ہر درجہ میں نمبر مقررہ حاصل کرنا ہوتے تھے۔ اگر ایک درجہ میں بھی نمبر مقررہ سے
 کم نہ حاصل کرے تو وہ فیل کر دیا جاتا تھا۔ اور دوسرے سال از سر نو امتحان دینے کی ضرورت
 ہوتی تھی۔ یہ امتحان ہر سال مجلس عالیہ عدالت میں ہوا کرتے تھے صرف درجہ سوم کا امتحان ہاتھ
 ہوتا تھا۔ جو ۱۹۰۱ء اور ۱۹۰۲ء میں لاہور کے صدر عدالت کو مجلس عالیہ عدالت سے حکم ہوا کہ امتحان دکالت
 درجہ سوم مجلس عالیہ عدالت میں بھی ہوا کرے گا۔ اس وقت تک ہر سال ماہ جن میں ہوتا ہے
 درجہ اول کی فیس داخلہ روپیہ اور درجہ دوم کی حصہ روپیہ اور درجہ سوم کی حصہ روپیہ مقرر ہے اور
 سالانہ سند کا تجدید کرنا ضروری ہے جس میں وکلاء درجہ اول سے ماہ روپیہ اور درجہ دوم سے حصہ روپیہ
 اور درجہ سوم سے حصہ روپیہ فیس لی جاتی ہے۔ اور یہ فیس دو ماہ قبل داخل کرنا ہوتی ہے۔ ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء
 میں ان طلباء کا امتحان جو صرف زبان مرہٹی جانتے تھے ان کا امتحان زبان مرہٹی میں لیا گیا۔ اور درجہ
 اول و درجہ دوم کی سندیں دی گئیں تھیں جو تختہ سے ظاہر ہے۔

جوڈیشل کے بھی دو درجہ تھے۔ ایک اعلیٰ اور ایک ادنیٰ۔ اس میں وہ کل تین قانونی امتحان دکالت
 داخل ہیں۔ اور علاوہ اسکے فیصلہ نویسی اور زبان ملی میں بھی امتحان لیا جاتا ہے اور باقتدار مضامین چار
 رکھے گئے ہیں۔ ان چار حصوں میں سے کسی حصہ میں کامیابی کے نہ رہا تو اس میں کسی حصہ میں فیل ہو جائے
 اس کو دوبارہ صرف فیل شدہ حصہ میں امتحان دینا ہوتا ہے۔ اور کل حصوں کی کامیابی پر باقتدار مضامین چار
 اور ادنیٰ کی سند دی جاتی ہے۔ اس میں ایک یہ ہولیت ہے کہ اگر کوئی شخص درجہ اعلیٰ یا ادنیٰ میں کامیاب ہو جائے تو
 وہ دکالت درجہ اول کی سند بھی لے سکتا ہے۔ اسکی فیس داخلہ روپیہ مقرر ہے۔ اور ہر سال ماہ ہفتہ
 بمقام مجلس عالیہ عدالت ہوا کرتا ہے۔

ان ایام میں بھی باوجود قواعد اور دستور العمل امتحان دکالت درجہ اول سے مستثنیٰ کر دئے گئے۔ اور درجہ
 اول کی سندیں بلا امتحان اور بلا آزمائش ملاکی میں بیٹھے امتحان جوڈیشل میں بھی اگر ان اشخاص مستثنیٰ کئے گئے
 جب قانون وکلاء کا نفاذ ہوا تو دکالت درجہ اول کی استثناء کا قاعدہ موقوف ہوا۔ لیکن امتحان جوڈیشل

تتمه کالیب شده وکالت ماکم مخصوصه سرکار عالی -

نشان سطر	نصفی	تعداد مدارج				مجموعه	مجموعه از ۱۰۰	کیفیت
		اول	دوم	سوم	چهارم			
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	۱۳۹۳	۱۳	۰	۰	۱۳	۰	۱۳	
۲	۱۲۹۴	۱۸	۰	۰	۱۸	۰	۱۸	
۳	۱۲۹۵	۳	۳۴	۲۵	۱۰۲	۰	۱۰۲	درجه دوم ۶۵ درجه سوم ۳۵
۴	۱۲۹۶	۸	۵۵	۵۱	۱۱۴	۰	۱۱۴	اردو ۳۰ مرکبی ۳۵
۵	۱۲۹۷	۱	۵	۰	۶	۱	۷	
۶	۱۲۹۸	۳۴	۶۲	۱۳۴	۲۳۰	۰	۴۶۰	درجه اول ۱۲ درجه دوم ۹۴
۷	۱۲۹۹	۲۶	۴۹	۴۴	۱۱۹	۳	۱۲۲	اردو ۵۴ مرکبی ۸
۸	۱۳۰۰	۴	۱۴	۴۴	۶۲	۱۶	۱۳۲	اردو ۱۰۵ مرکبی ۲۹
۹	۱۳۰۱	۳	۱	۴۴	۵۱	۹	۶۰	
۱۰	۱۳۰۲	۴	۱۲	۶۳	۸۰	۳	۸۳	
۱۱	۱۳۰۳	۴	۷	۳۶	۴۷	۰	۹۰	
۱۲	۱۳۰۴	۶	۱۵	۸۶	۱۰۷	۱	۱۰۸	
۱۳	۱۳۰۵	۸	۲۰	۱۶۰	۱۸۸	۲	۱۹۰	
۱۴	۱۳۰۶	۸	۵۷	۸۶	۱۵۱	۱	۱۵۲	
۱۵	۱۳۰۷	۴	۴۴	۷۲	۱۲۰	۰	۱۲۰	
۱۶	۱۳۰۸	۰	۳	۲۵	۳۸	۱	۳۹	
۱۷	۱۳۰۹	۴	۲	۱۵	۲۱	۳	۲۳	

نمبر	نصیبی	تقدیر و مدارج				کیفیت
		اول	دوم	سوم	جملہ	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۸	۱۳۱۰	۴	۱۶	۴۵	۶۵	۶۹
۱۹	۱۳۱۱	۱	۳	۳۶	۴۰	۴۱
۲۰	۱۳۱۲	۱	۲	۶۸	۷۱	۷۳
۲۱	۱۳۱۳	۴	۳	۱۸۵	۱۹۲	۱۹۵
۲۲	۱۳۱۴	۰	۳	۲۳۳	۲۳۶	۲۴۴
۲۳	۱۳۱۵	۰	۰	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۸
۲۴	۱۳۱۶	۱	۱	۱۶۱	۱۶۳	۱۶۸
۲۵	۱۳۱۷	۰	۰	۳۶	۳۶	۳۳
	نیزان	۱۵۹	۴۰۹	۲۰۶۶	۲۶۳۴	۲۶۹۲

کوٹوالی

نواب سالار جنگ اول کی وزارت کے قبل سرکار عالی میں کوئی یا قاعدہ پولیس نہیں تھی۔ ملک کے مختلف حصوں کا انتظام عہدہ داران مال پر منحصر تھا۔ جب ۱۲۸۲ھ میں پہلی ضلع بندی عمل میں آئی تو ہوت ایک باقاعدہ کوٹوالی کی کمی متقرر کر کے عہدہ داران مال کے تحت میں ویدیا گیا تھا لیکن اسکا نیم پڑھنا نہ ثابت ہوا۔ ۱۲۸۶ھ میں جو محکمہ صدر الہام کوٹوالی قائم کیا گیا۔ اور نواب شمشیر جنگ صدر الہام کوٹوالی مقرر ہوئے اور پورا اقتدار دیا گیا۔ قدیر جنگ بہادر مستند اور چھماڑی مددگار مستند ہوئے اور ہر صوبہ کے لیے ایک مستند مقرر کیا گیا۔ مگر ۱۳۰۱ھ میں یہ عہدہ خاست کیا گیا اور ایک انسپکٹر جنرل یعنی ناظم کوٹوالی اضلاع کا قہر عمل میں آیا۔ اور صدر الہام کا لقب سمین الہام صیفہ پولیس سے بدل دیا۔ ضلع کی پولیس تعلقہ داران اضلاع کے ماتحت کو دی گئی۔ اور بہتر کوٹوالی ضلع ان کے مددگار قرار پائے۔

نص

کوٹوالی

نظامت کوٹوالی ضلع پر ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۱۰ء کو کرل سی بیس لڈو صاحب سی۔ آئی۔ بی۔ کا
تقرر ہوا۔ ان کے بعد ۲۵۔ رجب الثانی ۱۳۱۰ء کو مسٹر۔ سی۔ بینکین سی۔ آئی۔ بی۔ کا تقرر ہوا۔
سرکار عالی میں ہر قسم کی پولیس ہی رہی پولیس علاقہ خالصہ۔ پولیس علاقہ صرف خاص۔ پولیس جاگیرات
دیباگناہ۔ دیلو سے پولیس۔ خفیہ پولیس۔

۱۹۔ شوال ۱۳۱۰ء کو نواب نذر الملک بہادر معین المہام کو توال مقرر کیے گئے اُس کے بعد ۲۰ رجب ۱۳۱۰ء کو
نواب شہاب جنگ اتھار الملک بہادر کا تقرر عمل میں آیا۔

بلدہ میں بھی اُس انتظام کے ساتھ پولیس میں بہت دی گئی اور انتظام باضابطہ کیا گیا۔ اس سے پہلے یعنی
عنایت حسین خان صاحب کو توال کے عہد تک اندرون بلدہ اور بیرون بلدہ کے علمدہ علمدہ کو توال
تھے۔ مگر جمادی الثانی ۱۳۱۰ء کو جب نواب اکبر الملک کا تقرر کوٹوالی بلدہ پر ہوا۔ تو اُس وقت
ایک ہی کو توال کے تحت بیرون بلدہ بھی کر دیا گیا۔ بعد انتقال نواب اکبر الملک بہادر مرحوم نواب
سلطان یادر جنگ بہادر کا تقرر ۲۰ صفر ۱۳۱۰ء کو عمل میں آیا۔

مولوی امین الدین خان ختمہ کے زمانہ میں متعدد مدار المہام علاقہ عدالت کوٹوالی کا ایک ہی دفتر تھا۔
ہمارا جرنل رنڈر پر شاد بہادر پنچیکا رو منصر مدار المہام کے زمانہ میں کوٹوالی کا دفتر مندی عدالت سے علیحدہ
کر کے جدا گانہ قائم ہوا۔ اور مندی کوٹوالی پر سردار ولیہ جنگ مقرر ہوئے۔ حسب جریہ ۱۶۔ ربیع الاول
کوٹوالی کا دفتر ہوم آفس میں شریک کیا گیا۔ لیکن تھوڑی ہی دنوں کے بعد پھر مندی عدالت میں شامل کیا گیا۔

۲۰ صفر ۱۳۱۰ء کو پٹن افغان سٹی پولیس کا تقرر عمل میں آیا۔ اور اسی سال اسکا پہرہ چار منیار پر تقرر ہوا۔
۸۔ ذی الحجہ ۱۳۱۰ء کو کپٹن بوڑن مدوگا کوٹوالی بلدہ کے عہدہ کا نام پرنسپل سٹنٹ کوٹوالی رکھا گیا۔ ۲۲۔ رمضان
سے اعلیٰ حضرت کی سواری مبارک کے رو برو پولیس کا سوار رہنے لگا۔ سب سے پہلے میں سوار کو سواری
مبارک کے اسکا رٹ میں شریک ہو پنچیکا شرف حاصل ہوا۔ وہ یہ قاسم علی تھا۔

۲۲۔ رمضان ۱۳۱۰ء سے پولیس ٹریننگ اسکول کا افتتاح بلدہ میں ہوا۔ یہہ اسکول بعض تعلیم و تربیت
عہدہ داران کوٹوالی اضلاع دایندواران پولیس قائم کیا گیا۔ اسکول تیسرا دہوڑ نادان میں قائم

حسب فرمان اعلیٰ حضرت قدر قدرت فریکیم اسلہ نشان (۵۵۹) م آخر وادۃ السلام
(صیفہ کوٹوالی) کا محاورہ ہو کہ دروازہ پل فیصلی دروازہ پل قدیم۔ دروازہ یاقوت پورہ۔ دروازہ
چادر گھاٹ شب کو کھلے رہا کریں۔
فہرست کوٹوالی بلدہ

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ عفا	نام	تاریخ تقرر	تاریخ عفا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ملکیم بادشاہ	۱۲۶۵	۱۲۶۵	محمد سعید عینی خواجہ سرا	۱۲۶۵	۱۲۶۵
۲	شمسیر جنگ منصرم	۱۲۶۵	۱۲۶۵	نواب غالب الدولہ	۱۲۶۵	۱۲۶۵
۳	نسل جان	۱۲۶۵	۱۲۶۵	نبیرہ ظفر الدولہ	۱۲۶۵	۱۲۶۵
۴	حسن علی خان طالب الدولہ	۱۲۶۵	۱۲۶۵	زور آور جنگ	۱۲۶۵	۱۲۶۵
۵	محمد وزیر عبادار	۱۲۶۵	۱۲۶۵	غیاث حسین خان بہا	۱۲۶۵	۱۲۶۵
۶	فضل الدین خان	۱۲۶۵	۱۲۶۵	نواب اکبر الملک	۱۲۶۵	۱۲۶۵
۷	حسن علی خان طالب الدولہ	۱۲۶۵	۱۲۶۵	نواب میر علی سلطان باجوڑ	۱۲۶۵	۱۲۶۵

۱۔ عالیجاہ کے موکر میں موت ہو گئی۔ ۲۔ ان کے زمانہ سے پہلے ۵۔ برج الاول ۱۲۶۵ء کو
۳۔ جو انوں سے بلدہ میں ناکہ بات کا اختتام ہوا۔ ۴۔ یہ سبب قتل بقی صاحب و مرزا احسان ۱۹
اشخاص کے خدمت سے ملکہ کیے گئے ۵۔ دوبارہ خدمت کوٹوالی سے سرفراز ہو گئے۔ ایک
رقم سر بیچ غیاث ہوا۔ ۶۔ یہ شخص طالب الدولہ کا پیش دست تھا۔ اور طالب الدولہ کا فرزند
۱۱ سالہ اسکی مخالفت میں تھا۔ ۷۔ وٹھہ ہوا۔ ۸۔ آپ ۱۹ رمضان ۱۲۶۵ء کو نور آور جنگ کی کوٹوالی کی
نیا ت میں مقرر ہو گئے تھے۔ ۹۔ بعدہ کوٹوالی انتقال ہوا ۱۰۔ جو بہر علالت نواب اکبر الملک بہاول
۱۱۔ ۱۲ رمضان ۱۳۲۲ء کو منصرم ہو گئے۔

تفصیلات اخراجات علاقہ کوئٹہ کوئٹہ بلدیہ بابۃ ۱۵ ۱۳

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
کوئٹہ -	۱	مستعاران -	۲۶۷	کرایہ مکان -	۱۷۷
مددگار -	۲	مستعاران -	۲۱۳۳	محموط -	۱۷۷
عمل و غیرہ -	۴	توا ادا موزان -	۴	صادر و جب تفر و غیرہ -	۱۷۷
صادر و جب تفر -	۴	ملازمین متفرق -	۴۲	میزان اہل پولیس -	۳۲۳
البواب منقصہ -	۵	کارگیر فائر انجن -	۱	عوب -	۱۰۰
البواب مشترکہ -	۶	الونس درامینان غیرہ -	۱۷۷	سواران -	۷۵
الونس -	۷	صادر و جب تفر -	۱۷۷	میزان جمعیت -	۱۷۷
میزان ذیلی محکمہ کوئٹہ -	۸	مشترکہ -	۱۷۷	خفیہ پولیس -	۱۷۷
بلدیہ -	۹	منقصہ -	۱۷۷	صدر زمین -	۱۷۷
جنرل پولیس -	۱۰	میزان جنرل پولیس -	۲۶۷	امین -	۱۷۷
سرکردگان -	۱۱	جمعیت روال پولیس -	۱۷۷	جمداران -	۴
علاحدہ سرکردگان -	۱۲	کمانڈنگ آفسر -	۱۷۷	دفداران -	۴
علاحدہ درامینان -	۱۳	مفتی -	۱۷۷	جوانان -	۲۰
علاحدہ درامینان -	۱۴	عہدہ داران تہمت -	۱۷۷	مفتی -	۱۷۷
صدر زمینان -	۱۵	جوانان -	۲۳۲	الونس -	۱۷۷
ایٹان -	۱۶	ملازمین متفرق -	۳۲	صادر -	۱۷۷
جمداران -	۱۷	الونس -	۱۷۷	کرایہ مکان -	۱۷۷

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
میرزا غفیر یونس ۲۸	۲	یونس جباری زریں ۳۲۱	۳	میرزا غفیر یونس ۲۸	۴
مجلس نظام و اعلیٰ	۳	یونس جباری زریں ۳۲۱	۳	میرزا غفیر یونس ۲۸	۴

تخمۃ اخراجات کو توالی اضلاع سرکار عالی بابتہ ۱۵۳۱

مکملہ انیکٹر جنرل	اضلاع	البواب مشترکہ
انیٹر جنرل ۱	مہتمان و دیگران ۱۵	البواب مختصہ
دیوکاران ۲	ہیڈ کوارٹر انیکٹر ان ۱۶	میزان اضلاع ۹۱۱۰
عملہ دفتر نظامت ۳	سرکل انیکٹر ان ۳۵	غنیہ پولیس اضلاع
عملہ سٹروپاٹری ۵	سب انیکٹر ان ۱۰	مہتمم ۱
اہلکار ہنگامی ۱	ہیڈ کانسٹبل ۸۹۲	سب انیکٹر ان ۸
ملازمین ۱۵	کانسٹبل ۷۶۲	ہیڈ کانسٹبل ۱۱
الونس	بجٹران سولان ۱۵	کانسٹبل ۵۵
صاوری بموجب تقرر	دفتر سولان ۱۵	یک لکھ
البواب مشترکہ	سواران ۳۴۹	صاوری بموجب تقرر
البواب مختصہ	الونس	البواب مختصہ
میزان مکملہ انیکٹر جنرل ۱۹	صاوری بموجب تقرر	میزان غنیہ پولیس ۷۵

۱۰- تنخواہ - اے اے کے کلڈز کونٹر وینوشن ہاؤس کے پیچھے مابین عالی کلڈز ہاؤس -

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
جمعیت میڈیکو لٹری	۱۱	دو من آباد وغیرہ	۰	نجبار -	۳۱
الولنس	۷	مخرو نویندہ	۷	الولنس -	۳۲
صادر بموجب تقریر	۸	نائب امین	۳	صادر بموجب تقریر	۳۳
میزان جمعیت میڈیکو لٹری	۹	جمداران	۴	الولنس	۳۴
کوتوالی سرحدات	۱۰	دفعداران	۶	ابواب مختصہ	۳۵
انپیکٹر کا نیشنل	۱۱	جوانان	۷	میزان نجبار	۳۸
کانشیل وغیرہ	۱۲	الولنس	۸	برفنداران	۳۹
سوداران	۱۳	صادر بموجب تقریر	۹	ڈپٹی انپیکٹر	۴۰
تنخواہ چھ گھاٹ وغیرہ	۱۴	میزان کوتوالی	۱۰	دفعداران	۴۱
جوانان غار آب آئندہ	۱۵	ہنگولی دو من آباد	۱۱	جوانان	۴۲
جوانان ہیل متعینہ ایئر	۱۶	وغیرہ	۱۲	سقفہ	۴۳
وجالہ	۱۷	ٹہکی وڈ کیتی	۱۳	الولنس	۴۴
الولنس	۱۸	مدکار ناظم کوتوالی	۱۴	ابواب مختصہ	۴۵
صادر بموجب تقریر	۱۹	اہلکاران	۱۵	میزان برفنداران	۴۶
ابواب مشترکہ	۲۰	الولنس	۱۶	میزان ٹہکی وڈ کیتی	۴۷
ابواب مختصہ	۲۱	نجبار	۱۷	کوتوالی سرک ہونگلی	۴۸
میزان کوتوالی	۲۲	انپیکٹر	۱۸	سید کانشیل	۴۹
سرحدات	۲۳	ڈپٹی انپیکٹر	۱۹	کانشیل	۵۰
کوتوالی جالہ و ہنگولی	۲۴	دفعداران	۲۰	الولنس	۵۱

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
صدر بموجب تقرر	۱۰۳	صدر بموجب تقرر	۱۰۳	صدر بموجب تقرر	۱۰۳
میزان کوٹوالی	۱۰۳	میزان کوٹوالی	۱۰۳	میزان کوٹوالی	۱۰۳
سرکار ہونگیر	۱۰۳	صدر بموجب تقرر	۱۰۳	صدر بموجب تقرر	۱۰۳
جمعیت سکھان	۱۰۳	ابواب منقذہ	۱۰۳	میزان جمعیت سکھان	۱۰۳
سواران - ۱۰۳	۱۰۳	جمعیت اولیٰ ضلع	۱۰۱	جمعیت اولیٰ ضلع	۱۰۱
پیدل - ۹۶۱	۹۶۱				

محالین دارالطبع سرکار عالی

پہلے بلدہ میں ۳۰ محسوس قدیم طریقہ پر تھے۔ ایک بگم بازار۔ اور دوسرا سلطان شاہی۔ اور تیسرا محسوس طالب الدولہ کوٹوال کے مکان میں تھا جو پہلے کوٹوال کا محسوس تیار ہوئے کے چند سال بعد ان تینوں محسوس قدیمی صدر محسوس میں پیچیدہ گئے۔ اور اب وہی محسوس ہے۔ اس میں نیمہ۔ وریان۔ قالین ہلہ کام لنگیان کر بند۔ قرنیچہ۔ سمہ اقسام۔ ٹوٹ سوئی۔ کہا دیان۔ جلد بندی وغیرہ وغیرہ کام ہوتے ہیں۔

۱۔ رتبہ اولیٰ ضلع کوٹوال کے محالین ضلع ناظم کوٹوالی ضلع کے تحت میں کر دے گئے اور محسوس بلدہ سرٹیف کارڈ ۱۶ کا تقرر ۱۶۹۱ء ابان ۱۶۹۱ء کو عمل میں آیا۔

بعد وظیفہ یاب ہونے سے سرٹیف کارڈ ۱۶ کے محسوس ضلع کی طرح بہرہ بھی ناظم پولیس ضلع کے ماتحت کیا گیا۔

۲۔ ۱۶۹۵ء میں دارالطبع قائم ہوا۔ پہلے سررشتہ دارالطبع کا تعلق دفتر متہدہ تفرقات کے تحت میں تھا۔ بعد صوبہ جریدہ غیر معمولی ۲۹ بہن ۱۶۹۵ء تک لکھنؤ وینانس کے تحت میں ہوا۔ اور ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۱۱ء کو صدر محسوس ضلع ہوا۔ اب دارالطبع کا تعلق صرف جریدہ اعلامیہ کے تعلق دفتر عینانس سے ہے۔ اور باقی امور کے نسبت ماتحت ہندی عدالت و کوٹوالی و امور عامہ سرکار عالی ہے۔ اور اس کا دفتر صدر محسوس کے اندر ہے اور علیہ افاضہ کے

فصل ۳
محسوس

دارالطبع

علاوہ اہل کام قیدیوں سے لیا جاتا ہے۔

دارالحکومت

یہ ہمدار الحاکمین ۱۷ محرم ۱۳۵۸ م ۲۱ جون ۱۹۳۹ء میں آئی محکم کے اندر قائم ہوا۔ اور محاکمین کے مناجلات رکھنے کا کافی انتظام ہے۔ ۱۹۳۹ء میں انکی تعداد علی التناصب ۲۱ و ۱۰۹۰ تھی۔ انکی گذرانی کے اخراجات متعارف ادا ہوتے ہیں۔ ۱۹۳۹ء میں بمسک ۴۴ روپیہ خرچ تھا۔ اسباب جنون اشیاء سکون خیال کیے جاتے ہیں۔
صدر تختہ اخراجات محاکمین بابت ۱۳۱۵ء

بیلہ	۱	۲	تعداد درستم	بیلہ	۳	۴	۵	تعداد درستم
۱	محکمہ نظامت -	۹	۵	نظام آباد -	۶۰	۶۰	۵	تعداد درستم
۲	صدر محاکمین بلدیہ -	۱۶۰	۶	اورنگ آباد -	۶۴	۶۴	۵	تعداد درستم
۳	محکمہ نگہبہ -	۵۹	۶	محاکمین ضلع -	۱۳۰	۱۳۰	۵	تعداد درستم
۴	وزیر نگل -	۶۶	۰	صدر میران محاکمین -			۵	تعداد درستم

صدر تختہ اخراجات دارالطبع بابت ۱۳۱۵ء

بیلہ	۱	۲	تعداد درستم	بیلہ	۳	۴	۵	تعداد درستم
۱	دارالطبع فارسی			۳	۳	۳	۵	تعداد درستم
۱	علی دای و چہرہ سیان و			۳	۳	۳	۵	تعداد درستم
۲	ہر کا لگان تعدادی ۵۹ -			۳	۳	۳	۵	تعداد درستم
۲	علمہ نگامی -			۳	۳	۳	۵	تعداد درستم

شمار	ابواب تعداد نفری	تعداد ورقم	شمار	ابواب تعداد نفری	تعداد ورقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۶	ابواب مختصه	۱۱	۱۱	الولس -	۱۱
۷	میزان دارالطبع فارسی ۱۳	۱۲	۱۲	میزان مطبع پرپوش سکری	۱۲
۸	مطبع انگریزی متعلقہ	۱۳	۱۳	مطبع اسمات	۱۳
۹	محبس بلده -	۱۴	۱۴	علمہ و ملازمین -	۱۴
۱۰	علمہ دہلی -	۱۵	۱۵	صدور بموجب تقریر -	۱۵
۱۱	صدور بموجب تقریر -	۱۶	۱۶	ابواب مختصہ -	۱۶
۱۲	میزان مطبع انگریزی	۱۷	۱۷	میزان مطابع اسمات	۱۷
۱۳	مطبع متعلقہ و تقریر پرپوش سکری	۱۸	۱۸	صدر میزان	۱۸
۱۴	علمہ -	۱۹	۱۹	دارالطبع -	۱۹
۱۵	پرپوش دین -	۲۰	۲۰		۲۰

کاغذ مہور

تحریر کاغذ مہور جس کاغذ پر بادشاہ وقت کا نام نامی اور مہر سندہ وغیرہ خواہ ہاتھ سے ہو یا طبع کے ذریعہ سے ثبت کی جائے۔ اور حسب منشاء سرکار اسکی قیمت بھی مبین کی جائے۔ اور اسکا استعمال عوام الناس کے لیے معاملات پر ہو جو آئندہ حکام سرکار کے رد و رویش ہونے والے ہوں یا جن کی نسبت پیش ہونیکا احتمال ہو۔ اور ایسے خواہشات جن کی نسبت حکام سرکار سے کسی قسم کی امداد چاہی جاتی ہے انہر لکھے جانیکے لیے بادشاہ وقت سے حکم نافذ ہوتا ہو ایسے کاغذوں کو کاغذ مہور (اسٹامپ) کہتے ہیں۔

رواج سابق و جدید حالات سے پایا جاتا ہے کہ ۱۲۰۰ء کے قبل ایسے کاغذات کے لیے سرکار

فصل ۵

کوئی قاعدہ مقرر نہ تھا جس وقت سے تہہ داری یا امانت داری کا رواج موقوف ہونا شروع ہوا۔ اور صفیہ جات عدالت اور مال کے قیام کے طرف سرکار کی توجہ مبذول ہونا شروع ہوئی تو کاغذ مہور کے رواج کی بھی ضرورت پائی گئی۔ اور چھوٹے پیمانہ پر ایک محکمہ اس سہ میں قائم ہوا جس میں کاغذ تیار ہونے اس وقت صرف فلس کیپ کاغذ پر صرف ایک چھوٹی سی مہر لگا دی جاتی تھی۔

۱۸۴۳ء میں بعض ضروری ہتھیاروں میں آئین۔ اور مہور کے لیے ولایت سے کاغذ منگوا دیا گیا۔ مہر میں سنہ کا لفظ بھی داخل کیا گیا۔

۱۸۴۹ء میں کاغذ مہور کا قتل طور پر کارخانہ قائم ہوا۔ اور اس میں کئی گونہ وسعت دی گئی۔ ضروری اور جدید اصلا میں بھی عمل میں آئین اور حسب تفصیل ذیل کام جاری ہوئے۔

شمار	نام	کام	شمار	نام	کام
۱	بانی کلر پریس	۲	برای کاغذ غوثی ملک سرکار	۵	ممبر رنگ شن
۲	" "	۲	" " ملک برار	۱	کاپی پریس
۳	گوپر بریلٹ پریس	۱	برائٹ ٹیپہ	۱	پوسٹ کارڈ پریس
۴	پرنٹری کمیشن	" "	" "	۱۳	میسنگ پریس

پہلے دو کلون سے ۲۰۰ کاغذ مہور ایک گھنٹہ میں تیار ہوتے تھے یا تقریباً ۱۲۰۰۰ ایک دن میں تیار ہوتے تھے مگر اوسط تعداد روزانہ ۱۰۰۰ ہوتی تھی اس زمانہ میں اس قسم کے کاغذ مہور مختلف قیمت کے طبع ہوتے تھے۔

نام و قیمت	رنگ	نام و قیمت	رنگ	نام و قیمت
دیوانی و صرف خاص	نیلادیں	۸۴	دیوانی و صرف خاص	سیاہ و سرخ
۴۱				

نام و منلق	رنگ	مختلف قیمت	نام و منلق	رنگ	مختلف قیمت
چھاونی سکندر آباد	بہورا	۵۸	ملک برادر علی	بہورا	۴۸
لڑ پڈنی - عدالت	-	۳۲	کورٹ فیس	سُرخ و سیاہ	۷۵
ریاوسے عدالت -	-	۶۰	کاشنگ فی	-	۱۷

پہلے کاغذ مہور کا رواج کہاں ہوا۔ بعد تحقیق و دریافت معلوم ہوا کہ سب سے پہلے کاغذ مہور کا رواج
اضلاع راجپور - لنگسور - ملہرگ وغیرہ میں ہوا۔ کیونکہ یہ اضلاع انہیں سرکار انگریزی کی
تحویل سے ٹکڑے سرکار عالی کے تحت میں آگئے تھے۔ اور ان اضلاع کی حالت باعتبار دیگر اضلاع کو
اصلاح شدہ تھی۔

جب ۱۲۴۰ میں مالک محروسہ سرکار عالی کی ضلع بندی عمل میں آئی تو کل مالک محروسہ سرکار عالی میں باقتضائے
بلدہ کاغذ مہور کا رواج دیا گیا۔ اور سرکار انگریزی کی استفسار سے ملک برادرین بھی جاری کیا گیا۔
عام طور پر رواج ہو جانے کے بعد بلدہ میں بھی اسکا رواج دیا گیا۔ اور اب کل مالک محروسہ میں اسکا
رواج دیا گیا۔ اور اب کل مالک محروسہ میں اسکا رواج عمدہ طور پر ہے۔

باعبار لغیم ملک بقدر ارضی اس وقت بھی مالک محروسہ سرکار عالی میں باعتبار تقسیم ملک اور بقدر ارضی
مہور کا رواج کس طرح ہے۔ مہور کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ جو خاص خاص حدود میں مروج ہیں۔ لیکن
وہ سب سرکار عالی ہی کے کارخانہ میں طبع ہوتے ہیں۔ اور بجز ملک برادر کل قانون سرکار عالی ہی کے
تابع ہیں اور وہ تقسیم ہے۔ ۱۔ خالصہ دیوانی ۲۔ صرف خاص ۳۔ جاگیرات ۴۔ لڑ پڈنی ۵۔
سکندر آباد ۶۔ ریلوے ۷۔ برادر۔

عالمہ کاغذ مہور دیوانی و
صرف خاص۔ مالی و عدالتی کی لغوی
اور ایک دہائی کاغذ مہور۔
ابتداء میں مہور خالصہ و صرف خاص ایک ہی تھا لیکن ہم جمادی الثانی ۱۲۴۵ میں
عالمہ و طبع ہونا شروع ہوا۔ اسی طرح مالی و عدالتی میں بھی فرق تھا لیکن ۶۴
شوال ۱۲۴۵ کو یہ تفریق اٹھادی گئی۔ اس سے پہلے کاغذ مہور کا رواج

جد آگاہ تھا۔ لیکن ۵۔ آذر ۱۳۰۴ء میں اجہادی اثنائی ۱۵۳۱ء میں حکم ہوا کہ صرف بزرگ نیلگوں طبع ہوا کریں۔

بعض اشخاص کاغذ مہور کے داخل کرنے سے استغنیٰ بھی تھے یعنی ان کے عرضی دعویٰ یا درخواستیں محکمہ جات سرکاری میں سادے کاغذ پر لی جاتی تھیں لیکن ۴۴۔ محرم ۱۳۱۲ء سے حکم اعلیٰ حضرت ان لوگوں کا استغنیٰ اٹھا دیا گیا۔

۱۳۱۲ء میں ۱۹۹۳ء میں نیرانہ مسٹر چلی پلوڈن رزیڈنٹ بہادر ملک برار سے سرکاری کامیاب موقوف ہوا اور علاقہ برابری میں طبع ہونا شروع ہوا۔

ہر اقسام کا کاغذ مہور سرکاری برائے فروخت مل سکتا ہے۔ شہر ٹیکہ لیسز باضابطہ حاصل کیا گیا ہو۔ لیکن ٹنگٹ رسیدی یا جسکی قیمت ۱۰ روپے کے لیے لیسز کی ضرورت نہیں ہے۔

پہلے یہ محکمہ تنہا کے تحت میں تھا لیکن ۱۳۰۲ء میں (جریہ غیر معمولی ۲۹۔ مہین ۱۳۰۲ء میں آتش کے ماتحت کیا گیا اس کے بعد نذر علیہ جریہ غیر معمولی ۱۳۰۲ء میں محکمہ عدالت و کوآولی و امور عامہ کے تحت میں کر دیا گیا۔ اور اس وقت تک اس تعلق اسی محکمہ سے تھا لیکن ۱۳۱۹ء کو جریہ جلد ۳۴ نمبر (۲) حسب الحکم اعلیٰ حضرت مقننہ لائسنس کے تحت میں کر دیا گیا۔

چونکہ کاغذ مہور کا تعلق دار الضرب سے ہے۔ لہذا اسکے مزید حالات سکے کے تحت میں بیان کروں گے

۱۳۰۶ء میں ۲۰۰۔ اقسام تہیتی ۲ تا ایک سو روپیہ کاغذ نیلگوں مہر سیاہ ۱۰۰ بج ہوا۔

۱۳۰۹ء میں ۲۰۰۔ اقسام تہیتی ۲ تا ایک سو روپیہ کاغذ نیلگوں مہر خاکی

کاغذ سفید مہر بنفرد

۱۳۱۰ء میں ۲۰۰۔ اقسام تہیتی ۲ تا ایک سو روپیہ کاغذ سفید مہر بنفرد

مخ و زرد

کاغذ سفید مہر سیاہ

نیلگوں و سفید

۱۳۰۹ مین ۲۰ - اقسام قیمتی ۲ تا یک سو رو پیہ کاغذ سفید، مہر ہلکین و مرغ خراج ہوا۔

۱۲۹ء میں جوکانہ مہور سالا جنگ بہاؤ کی جاگیرات میں مشتمل تھا وہ ۱۲۹۰ء میں منسوخ کیا گیا۔

۳۰ آئین، ۶ کالکٹ بزرگ نیلگون جاری ہوا اور ۲۲ آئین منسوخ ہوا۔

۱۳۲۲ء میں عم کا ٹکٹ بزرگ زرود جاری ہوا اور ۱۳۲۳ء میں منسوخ ہوا۔

۳۰۱ء میں، کانٹ بزرگ ہنر جاری ہوا اور ۳۰۲ء میں منسوخ ہوا۔

۳۲۲۔ امین عثم کاٹکٹ بزنس جاری ہوا۔

۳۲۲مین بزمِ نیلگون ۶ کاٹکٹ جاری ہوا۔ اسپر ۲ کی مہر سحر و سیاہ۔

تبت ہونی تھی۔ اس سزمین منسوج ہوا۔

اسلام میں بزرگ شخصیتیں ہم کا ٹکٹ رائج ہوا۔ اور اسی سہین مسیح ہوا۔

اسلامیہ میں بڑے بڑے مفتی، کراچی ہوا۔

۲۷ جمادی الثانی ۱۲۸۴ مہرستانہ لولہ بنتی للمہ روپیہ بربک ہلکا لاجوردی راج ہوا۔

” ” ” ” ”
برنگ بستی ” ” ” ” ”

برزناک رعلوی

۱۰۰ تا این روزگار از ملک و گنجینه

سیریں بہت کیوں نہ کیا لیا۔ بہر لحاظ رسید کرد و انگریزی سڑکی میں آئی یہاں تک کہ

سکھیں بڑی سیوں۔ جسے اعلیٰ درجہ کا سیمینٹ سکرین کے ایک سے بڑی ہوا
 سلاٹ کے ذریعہ سرکھت ہو رہا ہے۔

۱۳۰۸ سنہ ۱۲۰۸ ہجری میں راجہ جیو داس نے - اقسا

من انزلنا به كتابه كانه قد مره فخره -

شماره ۲۴ - اقسام از اربابیه کاندسفی

علاوہ اس کے اور ہم بغیر و تذل مواہی گبر اسکایتہ نزل سکا۔

علاقہ صحت خاص

اس علاقہ میں بھی علاقہ خالصہ کی طرح کاغذ مہرور کا رواج ہے۔ اور حسبِ طبع و ذوقاً خالصہ میں اصلاح ہوتی ہو اسکا اثر اس علاقہ میں بھی پڑتا رہتا ہے۔ چنانچہ عدالتوں کا انتظام وغیرہ مثل حالہ کے ہے۔ اس علاقہ کاغذ مہرور اور خالصہ کے کاغذ مہرور میں کوئی فرق نہ تھا۔ مگر غورہ مہرور ۱۲۸۱ء سے ہر دو علاقہ میں فرق کیا گیا اور اس علاقہ کے کاغذوں پر علاقہ صرف خاص لکھا جانا شروع ہوا۔ چنانچہ اس وقت تک بھی عملدرآمد ہے۔

مہرور

۱۲۸۹ء میں ۲۰۰۔ اقسام تہیتی ۲ ترسا سو روپیہ کاغذ سفید مہرور خاکی رائج ہوا۔

۱۳۰۲ء میں ۲۰۰۔ اقسام + + کاغذ سفید مہرور سرخ و سیاہ رائج ہوا۔

۱۳۰۳ء میں ۲۰۰۔ اقسام تہیتی ۲ ترسا ۲۰۰ کاغذ صندلی نال مہرور سرخ و سیاہ رائج ہوا۔

۱۳۰۴ء میں ۳۴۳۔ اقسام ۲ ترسا ۲۹۲ کاغذ سفید مہرور نیلگون رائج ہوا۔

۱۳۰۵ء میں ٹکٹ طغرائی رنگ سرخ رائج ہوا۔

۱۳۰۶ء میں ۴ کا ٹکٹ بزرگ سرخ رائج ہوا۔

۱۳۰۸ء میں بزرگ سرخ ٹکٹ رائج ہوا۔

۱۳۰۹ء میں تہیتی ۴ کا ٹکٹ بزرگ زر و رائج ہوا۔ جو ۱۳۱۰ء میں منسوخ ہو گیا۔

۱۳۰۹ء میں ٹکٹ طغرائی رسیدی تہیتی ۱۱ بزرگ سرخ رائج ہوا۔

۱۳۱۲ء میں ٹکٹ طغرائی منسوخ شدہ تہیتی ۱۱ رائج ہوا اور ۱۳۱۳ء میں منسوخ ہوا۔

مثل دیوانی کے اس علاقہ میں بھی چار قسم کے ٹکٹ مین جسکا رنگ زر و ہے۔

۱۳۱۸ء میں رنگ سرخ حروف (دع) کا مکملہ شاپس کے لیے سنبل ہوا۔

بند ۱۰۰۔ ۸۰ تقسیم کے مین قیمتی ارتاعہ۔

علاوہ ان کاغذوں اور ٹکٹوں کے اور بھی تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے۔ مگر اسکا حال معلوم نہ ہو سکا۔

جاگرت

مالک محروسہ سرکار عالی میں امر اکوڑی بڑی جاگیر مین بن بن کو اغراز کے طور پر شاپس استعمال کی جاگرت اجازت دی گئی ہے۔ پہلے پانچواہ مین اسٹاپ وہین نہ لیا جاتا تھا۔ اسکا قاعدہ یہہ تھا کہ سادہ کاغذ پر ایک لکھ لگا کر قیمت لکھ دی جا یا کرتی تھی جو قیمت اس کاغذ پر لکھی ہوتی تھی وہ اتنی قیمت کا کاغذ کہلاتا تھا۔ لیکن

سنہ ۱۱

جب سرکار عالی کے یہاں بامناطہ طبع ہوا تو اکثر جاگیرداروں نے سرکار عالی کے یہاں طبع کرنا شروع کیا جہاں سے قطعہ فیس لی جاتی تھی۔ اور بعض جاگیردار بطور خود طبع کرتے تھے۔ ۱۱۳۰
ربیع الثانی ۱۱۳۱ء کو حسب فرمان اعلیٰ حضرت حکم ہوا کہ مالک محروسہ سرکار عالی میں کسی علاقہ یا جاگیر کو کاغذ مہر بطور خود سرکار عالی سے الگ جاری کر سیکا کوئی حق نہیں ہو۔ کیونکہ کاغذ مہر وغیرہ مانند سکرانچ اور
کے ہیں جسکے جاری کر سیکا حق شاہی فقط سرکار عالی کو ہی حاصل ہو۔ پس ہر علاقہ یا جاگیر پر لازم ہو کہ
اپنے اپنے علاقہ میں فقط سرکار عالی کا کاغذ مہر استعمال کریں۔ اس حکم کے بعد سے اب جس جاگیردار کو کاغذ
مہر کی ضرورت ہوتی ہو وہ سرکار عالی کے حکام سے اسی قیمت کا طلب کر لیتا ہو۔ ایسے کاغذوں پر
جاگیردار کا نام پہاں دیا جاتا ہو وہ کاغذ بھیجا گیا کہ کے حدود کے باطن میں استعمال ہو سکتا۔ اور سبکی نہیں قیمت کا
رجل مقرر ہو یعنی سو روپیہ کے ایک قطعہ پر عیسے روپیہ لیے جاتے ہیں۔

تقریباً سرکار عالی کے کل اقسام کے کاغذ مہر یا گرانٹ میں شامل ہوتے ہیں اور ان کے نام آخرین درج ہیں۔
۱۱۳۲ء میں ۵۸۰۔ اقسام ۲ تا ۲۹۲۔ کاغذ خرد مہر سرخ۔

۱۱۳۳ء میں ۵۴۰۔ اقسام از عہد تاجا علیہ السلام کاغذ سفید مہر سرخ۔

۱۱۳۴ء میں ۵۰۔ اقسام از اربعۃ کاغذ سفید مہر سرخ۔

۱۱۳۵ء میں ۵۰۔ اقسام ۲ تا ۵ کاغذ سفید مہر سرخ۔

علاوہ اسکے اور بھی تغیر و تبدل ہوا ہے مگر اس کا حال معلوم نہ ہو سکتا۔

فہرست جاگیرداران جن کو یہ قیمت پر شہنشاہ ملتا ہو۔ (جریہ جلد ۳۹ نمبر ۱۹ جز و اول صفحہ ۲۰۰)۔

نام جاگیردار	حکم سرکار	نام جاگیردار	حکم سرکار	نام جاگیردار	حکم سرکار
ہمارے سرکش شہنشاہ السلطنت	۱۱۳۴ء	نواب سرتارا الامام حرم	۱۱۳۴ء	نواب غلام الملک خان خانانی	۱۱۳۴ء
نواب سرتارا خانہ حرم	۱۱۳۴ء	نواب سالار جنگ بہادر	۱۱۳۴ء	نواب فتح الملک بہادر	۱۱۳۴ء
نواب خورشید بہادر حرم	۱۱۳۴ء	نواب فتح الملک بہادر	۱۱۳۴ء	نواب شہر مار جنگ بہادر	۱۱۳۴ء

۱۱۳۴ء
سکندر آباد
ریڈیسی

سکندر آباد

نام جاگیر دار	حکم سرکار	نام جاگیر دار	حکم سرکار	نام جاگیر دار	حکم سرکار
محل نواب کرم الودیه	۱۳۲۵	نواب غفر الله الودیه	۱۳۲۵	نواب بهرام الودیه	۱۳۲۵
نواب بهرام الودیه	۱۳۲۵	نواب غفر الله الودیه	۱۳۲۵	نواب بهرام الودیه	۱۳۲۵
راجہ رایان امانت	۱۳۲۵	محمد ابوالحسن خان	۱۳۲۵	راجہ رایان امانت	۱۳۲۵
راجہ راجان رائیچہ	۱۳۲۵	سید شاہ ولی شہید جینی	۱۳۲۵	راجہ راجان رائیچہ	۱۳۲۵
دھرم وندتہ	۱۳۲۵	بزرگ گلبرگہ	۱۳۲۵	دھرم وندتہ	۱۳۲۵
راجہ راجہ جیونت بہا	۱۳۲۵	غلام محی الدین جنیدی گلبرگہ	۱۳۲۵	راجہ راجہ جیونت بہا	۱۳۲۵
راجہ رام پھول پال	۱۳۲۵	راجہ پاروہا ساروہی آپا پال	۱۳۲۵	راجہ رام پھول پال	۱۳۲۵
راجہ رام پھول پال	۱۳۲۵	پالونجیہ	۱۳۲۵	راجہ رام پھول پال	۱۳۲۵
سورہی راجہ کٹ پھارو	۱۳۲۵	گورہا شیرز بہادرانی	۱۳۲۵	سورہی راجہ کٹ پھارو	۱۳۲۵
نظام وندتہ بہادر پھول	۱۳۲۵	گرگ کٹپہ	۱۳۲۵	نظام وندتہ بہادر پھول	۱۳۲۵
نواب شیر الملک بہادر	۱۳۲۵	نواب تھور الملک بہادر	۱۳۲۵	نواب شیر الملک بہادر	۱۳۲۵
نواب تھور الملک بہادر	۱۳۲۵	فرخندہ حسین خان	۱۳۲۵	نواب تھور الملک بہادر	۱۳۲۵

صدر تختہ اخراجات کافذ مهور سرکار عالی بابۃ ۳۱۵

شمار	ابواب معتمدہ و انفری	تقدیر رقم	شمار	ابواب معتمدہ و انفری	تقدیر رقم
۱	۱۳	۳	۱	۱۳	۳
۲	۶	۵	۲	۶	۵

۱۰	الواب مع تعداد نفری	تعداد رستم	۱۰	الواب مع تعداد نفری	تعداد ورق
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۶	صا در بموجب تقریر -	۱۰	۰	میزان دفتر ہتم -	۱۰
۷	الواب مشترکہ -	۹	۹	حق البیج کاغذ مختوم -	۹
۸	الواب مختصہ -	۸	۸	میزان کاغذ مختوم	۸

رجسٹریشن

۱۳۰۶ء میں یہ حکومتی عدالت العالیہ کی ماتحتی میں قائم کیا گیا۔ اور ایک متوالیہ عملی غور و خوض ۱۲۹۸ء سے نافذ ہوا۔ ۱۳۰۶ء سے ۱۳۱۳ء تک یہ حکومتی رجسٹری کی ماتحتی میں بھی رہا۔ اس کے بعد عدالت العالیہ کے تحت میں کیا گیا۔ ۳۰۔ جمادی الثانی ۱۳۱۳ء کو انیکٹر جنرل اسٹامپ کا تقریر ہوا۔ اور یہ صیغہ بالکلہ کے تفویض کیا گیا۔ بلدیہ میں ایک رجسٹر اربلہ کا تقریر میں آیا۔ اس وقت مسٹر جارج ندی انیکٹر جنرل رجسٹریشن و اسٹامپ تقریر میں۔ ہر ضلع اور مقامات میں بھی رجسٹر اور بے رجسٹر اربلہ تقریر میں جو اس محکمہ کی ماتحتی میں کام انجام دیتے ہیں۔

اخراجات دفتر رجسٹریشن بابتہ ۱۳۱۵ء۔

الواب	رستم	الواب	رستم
انیکٹر جنرل -	۱	الواب مشترکہ -	۱۰
انیکٹر ان -	۹	میزان	۹
چپرا سیان -	۶	رجسٹر اربلہ -	۷
الونس -	۸	الونس	۸
صا در بموجب تقریر -	۱۰	صدر میزان -	۱۰
الواب مختصہ -	۸		

مستقبالی

۱۳۔ آبان ۱۲۷۹ء کو حکمہ صفائی بلدہ قائم کیا گیا۔ اور اس وقت بلدہ اور بیرون بلدہ دونوں اسکے حدود میں داخل تھے۔ اور اس وقت میں بیرون بلدہ کی صفائی زیر نگرانی صفائی بلدہ ایک علیحدہ قسم کے تحت میں دی گئی۔ اور پھر ۱۲۸۰ء میں دونوں ایک کر دیے گئے۔

۱۴۔ آبان ۱۲۸۰ء کو منظور العمل مجلس صفائی لغرض انہدام و آرائش دکان و مکانات شاہ راہ مرتب ہوا۔
۱۵۔ آذر ۱۲۸۱ء کو ذریعہ تہار حکم ہوا کہ رات کو سواری کی گاڑیاں بلا فدیہ رخصتی کے راستہ حسین منگرو چھاؤنی تک گذرے پائین۔

۱۶۔ ۱۲۸۱ء میں صفائی بلدہ سے چادر گھاٹ کو متعلقہ تعمیرات کی نگرانی میں دیا گیا۔ اگلے اُس زمانہ سے صفائی چادر گھاٹ کا کام علاً آغا ہوا۔

غور فروری ۱۲۸۱ء کو سید علی خان حیدر لواز جنگ بہادر کا تقریر تہم صفائی چل میں آیا۔
۱۷۔ ۱۲۸۱ء کو اشتہار جاری ہوا کہ اندرون و بیرون بلدہ میں بد مذہب کے بگھیان افنگاڑیاں غیر بنیہ رخصتی تبدیل کے نہ چھلایا کریں۔

حسب جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۹ بہمن ۱۲۸۱ء سر شرفہ صفائی ہوم آفس کے تحت میں دیا گیا۔
۱۸۔ آبان ۱۲۸۱ء کو حکمہ ہوم آفس سے اشتہار جاری ہوا کہ اندرون و بیرون بلدہ میں بد مذہب و جھوٹی اجازتی جگہ صفائی مکانات تعمیر نہ ہوا کریں۔

۱۹۔ ۱۲۸۱ء میں اضلاع کے تمام حکمہ جات صفائی صفائی بلدہ کے تحت کر دیے گئے۔ لیکن منظور سے عہدہ کے پھر حکمہ ضلع کی نگرانی میں دیدے گئے۔

۲۰۔ ۱۲۸۱ء میں علی حکمہ حضرت محمد چادر گھاٹ کے لیے صفائی کا ایک محکمہ قائم ہوا۔ اور اسکا اختتام ایک جنرل کمیٹی کے سپرد ہوا۔

۲۱۔ ۱۲۸۱ء کو ذریعہ تہار سے حکم جاری ہوا کہ تمام لوگ جگہ یہاں باقی ہوں شہر کے باہر آباد کی دور اپنے ہاتھیوں کے رکھنے کا بندوبست کریں۔

۲۷۔ آؤر سنہ ۱۱۳۸ھ کو نواب حیدر نواز جنگ بھادور کو ذلیل و خوار کیا۔ اور انکی جگہ مولوی میر کاظم علی صاحب
میر تقی میر کے لئے گئے۔

۱۹۔ شہر یوسف پور کے نواب بدیع شہزادہ امر نواز کے خدمت میں اطلاع دی گئی کہ کوئی تمیر خیر حصول تجارتی
ذکر الیٰ جاسے۔

یکم آؤر سنہ ۱۱۳۹ھ ویرول بلدیہ بین گاڑیوں اور جانوروں پر ٹیکس لینا شروع ہوا اور اسی سنین
مکانات پر بھی ٹیکس مقرر ہوا۔

۲۸۔ تیسرے سال کو حکم ہوا کہ گز زمین شہر پناہ کی تحصیل سے چھوڑ کر اجائی چھی تمیر مکان دی جایا کرے۔

۸۔ امر داؤد کے کوشتہار جاری ہوا کہ سنہ ۱۱۳۹ھ میں پتھر کیا گیا تھا کہ رودھوی میں کسی تم کی کاشت حسین
فصلہ انسانی یا حیوانی ڈالاجاتا ہونہ کی جائے۔ اب حکم دیا جاتا ہے کہ ہر سال کے مغربی سمت سے لیکر
چادر گھاٹ کے بل تک کوئی شخص کسی تم کی کاشت طرح مذہبی میں نہ کرے۔

۳۔ شہر یوسف پور کے نواب فوان الصلحت (مصدر غفر رجب الاول ۱۱۳۲ھ) امر سٹیوں کی ملازمت
میں ابتداء ۲۵۔ امر داؤد کے ۳ سال کی توسیع منلو دہوی۔ اور وہ منہ صفائی کے کام کے ساتھ دریافت
مقدمات اور بین شخص کے لیے سبیل مجبیط جس جال رہی۔

۱۸۔ آؤر سنہ ۱۱۳۹ھ کو سب فوان الصلحت حکم جاری ہوا کہ ہر علاقہ جات پاگاہ مکان وغیرہ تمیر کرانیا
قبل از تمیر ایک نقشہ صفائی میں پسید یا کریں۔ کوئی علاقہ پاگاہ خلاف اغراض صفائی کوئی تمیر کرے تو
فوراً منع کر دیا جاسے۔ اور لہجہ ضروری کیفیت ہر دفعہ تعلق پیش ہوا کرے۔

وسط میدان ۱۱۳۲ھ میں محکمہ صفائی این بارے سے دارالشفائی دارالضرب والے مکان میں منتقل
صفائی بلدیہ کے صفائی چادر گھاٹ کے صفائی لنگم ملی پلاکس میران کے لئے ہے۔

صدا رت العالمیہ امور مذہبی

مینہ امور مذہبی جو مسئلہ سے قائم ہے اس کے ابتدائی حالات حسب ذیل ہیں۔ شامان دہلی اور سرائے
بہت ہی قدیم زمانہ سے یہ دستور رہا کہ مذہبی عبادت۔ پرنس اور بزرگان دین کا نام باقی رہے۔

ازاجانہ ۱۱۳۵ھ

نصل

اور سافروں کی آسائش اور مخارجوں کی پرورش کے لیے اپنے حدود و سلطنت و مقبوضہ مقامات میں مناسب موقعوں پر - مساجد - گنبدوں - ہمارشور خانوں - خالقہوں - اور دہرستانوں یا سرآؤں کو بنوانے - اور ان کے بقا و قیام کے لیے مٹاؤں مقرر کرتے - اور جو معاشات کہ اس شخص سے عطا کیے جاتے انکی حفاظت اور اہتمام ایک خاص شخص کے تفویض ہوتی تھی - اور جس شخص سے کہ یہ امور متعلق ہوتے وہ صدر الصدور کے نام سے موسوم اور اسکا محکمہ صدرت العالیہ کے نام سے نامزد ہوتا تھا - تاریخ ہندوستان ضمیمہ شمس العلماء مولوی ذکار اللہ صاحب (جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۷) کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صدر الصدور کی تدریس شاہان غلیہ کے بھی پیشتر سے ہوئی - اور صدر الصدور ان نقدی وظائف و دردمشاہوں کی نگہ رانی متعلق تھے جو اشخاص ذیل کی پرورش کے لیے بادشاہوں کے جانب سے عطا کیے جاتے تھے -

۱۔ وہ لوگ جو علم دینی و دنیوی میں اہتمام رکھتے تھے اور خلق خدا کو فیض پہنچاتے تھے - ۲۔ تارک الدنیا نفس کش - ۳۔ مفلس در ماندہ جو تہجد کی توانائی نہیں رکھتے تھے - ۴۔ شریف و بزرگ زاد سے جو انہی کم دہاشی سے پیشہ وری نہیں اختیار کر سکتے - اس ریاست میں بھی اس خیریت کا وجود (جہاں تک درخت ویرہ سوار سے قبل سے پایا جاتا ہو) صدر الصدور سے صرف نقدی وظائف اور مدد معاش کی نگہ رانی ہی متعلق نہ تھی - بلکہ مساجد وغیرہ کی تعمیر اور ان کے معاشوں کا تقریر - سالانہ عایدوں کی روگنی کا تعلق بھی ان سے تھا - اور ایسی معاش کی چند سہیں تھیں -

الف - اراضی - ۱۔ جاگیر - ۲۔ انعام - (موضع انعام یا اراضی انعام) - ۳۔ منقطعہ - ۴۔ موضع منقطعہ یا اراضی منقطعہ - ۵۔ اگر بار (بلابین یا تقریر) - ۵۔ بہت بابتہ - ۶۔ نقدی - ۱۔ یومیہ - ۲۔ معمول - ۳۔ سالانہ - ۴۔ رسوم کل اچاریہ - ۵۔ خلعتانہ وغیرہ - یہ بہا بقدر شرط خیریت و قسم کی ہیں - ۱۔ مشروط الخیریت میں یا - ۲۔ غیر مشروط الخیریت یا مدد معاش - ۳۔ اول تعلق بہ مذہب سلام و مذہب ہندو ہیں - مذہب سلام سے پہلے متعلق ہیں - الف - مساجد - انکی خدمات یہ ہیں - الف - ۱۔ خطابت - ۲۔ موعظی - ۳۔ پیش امامی - ۴۔ جابرب کشی - ۵۔ معمول رمضان قبل چراغ - ۶۔

درگاہ - ۱۔ عرس - ۲۔ عود و گل - ۳۔ خدیتیان - ۴۔ نوبت وغیرہ - ۵۔ حج - فاتحہ سالانہ - دوازدهم شریف
 یازدهم شریف - عشرہ شریف متفرق - ۵۔ قضاۃ - احتساب - ملاذ بحات - اور مذہب ہندو
 یہہ ابواب متعلق ہیں - ۱۔ جاترا - ۲۔ ورشاسن - ۳۔ اگنی ہوتنر - ۴۔ نندادیب - ۵۔ نموید - ۶۔ اچھا
 ۷۔ سدا برست - ۸۔ اسادی - چینیہ تہی - ۱۰۔ خدیت مٹھہ وغیرہ - عطایا سے مرقومہ بالا جن جاند ادو شو
 اجرا کیے گئے ہیں وہ یہہ ہیں - ۱۔ مالگذاری - ۲۔ کروڑ گیری - ۳۔ آبکاری - ان عطایا کے مطلی یہہ ہیں -
 ۱۔ شاہان دہلی - ۲۔ بادشاہان گولکنہ - ۳۔ بادشاہان بجا پور - ۴۔ عالیجاہ - ۵۔ حضرت بندگاہالی تھالی مظاہر العالی
 ۶۔ نیابت دیوانی - ۷۔ راجایان ستارہ - ۸۔ راجہ ناگی پور - ۹۔ راجست - ۱۰۔ راجایان شوراپور وغیرہ
 سابقین یہہ مہاشین اہل اسلام اور اہل ہندو کے مذہبی اجداد اور دعا گو یوں سے مخصوص تھیں -
 مگر تخمیناً ۱۲۵۰ھ سے عیسائیوں کے گرواؤن کے نام بھی منجانب سرکار مہاشین مقرر ہوئے ہیں -
 عمارات مذہبی کی حفاظت اور ادائے شرائط خدمات مذہبی کی نگرانی - اور کل انتظام احکام شرعیہ -
 عزل و نصب قضاۃ وایہ - وخطباء - ووزدین مساجد - و تصفیہ معاملات قضایا سے لویت دہائی
 سجادگان - دیگر امور کی خدمت ابتدائے نواب محمد جعفر یار خان حکیم الحکام علی الدولہ بہادر
 صدر الصدور کے تفویض ہوئی - اور نواب احمد یار خان حکیم الحکام علی الدولہ بہادر صدر الصدور
 زمانہ تک یہ کل امور انہیں کے قائم مقاموں سے متعلق رہے - اور حکومت العالیہ میں بلکہ
 اور اطراف بلکہ کے وہ کل مقدمات دایر اور فیصل ہوتے تھے - جو یومیہ سالانہ - انعام - جاگیرت
 د بطور خیرات - یا عود و گل درگاہ جات - و نیکہ جات - خدات مہادری - ویوستان -
 پوجا ریکری وغیرہ سے متعلق ہوتے تھے - اور تاریخ دکن صفحہ ۲۴۵ مطبوعہ ۱۲۵۵ھ

زمانہ سابقین صدر الصدور کے اختیارات حسب ذیل تھے - جب قدر خدمات شرعیہ کہ
 سلطان وقت کے جانب سے مقرر ہوتے تھے ان کے اہل خدمات اس ہی حکم کے توسط سے
 منسوب و مغرول کیے جاتے تھے - قاضی مفتی جس نے کہ تصفیہ قضایا کا تعلق تھا وہ اس ہی حکم کے ذریعہ سے
 مقرر کیے جاتے تھے اور بہاد خدمت - صدر الدولہ کے مہر و خط سے عطا ہوا کرتے تھے اور ان کی

کارروائیوں کی نگرانی اسی محکمہ سے متعلق تھی۔ ان کے علاوہ محتسب پیش امام خطیب موزن
کلا وغیرہ بھی اسی محکمہ سے منسوب ہوتے تھے۔

۱۲۸۲ء میں بہمنی خٹار الملک اول جب انتظام ریاست کی صورت بنام نہاد ضلع بندی بدلی گئی وقت
یعنی ۱۲۸۵ء میں مساجد وغیرہ کی کارروائیوں کا تعلق صیغہ تصرفات سے کیا گیا۔ جسکے صدر المہام
نواب شہاب جنگ بہادر اور متھانظ صدر الاسلام خان تھے کل کارروائی متعلق بہ امور مذہبی
۱۲۹۲ء تک منظوری تھا لکھنؤ اور بعد میں بہمنی متصرفات و خانگی ہوا کرتی تھی اور بعض احکام سے
بہر بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ان عطیات کی نگرانی عہدہ داران مال سے بھی رہی ہے۔

۱۲۸۵ء میں صدر المہامی کے شکست ہونیکے بعد جب معین المہامیان قائم کیے گئے اس وقت سرشتہ
امور مذہبی بطور ایک عہدہ کے متعلق خانگی سے متعلق رہے جسکے میں المہام نواب نظام یا جگن خان غماناں رہا تھے
لیکن گشتیات و احکام سے ثابت ہے کہ اس زمانہ میں بھی اس سرشتہ کے اکثر امور کا تعلق یکجا نہ تھا بلکہ
مختلف محکجات سے رہا۔ گو احکام گشتیات کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ نگرانی جائیداد پر تھی مگر انیاں
سرکار کو ہمیشہ رہا ہے اور ایک زمانہ سے خٹار الملک اول کی توجہ اس طرف مبذول بھی گئی کہ سطح صیغہ ہائے
مال و عدالت وغیرہ کے لیے باضابطہ محکجات وغیرہ قائم کیے گئے اور اختیارات دے گئے ہیں بطور
ان عطیات اور اوقات کا بھی بندوبست کیا جائے جن کیلئے سرکار عالی اور امرائے ریاست کی عطا
عطا اور وقف کر دے گئے ہیں مگر ان کی وہ نمائندگی کی جاتی تھی پوری نہ ہو سکی۔

۱۲۹۳ء میں سالار جنگ ثانی نے اپنی دیوانی کے ابتدائے زمانہ میں خاص توجہ اس طرف مبذول کی۔
(جبریدہ اعلامیہ جلد اول صفحہ ۶۸-۶۹) اور سرشتہ امور مذہبی کا تعلق نواب مولیٰ یار خان محلی لدوہ بہادر
صدر الصدور سے کر دیا۔

۱۲۹۴ء سے ۱۲۹۶ء تک بہمنی محکمہ گشتیات و نظامت (بہمنی متصرفات) کام کرتا رہا جب ۱۲۹۵ء
میں متصرف متصرفات و خانگی کا دفتر توڑ دیا گیا تو متصفی خانگی کا دفتر اسی محکمہ میں ضم ہوا اور دفتر نظامت
محکمہ متصفی امور مذہبی کے نام سے ۲۳ رمضان ۱۲۹۵ء کو بدل دیا گیا۔ پانچ سال کے بعد ۱۳۰۲ء میں

مستعدی مورخہ ہی کا ذکر مستند خالت کوئی و امور مامین منعم ہوا اور فروری ۱۳۰۲ء سے مذہبی کارروائی کو نواب رسول یار خان جی اللہ بہادر بحیثیت نظامت ادا کرتے رہے لیکن وہی سال کے عیدین (جریہ ۱۰) نور داؤد ۱۳۰۲ء) امور مذہبی کا تعلق مقدم عدالت سے قطع ہو کر نظامت اور مستعدی و قریب سابق ایک ہی کر دیا گیا۔ مگر بعد میں بہرہ صورت بدل گئی کہ نظامت امور مذہبی کا دفتر علیہ کیا گیا اور صیغہ امور مذہبی تسمی عدالت وغیرہ میں منعم کر دیا گیا۔ ابتداً صرف مساجد کی نگرانی رسول یار خان جی اللہ بہادر متعلق ہوئی تھی جسکی سالانہ معاش ۱۳۰۲ء تھی (جریہ جلد اول صفحہ ۹۶) ۱۳۰۲ء میں مساجد و عمارت مقابر - اعلا س و عاشور خانجات - دہرم سالہ و سمر - اور ۱۳۰۳ء میں والا جاہی و درہم مصادف حجاج و معمول دیوبند کا تعلق بھی انہیں سے ہوا۔

مساجد

مساجد یا معاش کے دو قسم ہیں - ۱- جن کو عائدہ صرف خاص سے معاش مقرر ہو - ۲- وہ جن کو عائدہ دیوبندی معاش دیجاتی ہے - مگر باعتبار بنا تعمیر مساجد زیر نگرانی محکمہ امور مذہبی کے اقسام میں ہیں - ۱- وہ جن کو بادشاہان اور امرا نشین نے بنوایا تھا - ۲- جن کو عہدہ داران سرکار نے بحکم یا بہ اطلاع سرکار بنوایا - ۳- وہ جن کو ارباب خیر و احسان اور عامہ رعایا نے تیار کرایا - تفریحی صدر المہام تفرقات کے قبل یعنی ۲۶ رجب ۱۲۸۹ء سے آخر ۱۲۹۸ء تک جن مساجد بلکہ اور ضلع کیلئے معاش اجرا ہوئی انکی تعداد بلکہ - ۱۱- بیرون بلکہ - ۱۶- اضلاع - ۵۷- جلد ۸- تعداد معاش مصالحہ روپیہ تھی و ملاحظہ ہو فقرہ (۱) دستور العمل مساجد - مساجد مرقومہ بالا کے سوا اور مساجد بھی اس محکمہ کی نگرانی میں ہیں جن کو خزانہ شاہی سے تو کوئی معاش نہیں دی جاتی لیکن انہیں کے جائدادوں کی آمدنی سے ان کی اخراجات ادا ہوتے ہیں - ۱- مسجد چوک - ۲- مسجد قادریار خان - ۳- مسجد کوٹلہ کبریا - ۴- مسجد فضل خان - ۵- مسجد نیلارٹی - ۶- مسجد شاہ جبار و بستان - ۷- مسجد حاجی مریم - ۱۲۹۸ء تک کوئی ایسا دستور العمل باقاعدہ مقرر نہ تھا کہ کن مسجدوں کے لیے سرکار سے معاش مقرر کی جائے اور کنگو نہ جانب سرکار دے دینے کی ضرورت نہیں ہے - لیکن ۱۲۹۹ء میں ایک دستور العمل ہوا اور مساجد و تعمیر و تزئین مساجد و عمارات مذہبی جاری کیا گیا گشتی صدر المہام نشان ۵ مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۰۲ء اور معاش

مساجد کے اجرا اور ان کی تعمیر و ترمیم کی منظوری میں اب بھی اکثر اسکی پابندی ملحوظ رکھی جاتی ہے مگر وہ یہ دستور العمل کی رو سے مساجد کیلئے معمولاً ماہانہ معاش تفصیل رکھی گئی ہے جسکا سالانہ مجموعہ ہوتا ہے۔
۱۔ پیش امام ص ۲۰۔ موزون عال۔ ۳۰۔ روشنی و ابداری و دوریہ عال۔ ۴۰۔ سالانہ مہیام ص ۴۰۔ مگر بعض موزون
شان عمارات اور آبادی مقام کے لحاظ سے اس سے بھی زیادہ معاش اجرا کی جاتی ہے۔

اجرائی معاش میں ہر کار کی اصلی غرض یہ ہے کہ مسجد میں علوم و صلوٰۃ پہنچانہ جماعت کے ساتھ ہوا کرے
اور درستی صلوٰۃ کیلئے پیش اماموں کا عقائد ضروریہ و مسائل فقہ سے واقف ہونا ضروری ہے۔ لہذا^{۱۲۸۸}
میں جملہ ارباب انعامات امامت کو سرکار کا حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں کی قابلیت میں نقص ہو اور قابل تحصیل
علم ہیں یا تعمیر میں اور تعلیم طلب ہیں ان کو چاہیے کہ اپنے اپنے موقوفہ خدمات کی قابلیت و لیاقت حاصل کریں
ورنہ بحالت ناقابلیت دوسرے شخص کا تقرر ان کی خدمت پر کیا جائیگا۔ مجموعہ قوانین دیوانی طبع چارم^{۱۲۸۹}
لیکن اسکی قبل بھی کہ چاہیے ہونے پائی اور اکثر پیش امام ناقابل اور مسائل ضروری سے ناواقف پائے گئے
اس لیے^{۱۲۹۰} آئین امامت مسجد کے واسطے البوابیل کا امتحان مشروط کیا گیا۔ اس مسائل ضروری صحت عقائد
اہل اسلام موافق اہل سنت و الجماعہ ۲۔ صحت قراءۃ قرآن و خطبات ۳۔ مسائل ضروری فقہ تالیفات
و کتاب صلوٰۃ (از رسالہ جماعت اردو) اس غرض سے کہ خطباء و خطباء پیش امامان ساجد وغیرہ کی قرأت
و تجوید درست ہوئے۔ آئین سرکار نے منظور فرمایا تھا کہ تعلیم قرآن مجید کے لیے ایک علیحدہ مدرسہ قائم کیا جائے
جسکا انتظام اور نگرانی متمدن کی ذات سے متعلق رہی اور حکم ہوا تھا کہ تاجرائی معاش یومیہ قاری محمد تونس صاحب
تقریباً ہر ماہ مدرسہ دنیا ت بٹل میں آئے۔ چنانچہ یہ مدرسہ لڑاب محی الدین و بہادر مرحوم کی مسجد میں
قائم اور ۲۶۔ رمضان ۱۲۹۰ کو اسکا افتتاح ہوا اور تعلیم بھی جاری ہوئی مگر ۱۲۹۱ میں صاحب موصوفہ مدینہ منورہ
نشر لیفہ لجانے سے بند ہو جب تک کہ ان کا قیام بلدہ میں رہا ان سے قرأت وغیرہ کی صحت کے متعلق خدمت
الکوالجائی گئی مگر کسی ہدایت پیش امام کے تقرر کی ضرورت ہوتی ہو تو بذریعہ سوالات زبانی ان کا امتحان
لیا جاتا ہے اور بصورت کامیابی ان کا تقرر عمل میں لایا جاتا ہے۔ اور قرأت کی صحت حلی طور پر و نظر امامت
امور مذہبی میں کر لیا یا کرتی ہے۔ عام ساجد بلکہ اور بیرون بلکہ کی حالت بہت ہی محتاج نگرانی تھی اسوجہ کہ

خدمتیاں مساجد کے حالات کے دریافت کرنے اور مساجد کے متعلقہ انتظامات سے اطلاع دینے کے واسطے سرکار کے جانب سے کوئی دورہ کرنا یا اہلحدہ دار مقرر نہ تھا اس لیے ایک عہدہ دار بنام تھم مساجد کا تعین کیا گیا تاکہ وہ وقتاً فوقتاً مساجد وغیرہ کے متعلق اپنے دورہ کی رپورٹیں پیش کیا کرے نیز اخراجات سالانہ مہینہ مہینہ کی نگرانی رکھیں اور دفتر امور مذہبی کو ان کے انتظام کا عہدہ موقع ملے (ملاحظہ ہو جلد ۱۲۸ علامہ ۱۳۸) سابق میں خدمتیاں مساجد اندرون و بیرون بلدہ کی تنخواہیں ایک جگہ تقسیم نہیں ہوتی تھیں یعنی بعض مساجد کے خدمتیوں کی تنخواہ کی تقسیم تو سرشتہ تصرفات میں ہوتی تھی اور بعض کی خزانہ عامرہ سے ۱۲ لاکھ سے کل مساجد کے خدمتیوں کی تنخواہیں دفتر نظامت امور مذہبی میں تقسیم ہونے لگیں یعنی اہل اسلام کی تنکایت تھی کہ مساجد کے اقسام کے باجے مختلف رسوم کے ساتھ علانیہ اس زور و شور سے سمجھے ہیں کہ علاوہ ترک ادب عبادت میں ہر جہ غلط واقع ہوتا ہی اور ایسے مواقع میں امام کی قنارت اور بکیر مقتدیوں کے کانون تک نہیں پہنچتی لہذا بذریعہ اعلان حکم دیا گیا کہ مساجد کے روبرو باجانبہ بجایا جائے بلکہ حیثیت کوئی رسم وغیرہ مسجد کے پاس پھونپنے یا ختم مسجد باجہ موقوف رکھا جائے۔

یوں تو عید آباد کے اندر اور اسکے مضامین میں مساجد بکثرت ہیں لیکن قدیم مسجدیں ۴۰ ہیں یعنی کتبہ چوک کی مسجد۔ جامع مسجد۔ مسجد الفضل کتب خانہ کے حالات حصہ ۲ باب ۲ فصل میں مفصل لکھے گئے ہیں۔

مقابر وغیرہ واقع ممالک محروسہ سرکار عالی پانچ قسم کے ہیں۔ ۱۔ مقابر شاہان دہلی۔ ۲۔ مقابر شاہان قلعہ شاہیہ۔ ۳۔ مقابر رؤسا جید راہ۔ ۴۔ مقابر بزرگان دین۔ ۵۔ عام۔ ۶۔ مقبروں اور فضول اور مزاروں کا تعلق سنہ ۱۳۸۰ میں محکمہ امور مذہبی سے ہوا لیکن علی طور پر ان کی کل کارروائی ان قرن میں نہیں ہوتی۔ صرف بعض درگاہوں اور کنبہوں کی تعمیر و ترمیم اور ان کے خدام کی رخصت وغیرہ کی کارروائی اور بعض معمولات کی ورثہ ہی تحقیقات ہوا کرتی ہے۔ مگر بہت سے درگاہوں وغیرہ کے اخراجات اور ان کی نگرانی کا تعلق اضلاع میں تعلقداروں سے اور بلدہ میں ان کے اہل تعلق ہی سے ہے جو سنہ ۱۲۸۵ میں اصلاح فاقہ کے نام سے ^{۱۳۸۵} اور عدول خزاںات بزرگان کے بابہ سے۔ جملہ ^{۱۳۸۵} خچہ جاری تھا۔ غالباً ان میں صرف خاص اور دیوانی دونوں شامل ہوں گے تاہم دکن صفحہ ۱۳۷ ۱۳۸

سموات بلکہ کی منظوری اور یا بندہ معاشق کی حقیقت کی دریافت و فرائض اور مذہبی سے ہوتی ہے۔
 معاہدہ اے اعراض بزرگان دین کے متعلق سب سے مقدم نگرانی اس امر کی ہے کہ جو رقم عین غیرہ کے
 نام سے دیجاتی ہو اسکے نسبت تحقیق کر لیا جائے کہ شخص یا بندہ معاشق تھی اسکے پانی اور عین غیرہ اور اگر نیک
 یا نہیں اور جس قدر رقم دیجاتی ہو وہ تارک مقررہ پر ضروریات غرض وغیرہ میں صرف ہوتی ہو یا نہیں۔
 چنانچہ نتیجہ کام ایک شخص کے متعلق کر دیا گیا ہو اور اسکا لقب مہتمم اعراض رکھا گیا۔ مگر یہ بہ انتظام صرف بلکہ کیے ہو
 ہوا ہے۔

مسبداے ہندو کی کثرت کے دو وجہ ہیں۔ ایک یہ کہ دیرہ دو صدیوں کے قبل یہاں اکثر حکومت
 ہندوؤں کی رہی تھی۔ دوسرے یہ کہ مردم شماری کے لحاظ سے بھی قوم ہندو کی تعداد بقایہ دیگر تو اہم
 بہت بڑھی ہوئی ہے۔ ان مسبدوں کے اقسام دو ہیں۔ ایک وہ جن کو راجگان درگل وغیرہ اور ہندو
 وزراء و اعلیٰ شاہیہ یعنی اکتا و اتنا وغیرہ نے تعمیر کرایا تھا۔ دوسرے وہ جن کو امراء اور خوشباشون نے
 بنوایا تھا۔ جو معاشین ان مسبدوں کے نام جاری ہیں ان کے بھی کئی قسم ہیں۔ الف۔ وہ معاشین جو
 شاہان دہلی کے طرف سے عطا ہوئی ہیں۔ ب۔ وہ معاشین جو ایلان ریاست نے عطا کی ہیں۔
 ج۔ وہ معاشین جو راجگان ملائم ہمارا شطرنجی راجہ باجی راویشوا وغیرہ نے اپنے چوتھے کے عین میں
 توڑ پھینچیں۔ د۔ وہ معاشین جو یہاں کے امراء اور خوشباشون نے اپنے ذاتی جائیدادوں سے
 یا عطیات شاہی سے مقرر کر دیا ہے۔

اگرچہ معاہدہ اے باعاش کی نگرانی اضلاع میں وہاں کے مقامی عہدہ داروں سے متعلق تھی۔ اور
 بلکہ کے مسبدوں کے متعلق کوئی خاص انتظام نہ تھا مگر ۱۳۰۳ء سے پہلے یہ سب ہوا تھا کہ اضلاع کے
 دیولوں کا تعلق تعلقداروں اور صوبہ داروں سے رہی۔ ۱۳۰۳ء میں صرف معاہدہ اے بلکہ کا تعلق
 محکمہ امور مذہبی سے کیا گیا۔ یہ تعلق برائے نام تھا۔ اس وجہ سے نظام امور مذہبی میں بجز اسکے کہ اگر کسی کے پاس
 تعمیر و ترمیم کے در خواست پیش ہوتی تو حسب مناسب اجازت دیجاتی اور کوئی کارروائی وہاں
 نہیں ہوتی تھی۔ چونکہ محکمہ نظامت عموماً انتظام امور مذہبی کے لیے قلم ہی اور وہ کسی خاص منصب کے لیے

مختصر میں نہیں ہے۔ ابتداً ۳۰۰ میں سرکار کا حکم نافذ ہوا کہ آئندہ سے بطور عام بلکہ اور اضلاع کے سب وارڈن
محکمہ امور مذہبی کی نگرانی ایکساں رہنی چاہیے۔

معاہدہ ہائے بلکہ اور ان کے متعلقہ جاگہ داروں کے معاہدہ کرنے اور ان کے حالات سے محکمہ امور مذہبی کو
اطلاع دینے کیلئے ایک پیشخص کی ضرورت تھی جسکو اس کام سے مناسبت ہو اس لیے سرکار نے منظور فرمایا تھا
کہ مہنت راؤ سررشتہ دار والا جاہی سے کمینیت تہم معاہدہ ہائے بلکہ یہ کام لیا جاوے (ملاحظہ فرمائیے خبر داوول
۱۵۔ مہر ۱۳۸۰) اب ۱۳۸۰ سے تہم معاہدہ سے شاید یہ کام لیا جا رہا ہو۔ کیونکہ راؤ موصوف کا تھرخزانہ عامہ کے
خزانہ داری یہ ہو گیا ہو۔

بلکہ کے عاشور خانوں میں سے دفتر امور مذہبی کی نگرانی میں صرف ۲ عاشور خانے یعنی ۱۔ عاشور خانہ
حسینی علم ۲۔ عاشور خانہ پنجابہ ہیں۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے عاشور خانہ بلکہ میں ہیں مگر انکا
اہتمام دفتر موصوف سے نہیں ہے۔ (دیکھو حصہ ۲ باب فہصل ۱)

سرار اور دہرم سالوں کے دو قسم ہیں۔ ایک وہ جو میر عالم کے بنا کردہ اور شوارع مدراس۔ مچھلی بندر
وبیدر وغیرہ پر واقع ہیں۔ دوسرے وہ جن کو دیگر خوش باشوں نے مثلاً راجہ کنداسامی وغیرہ نے
بنوایا۔ سرارائے قسم اول تو محکمہ امور مذہبی کی نگرانی میں ہیں جن میں سے بعض میں مسجدیں بھی
بنی ہوئی ہیں اور سرکار کے جانب سے انکی صفائی اور محافظت کے لیے داروغہ و خدام وغیرہ مقرر
اور انکی نگرانی تعلقہ داران اضلاع سے تعلق رکھتی گئی ہے۔ سرارے قسم دوم کی کوئی تفصیل نہیں مل سکی۔

بلکہ اور صفات بلکہ میں قدیم و جدید یہہ سرار ہیں۔ سرارے میان شک۔ سرارے راجہ کنداسامی
واقع سکندر آباد۔ سرارے ٹھہ بالکداس واقع کاغذی گوڑہ۔ سرارے بیتارام باغ۔ سرارے آصف نگر
سرارے کاروان ٹیپو خان کی سرارے۔

نواب انور الدین خان المصطفی شہادت جنگ سرراج الدولہ اس ریاست کے معزز و معروف
امیر تھے۔ آصف جاہ بہادر نے ان کو ارکاٹ کی لڑائی سے ممتاز فرمایا تھا۔ ان کی اولاد میں
محمد نور خان پرنس اور ظلام غوث خان اب مدراس میں موجود ہیں۔ نواب موصوف جب ۱۳۸۰ میں

عاشور خانہ

سرار دہرم

سررشتہ دار والا جاہی

فرانسیسوں کی جنگ میں شہید ہوئے اُس وقت اُن کی وصیت کے موافق اُن کی لاش مقام آب پے لاکر اصف نگر کے متصل اُن کے مرشد حضرت ولی اللہ شاہ قدس سرہ کے پائین دفن کی گئی یہ قبر کے طران سنگ مبرکی جالی بنی ہوئی ہے اور چند عمارت بھی ہیں مثلاً خانقاہ مسجد۔ بالولی۔ ان کی تعمیر میں ایک لاکھ زرید روپیہ صرف ہوا۔ حیدر آباد میں۔ جاگیرت مقلعہ جات۔ باغات۔ بازارات۔ اور کائنات کی قسم سے اُن کی بہت سی جائیدادیں تھیں اور وہ نواب غلام غوث خان کے زمانہ تک اُن کے علاقہ میں رہیں مگر بعد میں زمانہ مختار الملک اول جاگیرت مرقوم الصدرین کھن پورہ۔ نینگنڈر مہلی سے جواز تسلیم تنہا تھے وہاں میں داخل صرف خاص کر دیے گئے۔ اخراجات اعواس اور متعلقین نواب غلام غوث خان کی پرورش انہیں جائیدادوں کی آمدنی سے ہوتی تھی۔ جب جاگیرت داخل سرکار ہو گئے تو وہاں سے چلنی سالانہ خزانہ شاہی سے ابرا کیے گئے حسب ذیل اعواس ناخوہ جلیبہ علیہ متعلقان وخدام درگاہ مسجد کی تنخواہ کے لیے معہ ۱۰ سال یعنی مالک ہا مانہ شاہی خزانہ سے جو رقم دی جاتی ہے اُسکا انتظام ضروری تھا لہذا تنخواہ فلا مان مقبرہ و متعلقان کی تقسیم و مصارف اعواس کے انتظام کی بغرض سے مختار الملک اول نے ایک عہدہ زلم سرشتہ دار قایم اور اسکی ماہوار مصلیٰ مقرر فرمایا۔ یہ سب تک اخراجات اعواس پر شخص ذیل کی نگرانی تھی۔

۱۔ مولوی حافظ محمود مرحوم۔ ۲۔ مولوی قادر محمدی الدین۔ ۳۔ محمد حسین علی مرحوم۔ یہ لوگ ابتداً و بنام داروغہ اس خدمت کو انجام دیتے تھے بعد میں اس نام کو مہتمم اعواس کے ساتھ بدل دیا۔ اب مہتمم مذکور میرے مقرب علی صیغہ دار سے متعلق ہے جو جنگو اس خدمت کی بابت کوئی ماہور اور غیر نہیں ہے۔ یہ سرشتہ دار صدر مہتمم کے بعد از ان متصرف و منصب کے سن بعد متصرف کی کے تحت میں رہا سب سے ماضی امور مذہبی ماتحت ہے۔

راجہ فاضل اسلامین داخل ہے اور اُس کی نگل میں غریبا کو مدد دنیا ایک نہایت نیک کام سمجھا جاتا ہے اس لیے اس ریاست میں قدیم سے سرکار کی طرف سے روزانگی حجاج کا طریقہ جاری ہے۔ اگرچہ اس بات کا معلوم دشوار ہے کہ ٹھیک کس زمانہ سے یہاں اسکی ابتدا ہوئی لیکن اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ نواب ناصر الدین نے اس

زمانہ میں پنجاب سرکار عالی دو جہاز پر دسے سکے اس کام پر مامور تھے جن کے نام فتح سلطان فیض الکریم
 ۱۲۳۵ء یا اسی کے قریب میں بلحاظ اُن تحلیف کے جو حجاج کو پردہ کے جہازوں میں ہوتی تھیں
 ایک دغانی جہاز عاجیوں کے لیے خرید لیا اور تقریباً چار سال تک اُسی میں حجاج جاتے رہے لیکن جہاز
 دغانی مذکور بہ سبب غفلت ملازمین دفعۃً نذر زمینی میں بھگیا اور پھر وہی طریقہ سابقہ پر وہ کے
 جہازوں کا جاری ہوا حضرت منہضت مکان علیہ الرحمہ نے طریقہ روانگی حجاج کو پھر دہرہ کے
 جہاز لیکر رونق دی اور اُن کی بے نظیر فیاضی کی وجہ سے منہج بہ نسبت سابق کے بہت بڑھ گیا۔
 ۱۲۴۵ء میں بہد حضرت منہضت مکان اس کام میں پچاس ہزار روپیہ عنایت ہوئے تھے تو حاج وک
 صفحہ ۱۲) بعد رحلت حضرت منہضت مکان مختار الملک اول نے ان دونوں پر دسے کے جہاز کو
 فروخت کر دیا اور آئندہ کے لیے یہ انتظام کیا کہ ہر سال ایک معین رقم منظور ہو کر اس رقم کی تعداد
 ابتداً اڑتالیس ہزار تھی۔ مختار الملک ثانی کے زمانہ میں تیس ہزار ہوئی اور اتنی ہی رقم ابھی تک
 ہر سال منظور ہو کر آتی ہے ابتداً اسکا انتظام نواب عبداللہ ولی علی محمد خان مرحوم سے متعلق تھا
 پھر دفتر مفتدا انگریزی اور بعد میں معتد تفرقات سے متعلق ہو گیا۔ نواب سر اسما شاہ بہادر کے عہد میں
 ایک مجلس بنام مجلس رفہ حجاج قائم ہوئی کو ابتداً اسکا تعلق پرایوٹ سکریٹری سے تھا لیکن ۱۳۰۷ء میں
 اسکا تعلق دفتر امور مذہبی سے ہو گیا۔

ممالک محروسہ سرکار عالی کے کل قاضیوں مفتیوں محققوں وغیرہ کا عزل و نصب۔ واجرائی معاش
 قدامت سے صدارت العالیہ سے متعلق ہی لیکن بہ سبب اس کے کہ قواعد و ضوابط مدون نہ تھے
 سوائے بحالی دہر طر فی کے کوئی اور انتظام قضا وغیرہ کے خدمات کی نگرانی کا جاری نہ ہو سکا۔ ۱۳۰۷ء میں
 اس قدر توجہ کی گئی کہ قاضیوں کی لیاقت کی نسبت اطمینان حاصل کر نیکا ذریعہ قائم کیا جائے چنانچہ
 ۱۳۱۰ء میں ایک اعلان شایع کیا گیا کہ جدیدہ جلد ۴ صفحہ ۴۴۴ء ۱۳۱۰ء چونکہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں
 عہدہ قضاات وغیرہ تو ریٹا مقرر ہو کرتے ہیں اور اُن کی لیاقت علمی کا اس وقت تک چندان لحاظ
 نہیں کیا جاتا اسوجہ سے اہل خدمات مذکورہ کو اکتسابِ علوم متعلقہ خدمات کی طرف توجہ نہیں رہی تھی

تضام و متبیین
 مستبیین

حتیٰ کہ بہت سے اہل خدایات مسائل ضروری جہارت و صلوة و کحاح و طلاق وغیرہ سے واقفیت نہیں رکھتے لہذا سرکار کو مناسب معلوم ہوا کہ عہدہ نقضات وغیرہ کے واسطے مبلغ علم مقرر کرکے و کتب مسین کر دے جائیں لہذا کتب ذیل مقرر کیے گئے۔ ۱۔ علم فقہین شرح وقایہ مبادیات تک۔ ہدایہ مسند ملک۔ ۲۔ اصول میں نور الانوار۔ ۳۔ علم فرائض میں سر اجیہ و فرائض شریعی۔ علم فقہ میں جلالین۔ ۵۔ علم عقائد میں بحیل الایمان وغیرہ۔

بلحاظ اسکے کہ قصار مامورہ حال کی لیاقتیں اور عمرین مختلف درجہ کے ہیں انکی رعایت بھی ملحوظ رکھی گئی ہے۔

بعض کارروائیوں سے پایا گیا کہ اہل خدایات شرعیہ بلا حصول سند صدارت الیہ خدایات متعلقہ پر مامور ہوئے ہیں اور بذریعہ کشتی صدارت الیہ نشان ۹۹ مورخہ ۶ بہمن ۱۳۳۳ تاقاضی یعنی مقسب خلیف وغیرہ کو تاکید کی گئی کہ تاوقتیکہ سب شدائد قدیم و قریب صدارت الیہ سے سند حاصل نہ کریں۔ اہل خدایات اپنے خدایات پر مامور نہ سمجھے جائینگے (جبریدہ جزا دل صفحہ ۲۶۲) ان خدایات کے سند و کاتعلق خاص صدر الصدور سے ہیں جن کے فیصلہ قطعی ہوا کرتے ہیں اور بہرہ نمک است سرکار کے سمت میں ہے۔

اگرچہ ہمیشہ سے سرکار کی توجہ اس طرف مبذول رہی ہے کہ معاش ہائے مذہبی کی نگرانی پوری طور پر ہو کرے اور وقتاً فوقتاً تاکیدیں احکام بھی جاری کیے گئے ہیں۔ مثلاً ۱۲۹۴ء میں حکم دیا گیا کہ جو خطیر سرکار کے طرف سے درگاہ جہوں مسجدوں اور دیولوں وغیرہ کے اخراجات کے واسطے مقرر ہے وہ تمام روپیہ ان کے درنگلی میں صرف ہونے کے واسطے عطا ہوا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ضرور مداحلت کی جائیگی۔ اور درگاہ جہوں اور دیولوں کے اہلکار آگاہ کر دے گئے تھے کہ تمام اخراجات جو طبیعت عمل میں آئیں اور بعد اخراجات جہ قدر کہ باقی رکھ سکیں اسکو ان مقامات کی تعمیر میں صرف کریں اور سرکاری عہدہ داروں کو بھی تاکید کی گئی کہ وہ ان امور پر نظر رکھیں (مجموعہ قوانین دیوانی طبع ۴) اور گشتیات (جبریدہ اعلامیہ ۲۸ رمضان ۱۲۹۴ء ذیقعدہ ۱۲۹۴ء ۲۹ ص ۹۹) کے ذریعہ سے

مانعت کی گئی کہ جو آراضی تمام و مقطعات وغیرہ صدقات سابع و عاشور غنائات موعودہ کل و مگاہات
 و بریتش دیوستان وغیرہ کے لیے تعلقات و جاگیرات میں مقرر ہیں وہ نہ بیع ہوں اور نہ ہین کیے جائیں
 اس میں آخرت ۳۱ تک جس قدر ہدایات مکملہ موعودہ سے جاری کی گئی ہیں انکا حاصل یہ ہے۔ باوجود
 بذریعہ گشتیات صدر المہام سفرقات نشان ۱۶ واقع ۲۱۔ رمضان ۱۲۹۱ھ اور نشان ۲۴ واقع
 ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ سے و ہین کرنے کی مانعت کیے جانیکے بھی اکثر مقتدات اس قسم کے پیش ہوئے
 جسے ظاہر ہوا کہ اکثر جائداد موقوفہ کو متولیوں نے منتقل کیا ہے لہذا حکم دیا گیا کہ کوئی منتظم یا متولی مجاز نہیں
 کہ کسی عمارت یا مکان یا دوکان یا کسی جائداد وقف کو خلاف گشتی ہائے صدر المہام بیع و ہین یا کسی
 دوسرے ذریعہ یا طریقہ سے منتقل کرے اور تمامی عہدہ داران سرترتہ عدالت۔ مال و جسطری متعلقہ
 بلکہ و اضلاع مطلع کیے گئے کہ وہ تمامی جائداد ہائے موقوفہ کی پوری پوری نگرانی رکھیں اور اس حکم کی
 تعمیل میں پورا اہتمام کریں۔ اور تعلقہ داران اضلاع اور صدر ہتم صفائی اندرون و بیرون بلکہ موقوفہ
 صفائی چادر گھاٹ و ان کل موقوفہ جائداد کی فہرست بھی طلب ہوئی تھی جو انکو محدود ارضی میں واقع ہیں اور ایک ایک لکھ لکھ
 ہو ہیں بلکہ نگرانی اور ان کے صحیح و خراج کا تعلق اور ان کے متعلقہ دوسرے امور کی کارروائی کے لیے
 یہہہ محکمہ قائم ہوا ہے تو اس امر کا دریافت کرنا ضروری تھا کہ کل اکملہ موقوفہ کی تعداد اور ان کی آمد و خرچہ کا اندازہ
 کیا ہوا ہے کہ اس قدر اکملہ بیجا طور پر لوگوں کے فیض نصرت میں گئے ہیں لیکن اس طریقہ سے پورا اہتمام
 نہ ہو سکا تو اس وقت بندہ بعد ایک اعلان شایع کر دیا گیا کہ جس کسی متولی یا دیگر اہل تعلق کی نگرانی مہاتمام میں
 جائداد ہائے اوقافی ہوں انکے نگران فہرست و اوقاف کو لازم ہے کہ ایسی کل جائدادین دفتر خدایا کی کتاب الاوقاف
 درج کرادیں تاکہ ایسی کل جائدادین ایک مرتبہ جریدہ اعلامیہ میں طبع کرادی جائیں جس سے وہ جائدادین
 ہر لاج۔ بیع۔ و ہین و دیگر نوع کے تہتہلاک سے مصون و محفوظ رہیں۔ اگر کوئی متولی وغیرہ جائداد ہائے
 مذکورہ کو دفتر خدایا کی کتاب الاوقاف میں اجرائی اشتہار نہا سے ہمہ جہت حصص کے موصیہ میں درج نہ کرے گا تو
 اسکی صہانت کی کارروائی دفتر خدایا سے نہ ہو سکیگی اور ایسی جائدادین کتاب الاوقاف دفتر خدایا میں
 درج نہ کرانے سے یہہہ بھی سمجھا جائیگا کہ وہ جائدادین شخص خالص کی ملک سے نہیں ہیں اور نہ

اُن کے بیس و برہن و دیگر قسم کے انتقال کا حق حاصل ہے۔ ان ہدایتوں کے جاری کرنا کیا نتیجہ بہم پہنچا ہو اکتالاب وقتاً فوقتاً اکثر جاہلادین کتاب الوقف میں درج ہو رہی ہیں۔

تختجات رویت ہلال ستارہ تک عدالت کا اضلاع سے رہت دفتر ملی پر ادراک کے ثمن دفتران روانہ ہوا کرتے تھے۔ جب بہتہ تعمیر پیش ہوئی کہ ان تختجات کا قیام عدالت سے ہوتا مجلس لگاری کی یہ رہے ہوئی کہ صیغہ امور مذہبی سے ہونا پچھ سنہ مذکور سے اسکا تعلق اسی محکمہ سے ہے چونکہ اکثر عیدین وغیرہ کیلئے رویت کی صحت ضروری ہوا کرتی ہے اس لیے بہتہ قاعدہ رکھا گیا ہے کہ شہور سندرجہ ذیل کے تعلق بذریعہ تختجات صحت رویت سے اطلاع ہوا کرے۔ محرم۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ یثعیان۔ رمضان۔ ذیقعدہ۔ فیجہ۔ ان سب میں رویت ماہ رمضان کا بہت بڑا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

تختہ اخراجات دفتر نظامت امور مذہبی بابہ اسٹ

نام البواب	تعداد رقم	نام البواب	تعداد رقم	نام البواب	تعداد رقم
دفتر نظامت	۲	ساجد و سائبہ بلذوہ	۳	اخراجات بلذوہ و سائبہ	۴
مدوکار ناظم	۱	سماتہ اضلاع	۱	نظامت مذہبی	۱
البلکاران	۱۵	امداد مذہبی و خیراتی	۱۵	مسو لہران اضلاع	۱۵
ملازمان	۱۰	پرائنٹنگ جوچ	۱۰	مسو لہران	۱۰
الونس	۱۰	رومن کیا تھک چرچ	۱۰	یومہ واران و سائبہ	۱۰
صادر بموجب تقرر	۱۰	میتھوڈس چرچ	۱۰	داران	۱۰
البواب مشترکہ	۱۰	چادر گھاٹ	۱۰	اخراجات روٹنگی حجام	۱۰
البواب منقطعہ	۱۰	دیگر چیدہ جات	۱۰	خیرات و مبرات	۱۰
میزان دفتر نظامت	۱۰	میزان	۱۰	صدر میزان	۱۰
اخراجات بلذوہ و اضلاع	۱۰				

ٹپہ خانہ سرکار عالی و سرکار عظمت مدار وٹیکارافض

نصل
ٹپہ خانہ سرکار عالی

تمام دنیا میں کوئی ترقی یافتہ قوم ایسی نہ نکلے گی جسکے یہاں ڈاک کا قاعدہ جاری نہ ہو۔ ہاں یہ ضرور ہو کہ بعض کے یہاں اُس کے قاعدہ مختلف ہوں گے۔ اگر ہم پچھلی تاریخوں پر نظر ڈالیں تو ہمیں کئی صدی پیشتر ڈاک کے وجود کا نشان ملے گا۔ گو عرب۔ ایران۔ اور ہندوستان میں خطوط رسائی کا طریقہ ابتداء اسلام اور اُس سے پہلے بھی پایا جاتا ہے لیکن گورنمنٹ کی جانب سے اس قسم کی سانیائیں اُس زمانہ میں پیدا نہ کی گئی تھیں جس سے رعایا فائدہ حاصل کر سکتی۔ اُسوقت یا تو تجارتی اغراض سے عوام اپنا انتظام آپ کر لیتے تھے یا شترسواروں کے ذریعہ سے شاہی فرامین گورنروں کو پہنچتے تھے۔ مندرجہ بالا طریقہ اہل عرب اور اہل ہند کے تھے ایرانی حصولِ تصدیک کے لیے کبوتروں سے کام لیتے تھے۔ اور خاص حالتوں میں اب بھی اس طریقہ کو وہاں کے اعلیٰ طبقے والے پسند کرتے ہیں۔ گو اس قاعدہ کو جاری ہوئے ۳۴ ہزار سال گذرے ہیں لیکن استدرا زمانہ کے باعث اب اس کا عام رواج نہیں۔ باوجودیکہ یورپ میں ڈاک کا انتظام اعلیٰ پایہ پر ہو گیا۔ لیکن وہاں کے امراء اور روسا نے اس قاعدہ کو ایرانیوں سے مستعار لے لیا ہے۔ چنانچہ حضور پرش حاج آف ویلز کو کبھی نامہ بر کبوتروں کا شوق ہے۔ اور حضور موصوف اُن سے نامہ بری کا کام لیتے ہیں۔ ڈاک کے جو طریقے آج کل کام میں لائے جاتے ہیں اُن میں سے شترسوار کے ذریعہ سے خطوط رسائی کا طریقہ خلیفہ ہادی عباسی کے زمانہ میں اُن کے لائق وزیر یحییٰ برکی نے جاری کیا تھا۔ اور حجاز میں مکہ اور مدینہ کے درمیان ڈاک آیا جاتا کرتی تھی۔ تیس چاہتا ہو کہ اُس زمانہ کے ہندوستانی راجہ جہاراج بھی اسی طریقہ پر کار بند ہوں گے۔

لیکن ہمارے طریقوں کو دیکھنا چاہیے جو آج کل دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں برتنے جاتے ہیں۔ اہم ترین ایدو وڈھارم کے حکم سے ڈاک تلے قائم ہوئے مگر اُس زمانہ میں ڈاک خانہ صرف گورنمنٹ کا کام میں لائے جاتے تھے۔ اور ڈاک فشیوں کا کام یہ تھا کہ گاڑی کے گھوڑے کھول کر دوسرے

۱۵ حالات شہزادہ و شہزادی بیگم و بیگم از سید منظر علی ۱۵۰۰ لکھنؤ مولوی محمد عبدلرزاق

گھوڑے جرت وین۔ خاص خاص نقیبوں۔ یہاں بھی اسی ڈاک کے ذریعہ سے اپنے دوستوں کو
 تحفے بھیجی کرتے تھے لیکن ^{۱۲}سلسلہ میں فرانس نے اس سے اچھا انتظام کیا اور رعایا کے لیے
 بہت سی آسانیاں پیدا کر دیں۔ پھر ^{۱۸}سلسلہ میں فرانس کی دیکھا دیکھی انگلستان نے بھی ڈاک کے
 اصولوں میں ترمیم کر دی۔ لیکن سترہویں صدی تک اسکے ڈاکخانوں کو پندان فروغ نہ ہوا۔ آخر
^{۱۹۳۵}سلسلہ میں چارلس اول نے صندوق خطوط اندازی رکھوائے۔ اور انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کے
 خاص خاص مقامات پر عام طور سے ڈاک پھونچنے لگی۔ لیکن وقت پر پہونچنے کی شکایت باقی ہی
 جو اس زمانہ کے لحاظ سے نظر انداز کر دینی چاہیے۔

باوجود ان تمام باتوں کے اسوقت خطوط پر محصول استدر زیادہ رکھا گیا تھا کہ عوام کو خط بھیج
 جرات نہ ہوتی تھی۔ سول وار کے شروع ہو جانے سے اس انتظام میں بھی طح طح کی دشواریاں
 پیش آئیں اور جنگ کے خاتمہ پر یہ بات قرار دی گئی کہ تمام قلم و برائیاں میں ہفتہ وار ڈاک جایا
 اور کرامل نے ^{۱۹}سلسلہ میں ایک ایک صدر ڈاکخانہ کھولا۔ اور پھر تو ہر مہذب اور ترقی یافتہ
 ملکوں میں ڈاکخانے کھول دیے گئے۔

ہندوستان میں ڈاک کے قدیم طریقہ تو پہلے ہی سے جاری تھے۔ لیکن نئے دور میں ایسٹ انڈیا
 اسکے قیام کی موجب ہوئی۔ پہلے یہاں بھی عمدہ طریقے نہ ہونے کے باعث ڈاک کے وقت پر
 پہونچنے میں متلفہ و متعین پیش آئیں لیکن رفتہ رفتہ ان کی اصلاح ہوتی گئی یہاں تک کہ اب
 تمام ہندوستان میں بہت کم ایسے مقامات ہوں گے جہاں ڈاکخانے موجود نہ ہوں۔

قلم و نظام عدا (تدلیک) میں بھی دوسرے ممالک کی طرح سرکاری ضرورتوں کے لحاظ سے اسکا
 وجود قرار دیا گیا تھا۔ اور ڈاکخانہ کی شاخ بلکہ سے وہی تک گئی تھی۔ مگر خطوط رسائی کا کوئی نظام
 انتظام نہ تھا بلکہ تعلقہ کے جوائنوں اور سواروں کے ذریعہ سے سرکاری افافہ جات منرل منرل
 روانہ کیے جاتے تھے۔ تحصیلات میں ڈاک روانہ کرنے کا یہ طریقہ تھا کہ ڈاک خدایتیان دیہات

لے ہریم کہیں ^{۱۹۵۳}سلسلہ ۱۹۵۲ء سے فی ٹوہتر سلسلہ ۱۹۵۳ء۔

حوالہ ہوتی تھی اور وہ دوسرے دیہات میں بھی جیتے تھے۔ اس طرح خطہ بدہ روانہ ہوتا ہوا مکتوب المید کو پہنچتا تھا۔

راجہ چندو لعل کے عہد وزارت میں فکر و انگلیشیہ کی نظیر سے قدیم وضع کے ڈاکخانوں کی اصلاح ہوئی۔ لیکن اُس زمانہ کے رواج کے موافق وزارت مائب نے ڈاک کا کام بھی ٹھیکہ پر دیدیا۔ موہن لال جو گل کشور (دہلی) کو سب سے پہلے اسکا کام تفویض ہوا اور سب سے پہلے مصلیٰ کی جاگیر زمین حضرت جگمگی جواتنک اُن کے ورثہ کے قبضہ میں آئی ہے۔ اس جاگیر کا نام ناگرم ملی ہے جسے آباؤ کے قریب واقع ہے۔ یہ موہن لال بوجہ کاروبار تجارت دہلی میں رہتے تھے لیکن اُن کی جانب سے جو لاپریشادہ میں کام کیا کرتے تھے جب جو گل کشور کے فرزند بالاپریشاد کو ڈاک کا کام سپرد ہوا اس وقت بھی جو لاپریشاد بے ستور کام کرتے رہے۔ اُن کے بعد چند روز تک رجو لال کا پروردگار پھر کا لکاپریشاد مقرر ہوئے۔ ۱۲۸۵ھ میں ضلع بندی ہوئی جس سے ڈاک کے کام میں قدرے آسانی پیدا ہو گئی لیکن باضابطہ کام نہ ہوا۔ ناگرم ملی کی جاگیر موہن لال کی ذاتی جاگیر تھی۔ ڈاک کے اخراجات کے لیے تعلقہ دہا موری واقع براہم مصلیٰ بمبے سے سالانہ مقرر ہوا۔ اسکے علاوہ تعلقہ لال سریشہ سے سرکاری خطوط کی روانگی کے لیے تنخواہیں مقرر ہوئیں اور تہہ دار نے بطور خود غائی خطوط کی روانگی کا بندوبست کیا۔ اس سے جو کچھ آمدنی ہوتی وہ تہہ دار کا حق تھا۔ اور ہم تو لہ ورنی خطوط کے لیے اُس زمانہ میں ۴۴ اور ۹۰ تولہ ورنی پارسل کے واسطے ماں محصول لیے جاتے تھے۔ اُس وقت رجسٹری اور بیرنگ نہ اور کسی قسم کے طریقے رائج ہوئے تھے۔ خطوط پر ڈاکخانہ کی مہر کو دیکھائی تھی جس پر محصول گرفتہ شد لکھا ہوتا تھا۔

۱۲۸۹ھ میں سرکاری نے اخراجات کٹنگٹ کے لیے براہ سرکار غلطی تدار کے تفویض کیا اس وقت تعلقہ دہا موری علاقہ ڈاک سے علیحدہ ہو گیا۔ اس لیے بالاپریشاد کو بمبے سے سالانہ لغاتہ جات سرکاری کی اجرائی کی بابت ٹھیکہ دیا گیا۔ تنخواہ علیحدہ تعلقہ داران اسکے علاوہ ہے۔ یہہ رقوم اخراجات ڈاک کے لیے کافی نہ ہوئی۔ اس وجہ سے ڈاک کے نظام میں پیچیدگی پیدا ہوئی

۱۲۴۹ھ میں نواب مختار الملک بہادر اول نے ڈاک کا باضابطہ انتظام کرنے کیلئے ۴۰۰ ہر سرف ۱۲۴۹ھ م
۹۔ جمادی الاول ۱۲۸۶ھ کو نواب تھسوار جنگ کو صدر مہتمم ٹپ خانہ علاقہ سرکار عالی مقرر کیا۔ اور دفتر
نظامت ٹپ خانہ سرکار عالی کے نام سے ایک دفتر قائم ہوا۔ اس زمانہ میں قواعد و ضوابط ترتیب دے گئے
اور خانگی خطوط کی اجرائی کا انتظام سرکار نے اپنے ذمہ لیا اس وقت ڈاک خانوں کی تعداد (۱۲۵) اور افسانہ
مالیہ قلعی اور خرید و بیعہ تھا۔

۱۲۸۶ھ میں ستر چار س نے صدر مہتمم ٹپ خانہ سرکار عالی کا عہدہ لیا۔ ان کے زمانہ میں ڈاک کے نظام میں
ترقی ہوئی۔ اور عام طور پر ۱۲۸۶ھ میں پہلی خطوط۔ رجسٹری۔ کرنڈ۔ زرمبادلہ وغیرہ کا انتظام ہوا اور خطوط
ثبت کرنے کے لیے مواہبہ تاریخ و حصول طلبہ غیرہ تیار ہوئے۔ مہرین تاریخ بحساب ماہ ہلالی درجہ قلعی
اور خطوط کی رجسٹری کے لیے ہمہ حصول لیا جاتا تھا۔ لیکن ۱۵۔ آبان ۱۲۹۱ھ کو بظرف آسائش رعایا ۲۰
موصول قرار پایا ستر چار س سے سرشتہ ڈاک سے سرشتہ انعام میں منتقل ہوئے۔ اور یکم غوروا ۱۲۹۱ھ کو
یہ سرجہری راک صدر مہتمم مقرر ہوئے۔ ابتدائی انتظام کے ۷ سال بعد ۱۲۹۸ھ میں ڈاک خانوں کی تعداد ۱۷۰
تھی اور آمدنی ۱۵۰۰۰ روپے اور اخراجات ۱۵۰۰۰ روپے تھے۔ اس سال تک سرکاری لفافوں پر گھٹ لگائے
جاتے تھے جن پر لفظ سرکاری مختلف رنگین چھپا ہوا تھا۔ علی لکچر صاحب ناظم کی ابتدائی ملازمت میں
لفظ سرکار نظام مہرین چھپا ہوا تھا جو مکٹوں وغیرہ پر لگائی جاتی تھی ۱۲۹۹ھ میں یہ قاعدہ متوقف کر دیا گیا۔
مگر اس سے سرکاری لفافہ بات کا وزن اور آمدنی کا اندازہ نہیں ہوتا تھا اس وجہ سے لفافوں کے وزن
کرنے اور حساب رکھنے کا طریقہ جاری ہوا۔

۱۲۸۵ھ میں سرجہری راکھ خدمت مہتمم سے کاغذ مہور پر منتقل ہوئے اور ۱۲۸۵ھ اور ۱۲۸۶ھ کو مولوی شیدائی الدین
علوی صدر مہتمم مقرر کیے گئے۔ وہ ۲۰ سال تک اس خدمت پر مامور رہے۔ اس کے بعد ان کا تباہ و لوی
مولوی جولد لکچر صدر لکچر اور صوبہ غری (بیدر) کے ساتھ ہوا اور انہوں نے یکم شہر ۱۲۹۹ھ کو اگر انہی خدمت
جائزہ لیا۔ ان کے تقرر کے چوتھے سال یعنی ۱۲۹۳ھ میں ڈاک خانوں کی تعداد ۱۷۰ اور آمدنی ۱۵۰۰۰ روپے تھی۔ اس سال خرچ کا تخمینہ ۱۵۰۰۰ روپے لگایا تھا۔

۱۲۔ میں فقیر نظام کے اندر ۹۵ ڈاکخانے تھے۔ اور ان کی آمدنی ^{سالانہ} ۸۶۱۵ اور منیج
۱۰۔ ۸۔ ہر رمضان ۱۲۸۱ میں صدر مقرر ٹپہ خانہ کا عہدہ ناظم ٹپہ خانہ کے لقب سے ملقب ہوا
۶۔ میں نے عہدہ کے صاحب کو سالم خواہ پر وظیفہ دیا گیا اور ۹۵۔ زرعی ہشت ۱۲۸۶ کو سٹریٹ لاؤر
بشاہ روڈ کے پاس ہاٹ ناظم پر مقرر ہوئے علاوہ خواہ جو عہدہ کلدار ماہانہ بطور کنٹریشن بھی دئے
جاتے تھے ۱۲۸۱ تک وہ اس عہدہ کا کام انجام دیتے رہے پھر وظیفہ یاب ہو کر ولایت چلے گئے
فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب نے ۲۰۔ بہمن ۱۳۱۶ کو دہلوی ناظم ٹپہ خانہ
جائزہ لیا۔ اور ان کی تنخواہ ساہسہ مقرر ہوئی۔ آپ کے زمانہ میں ٹپہ خانہ سرکار عالی کو خاص ترقی
ہوئی۔ ۲۸۔ خرداد ۱۳۱۲ کو وہ خدمت منتهی دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل برٹش روائہ ہوئے۔ ۸۔ بہمن
کو دہلوی محمد صدیق صاحب نے نظامت کا جائزہ لیا اور ۹۔ بہمن ۱۳۱۶ تک نصرانہ کام کرتے رہے
مسٹر آکس بہمن ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل علاوہ سرکار عظمت مدار پنج سال کے لیے اس خدمت پر
مستعار لیے گئے جن کی الٹے روپیہ کلدار ماہانہ تنخواہ اور ایک سو روپیہ ماہانہ کنٹریشن اور
عسبہ آئینہ کمپنی جملہ ^{سالانہ} ماہانہ مقرر ہوئے۔ آپ نے ۱۰۔ بہمن ۱۳۱۶ کو خدمت کا جائزہ لیا
اور دہلوی محمد صدیق صاحب سب فوٹا ۲۵۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ بہا بدوار آٹھ سو روپیہ عہدہ ملا
ناظم پر مقرر ہوئے ۱۲۸۱ میں ڈاکخانوں کی تعداد ۲۵۳ تھی بمجلان کے خاص بلکہ میں ۱۶ ڈاکخانے
ہیں۔ آخر ۱۳۱۳ تک ڈاکخانہ جات کی خالص آمدنی ^{سالانہ} تھی اور ^{سالانہ} خرچ ہوئے
آمدنی میں سرکاری لفافوں اور پارسلوں کی آمدنی شریک نہیں ہے۔ اگر یہ بھی شامل کر لی جائے تو
جملہ آمدنی ^{سالانہ} ہوتی ہے اور کل خراجات نہا کر دینے پر ^{سالانہ} کی بچت رہتی ہے۔
۱۲۔ میں ٹپہ خانہ جات و مصنایق خطوط اندازی کی تعداد سب ذیل تھی۔

نام	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱۳۱۴	نام	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱۳۱۴
بیٹہ آفس -	۱۶	۱۶	۱۴	بیٹہ ٹپہ خانہ -	۰	۱۴	۸۲
باحت ٹپہ خانہ جات -	۱۵۵	۱۶۰	۵	مصنایق خطوط اندازی -	۳۰۶	۳۳۰	۲۴

اس سال یعنی ۱۲۱۲ھ میں ٹپہ خانہ کی خالص آمدنی ۱۰ لاکھ ۷۵ ہزار روپے ہوئی جو پچیس ہزار روپے بقایا آمدنی سال ۱۲۱۳ھ کے
معمولہ سال سے زیادہ ہو اور خرچ کی مقدار معمولہ کے برابر ہو جو بقایا سال گذشتہ کے ۱۰ لاکھ ۷۵ ہزار روپے کم ہو بہر حال
سرشتہ انتظام ٹپہ خانہ کے متعلق گویا معمولہ کا خرچ خاص ہو اور اگر اس رقم کو بھی جو سرکار سے پڑھانے کے
متعلق ہو اسکا شمار کیا جائے اور آمدنی میں شامل کیا جائے تو یہ سمجھا جاسیے کہ سرشتہ ٹپہ سے سرکار کو
۱۰ لاکھ ۷۵ ہزار روپے کا اضافہ ہوا۔

۱۲۱۵ھ میں ۴۴ لاکھ ۷۵ ہزار روپے خزانہ جدید قیام کیے گئے اور ۱۱ لاکھ ۷۵ ہزار روپے قسطوں اندازی برخواست کیے گئے۔ اور
اس سال ۱۲۱۵ھ آمدنی ہوئی جو بقایا سال سابق کے ۱۰ لاکھ ۷۵ ہزار روپے سے زیادہ ہو۔ اور خرچ کی مقدار ۱۰ لاکھ ۷۵ ہزار روپے
یعنی سال سابق سے ۱۰ لاکھ ۷۵ ہزار روپے سے زیادہ ہو۔ اس سے ظاہر ہو کہ سال زیر ریویو میں انتظام سرشتہ ٹپہ کے متعلق
سرکار پر ۱۰ لاکھ ۷۵ ہزار روپے خاص خرچ بقایا ۱۰ لاکھ ۷۵ ہزار روپے باقی سال سابق کے بقایا ہوا۔ مگر اس رقم کو بھی جو سرکار کی
انتباہ ٹپہ کے حصول کی بات سے سرکار سے وصول طلب خیال کی جاتی ہو شریک آمدنی کی جائے تو اس صورت میں
سرکار کو سرشتہ ٹپہ سے بعد وضع اخراجات گویا ۱۰ لاکھ ۷۵ ہزار روپے کا اضافہ حاصل ہوا۔

۱۲۱۵ھ میں جب فرمان حضرت اقدس علاقہ جات پانچواں دہائی پلازہ امی معمول تشریف ٹپہ کے ذریعہ سے
مراسلات بھیجے یا وصول کرنے سے منع کیے گئے۔ حسب حیدر ۱۲۸۸ھ اردو بہشت ۱۲۸۸ھ کے حکم ہوا کہ آغاز
۱۲۱۵ھ سے سروس کٹ ڈکٹ بکار سرکار میں یہ لفظ سرکاری پھیلایا ہوا ہو گا خزانہ سرکاری سے باہر
قیمت نقد تمام دفاتر کو مل سکین گئے۔ مگر اس میں نہ کٹ تیار نہ ہو سکی وجہ سے اس حکم کی تعمیل نہیں ہونے لگی
لیکن اسفندار ۱۲۱۸ھ سے یہ کٹ جاری ہوئے۔

لیکن رجب الاول ۱۲۲۵ھ سے نواب خورشید جاہ مرحوم کو ملازمت کا خانی ٹپہ چاہا لیکن حکم کا فیصلہ اناراعلیٰ حضرت خورشید
اشاد کیا گیا۔ حسب جریہ ۱۲۸۸ھ اور ۱۲۸۹ھ حسب فرمان حضرت مرتبہ ۱۲۸۹ھ کے حکم ہوا کہ انگریزی
ٹپہ خانوں کے ذریعہ سے جو انیا ٹپہ خانہ سرکار عالی میں اگر تقسیم ہوتے ہیں انہیں سرکار عالی کا معمول جولیا جانا ہو
آئندہ سے نہ لیا جائے۔

ڈاکٹر انون کا تعلق حکمہ ہوم آفس یعنی متمدنی عدالت و کو توالی و امور عام سے ہو۔

زمرہ اول کی اجرائی ملک سرکاری میں ۱۲۹۳ء میں عمل میں آئی۔ اسکا تعلق پہلے صدر ٹپہ خانہ سرکاری سے تھا مگر ۱۲۸۵ء سے فخرانہ عامرہ سرکاری کے متعلق کر دیا گیا۔

نصاب اول

سرکاری اور سرکاری غفلت دار کے درمیان خطوط اور مراسلات تبادلہ کے متعلق معاہدہ ہوا۔ اسکا ذکر معاہدات میں ملے گا۔

نصاب اول

۲۱۔ امر داد ۱۲۹۳ء میں ہر بیع الاول ۱۲۸۵ء کو سب مندرجہ گھونگر و چالان سے علیحدہ روانہ کر دیا گیا جو اس کے بعد ۳۰ جون ۱۲۸۵ء ۲۲۔ رمضان ۱۲۸۹ء کو بہ طور قیہ موقوف کیا گیا۔

گھونگر و چالان

۱۲۹۶ء میں بلوہ و بیرون بلوہ میں خطوط اندازی کے صندوق رکھے گئے۔

مندرجہ خطوط

یکم تیر ۱۲۹۶ء سے ٹپہ خانہ سرکاری میں بیمہ کا طریقہ جاری ہوا۔

اندازی بیمہ

۱۲۹۶ء میں دفتر ٹپہ خانہ کر ایس کے مکان سے ڈاکہ بجلی میں منتقل ہوا۔

پاکت کب

۲۰۔ جون ۱۲۸۵ء میں شہنشاہ ۱۲۸۵ء کو مکہ ہوا کہ کتب اور اخبارات جن کا وزن ۳ تولہ سے زیادہ مگر ۱۲ تولہ سے زیادہ ہو ان پر جمع آئے محمول کیا جائے۔ اس طرح پر ۱۲ تولہ اور اس کی کثرت پر آدہ جمعول لینے کا قاعدہ جاری ہوا۔

اسی تاریخ ایک حکم اور جاری ہوا کہ اخبارات اور کتابوں پر جن کا وزن ۳ تولہ سے زیادہ ہو صرف پاؤ آٹھ محمول لیا جائے۔ لیکن اسوقت تک پاؤ آٹھ کا مکٹ راج نہ ہوا تھا اس لیے آدہ آدہ کے مکٹ پر سیاہ کر ہر سیاہ پاؤ آٹھ ثبت کر دیا جاتا تھا۔ پاؤ آٹھ کے مکٹ ہماری ہونے سے بہ قاعدہ منسوخ ہوا۔

مکٹ

۱۲۹۶ء میں مکٹ طغرائی تھی ایک نہ جاری ہوا اس کے کاغذ کا رنگ سبز تھا۔ اور حروف سیاہ تھے۔ اسپرڈ کاغذ کے متعلق کوئی ضابطہ نہ تھی۔ بہرہ خانگی لفافوں پر چسپان کیے جاتے تھے اور یہی رسید و کلام میں آتے تھے۔ جب وہ رسید پر ختم کے مکٹ جاری ہوئے تو اس اجزادی الاول ۱۲۸۵ء کو ان گھونگر و چالان کے نسبت حکم ہوا کہ اس لفافہ پر بہرہ مکٹ ہوگا وہ بیزنگ سمجھا جائیگا۔

۱۲۹۶ء میں مندرجہ ذیل مکٹ جاری ہوئے۔

۱۔ جریدہ اعلا میں حکم آدہ رسد ۱۲۸۵ء کو رسد نظام میں اس طرح سمجھا جاتا ہے جس طرح گورنمنٹ انگریزی میں آدہ رسد۔

الف۔ اقییتی ایک آنہ اسکا کاغذ سفید اور حروف کا رنگ سرخی مائل تھا۔ بغرض شناخت انگریزی فارسی تیلنگی۔ اور بالبودھ۔ زبانوں کے ہندسے حروف میں نیم آنہ لکھا ہوا تھا۔ ۳۲۲ آئین پہلے ٹکٹ منسوخ ہو گیا۔ ۲۔ قیمتی ایک آنہ اسکا گند کا رنگ کاسنی مائل برسیا ہی تھا۔ اور ایک آنہ سفید حروف میں کنہہ تھا۔ یہ اس وقت تک جاری تھا۔ ۳۔ ٹکٹ قیمتی نیم آنہ کا سفید کاغذ کے معمولی پیانہ پر جاری ہوا۔ حروف مائل برسیا تھے۔ انگریزی فارسی تیلنگی۔ اور بالبودھ زبانوں میں ”نیم آنہ“ لکھا ہوا تھا۔ یہ ٹکٹ ۳۲۲ آئین منسوخ ہو گیا۔ ۴۔ قیمتی آدھہ آنہ کاغذ سرخ و حروف سفید ۳۲۲ آئین منسوخ ہوا۔ ۵۔ قیمتی آدھہ آنہ پیانہ معمولی رنگ کاسنی اب پہلے ٹکٹ بالکل معدوم ہے۔ اسکی جگہ کاسنہ معلوم نہیں۔ ۶۔ قیمتی دو آنہ۔ پیانہ معمولی رنگ سیاہ اسکی تیغ کاسنہ معلوم نہیں۔ اب پہلے ٹکٹ بالکل معدوم ہے۔ ۷۔ قیمتی دو آنہ پیانہ معمولی رنگ نیلگون ۳۲۲ آئین منسوخ ہوا۔ ۸۔ قیمتی دو آنہ پیانہ معمولی رنگ سبز یہ اب تک جاری تھا۔

نشان ۱۱۔ نام۔ ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۲۹۴ء کو جاری ہوئے

ب۔ اقییتی تین آنہ پیانہ معمولی رنگ زعفرانی۔ اب تک جاری تھا۔ ۲۔ قیمتی چار آنہ پیانہ معمولی رنگ نیلگون اب تک جاری تھا۔ ۳۔ قیمتی آٹھ آنہ پیانہ معمولی رنگ اگر اب تک جاری تھا۔ ۴۔ قیمتی بارہ آنہ۔ پیانہ معمولی رنگ نیلگون اب تک جاری ہے۔

۳۸۶ کے بعد مندرجہ ذیل ٹکٹ اور جاری ہوئے۔

ج۔ ۱۔ ۳۰۸ آئین ٹکٹ قیمتی نیم آنہ جاری ہوا۔ پیانہ معمولی رنگ سرخ ۳۲۲ آئین منسوخ ہوا۔ ۲۔ یکم مہر ۱۳۱۳ء جمادی الثانی ۱۲۲۳ء ٹکٹ قیمتی نیم آنہ جاری ہوا۔ پیانہ معمولی رنگ سرخ خط طغرا اب تک جاری تھا۔ ۳۔ ۱۴۰۱ آبان ۱۳۰۹ء جمادی الثانی ۱۳۱۳ء ٹکٹ قیمتی پاو آنہ کی قدر رٹے پیانہ پر جاری ہوا۔ اسکا رنگ نیلگون تھا۔ پاو آنہ کا یہ سب سے پہلا ٹکٹ تھا۔ ۳۲۲ آئین منسوخ ہوا۔ ۴۔ آبی تاج معمولی پیانہ پر پاو آنہ کا نیلگون ٹکٹ اور جاری ہوا۔ وہ اب تک جاری تھا۔ بموجب جریہ اعلامیہ مورخہ ۱۲۔ اردی بہشت ۱۳۱۴ء جزو اول جلد ۳۹ نمبر ۲۷ صفحہ ۳۶۵۔

د۔ اردی بہشت ۱۳۱۴ء سے اگلے ٹکٹوں کا رواج ہوا۔

- ۱۔ آ آ نہ ٹکٹ نیلگون خاکی۔
 ۲۔ آ آ نہ ٹکٹ گہرا سبز۔
 ۳۔ آ آ نہ ٹکٹ گہرا گلابی۔
 ۴۔ آ آ نہ ٹکٹ ہلکا شہابی۔
 ۵۔ آ آ نہ ٹکٹ نارنجی مائل خاکی۔
 ۶۔ آ آ نہ ٹکٹ ہلکا سبز۔
 ۷۔ آ آ نہ ٹکٹ رنگ شہابی۔

۱۲۹۴ء میں مندرجہ ذیل لفاظہ جاری ہوئے۔

لفاظہ

- ۱۔ لفاظہ قیمتی نیم آنہ رنگ سرخ چہر کی شکل بیضوی۔ اس پر انگریزی اور فارسی حروف میں سرکار
 لکھا ہوا تھا۔ نسخ ہو گیا۔ لیکن نسخ معلوم نہیں۔ یہ لفاظہ انگریزی پیمانہ سے قدرے بڑا تھا۔
 ۲۔ قیمتی نیم آنہ پیمانہ مذکورہ بالا مہر رنگ زر و وضع بیضوی ۳/۴ اینس مسخ ہو گیا۔ قیمتی ایک آنہ
 پیمانہ مذکورہ بالا۔ مہر کا رنگ مائل بہ سیاہی وضع بیضوی۔ یہ بھی ۳/۴ اینس مسخ ہو گیا۔

۱۲۹۳ء کے بعد مندرجہ ذیل لفاظہ جاری ہوئے۔

- ۱۔ ۱۲۹۵ء میں مندرجہ بالا پیمانہ کا لفاظہ رجسٹری کے لیے جاری ہوا۔ اسکی قیمت ۴۰ روپے رنگ بنفشا
 ۲۔ ۱۲۹۶ء میں نسخ ہو گیا۔ ۳۔ ۱۲۹۷ء میں لفاظہ قیمتی پانچ آنہ مذکورہ بالا پیمانہ پر جاری ہوا۔ اسکا رنگ
 سبزی مائل اور وضع بیضوی تھی۔ ۴۔ ۱۲۹۸ء میں نسخ کیا گیا۔ ۵۔ ۱۲۹۹ء میں لفاظہ قیمتی ۲ آنہ مذکورہ بالا
 پیمانہ کا جاری ہوا۔ اسکی مہر کا رنگ سبز اور وضع بیضوی تھی۔ اور دہائی عہد میں دہائی آنہ لکھا ہوا تھا۔
 یہ لفاظہ رجسٹری کے لیے تھا۔ ۶۔ ۱۳۰۰ء میں نسخ ہوا۔ ۷۔ ۱۳۰۱ء میں لفاظہ قیمتی آدھ آنہ مذکورہ بالا
 پیمانہ پر جاری ہوا۔ اسکی مہر کا رنگ سرخ اور وضع مدور تھی وہ اتک رل تھا۔ ۸۔ اسی سنہ میں لفاظہ
 قیمتی ایک آنہ مذکورہ بالا پیمانہ پر جاری ہوا۔ مہر کا رنگ سبزی اور وضع مدور تھی جس میں ہلال
 اور تار انا ہوا تھا۔ ۹۔ ۱۳۰۲ء میں لفاظہ قیمتی دو آنہ مذکورہ بالا پیمانہ سے کسی قدر بڑا رجسٹری
 کے لیے جاری ہوا۔ اس لفاظہ کی مہر پشت پر تھی۔ مہر کا رنگ نیلگون اور وضع مدور ہے۔
 مہر کے اندر ہلال اور تار انا ہوا تھا۔ ۱۰۔ لفاظہ قیمتی دو آنہ پانی اسی سنہ میں سرکاری پیمانہ کا رجسٹری
 جاری ہوا۔ اسکی مہر پشت پر ہجکا رنگ نیلگون اور وضع مدور ہے۔ مہر میں ہلال اور تار انا ہوا ہے۔

از جریده اعلامیہ ۱۲ اردی بہشت ۱۳۱۵ خرداد اول جلد ۳۰ نمبر ۶ صفحہ ۴۳-۵ اردی بہشت ۱۳۱۵
سے حسب ذیل لغاتہ جات کا رواج ہوا:

- ۱- ط آئے کا لغاتہ ٹکٹ زدہ - - - - - سہر
- ۲- از آئے لغاتہ ٹکٹ زدہ - - - - - لاکھی
- ۳- ۲ لغاتہ جہٹری پارچہ دار - - - - - نیلا۔

۱۳۱۵ء میں سلطنت جرمن کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے کارڈ ایکارڈ کے گروہ وہاں زیادہ پسند نہ ہوئے بعد ازاں اسٹرلین گورنمنٹ نے اس ترکیب کو پسند کر کے ۱۳۱۶ء کے شروع میں ویٹاٹا اسکوراج دیا۔ بعد ازاں ۱۳۱۷ء میں انگلنڈ میں اسکاراج ہوا۔ اور ۱۳۱۷ء میں ہندوستان میں رواج پایا۔ اور ۱۳۱۷ء میں گورنمنٹ جاپان نے ان کو اپنی سلطنت میں رواج دیا۔

ہندوستان میں ۲۳ کروڑ کارڈ سالانہ خراج ہوتے ہیں اور ان میں مزید ترقی کی امید ہے۔ ایک آؤر ۱۳۱۵ء میں پوسٹ کارڈ قلمی پاؤ آئے (انگریزی پوسٹ کارڈ کے پیمانہ پر ہر سرخ وضع مربع جس میں ہلال اور نارانا تھا۔ اردو۔ انگریزی۔ بالہودہ۔ اور ٹنگی میں ہدایت تھی) جاری ہوا یہہ چند ماہ رائج رہا اس کے بعد منسوخ ہو گیا۔ منسوخی کا سبب نہیں معلوم ہوا۔ یہہ کارڈ انہیں دکھائی دیتا تھا۔ ۲- ۱۳۱۵ء میں پوسٹ کارڈ قلمی پاؤ آئے مذکورہ بالا پیمانہ کا (رنگت ہر سرخ وضع مربع میں سرکار افسر اور سرنہ اور قیمت ورج تھی اور مذکورہ صدر زبانوں میں ہدایتیں لکھی تھیں) جاری ہوا اور ۱۳۱۶ء میں منسوخ ہوا۔ ۳- ۱۳۱۶ء میں پوسٹ کارڈ قلمی پاؤ آئے معمولی پیمانہ کا (جس عبارت انگریزی اور اردو میں لکھی ہے جاری ہوا تھا۔ ۴- ۱۳۱۶ء میں اسٹاکو جابی پوسٹ کارڈ قلمی نیم آئے شکل مذکورہ صدر جاری ہوا۔ ۵- اردی بہشت ۱۳۱۵ء کو پاؤ آئے کا پوسٹ کارڈ چاکلیٹ خالی رنگ کی جہک جاری ہوا۔

شرح محصول ٹپہ و جہٹری و پارسل وغیرہ ذیل میں درج ہے۔

معمول خطوط جو ۱۳۱۵ء میں لیا جاتا تھا

نیم تول	از نیم تول تا یک تول	از یک تول تا دو تول	از دو تول تا دو تول	کیفیت
نیم آئے	یک آئے	دو آئے	سہ آئے	چار تول کے بعد اسکی کٹہر تیار کیا جائے گا

حسب فرمان آندس تشریح ۵۰ اشعبان ۱۳۲۵ء محصول خطوط و پارسل میں حسب ذیل تخفیف ہوئی۔

(جریدہ ۲۴۷ دے ۱۴۰۰ء جلد ۳۹ نمبر ۱۰-)

۲۵۔ آبان ۱۳۱۶ء سے خط اور پارسل کا محصول حسب ذیل قرار دیا گیا۔

خطوط		پارسل		کیفیت
وزن ایک تولہ	طنی زیادہ ایک تولہ تا دس تولہ	ایک تولہ تا چالیس تولہ	زیادہ از چالیس تولہ تا سو تولہ	پارسل کے نرخات پر تا ۳۰ تولہ
نیم آنہ	ایک آنہ	ایک آنہ	دو آنہ	دو آنہ

فہرست مقامات ٹیپ خانہ جلدہ و بیرون بلدہ۔

بیچ	نام ٹیپ خانہ	سنہ قیام	بیچ	نام ٹیپ خانہ	سنہ قیام	بیچ	نام ٹیپ خانہ	سنہ قیام
۱	صدر ٹیپ خانہ	۱۲۷۹ھ	۵	بیکم بازار	۱۳۰۷ھ	۹	قلعہ گوگشتہ	۱۳۰۹ھ
۲	کباڈی گوڑہ	۱۲۹۱ھ	۶	کاجی گوڑہ	۱۳۰۸ھ	۱۰	یاقوت پورہ	۱۳۰۹ھ
۳	اسٹیشن جلیک	۱۳۰۰ھ	۷	حسینی علم	۱۳۰۸ھ	۱۱	شاہ علی بندہ	۱۳۰۹ھ
۴	کارو اساموڈا	۱۳۰۷ھ	۸	خیر پت آباد	۱۳۰۸ھ	۱۲	تریب بازار	۱۳۱۱ھ

۱۔ پتھر گٹھی ۵۰ قریب سکندر آباد ۳۳۵۔ ٹیپ خانہ علیہ السلام میں آج بھی سکندر آباد میں منسلک ہوا۔

۳۳۔ اندرون اعطاط نظامت ٹیپ خانہ سرکار عالی۔

ردیف	نام الواپ	تعداد رقم	نام الواپ	تعداد رقم	نام الواپ	تعداد رقم	ردیف	نام الواپ	تعداد رقم
۱	زفر الخانات پنهان	۴۹	صدر خیر خانو	۱۸۳	تفرق الحسن و حسن	۵	۱	تفرق الحسن و حسن	۵
۲	جهان تصویر جا	۲۰	شیخ خانات	۱۷۱	جمله میزان	۱۷۱	۲	جهان تصویر جا	۲۰

شمت آمدنی و اخراجات نماد و طبع خانہ جات و قیام صدر ہمتی خانہ نماد کلکٹرا۔

سال	نام عہدہ دار	آمدنی	خسج	کیفیت
۱	۱۲۷۹	۱۲۵	۶	آپ صدر ہتھم طبرستان کے عہدہ پر تقرر ہوئے۔
۲	۱۲۸۰	"	"	"
۳	۱۲۸۱	"	"	"
۴	۱۲۸۲	۱۵۵	"	"
۵	۱۲۸۳	"	"	"
۶	۱۲۸۴	"	"	"
۷	۱۲۸۵	۱۶۰	"	مسبحہ چارلس شہزادہ انعام میں منتقل ہو گئے
۸	۱۲۸۶	"	"	"
۹	۱۲۸۷	"	"	مسبحہ چارلس شہزادہ انعام میں منتقل ہو گئے
۱۰	۱۲۸۸	۱۳۳	"	"
۱۱	۱۲۸۹	۱۶۲	"	مسبحہ چارلس شہزادہ انعام میں منتقل ہو گئے

تاریخ	سال	نام عهد و دار	تاریخ	آمدنی	خرج	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۲	۱۲۹۰	مولوی عبدالکریم حنظل	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	انگ ساجده مولوی سید علی الدین ساجده مولوی کا خیرت صدر قلع داری مولوی غازی ساجده شاد و هوا -
۱۳	۱۲۹۱	"	۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱	
۱۴	۱۲۹۲	"	۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲	
۱۵	۱۲۹۳	"	۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱	
۱۶	۱۲۹۴	"	۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱	
۱۷	۱۲۹۵	"	۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵	
۱۸	۱۲۹۶	"	۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶	
۱۹	۱۲۹۷	"	۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰	
۲۰	۱۲۹۸	"	۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱	
۲۱	۱۲۹۹	"	۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹	
۲۲	۱۳۰۰	"	۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹	
۲۳	۱۳۰۱	"	۱۹۴	۱۹۴	۱۹۴	
۲۴	۱۳۰۲	"	۱۹۵	۱۹۵	۱۹۵	آنچه عهدین صدر قلع داری ساجده نظام علی خان غازی بابا -
۲۵	۱۳۰۳	"	۱۹۷	۱۹۷	۱۹۷	

سال	نام عہدہ دار	آمدنی	خرج	کیفیت
۲۶	مولوی عبد الکریم صاحب	۱۹۹	۸۹/۹	۱۳۰۴
۲۷	"	۲۰۶	۸۹/۹	۱۳۰۵
۲۸	مشرقی لاٹرو	۲۰۷	۸۹/۹	۱۳۰۶
۲۹	"	۲۱۴	۸۹/۹	۱۳۰۷
۳۰	"	۲۲۳	۸۹/۹	۱۳۰۸
۳۱	"	۲۲۱	۸۹/۹	۱۳۰۹
۳۲	"	۲۳۹	۸۹/۹	۱۳۱۰
۳۳	"	۲۴۱	۸۹/۹	۱۳۱۱
۳۴	مولوی محمد صدیق صاحب	۲۴۸	۸۹/۹	۱۳۱۲
۳۵	"	۲۵۳	۸۹/۹	۱۳۱۳
۳۶	"	۲۵۴	۸۹/۹	۱۳۱۴
۳۷	"	۲۶۸	۸۹/۹	۱۳۱۵
۳۸	مشرقی ناکس بیرون	۲۸۷	۸۹/۹	۱۳۱۶

۱۳۰۴ میں مولوی محمد عبد الکریم صاحب نانائو نے
سالانہ رقم دیکھ کر ۱۹۹ روپے کا کٹا کر
اس سال مالی اور ملاوہ دیکھ کر
نہیں دیکھ کر بے تفریق ہوا۔

۱۳۱۲ میں مولوی محمد صدیق صاحب
۲۴۸ روپے کا کٹا کر
۲۵۳ روپے کا کٹا کر
۲۵۴ روپے کا کٹا کر
۲۶۸ روپے کا کٹا کر
۲۸۷ روپے کا کٹا کر

۱۳۱۶ میں شرعی ناکس بیرون
۲۸۷ روپے کا کٹا کر
۲۸۷ روپے کا کٹا کر
۲۸۷ روپے کا کٹا کر
۲۸۷ روپے کا کٹا کر

پوسٹ آفس وٹیکرٹ علاقہ کے کٹا کر وٹیکرٹ علاقہ کے کٹا کر

۱۸۳۸ء میں برٹش پوسٹ آفیس کا بنگلہ بنایا گیا۔ وہ رزیدنسی چادرگھاٹ میں موجود تھا۔ لیکن تاریخ قیام ٹپہ خانہ معلوم نہ ہو سکی کہ وہ رزیدنسی بن کر کب قائم ہوا۔ ۱۸۵۵ء میں سینڈیلنی کمپنڈ سے اسٹاکر چادرگھاٹ میں ماہد کی شاپ کے قریب قائم ہوا۔ اس کے بعد وہاں سے ایک اور مکان میں منتقل ہوا۔ اور چند سال کے بعد وہاں سے اسٹاکر نواب علی الملک کی کوٹھی کے قریب رزیدنسی رہا جس بنگلہ میں مسٹر ہرنز کی کیل رہا کرتے تھے (۱۹۰۹ء پانچ ۱۸۹۹ء کو اٹھایا۔ اور اب اسی کوٹھی میں ہے۔ یہہ کوٹھی دوسرا بانی چینیائی کی ہے۔

انگریزی ٹیکسٹ ریویو ڈپٹی نواب مکرم الدین مرحوم وقت پھر ٹیکس پر نصب تھا۔ چند سال تک بائیکین اس کے غزل و نصب کے سہ کاٹھیک طور پر پتہ نہیں چلتا صرف ہفتہ پتہ چلتا ہے کہ کسٹہ تک یہاں موجود جو محمد علی دیکر صاحب ناظم ٹپہ خانہ سرکار مالی کے زمانہ میں اٹھا دیا گیا۔

افسلیج پوسٹ آفیس اوایل ۱۸۶۰ء میں امتحاناً قائم کیا گیا۔ اور یکم دسمبر ۱۸۶۸ء کو منتقل طور پر قائم ہوا اور افسلیج پوسٹ آفیس وہ اب تک موجود ہے۔

یکم جولائی ۱۹۰۱ء کو ٹیکس گرام آفس کے متصل پوسٹ آفس لانا قائم کیا گیا۔ اور یکم جنوری ۱۹۰۲ء کو منتقل طور پر قائم ہو گیا۔

یکم جنوری ۱۸۸۰ء سے پوسٹ آفیس میں نئی آرڈر کا طریقہ جاری ہوا۔ یکم دسمبر ۱۸۸۰ء سے پوسٹ آفیس میں ویلو۔ پی۔ لیبل۔ کا طریقہ جاری ہوا۔

ابتداء قیام پوسٹ آفیس سے مالی اور انگریزی سکال دونوں کالین دین پوسٹ آفیس میں ہوا اور اس کے علاوہ ایک لیکن یکم جنوری ۱۸۹۶ء سے مالی سکال کالین دین موقوف ہوا۔ صرف برٹش سکال کالین دین جاری ہوا۔ لیکن یکم اپریل ۱۹۰۰ء سے اندرون بلدیہ اور افسلیج وغیرہ میں کما سے ایک وقت خطوط وغیرہ تقسیم ہونے لگے۔ اور مغرب کے چار بجے دو وقت تقسیم ہونے شروع ہوئے۔

۱۹۰۸ء
۱۳۲۹ھ

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء سے بلدیہ تیسری ڈپٹی اندرون و بیرون بلدیہ میں شروع ہوئی۔ اور اپریل ۱۹۰۹ء سے یہ طریقہ موقوف ہوا۔ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے حساب اسٹاکر کو خطوط تقسیم منشاء شروع ہوئے۔

ماہ فروری ۱۹۸۶ء میں ٹیلیگراف کی ایک شاخ اہل پوسٹ آفیس میں بغرض ہولیت کاروبار قائم کی گئی۔

یکم اپریل ۱۹۸۶ء کو اہل پوسٹ آفیس میں سیونگ بنک قائم ہوا۔
فہرست ٹپہ خانہ جات انگریزی جو یہ کارڈز ڈیٹا اور سکندر آباد میں۔

شمار	نام ٹپہ خانہ	شمار	نام ٹپہ خانہ	شمار	نام ٹپہ خانہ	کیفیت
۱	چاور گھاٹ	۴	اسٹیشن بلدہ	۷	جمیر باز اسکندر آباد	ان ٹپہ خانوں کا تعلق
۲	رزڈی ٹنڈی بلدہ	۵	خیریت آباد	۸	سائیل لائن سکندر آباد	مدرا س سے ہے۔
۳	افضل گنج	۶	ہیوڑ سٹون	۹	جرینٹ باز اسکندر آباد	

سندرجہ صدر وہ ٹپہ خانہ بن جو یہ رون بلدہ اور سکندر آباد میں قائم ہیں۔ لیکن ان ٹپہ خانوں کے علاوہ اضلاع میں بھی ٹپہ خانہ قائم ہیں۔ اور ان کا تعلق بھی جدا گانہ ہے یعنی کسی کا تعلق مدراس سے ہو اور کسی کا ناگپور، اور کسی کا بمبئی سے ہو کسی تفصیلی کیفیت تحتہ مندرجہ ذیل سے بخوبی ظاہر ہوگی۔
اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی میں جہاں جہاں برٹش پوسٹ آفیس موجود ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں

نام ٹپہ خانہ	علاقہ متعلقہ	کے قیام ہوا	ضلع	نام ٹپہ خانہ	علاقہ متعلقہ	کے قیام ہوا	ضلع
ترنل گیری	مدراس	نامعلوم	اطراف بلدہ	جانہ پور	ناگپور	نامعلوم	اورنگ آباد
بلوارم	"	"	"	کیش	"	"	"
بون پتی	"	"	"	پیشین	ناگپور	"	"
اورنگ آباد	ناگپور	۱۸۶۹ء	اورنگ آباد	پرمنی	"	"	پرمنی
چھاونی اورنگ آباد	"	نامعلوم	"	ہنگولی	"	"	"

نام پٹہ خانہ	علاقہ متعلقہ	کتاب تاقیم ہوا	ضلع	نام پٹہ خانہ	علاقہ متعلقہ	کیا تاقیم ہوا	ضلع
مالوٹ	ناگپور	۱۸۵۷ء	پربھنی	ہس پٹھیہ	نامعلوم	۰	۰
پڑتور	۰	۱۸۷۷ء	۰	نگر کل	مدراں	۰	۰
گنگا کھیر	۰	۱۸۷۷ء	۰	کرشنا	۰	۰	۰
سیلو	۰	نامعلوم	۰	اندپور	۰	۰	۰
پرلی	۰	۰	۰	یرفس	۰	۰	۰
انبر	۰	۰	۰	اوزنگ آباد	مدراں	۰	۰
مکتھل	مدراں	۰	۰	محبوب نگر	۰	۰	۰
نانڈیٹر	ناگپور	۱۸۷۷ء	۰	واڈی	۰	۰	۰
ناراین پٹھیہ	مدراں	نامعلوم	۰	بخان آباد	۰	۰	۰
راچپور	۰	۰	۰	لاٹور	۰	۰	۰
راچپور کپانٹونمنٹ	۰	۰	۰	یلندو	مدراں	۰	۰
لنگور	۰	۰	۰	یادگیر	۰	۰	۰
ہمناباد	۰	۰	۰	وندلی	۰	۰	۰
جانب پٹھیہ	۰	۰	۰	نظام آباد (اندور)	۰	۰	۰

جسٹس شمار (۳۸)

ٹیلیگراف
چادر کھٹ

ماہ جون ۱۸۵۷ء میں بمقام چادر کھٹ در سبب کاروبار برکش گزرنٹ ٹیلیگراف
تاقیم ہوا۔ موجود ٹیلیگراف آفس کی تعمیر کا یہ کام ہی سہ عمارت پر لکھا ہوا ہے۔ اور ماہ فروری
۱۸۵۷ء میں سبب سہولیت کاروبار ٹیلیگراف کی ایک شلخ اسپرٹل پوسٹ آفیس چادر کھٹ
تاقیم کی گئی۔

دیگر

۶ مئی ۱۸۸۶ء کو اورنگ آباد میں تار برقی کا عملہ جاری ہوا۔
 علاوہ ریلوے اسٹیشنوں کے ممالک محروسہ سرکار عالی میں جن بیل و تار انیس ہیں۔

نام مقام	نام اضلاع	نام مقام	نام اضلاع	نام مقام	نام اضلاع
چادر گھاٹ زینہ	حیدر آباد	بلازم	ضلع اطراف بلو	جہادنی اورنگ آباد	اورنگ آباد
سکندر آباد	"	اورنگ آباد	اورنگ آباد	ہنگولی	پریمبلی

اسکے علاوہ اور مقامات پر بھی ٹیلیگراف آفیس فوجی ضرورت یا سہولت تجارت کی وجہ سے
 قائم ہیں مگر حکومت ان کے حالات باوجود پیش معلوم نہ ہو سکے۔

تعلیمات

مہاراجہ چندو لال پیشکار اور نواب سراج الملک مدار المہام کے عہد میں قلم و نظام کے اندر سرکار عالی
 تعلیمات کا کیا انتظام تھا۔ اسکا باوجود تلاش ٹھیک طور پر پتہ نہ چلا سکے مگر ظاہر ہو کہ اس زمانہ میں فاضل مدارس
 مکتب وغیرہ ہونگے۔ انکاشان تو اس زمانہ سے پہلے بھی ملتا ہے مگر ہم انکا ذکر ناہین چاہتے۔ لیکن پہلے اگر
 اسکول کی بنیاد چچ آٹ انگلینڈ کے پادری نے ۱۸۳۲ء میں ڈالی اسکے بعد ایک سو تین کیتھولک اسکول کھولا گیا
 نواب میر الملک کے عہد وزارت میں نواب فخر الدین خان مسلم لارائے ثانی نے غریب لڑکوں کی تعلیم کے لیے
 اپنی دیوڑی میں مدرسہ قائم کیا اور چادر گھاٹ میں انگریزی تعلیم کے لیے گرامر اسکول قائم ہوا اسکا نادر بھی اسکے
 قریب قریب جو صیفہ تعلیمات قائم ہوئیں پہلے نواب سالار جنگ اعظم مدار المہام نے سرکاری طور پر مدرسہ دارالعلوم
 قائم کیا لیکن اس میں سرکاری طور پر صیفہ تعلیمات قائم ہو جس سے وقتاً فوقتاً انتظام میں تفریق تبدیل ہوتا رہا اور اس
 ساتھ ہی تعلیم میں ترقی ہوئی ذیل میں ہم سرکاری وغیرہ سرکاری مدارس کا حال حسب موقع بیان کریں گے۔

۱۸۸۵ء

انتظامی

۱۸۶۹ء میں سبلا حکم سرکار عالی قلم و تصفیہ میں بچوں کی تعلیم کی غرض سے ہر ضلع میں دو مدرسہ قائم ہوئے اور
 ہر مدرسہ کے ماہانہ اخراجات کے لیے ماحہ اور سو سو روپے منظور ہوئے۔ امتحان کالیہہ قاعدہ مقرر ہوا کہ

انسپکٹر اور صدر مدرس کا تقریباً ۱۹۳۵ء تک مدارس کے ترتیب اور نام کا کوئی باقاعدہ طریقہ سرشتہ تعلیمات نہیں تھا صرف متعلمین مدارس اپنے مدرسوں کے نام بلا لحاظ علمی حیثیت کے لکھ جائے اسکول ٹیڈل اسکول پرائمری اسکول جو چاہتو تھے رکھ لیتے تھے۔

حسب جرمیدہ مورخہ ۲۹۔ ۱۹۲۹ء سندھ دارالعلوم ۱۳۲۰ھ جب سالانہ عینہ تعلیمات ختم عدالت و کوٹوالی و امور عا تحت میں ہو گیا اور نواب عباد الملک ناظم تعلیمات بدستور اپنی خدمت پر قائم رہے لیکن ۱۳۲۱ء میں بعد طیفیالی نواب عباد الملک ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب۔ ایچ۔ اے۔ بی۔ ایس۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ بیرسٹر اسٹاندرٹ انڈر سکرٹری مجلس وضع قوانین سرکار عالی کا ناظم تعلیمات پر منصفانہ تقریر پر جرمیدہ (جلد ۳۳ نمبر ۴) ۵ مہر ۱۳۲۱ء عمل میں آیا۔ اور ۱۷ شہرہ کیورس ۱۳۲۱ء کو نظامت کا جائزہ لیا ۱۳۲۱ء میں ملاوہ اخراجات سابق کے چار لاکھ روپیہ سالانہ کا اور اضافہ کیا گیا۔

تتمتہ تعلیمات تعدد مدارس۔ تعدد طلباء اور اخراجات سالانہ ۱۳۲۱ء لغایت ۱۳۲۶ء تک عنوان ہذا کے ناظرین کو کسی دوسرے مقام پر نظر آجگا۔ اور تجزیہ جہاں فی داخل اخراجات و طلبا پاس شدہ کا تعطیلات وغیرہ آخر میں شامل ہے۔

ہم ذیل میں سرکاری اور امدادی مدارس کے مختصر حالات درج کرتے ہیں ان سے تعلیم کی محکم کیفیت معلوم ہوگی۔ ۲۰۔ جب ۲۸ مہر ۱۲۴۲ھ کو اس مدرسہ کا افتتاح ہوا۔ میرزا علی محمد خان اور نواب محمد الدولہ اس مدرسہ کے خاص مقرر ہوئے اور شیخ علی صاحب منصب دار اور مسٹر نہری براؤن اور مسٹر بشید جی اسکے رکن قرار پائے انگریزی۔ فارسی۔ عربی۔ تلمیسی۔ اور برائی۔ نرائون کی تعلیم اس مدرسہ میں شروع ہوئی۔ افتتاح کے دن مدرسہ میں ۳۰۔ طلبائے اپنا نام درج حشر کر لیا۔ اور ۱۲۹۰ء میں مدرسہ مذکور کی خدمت پر مولوی تاج الدین صاحب کا تقریر عمل میں آیا۔ اور اسی زمانہ میں سید وجہہ الدین احمد قادری مدرسہ صدر مقرر ہوئے اور مولوی زین العابدین صاحب صدر مدرس مقرر ہوئے۔ اسکے بعد مولوی سید عبدالعلی صاحب والا کا تقریر صدر مدرس کی خدمت پر ہوا ۱۳۲۰ء میں مولوی سید وجہہ الدین احمد صاحب قادری اپنی خدمت صدر مقرر ہوئے ۱۳۲۰ء میں نواب محمد سید خان صاحب ساکن کلکتہ صدر مقرر ہوئے مگر ہجرت کے شوق سے

انھیں یہاں زیادہ نہ رہنے دیا اور سب سے پہلے اپنی خدمت سے ہٹوا دیا۔ نواب صاحب مذہب بطریقہ
مولوی الہی بخش صاحب عظیم آبادی جو پہلے مدرسہ دینیات کے صدر مدرس تھے وہ اس عرصہ میں والد الملک
صدر مدرس مقرر ہوئے۔ اور ۱۲ رجب ۱۳۱۶ھ کے ۲۳ شوال ۱۳۱۶ھ کو مولوی صاحب موصوف منقول طور پر
مدرسہ کے صدر مقرر ہوئے اس وقت سے آج ۱۳۱۸ھ تک مدرسہ مذکور انھیں کی نگرانی میں چل رہا تھا۔ نواب
محمد سعید الدین صاحب کے زمانہ کی یہ بات بھی قابل یادگار ہے کہ انہوں نے تحریک کے ۱۳۱۸ھ سے
فنی عالم سے ایک مولوی فاضل کے امتحان کے لیے مدرسہ کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے کر دیا لیکن ۱۳۱۶ھ میں
پنجاب یونیورسٹی سے اسکا تعلق علیحدہ کر کے زیر نگرانی سر شمسہ تعلیمات سرکار عالی کر دیا گیا اور اب تقریباً
انصاف اور استقامت وغیرہ نام تعلیمات سرکار عالی سے تعلق رکھتے ہیں جلد ۲۲ ممبر ۱۳۱۶ھ سے ۱۳۱۸ھ
مشیر دکن ۱۳۱۵ھ میں عدا صلی روپے مدرسہ کے سالانہ اخراجات میں صرف ہوئے ۱۳۱۲ھ میں
مدرسہ مذکور میں ۳ جماعتیں تھیں جن میں ۸۲۵ طلبا تعلیم پاتے تھے اور مدرسین کی تعداد ۳۰ تھی۔ ان کی
تفصیل یہ ہے: صدر مہتمم - ناظم - مدرسین عربی و فارسی - خوشنویس - قاری - انگریزی ماسٹر - ۳۰ پاس
طلبا کا تحفہ بمبیسہ ملاحظہ ہو۔

حیدر آباد کا ہمیشہ ہوا اور خزانہ مدرسہ ۱۳۱۹ھ میں نواب میرا لہ گنگا سنگھ کی دیوڑی میں قائم ہوا۔ نواب
میر لائق علیخان مرحوم سالار جنگ ثانی نواب میر سعادت علیخان مرحوم میر الملک بہار اچیتن برشاو بہار
(موجودہ چنگا ر و مدار الہام) اور راجہ مرلی منوہر آصف نواز و نت بہار۔ اس مدرسہ کے ابتدائی اور مشہور
طالب العلموں میں ہیں ۱۳۹۳ھ میں مدرسہ مذکور یو ال کی دیوڑی سے رہو لکی کو منتقلی واقع
نارائن گورنمنٹ منتقل کیا گیا۔ اور ۱۳۹۴ھ میں انسانی ۱۳۹۴ھ میں اپریل ۱۳۹۴ھ کو مغزدار اور شرفا کے
لوگوں کی تعلیم کے لیے یہ مدرسہ عام کر دیا گیا۔ اسکے سالانہ اخراجات بہت زیادہ تھے جو ۱۳۱۵ھ میں
۱۳۱۵ھ میں روپے ہیں۔

۱۸۹۵ء میں سٹی کنگز اسکول اور چلو گھاٹ درنا کیولر سکول سمیت ملائے گئے اور شرفا متاثر
۱۳۹۲ھ میں اس مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ ۶ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ میں ۱۳۹۲ھ میں ۱۳۹۲ھ میں ۱۳۹۲ھ میں

مدارس یونیورسٹی مدرسہ کا نام حیدر آباد کالج رکھا گیا۔ ۱۸۹۱ء کو کالج میں: ایف۔ اے۔ اور بی۔ اے۔ کے
 درجے قائم ہوئے اور مدارس یونیورسٹی کی تعلیم ان درجوں میں دی جانی قرار پائی۔ کالج کے سب سے پہلے
 پرنسپل ڈاکٹر اٹھوڑا تھہ صاحب بن۔ ڈاکٹر صاحب سنہ مذکور میں پرنسپل کی خدمت پر مامور ہوئے تھے
 مگر اب انھوں نے وظیفہ لے لیا۔ ۱۸۹۶ء کو کالج مذکور مدرسہ عالیہ میں ضم کر دیا گیا۔ یا یوں کہو کہ مدرسہ عالیہ
 کالج میں ملا دیا گیا۔ اور دونوں کا نام ملکہ بجائے حیدر آباد کالج۔ یا مدرسہ عالیہ کے نظام کالج رکھا گیا کالج
 بی۔ اے۔ تک بدستور تعلیم قائم رہی تحقیقی موازنہ کی رو سے ۱۸۹۵ء میں لاہور کے ۱۵ روپے سالانہ
 اخراجات میں صرف ہوئے۔

پہلے کالج کے لیے بورڈنگ ہاؤس کا کوئی انتظام نہ تھا مگر ۲۶ مئی ۱۸۹۰ء میں ۵۰۰ روپے سالانہ اخراجات کیلئے
 طلباء کے لیے بورڈنگ ہاؤس کا افتتاح ہوا۔ اور انہیں رہنے والے طلباء اسے ماہانہ اخراجات کیلئے
 سہ لینا قرار پایا۔ اب بجائے ۵۰۰ کے ہر طالب علم سے ۵۰۰ لے جاتے ہیں۔

۲۱۔ بریج الاول سنہ ۱۸۹۰ء۔ نومبر ۱۸۹۰ء بروز دوشنبہ کو کالج میں کنڈرگارٹن کی تعلیم کی بنیاد پڑی
 ایک شاخ قائم ہوئی۔ بی۔ لی اگلستہ میں بی۔ اے۔ اور آئی۔ بی۔ کے صدر مدرس قرار پائیں اور فیاض صدر پڑیا ہلو فیس
 مقرر ہوئی۔ اس میں قرآن شریف، فقہاء، فقہ۔ اور نازینا لازمی قرار دیا گیا۔ ۱۸۹۶ء میں ۳۰۰ روپے سالانہ
 ۱۹۰۲ء (جدیدہ) میں کالج کا تین قسٹریٹ تعلیمات کو منقطع کر کے کل تعلیمی کونفیس کیا گیا صدر میں اسماعیل صاحب نے ریاست اور
 اور ارکان حسب ذیل مقرر ہوئے مندرجہ کار عالی صیغہ تعلیمات مسٹر محمد اکبر نذر علی حیدری منہم مستندین
 ناظم حسب تعلیمات۔ نواب نظامت جنگ بہادر رکن مجلس عالیہ عدالت۔ اس کالج کے متعلق ایک لائبریری
 بھی ۱۹۰۲ء میں قائم ہوئی اور اس کا ہاؤس میوہیل لائبریری ہے۔

اسکو مدرسہ نوافانیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ پہلے سے انگلش اسکول کے نام سے پتھر ٹھی پر قائم ہوا۔ بعد میں
 اس کا نام سٹی ہائے اسکول رکھا گیا۔ اس کی بنیاد ۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۲ء کے درمیان میں اسکے ہیڈ ماسٹر بی۔ ایف
 شافٹر مقرر ہوئے تھے۔ آجکل سٹراے۔ راس۔ اس خدمت پر میں تحقیقی موازنہ کی رو سے مدرسہ کے
 سالانہ اخراجات ۱۸۹۵ء میں ۱۵ روپے سالانہ ہوئے۔

سٹی ہائی اسکول
 بائیں نوافانیہ

حیدر آباد کے مغز نوجوانوں کی خاص تعلیم کے لیے ۲۰ ذیحجہ ۱۳۲۲ء میں یکم اکتوبر ۱۸۸۵ء کو چار رکھٹا میں سیول سروس کلاس قائم ہوا۔ اور ۱۹۱۳ء تک قائم رہا۔ اس شمار میں چند دیوبند کے مال - عدالت - کو توالی - اور انجمنین کافی لیاقت حاصل کر کے سرکار عالی کی خدمت کیلئے تیار ہوئے۔ اور مناسب مدتیں انھیں دیکھیں۔ خاصا معلوم کہ جس سے یہ کلاس ٹوڑ دیا گیا تھا۔ اس وقت کے کامیاب شدہ طلبہ کے نام درج ذیل ہیں
اول ماہ جنوری ۱۹۰۸ء میں ۳۱۶ انھیں بچھڑوا لیا گیا۔

سیول سروس کلاس

۱۸۸۵ء

نشان	نام	کیفیت	نشان	نام	کیفیت
۱	سعادت خاں صاحب	سیر مدرکار اول -	۸	وجید الدین صاحب	سوم تعلقدار -
۲	حبیب الدین صاحب	مدرکار محاسب -	۹	اعجاز حسین صاحب	پیشہ نڈٹ کورٹ آف وارڈ
۳	رستم جی خاں صاحب	برابرین کاشٹر بین -	۱۰	سید احمد اللہ صاحب	دوم تعلقدار -
۴	بھٹی کانت صاحب	دوم تعلقدار ترقی انتقال کر گئے	۱۱	سید محمد حسن رضوی	مدرکار انسپکٹر جنرل سٹریشن
۵	سید احمد اللہ صاحب	مدرکار ترقی بند و بست بین	۱۲	گویند نایک صاحب	مدرکار فینانس -
۶	مشید الدین صاحب	ایضاً	۱۳	سید عباس حسین صاحب	اسٹنٹ کاشٹر کورڈری
۷	زنگاروی صاحب	مدرکار ناظم کو توالی اضلاع قنوجو	۱۴	محمد علی صاحب	اول تعلقدار عادل آباد -
		انتقال ہوا -	۱۵	نصیر الدین احمد صاحب	اول تعلقدار -
۱	فرمانی صاحب	دارالضر کے متدرین علمینہ کے گروہ	۶	رستم جی صاحب	
۲	محمد صدیق صاحب	مدرکار ناظم شہر خانہ -	۷	سید محمد علی صاحب	
۳	عبد الحمید صاحب	مدرکار فینانس -	۸	سید ذاکر صاحب	تخصیلدار
۴	گوپال راو صاحب	نائب مدرکار بند و بست	۹	وینکٹ راو صاحب	تخصیلدار
۵	خورشیدی صاحب	سوم تعلقدار -			

۱۸۸۵ء

بیاضی
انجمن
اسکول

۲۵ شعبان ۱۳۰۵ء ۲۱ خرداد ۱۲۹۶ء کو سرکار عالی کی منظوری سے شکستہ مین بوائز کا مدرسہ قائم ہوا۔ اور پھر وہاں سے ۱۳۱۶ء میں حیدر آباد نقل کیا گیا۔ اور ہفت تک بدستور قائم رہا۔

مدرسہ
نما
اسکول

رمضان ۱۳۰۵ء میں اس مدرسہ کا افتتاح ہوا۔ ۱۹۰۲ء میں اس مدرسہ میں ۵ لڑکیاں تعلیم پاتی تھیں۔ ان میں صرف تین ہندو تھیں باقی مسلمان۔ یہ مدرسہ سرکاری ہے۔ اور ہر درجہ کی فیس مقرر ہے۔ مدرسہ ایک ہی میں لڑکیاں کے تحت میں اچھی حالت میں ہے۔ یہ پہلے نام ملی میں تھا۔ اب سٹیشن کے قریب حسین لقا بانی کے باغ میں واقع ہے۔ نارمل اسکول جو شہر میں توب کے سانچہ کے پاس قائم ہوا تھا۔ مدرسہ دارالعلوم میں ضم کیا گیا۔ بعد چند سے

نارمل اسکول

گلبرگ میں اردو کا۔ اور ورنگل میں ملنگی کا مدرسہ کھولا گیا۔ اور اورنگ آباد میں مرثیہ کا مدرسہ کھولے جانے کی تجویز ہوئی تھی مگر مدرسہ جاری نہیں ہوا۔ ۱۲۹۸ء کے آخر وہ مدرسہ جو گلبرگ اور ورنگل میں کھولے گئے تھے بلدیہ میں منتقل ہو کر آئے اور اسی مدرسہ میں ۱۳۰۵ء میں مرثیہ کی اور اسکے ۳ سال کے بعد مرثیہ کی شاخیں کھولی گئیں۔ یہ مدرسہ اس وقت عابدی شاپ کے قریب ہے۔ اسکو مدرسہ تعلیم العلیٰ بھی کہتے ہیں۔ صدر مدرس مولوی المہتمم صاحب ہیں۔

اسکول مذکور کے حقیقی اخراجات بہ موجب موازنہ باقیہ ۱۳۰۵ء سے ۱۳۰۶ء روپیہ سا لائے ہیں۔

مادری و غیر مادری

مدرسہ
الامری

نواب فخر الدین خان سلالہ امر اتھانی نے غریب بچوں کی تعلیم کے لیے ۱۲۵۸ء میں اپنی دیوڑھی کے مدرسہ قائم کیا اور ہر غریب بچہ کو بغرض تحصیل و ترغیب پندرہویں روز ایک چوٹی مقرر کی۔ یہ مدرسہ اتناک نواب سر آسما شاہ مرحوم کی دیوڑھی میں موجود ہے۔ اور اس میں عربی۔ فارسی۔ انگریزی کی تعلیم ہوتی ہے۔ مدرسہ کے تمام اخراجات مرحوم کے خزانہ سے ادا ہوتے ہیں۔

مدرسہ

یہ مدرسہ مولوی میر الدین صاحب حیدر آبادی نے اواخر ۱۲۹۳ء میں قائم کیا۔ اس میں رسد میں عینیت کی تعلیم کا خاص لحاظ تھا۔ تعلیم کے سوا غریب بچوں کو کثیر امداد ملتا تھا۔ اس طرح ان کو خورد و نوش اور بلو و ماش کی منہیت انتظام تھا۔ یہ مدرسہ بانی مدرسہ کی ذاتی ملکوتی تھی۔ اور وہ خود ہی اسکے اخراجات پورا کیا کرتے تھے۔ غرض انہیں ہر طرح کی بچی تھی۔ انہی موجودگی میں بغض و جود سے اسکے دو کمرے ہو گئے۔ ایک حصہ تو

انھین کے پاس رہا۔ اور دوسرے مولوی انوار اللہ خان صاحب سے، استاد صاحبزادہ نواب غفران علی خان صاحب
 و لیسہ متعلق ہو گیا جب مولوی امیر الدین صاحب کا انتقال ہوا تو مولوی انوار اللہ خان صاحب نے مدرسہ کے
 کل انتظام کا ذمہ لیا۔ شہر یوٹنسٹین میں انحضرت بنگا عالمی نے مدرسہ کے اخراجات کے لیے صا۔ ماہانہ مقرر کیا
 اس عرصہ میں مدرسہ کی کانون میں نقل ہوتا رہا۔ آخر نواب سلیمان شاہ کی دیوڑھی قریب اٹھ آلیا کین کر آیا کے
 غیر متعلق کانون میں مدرسہ کب تک رہ سکتا تھا۔ اسلئے مدرسہ کے ارکان نے حضور پر نور کی خدمت میں
 ایک درخواست کے ذریعہ سے کئی ضرورت ظاہر کی۔ درخواست کنندہ و ن میں مولوی صاحب کے علاوہ
 نواب محبوب نواز الدردیہ عظمیٰ بلوہ۔ اور نواب اقبال یار جنگ مرحوم بھی تھے۔ انحضرت بنگا عالمی
 مکان سرسے کسارہٹہ (واقع کسارہٹہ) میں مستقل طور سے مدرسہ کو محرم فرمایا۔ اور مدرسہ کو اس باب میں
 دوسرے کئی محتاجی سے نجات دلائی۔ آخر تشریف سے صیغہ تعلیمات سرکار عالی سے ماہ ماہوار
 بطور امداد ملنے کا پتہ چلتا ہی بعض رؤسا بھی اسکے حمہ میں۔ مدرسہ کی تعلیمی اور انتظامی حالت قابل طینان ہے
 اور فائز تعلیم طلباء کی سالانہ دستار بندی ہوتی ہے جس میں نام طور پر علماء۔ و عبیدہ داران۔ و امراء وغیرہ
 مدعو کیے جاتے ہیں۔

مدعو

رجب ۱۳۹۵ھ بمطابق ۱۸۷۹ء میں مدرسہ قائم ہوا۔ اور نواب محرم الدولہ بہادر صدر المہام مالکذاری اسکے
 مستقر قرار پائے۔ اسی موقع پر قیام و دوام کی غرض سے محکمہ روپیہ چندہ جمع کیا گیا۔ ۱۹۰۹ء بمطابق
 روز پنجشنبہ کو مدرسہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جلسہ کی حدارت نواب سر سالار جنگ عظم دار المہام نے قبول
 فرمائی۔ اور اپنے دست مبارک سے طلباء کو انعام تقسیم فرمایا۔ اسوقت طلباء کی تعداد ۱۰۰ تھی۔
 ۱۳۹۱ھ میں مدرسہ کے نام سرکار نے صا۔ ماہانہ مقرر کیا۔ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ کو ۱۰۰ مرشد زادے تعلیم میں
 مدرسہ میں داخل ہوئے اور ان سے ۵۰۰ ماہوار فیس مقرر کی گئی۔ اسکے بعد سرکار عالی سے سو روپیہ اور
 ۵۰ روپیہ ملے۔ اور سرکار عالی کی مقدار صا۔ ماہانہ تک ہو گئی جو اب تک جاری ہے۔

مدرسہ کافاتی مکان دار الشہانین واقع ہے۔ اور ایک بورڈ کی نگرانی میں انگریزی فارسی۔ اور اردو
 تعلیم ہوتی ہے۔ مدرسہ کی تعلیم اور انتظامی حالت قابل طینان ہے۔ اور شرطیٹ اسکے ہیڈ ماسٹر ہیں۔

دینی تعلیم

دینی تعلیم میں روز بروز نصف محسوس کر کے بعض حیدر آباد کے مسلمان باشندوں نے منسلک پورہ میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور اس باب میں باشندگان شہر کی عام رائے حاصل کر کے لیے ۲۱ دیکھ ۱۹۹۹ء کو ایک اشتہار جاری کیا۔ اس پر شہر کے اکثر مغزین اور علمائے اتفاق رائے ظاہر فرمایا۔ اور ۱۱ صفر ۱۳۳۲ھ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۳ء روز جمعہ کو بعد نماز اندرون مسجد ساجدہ بیگم صاحبہ واقع منسلک پورہ مدرسہ مذکور کا افتتاح ہوا۔ مسلمان لڑکے اس میں دینی تعلیمت پاتے ہیں۔ سالانہ امتحان کے لیے شہر کے لائق لوگ مدعو کیے جاتے ہیں جو کامیاب طلباء کو انعام تقسیم فرماتے ہیں۔ زمانہ حال میں بھی بلج سے جناب مولوی رفیع الدین صاحب کمشنر انعام علاقہ پاکگلہ صاحب مدرسہ رشید باہ مرحوم مولوی سید ابو محمد بھی صاحب نگار اور وارث کوڑا آتہ وارڈس کے آئی سجدین چندہ سے مدرسہ کے واسطے ایک مکان تیار ہوا جس میں مدرسہ کو سرکلاس سے کسی قسم کی اندائین ہو۔ مدرسین کی تنخواہیں اور دیگر اخراجات بعض روسا کے چندہ سے پورہ ہوتے ہیں باوجود اس بے سروسامانی کے مدرسہ کی تعلیمی اور انتظامی حالت اچھی ہے۔ اور مدرسہ کے اکثر تعلیم یافتہ مغز خد متون پر مامور ہیں۔

تعلیمات

۱۳۹۹ء میں علم دوست کہترین لون کے جانب میں ہنہ مدرسہ اعتبار چوک میں قائم ہوا۔ اور انگریزی فارسی اور اردو کی باقاعدہ تعلیم دینی قرار پائی۔ ۲۵ شعبان ۱۳۵۵ھ کو مدرسہ کے نام سرکار عالی کے سینے تعلیمات کی جانب سے ۵۰ روپیہ ماہوار منفر معلویٰ اور ۲۹ تیرہ سالہ کو اس رقم میں حصہ روپیہ اور اضافہ ہوا اب ۵۰ روپے ماہانہ سرکار سے جاری ہیں۔ مدرسہ کا تعلق مدراس یونیورسٹی سے ہے طلباء کی فضا سحت کیلئے مختلف قسم کی ورزشون کا انتظام کیا گیا ہے۔ مدرسہ ہر طرح سے اچھی حالت میں ہے۔ ۱۳۳۳ء میں ملک طبع میں مدرسہ جاری ہوا ۱۳۵۵ء میں مدرسہ فوج آصفیہ مادہ تاریخ پر اسکی تعمیر میں حصہ روپیہ صرف ہوئے۔ اسکی ایک شاخ چھاونی پلٹن صرف خاص میں بھی ہے۔ گلاس شاخ کی ابتدا ۱۳۵۵ء سے ہے مدرسہ آصفیہ ملک طبع میں ٹڈل تک عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور اردو کی تعلیم دیکھائی ہے۔ نقاشی بھی سکھائی جاتی ہے اور مرداد کھیلون کا انتظام بھی ہے ۱۳۲۳ء میں طلباء کی تعداد ۲۰۰ تھی۔ پلٹن کی شاخ میں جو تھے درجہ تک تعلیم ہوتی ہے۔ زبانیں وہی پڑھائی جاتی ہیں جن کی تعلیم مدرسہ آصفیہ

تعلیمات

ہوتی ہے۔ پلٹن میں ششہ سے عورتوں کا ایک مدرسہ بھی جاری ہوا۔ امین انگریزی۔ اردو اور
حیاتیات کی تعلیم لازمی ہے۔ ورزش موسیقی اور کشیدہ ساز کا انتظام بھی نہایت اعلیٰ پایہ پر ہے۔

مدرسہ اصفیہ کے لیے ۹۔ اور مدرسہ پلٹن کیلئے ۶۔ لایق اُستاد مقرر ہیں۔ اور پلٹن کی شلخ نسوان میں
۳۔ اُستانیہ پڑھاتی ہیں آخر الذکر مدرسوں کے طلباء کی تعداد ملحقہ الترتیب ۵۸ لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد
۴۰۔ ترقی مند مدرسوں کی تعلیمی و انتظامی حالت قابل اطمینان ہے۔ مدرسہ اصفیہ کو سرکار سے سہ ماہ بطور
امداد کے ماہانہ ملتے ہیں۔

۱۲۹۶ھ میں یہ مدرسہ مال و انوکھی ڈیواری میں قائم ہوا۔ ششہ سے سرکار عالی کے صیغہ تعلیمات سے
اس کے اخراجات کے لیے حصہ روپیہ ماہوار جاری ہوئے۔ اس مدرسہ میں انگریزی۔ فارسی۔ اور
اردو کی تعلیم دی جاتی ہے۔

شوال ۱۳۱۳ھ میں یہاں شکستہ امین سنکرت زبان میں دینی تعلیم دینے کے لیے شیو رام شاستری گوری
کوشش سے یہ مدرسہ شاہ علی بندہ پر قائم ہوا۔ چند سال بعد شاستری صاحب بوجہات چند مدرسہ
علمیہ ہو گئے اور مدرسہ کے انتظام کے لیے ایک کمیٹی مقرر ہوئی۔ مدرسہ کے اخراجات حیدر آباد کے
ہندو علم دوست حضرات کے چندہ سے پورے ہوتے ہیں اور سرکار عالی کے صیغہ تعلیمات سے
حصہ ماہوار بطور امداد ملتے ہیں سنکرت مرہٹی فارسی۔ اور انگریزی زبانوں میں تعلیم ہوتی ہے اور
طلباء کے کسی قسم کی نفیس نہیں لی جاتی بحالت موجودہ مدرسہ ہر طرح قابل اطمینان ہے شاہ علی بندہ کے قریب
پرانا داس رام کے مکان میں موجود ہے۔

شیو رام شاستری گوری کی کوشش سے رجب الاول ۱۳۱۴ھ میں ساون دورہ شیشی شکستہ ۱۸۲۰ کو شاہ علی بندہ
یہ مدرسہ لا قائم ہوا۔ راجہ شیو راج بہادر دوم دنت اور راجہ رائے ریاں بہادر امانت دنت نے
اسکی سرپرستی قبول فرمائی۔ مدرسہ کے قیام کی پہل غرض یہ تھی کہ برہمن لڑکوں کو دینی تعلیم دیا جائے۔
محکمات موجودہ سال میں چند برہمن لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ سوتھالڑکوں کی بود و باش اور غرض و نوش کی
مشغل ہے۔ اور سوتھالڑکے اخراجات عام چندہ سے پورے ہوتے ہیں۔ مگر سوتھالڑکوں کی موجودہ حالت

دیکھ کر
بہت افسوس

دیکھ کر
بہت افسوس

دیکھ کر
بہت افسوس

قریب قریب معدوم کے ہو۔

سب سے پہلے ۱۲۳۵ء میں چچ آف انگریز کے پادری نے روس کتھو کا سکول کھولا۔ اور اس وقت سے اس وقت تک متعدد اسکول اور اورب مختلف مقامات میں پائے جاتے ہیں اور ابھی ترقی ہو رہی ہے۔ لڑکوں کو تعلیم دینے کی غرض سے بہہ مدرسہ سینٹ چارچ سکندر آباد میں قائم ہوا۔ باوجود سخت ہیمین مدرسہ کی قیام کی تاہم بغین نہیں ملی۔ لیور وین رجسٹ سے مدرسہ کو اوصہ ماہانہ ملا کرتے تھے اس کے سرکار عالی اور علاقہ زریڈیسی سے بھی کچھ رقم ملتی تھی۔ ۱۸۶۵ء میں کسی غرض سے مدرسہ سکندر آباد سے سینٹ چارچ چلا اور گھاٹ میں منتقل ہوا۔ اور اسکا نام پرائیمری اسکول رکھا گیا۔

اسی زمانہ میں ایک انتظامی کمیٹی مقرر ہوئی جسکی مجلس ڈاکٹر سیٹھ زریڈیسی سربراہ تھے۔ مدرسہ کے صدر مدرس قرار پائے۔ اور سرکار عالی کی جانب سے بھی مال و عرصہ دے جانے لگے۔ جب ۱۸۶۵ء سینٹ چارچ کی جدید عمارت تیار ہو گئی تو قدیم عمارت پرائیمری اسکول کو دی گئی۔ اور قدیم نام پرائیمری اسکول سینٹ چارچ لکرا کر اسکول رکھا گیا۔ ۱۸۶۶ء کو اس امر کا احساس کیا گیا کہ مدرسہ میں لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کیا جائے اسلئے ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی گئی اور گزٹس سٹیٹری نام رکھا گیا۔ لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام ایک اسٹانی کے سپرد ہو۔ دونوں مدرسہ سینٹ چارچ کے ماتحت ہیں۔ اور لیور وین اور لیور وین لڑکیوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ تعلیم و بجائی ہر دو شش کے لیے مدرسہ کے بازو میں ایک مکان خاص طور پر بنایا گیا ہے۔ اسکول کے نام سرکار عالی مالک کے گورنمنٹ ہند سے ۱۸۶۵ء میں ماہانہ فیس حاصل ہوئی۔

۱۸۶۵ء میں ڈاکٹر مورنی صاحب نے اپنے نام سے چار گھاٹ میں بہہ مدرسہ قائم کیا۔ مشرے۔ اے۔ پریرے ۱۸۶۵ء میں ڈاکٹر مورنی صاحب نے اپنے نام سے چار گھاٹ میں بہہ مدرسہ قائم کیا۔ اس اسکول کا افتتاح کر لیا۔ اور فیک کے درجے تک تعلیم و بجائی قرار پائی۔

۱۸۶۹ء میں ڈاکٹر گھوڑا صاحب نے قریب بازا میں بہہ مدرسہ قائم کیا۔ اور قیام کے دھرو سال بعد سرکار سے ۵۵۰ روپے مالک اور بطور ادا مقرر ہوئے۔ یہ بہہ مدرسہ ہوتی تھی حالت میں ہو۔

۹ رمضان ۱۲۳۲ء میں ۱۹۰۵ء میں روز جمعہ کو ادبائی کالجی کینی بائی۔ پٹیل کی یادگار میں انکوائری فرزند پٹیل شالا۔

روشن کتھو کا سکول۔

سینٹ چارچ لکرا کر اسکول۔

مورنی اسکول۔

ڈاکٹر گھوڑا اسکول۔

ہندو گھوڑا اسکول۔

ادبائی کینی بائی پٹیل شالا۔

رنگہ راؤ کا لوجی نے چار گھنٹہ میں قیام کیا۔ مدرسین و مدرس اور دوستانیان تلنگنی اور مرثیہ
 لڑکیوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ لڑکیوں کی تعداد ۸۰ ہے جن میں سے نصف تلنگنی پڑھتے ہیں اور نصف مرثیہ۔
 مندرجہ ذیل محفل میں ماہانہ چندہ دیکنائی علی گڑھی کتبوت دیکر ہے ہیں۔ رنگہ راؤ کا لوجی صاحب عہدہ
 ایشور او صاحب دیکنائی لیکچرر صاحب عہدہ ہیں۔ وہی رنگہ راؤ عہدہ جامعہ۔ لڑکیوں سے
 کتنی قسم کی فیس نہیں لی جاتی ہے۔ اور نہ مدرسہ کا ذاتی مکان ہے۔

۲۵۔ دیکنائی اسکول کا افتتاح ہوا۔ ۱۔ اور ۱۰ دیکھو ۱۳۲۵ء سے باقاعدہ تعلیم شروع ہوئی۔ فی الحال یہ مدرسہ
 ملال تک ہے۔ بوٹڈرز سے عہدہ ماہانہ فیس لی جاتی ہے جن میں مصارف قیام طعام میں لیکچرر وغیرہ داخل ہو صرف
 دن بہر رہنے والے طالب علموں سے عہدہ ماہانہ لیے جاتے ہیں اور ۱۰ سے چار بجے تک رہنے والے
 طالب علموں سے ہر روز عہدہ ماہانہ فیس لی جاتی ہے۔ اسپین مذہبی باندی کے ساتھ تعلیم عربی۔ فارسی۔
 انگریزی دیکھائی ہے۔ اور یہ اسکول ملک بیٹھنے میں واقع ہے۔ اسکے معلم مولوی محمد عبد الحمید صاحب ہیں۔
 اور مسٹر گلوریا وظیفہ یاب سرکار عالی صدر مدرس ہیں۔

۲۶۔ میں مولوی مخدومان خان صاحب شہید مرحوم نے اسکول قائم کیا اور تمام اخراجات تدریس تعلیم کو
 اپنی ذات سے دیتے تھے۔ جب مولوی صاحب ۱۳۲۷ء میں انحضرت بنگالہ والی کے استاد مقرر ہوئے تو
 سرکار سے ایک مکان مدرسہ کے لیے دیا گیا جس میں یہ مدرسہ آج تک ہے۔ اسی تاریخ سے اسکاتنام مدرسہ مجبور ہو
 اور مولوی صاحب بھی اس مکان میں دفن ہیں اس مدرسہ میں تعلیم علوم دینی اور عربی مقبول اور فارسی
 اردو کی تعلیم دیکھائی ہے مصلح اطراف بلوہ سے ماحوسہ اور سررشتہ امور مذہبی سے ماہ اور ملازمہ صرف خاص سے
 مال عہدہ ماہانہ مقرر ہیں۔

یہ مدرسہ خود دیکنائی میں قائم ہوا۔ اسپین انگریزی عربی۔ فارسی کی تعلیم دیکھائی ہے۔ اور بالخصوص مذہب
 لڑکے کی تعلیم پاتے ہیں۔ سالانہ جلسہ بھی ہوتا ہے۔ جن میں طلباء کو انعام دیا جاتا ہے تعلیم کی حالت اچھی ہے۔ مدرسہ
 چندہ پر چل رہا ہے۔ اور محلہ دارالشفائین قائم ہے۔

۲۷۔ ۹۰ لوہین وٹشنو پنڈت ناراین دنگر سے نے زلیٹنی میں اسکول قائم کیا۔ اور ۴ دسمبر ۱۹۰۷ء میں

اسلامیہ اسکول
 بوٹڈرز

مدرسہ موسویہ
 شاہ علی ہندو

باب العلوم

دیکنائی
 دیکنائی
 ماہانہ

بالشعبہ اور چند کرکٹر اس مدرسہ کے شرکب ہوئے۔ چند دنوں کے بعد اس مدرسہ کا نام شاخ ہرہر کا کھنکا کر دیا گیا آخر ماہ اپریل ۱۹۶۱ء میں اس مدرسہ کا انتظام سالتوئے کر کے سپرد ہوا۔ اس مدرسہ کے اخراجات چندہ پر چل رہے ہیں۔ آئین مرہٹھی اور انگریزی وغیرہ کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور انتظام اچھا ہے۔

مدرسہ

اعلیٰ حضرت بندگا خالی کی خاص اجازت سے نوکریوں کے لیے اس مدرسہ کا افتتاح ۲۴ فروری ۱۹۶۸ء کو کیا گیا۔ اس مدرسہ کا انتظام چند خواتین کے سپرد ہے جسکی صدر شین مس واکرین۔ اور صدر مدرس جس جعفری ہیں۔ اس مدرسہ میں اردو فارسی۔ انگریزی ہندی۔ سوزن کاری۔ سادہ کاری۔ گل کاری و انتظام خانہ داری وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور شینش کے قریب یہ مدرسہ ہے۔ اور سرکاری کھانا ہے۔

سکندر آباد کے مدرسے

یہ مدرسہ ۱۸۵۹ء میں بنیاد رکھا گیا اور قائم ہوا۔ اس کے طلباء کی بود و باش خورد و نوش و لباس کا انتظام انتظامان مدرسہ کرتے ہیں۔ اور حسب ذیل امداد ماہانہ مدرسہ کو ملتی ہے۔

گورنمنٹ ہند سے ۵۰ چارنی سکندر آباد سے ۵۰۔ از جانب گورنمنٹ ۵۰ جملہ ۵۰۔

مدرسہ

۱۸۶۲ء میں سوم سندر دیا نے سکندر آباد میں اس مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور اسی سال انکھو درنا کیو اور سکول کالج کے ماتحت کرایا گیا۔ ۱۸۹۱ء میں مدرسہ کے منتظمین میں کچھ تکرار بھی پیدا ہو گئی، اس سے وہ کالج علمی و ہو گیا لیکن ۳ سال بعد ۱۸۹۳ء میں دوبارہ کالج کے ماتحت ہو گیا۔ اس وقت کالج کی تعلیمی و انتظامی حالت قابل طینان اور طلباء کی ماہانہ فیس کے علاوہ کالج کو علاوہ سرکار عالی سے ماہانہ دو فی سکندر آباد سے مالہ جملہ مالہ امداد ملتی ہے۔

۱۸۶۵ء میں یہ مدرسہ شینوں کے لیے قائم ہوا۔ ماہ اپریل ۱۸۹۹ء میں سرکار عالی نے اسکو مالہ حضرت اور ۵۰ روپیہ ماہانہ بطور امداد کے مقرر کیا۔

مدرسہ

۲۴ مئی ۱۸۹۲ء کو جس بازار سکندر آباد میں قائم ہوا۔ مدرسہ کے اخراجات کے تعلق مولوی شیخ حسام الدین صاحب ایک مجلس منتقد فرمائی اور مدرسہ کے جانب سے ایک ایبل پیش کی۔ اس پر حاضرین نے لکھ چندہ ۱۰ روپیہ اور ۵ روپیہ ماہوار چندہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ تذکرہ بالار قوم میں سیٹھ صاحب سوامی سوگرا بھی کے ماہ بھی

شامل ہیں مدرسہ میں میٹرک تک تعلیم موتی پور اور اسکی تعلیمی اور انتظامی حالت قابل اطمینان ہے۔ علاقہ رزیدنسی سے ملے روپیہ اور علاقہ سرکار مالی سے مار روپیہ جلد ماہ روپیہ امداد ملتی ہے۔ مدرسہ کی ماہانہ فیس اور خارجی امداد اسکے علاوہ ہے۔

۱۸۹۹ء میں شاگرد تعلیمی مدرسہ مذکور قائم ہوا۔ آئین لڑکیوں کو تعلیم و بحالی اور ۱۸۹۹ء سے علاقہ سرکار مالی مدرسہ مذکور کے نام ماہانہ مار روپیہ امدادی وظیفہ جاری ہوا۔ بعد ازاں وظیفہ میں اور ص روپیہ کا اضافہ ہوا اب جلد ماہ ماہ وظیفہ ملا کرتا ہے۔

یہ مدرسہ اسکول السائنس میں قائم ہوا۔ اسکول سے امداد نہیں ہے۔ ذیل میں ہم ایک تختہ کے ذریعہ سے قلم و نظام کی مردم شماری اور آمدنی کے لحاظ سے تعلیم کے اخراجات درج کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ ہمارے ملک کی تعلیمی حالت اسوقت کیا ہے۔

تختہ آمدنی۔ مردم شماری۔ مع اخراجات مصیفہ تعلیمات۔

انتظامیہ	مردم شماری	مردم شماری			تعداد تعلیم یافتہ بچے	خالص آمدنی مملکت	اخراجات تسلیم
		مرد	عورت	جملہ			
۱	۱۲۰۰ ۱۸۸۱	۵۰۰ ۲۴۳۵۰	۲۴ ۲۴۳۵۰	۵۲۴ ۵۵۹۲۷	۴ ۲۹۹۲	۸ ۳۱۸۸۰	۱۰ ۱۸۸۱
۲	۳۰۰ ۱۸۹۱	۵۸۶ ۳۱۲۹	۵۶ ۳۱۲۹	۱۱۵۳ ۶۴۵۸	۹ ۹۹۲۰	۳۰ ۴۰۵۲	۱۲ ۳۱۲۹
۳	۱۰ ۱۹۰۱	۵۴ ۴۳۹۲	۵۴ ۴۳۹۲	۱۱۱ ۸۷۸۴	۱۸ ۱۸۸۳	۳۲ ۹۱۹۹	۱۵ ۱۸۸۳

سالہ ۱۹۱۰ء کی جائیداد و تنہائی کے لحاظ سے ۳۴ مرد و عورتوں میں صرف ایک تعلیم یافتہ یا لکھے پڑھے کی واسطہ ہو۔ اس سنہ کی مردم شماری کے لحاظ سے ۱۸ مرد و عورتوں میں ایک لکھا پڑھا ہو۔ اس طرح ۲۸۹ عورتوں میں ایک عورت لکھی پڑھی ہو۔ آدمی کے لحاظ سے سرکار سپاہی فی روپیہ تعلیم پر شاہی خزانہ سے صرف کرتی ہو۔ ذیل میں جو مختصر درن کیا گیا ہے اس میں علاقہ صرف حاصل در علاقہ کوکل فکھ بھی شریک ہیں۔ علاقہ جاگیرات مستثنیٰ ہے۔ غیر شریک کے مدارس کا بھی کچھ مال معلوم نہ ہو گا کہ وہاں کا کیا خرچ ہے۔ لیکن یقین ہے کہ کجالات موجودہ وہاں کی بھی تعلیمی حالت قابلِ طینان نہ ہوگی۔

مختصہ تعلیمات مدارس وغیرہ علاقہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں ابتداء سال ۱۲۸۱ھ لغایت ۱۳۱۶ھ

تعداد مدارس	نفسہ فصلی	تعداد طلباء			تعداد مدرسین	جائزہ اساتذہ
		مجموعہ	مدرسین	فغانی		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	۱۲۸۱	۱۳۹	۱۳۹	۰	۵۰۶۵	۵۰۶۵
۲	۱۲۸۸	۱۴۱	۱۴۱	۰	۵۲۹۲	۵۲۹۲
۳	۱۲۸۳	۱۴۷	۱۴۷	۰	۵۲۵۵	۵۲۵۵
۴	۱۲۸۴	۱۵۵	۱۵۵	۰	۶۶۲۷	۶۶۲۷
۵	۱۲۸۵	۱۵۱	۱۵۱	۰	۶۸۸۰	۶۸۸۰
۶	۱۲۸۶	۱۶۲	۱۶۲	۰	۷۸۲۲	۷۸۲۲
۷	۱۲۸۷	۱۶۲	۱۶۲	۰	۶۷۵۲	۶۷۵۲
۸	۱۲۸۸	۱۶۵	۱۶۵	۰	۷۱۸۳	۷۱۸۳
۹	۱۲۸۹	۱۷۱	۱۷۱	۰	۸۳۳۰	۸۳۳۰
۱۰	۱۲۹۰	۱۶۲	۱۶۲	۰	۹۲۳۹	۹۲۳۹

ردیف	فصلی	تعداد مدارس			تعداد طلباء			ملاحظات	تاریخ
		جمله	مکارتی	خانگی	جمله	مکارتی	خانگی		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲۹۱	۱۶۲	۱۶۲	۰	۹۷۷۴	۹۷۷۴	۰	مدرسه	۱۳۰۱
۱۲	۱۲۹۲	۱۶۳	۱۶۳	۰	۹۹۹۳	۹۹۹۳	۰	مدرسه	۱۳۰۲
۱۳	۱۲۹۳	۱۹۲	۱۹۲	۰	۱۱۶۶۹	۱۱۶۶۹	۰	مدرسه	۱۳۰۳
۱۴	۱۲۹۴	۲۰۹	۲۰۹	۰	۱۱۸۴۶	۱۱۸۴۶	۰	مدرسه	۱۳۰۴
۱۵	۱۲۹۵	۲۱۴	۲۱۴	۰	۱۱۴۳۱	۱۱۴۳۱	۰	مدرسه	۱۳۰۵
۱۶	۱۲۹۶	۲۵۴	۲۵۴	۰	۲۰۶۶۴	۲۰۶۶۴	۰	مدرسه	۱۳۰۶
۱۷	۱۲۹۷	۳۴۴	۳۴۴	۰	۳۰۱۱۷	۳۰۱۱۷	۰	مدرسه	۱۳۰۷
۱۸	۱۲۹۸	۴۸۵	۴۸۵	۰	۳۳۴۳۲	۳۳۴۳۲	۰	مدرسه	۱۳۰۸
۱۹	۱۲۹۹	۴۹۹	۴۹۹	۰	۳۶۵۵۵	۳۶۵۵۵	۰	مدرسه	۱۳۰۹
۲۰	۱۳۰۰	۴۴۵	۴۴۵	۰	۳۸۷۰۲	۳۸۷۰۲	۰	مدرسه	۱۳۱۰
۲۱	۱۳۰۱	۵۸۰	۵۸۰	۰	۴۰۹۷۹	۴۰۹۷۹	۰	مدرسه	۱۳۱۱
۲۲	۱۳۰۲	۵۶۱	۵۶۱	۰	۴۱۴۷۹	۴۱۴۷۹	۰	مدرسه	۱۳۱۲
۲۳	۱۳۰۳	۵۴۲	۵۴۲	۰	۴۱۶۰۳	۴۱۶۰۳	۰	مدرسه	۱۳۱۳
۲۴	۱۳۰۴	۵۵۵	۵۵۵	۰	۴۳۰۳۰	۴۳۰۳۰	۰	مدرسه	۱۳۱۴
۲۵	۱۳۰۵	۶۵۳	۶۵۳	۱۵۹۶	۸۷۰۹۰	۵۲۹۰۱	۳۳۱۵۹	مدرسه	۱۳۱۵
۲۶	۱۳۰۶	۸۱۲	۸۱۲	۰	۵۵۲۴۹	۵۵۲۴۹	۰	مدرسه	۱۳۱۶
۲۷	۱۳۰۷	۸۰۴	۸۰۴	۰	۵۵۷۹۷	۵۵۷۹۷	۰	مدرسه	۱۳۱۷
۲۸	۱۳۰۸	۸۵۴	۸۵۴	۰	۵۸۰۱۹	۵۸۰۱۹	۰	مدرسه	۱۳۱۸
۲۹	۱۳۰۹	۲۶۸۴	۸۴۴	۱۸۴۰	۹۱۴۷۸	۵۱۹۲۴	۳۹۵۵۴	مدرسه	۱۳۱۹

نشان سال	سنہ عیسوی	محل		سیارک		یفاتے		بی اس				
		تعداد	نمبر	ا	ب	ا	ب	انگلش				
								پنج	چار	تین	دو	ایک
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷	۱۸۸۵	۰	۰	۵۲	۱۵	۱۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰
۸	۱۸۸۶	۰	۰	۴۵	۱۳	۱۱	۲	۰	۰	۰	۰	۰
۹	۱۸۸۷	۰	۰	۴۹	۱۹	۸	۱	۰	۰	۰	۰	۰
۱۰	۱۸۸۸	۰	۰	۶۰	۱۳	۷	۳	۲	۳	۲	۲	۲
۱۱	۱۸۸۹	۰	۰	۷۸	۲۱	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۲	۱۸۹۰	۰	۰	۱۱۱	۲۶	۱۳	۲	۲	۳	۲	۲	۰
۱۳	۱۸۹۱	۲۷	۷۹	۱۵۱	۴۲	۱۸	۳	۲	۲	۲	۲	۰
۱۴	۱۸۹۲	۳۱۱	۱۳۳	۹۳	۱۲	۱۳	۶	۲	۰	۲	۲	۰
۱۵	۱۸۹۳	۳۸۹	۱۳۹	۵۹	۲۱	۲۰	۸	۲	۳	۳	۳	۳
۱۶	اورنگ آباد	۰	۰	۱۶	۳	۵	۲	۰	۰	۰	۰	۰
۱۷	۱۸۹۴	۵۷۰	۱۵۴	۸۳	۹	۱۲	۲	۵	۳	۵	۲	۲
۱۸	اورنگ آباد	۰	۰	۸	۱	۳	۲	۰	۰	۰	۰	۰
۱۹	۱۸۹۵	۷۱۳	۲۱۱	۹۶	۲۸	۲۰	۸	۰	۰	۰	۰	۰
۲۰	۱۸۹۶	۶۹۳	۱۸۳	۹۶	۲۰	۲۵	۹	۳	۲	۲	۲	۲
۲۱	اورنگ آباد	۰	۰	۸	۲	۳	۱	۰	۰	۰	۰	۰
۲۲	۱۸۹۷	۶۵۵	۲۱۶	۹۷	۳۰	۲۵	۱	۲	۲	۱	۱	۱
۲۳	اورنگ آباد	۰	۰	۱۲	۳	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۴	۱۸۹۸	۷۶۲	۲۲۰	۱۰۹	۳۱	۳۰	۷	۰	۰	۰	۰	۰
۲۵	اورنگ آباد	۰	۰	۷	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

شماره	نوع	میل			میاثرک			یف			بی			
		شماره	میل	میاثرک	میل	میاثرک	یف	بی	انگلش			سائیس		
									شماره	میل	میاثرک		یف	بی
۲۱	اورنگ آباد	۶۰۹	۱۸۰	۱۰۳	۴	۳۳	۱۳	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۲۲	اورنگ آباد	۵۶۶	۱۸۹	۱۱۹	۱۲	۲۴	۳	۶	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۲۳	اورنگ آباد	۵۹۸	۱۵۸	۱۰۵	۱۳	۱۳	۴	۱۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۲۴	اورنگ آباد	۶۲۵	۲۲۷	۱۲۸	۳۳	۱۷	۴	۱۷	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۲۵	اورنگ آباد	۶۹۹	۲۱۸	۱۰۵	۱۳	۱۷	۳	۱۷	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۲۶	اورنگ آباد	۵۵۵	۱۰۸	۱۲۱	۲۳	۱۷	۴	۱۷	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۲۷	اورنگ آباد	۶۶۴	۱۹۲	۱۳۱	۱۶	۱۶	۵	۱۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۲۸	اورنگ آباد	۷۰۳	۱۸۷	۱۰۸	۲۶	۱۷	۵	۱۷	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۲۹	اورنگ آباد	۸۵۳	۱۵۱	۹۶	۴	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵

۱۔ منتخبہ طلبہ کا ایب شدہ پنجاب یونیورسٹی مدرسہ دارالعلوم ہلدوہ و مدارس خضدار سرکار عالی۔

نفا	مولوی فاضل	مولوی عالم	مولوی	منشی فاضل	منشی عالم	منشی
	تکریم ۰	تکریم ۰	تکریم ۰	تکریم ۰	تکریم ۰	تکریم ۰
۱۳۰۰	۱۳۰۸	۱۳۰۸	۱۳۰۸	۱۳۰۸	۱۳۰۸	۱۳۰۸

سجل	مولوی فاضل		مولوی عالم		مولوی		مشی فاضل		مشی عالم		مشی		سجل
	تقدیر	تقدیر	تقدیر	تقدیر	تقدیر	تقدیر	تقدیر	تقدیر	تقدیر	تقدیر	تقدیر	تقدیر	
۱۳۰۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۰۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۰۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۰۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۰۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۰۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۰۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۰۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۰۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۱۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۱۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۱۳	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۱۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۱۵	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۱۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۳۱۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
جمله	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

مدرسین عیسائی ہون وہاں کینڈینہ کے روز صرف عیسائی مدرسین و طلباء کی حاضری کی ضرورت نہیں رہی۔
 اُن کے پورے روز تعطیل سمجھی جاسے اور غیر حاضر کچھل نہ ہو بقیہ دیگر مدرسین و طلباء جسے متوجہ حاضرین۔ مدرسے
 رہیں اور کام جاری رہے۔ بروکینڈینہ مدرسہ مدرسین یا مدرسین عیسائی کی عدم موجودگی میں اُنکو مدکار اول و دوم یا
 سوم جو عیسائی ہوں کام کے ذمہ دار رہیں۔ دیگر تعطیلات تو عمومی غیر جنگی سالانہ تعداد (۸۶) یوم ہی بہترین ۶۴ یوم
 کی تعطیل منسلک جو تیز گاتی ہوتے تابتان ۳۰ یوم۔ زستان ۱۰ یوم۔ اچھام و عید لفظ یوم عید الفصحی ۱۰ یوم ہولی ۱۰ یوم
 دسمبر ۳۰ یوم بدولالی ۳ یوم۔ جمادی ۱۰ یوم۔ عید و تعطیلات مذکورہ بالا کے دیگر تعطیلات میں چونکہ کسی تبدیلی کی ضرورت
 محسوس نہیں ہوتی ہے۔ لہذا تعطیلات مذکور حسب معمول جاری رکھو جائیں۔ اس رزلویشن کا کوئی اثر نظام
 اور مدرسہ عالیہ پر نہیں پڑے گا۔ ختم خط مولوی عزیز مرزا نصر مقرر عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔
 متنوعہ اخراجات تعلیمات بابت ۱۵۳۱ فصلے۔

نام ابواب متعلقہ اشخاص	رقم	نام ابواب متعلقہ اشخاص	رقم	نام ابواب متعلقہ اشخاص	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
دفعہ نظامت ۳۵	درجہ اوسط	بیدر ۱۳	۱۳	دفعہ نظامت ۳۵	درجہ اوسط
دفعہ نظارت ترقی ۹	درجہ عالیہ ۳۳	میزان ہائی اسکول ضلع ۱۳	۱۳	دفعہ نظارت ترقی ۹	درجہ عالیہ ۳۳
دفعہ نظامت ۵	ہائی اسکول چارڈکھ ۳۳	میزان درجہ اوسط ۱۳	۱۳	دفعہ نظامت ۵	ہائی اسکول چارڈکھ ۳۳
نظارت ۳۲	ہائی اسکول بلوچ ۳۳	درجہ اول مل اسکول ۱۳	۱۳	نظارت ۳۲	ہائی اسکول بلوچ ۳۳
تعلیم درجہ اعلیٰ	میزان ہائی اسکول بلوچ ۳۳	درجہ اول مل اسکول ۱۳	۱۳	تعلیم درجہ اعلیٰ	میزان ہائی اسکول بلوچ ۳۳
نظام کالج ۱۴	ہائی اسکول ضلع ۱۴	دوم ۲۰۶۴	۲۰۶۴	نظام کالج ۱۴	ہائی اسکول ضلع ۱۴
مدرسہ دارالعلوم ۲۹	کلیگر ۱۸	میزان مل اسکول ۱۴	۱۴	مدرسہ دارالعلوم ۲۹	کلیگر ۱۸
اوزنگ باد کالج ۱۴	ورنگل ۱۴	تعلیم ابتدائی ۱۴	۱۴	اوزنگ باد کالج ۱۴	ورنگل ۱۴
میزان درجہ اعلیٰ ۱۴	اوزنگ آباد ۱۴	تعلیم ابتدائی پائرس ۱۴	۱۴	میزان درجہ اعلیٰ ۱۴	اوزنگ آباد ۱۴

نام البتہ مستخدم و اشخاص	رقم	نام البتہ مستخدم و اشخاص	رقم	نام البتہ مستخدم و اشخاص	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
لور پرانٹری	۱۱	مدرسہ	۱۱	مدرسہ	۱۱
میزان تعلیم ابتدائی	۱۲	مدرسہ	۱۲	مدرسہ	۱۲
تعلیم المعلمین	۱۳	مدرسہ	۱۳	مدرسہ	۱۳
مدارس صنعت و حرفت	۱۴	مدرسہ	۱۴	مدرسہ	۱۴
انجینیری	۱۵	مدرسہ	۱۵	مدرسہ	۱۵
مدارس صنعت و حرفت	۱۶	مدرسہ	۱۶	مدرسہ	۱۶
ادور گنگا	۱۷	مدرسہ	۱۷	مدرسہ	۱۷
انجینرنگ اسکول بلو	۱۸	مدرسہ	۱۸	مدرسہ	۱۸
میزان	۱۹	مدرسہ	۱۹	مدرسہ	۱۹
لاکلاس	۲۰	مدرسہ	۲۰	مدرسہ	۲۰
مدارس امدادی	۲۱	مدرسہ	۲۱	مدرسہ	۲۱
مدارس بلو	۲۲	مدرسہ	۲۲	مدرسہ	۲۲
ہائی اسکول	۲۳	مدرسہ	۲۳	مدرسہ	۲۳
مڈل اسکول درجہ اول	۲۴	مدرسہ	۲۴	مدرسہ	۲۴
دوم	۲۵	مدرسہ	۲۵	مدرسہ	۲۵
مدارس اپر پرائمری	۲۶	مدرسہ	۲۶	مدرسہ	۲۶
لور پرانٹری	۲۷	مدرسہ	۲۷	مدرسہ	۲۷
نارمل اسکول	۲۸	مدرسہ	۲۸	مدرسہ	۲۸

طبابت

بلدہ حیدرآباد میں بزبانہ محو قلمی طبیب شاہ دست نامہ مکان دارالشفایہ تعمیر ہوا۔ اس میں مغرب کو گفت دوا
دیجاتی تھی اور حکماء مقرر کیے گئے مقررین کو کافی نگہداشت کی جاتی تھی اور مریضوں کی سہولت کیلئے قیام کے
تعمیر ہوئے تھے چنانچہ ہر وقت بھی مکان دارالشفایہ بھری ہو جاتا تھا اس کے چند حجرے کمال شکستہ موجود ہیں اور
مکان دارالشفایہ کے قریب ہی ایک سبھی محمد قلمی طبیب شاہ کے زمانہ کی موجود ہے اور یہ مکان دارالشفایہ کے نام
مشہور ہے۔

۱۲۵۲ھ میں بلدہ فخرندہ بنیاد میں بہار طبیب موجود تھے۔ ۱۔ غلام حسین خان ۲۔ حکیم حبیب ۳۔ حکیم سراج الدین
۴۔ احمدیار خان محی الدولہ ۵۔ حکیم رضا علی خان ۶۔ سید فضل علی المصطفیٰ شفا علی خان۔

یہ لوگ مقرر بنو پر لوگوں اور اپنے نہیں کامل تھے۔ اور باہر سے آکر مضمون سے یہاں رسوخ
اور شہرت پیدا کی تھی مگر ایسی بڑی آبادی کو جیسی کہ اس شہر کی ہو اس قدر اطباء کی کافی تھے اور غریبوں کی
توان کے یہاں رسائی بھی نہیں ہوتی تھی اس لیے سے اکثر غریب جھانڈے پھونکے اور مقرر خیرت تعمیر کئے
فیما کہ کرنے والوں کے پاس رجوع ہوتے تھے۔ انہی زمانہ میں عبدالقادر نامی شخص جو ترب بازار میں
رہتا تھا اور ڈیشن صاحب تعلقہ دار کے پاس چیرا سیون میں ملازم تھا۔ کوئین بیغہ انگریزی ادویہ سے
واقف ہو کر علاج معالجہ کرنے لگا۔ اور بہت مشہور ہو کر مالدار ہو گیا تھا۔

۱۲۵۵ھ میں نواب علی محمد الدولہ مرحوم غفران مندرل کا مزاج نامساں ہوا۔ اور حرقت بول کی شکایت ہو گئی
یونانی اطباء کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک روز فریڈر صاحب بہادر رزیدنٹ دربار میں
حاضر ہوئے حضرت کا مزاج علیل دیکھ کر کیفیت دریافت فرمائی۔ غفران مندرل نے بیماری کی
وجہ ظاہر کی اور ارشاد فرمایا کہ کٹری علاج کی بڑی تعریف سنی جاتی ہے۔ صاحب مالیتان بہادر نے
کہا کہ ایسا ہوتا تو ڈاکٹر حاضر کیا جائے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ڈاکٹر کی علاج اس شرط پر کی جائے
کہ دو اکا استعمال کیا جائے صرف بیردنی علاج کیا جائے۔ جیسا کہ حکیم علی خان نے نادر شاہ کے
مرکب علاج کیا تھا۔ رزیدنٹ صاحب نے ڈاکٹر مکملین رزیدنٹ سرجن کو پیش کیا اور ڈاکٹر نے

صرف غذا کا انتظام کرتے تین۔ چھینے میں مرض کو زائل کر دیا۔ حضرت خوش ہوئے اور ملک سرکار عالی میں ڈاکٹر کی خدمت میں کھولنے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ ۱۲۵۳ھ میں نوب کے سانچے کے قریب ایک اسکول قائم کیا گیا۔ اور ہر حیدر آباد میں ایک اسکول تھا جس میں حیدر آباد کے عینہ طبابت کے اعلیٰ اور ادنیٰ افسران بزرگ کے ہاسپٹل سٹیڈنٹ کی عمدہ تربیت ہوتی تھی پہلے اردو میں تعلیم ہوتی تھی جس میں اسما ذیل نے تعلیم لی اور کامیاب ہوئے۔ رسالہ طبابت حیدر آباد کے ۱۲۵۳ء میں اس اسکول سے جاری ہوا تھا۔

۱۔ محمد یعقوب۔ ۲۔ محمد باقر علی۔ ۳۔ غلام حسین۔ ۴۔ برہنہ شریف۔ ۵۔ خواجہ اشرف۔ ۶۔ محمد حسین۔ ۷۔ غلام جیلانی۔ ۸۔ سید عمر۔ ۹۔ غلام محمد۔ ۱۰۔ عین خان۔ ۱۱۔ بیرخان۔ ۱۲۔ رفیع اللہ خان۔ ۱۳۔ محمد مولانا۔ ۱۴۔ فقیر صاحب۔ ۱۵۔ وزیر علی۔ ۱۶۔ شفا علی خان۔ ۱۷۔ مرزا علی۔ ۱۸۔ محمد اشرف۔ ۱۹۔ شمس الدین۔ ۲۰۔ صفہ سال میں۔ ۱۹۔ طالب العلم کامیاب ہوئے۔ سب سے پہلے بلدہ میں محمد شرف اور رفیع اللہ خان نے مطلب جاری کیا۔ نواب ممتاز الملک اہل کے زمانہ سے اس میں روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ اور ۱۸۸۴ء میں اس کی زبان بھی انگریزی کر دی گئی۔ ۱۸۸۵ء تک امتحان بذریعہ سکندر آباد میڈیکل بورڈ ہوتا تھا۔ مگر اُس کے بعد سے تحریری امتحان کے پچھلے مدرس یا جمعی کے میڈیکل کالجوں سے آتے ہیں اور زبانی امتحان کے لیے سکندر آباد سے ایک بورڈ مقرر ہوتا ہے۔ انصاف تعلیم مدرس کے۔ ال۔ ایم۔ اسک۔ برابر ہے۔

۱۲۵۵ھ سے لیکر آج تک شفا خانہ افضل گنج میں جو انسراں طبی مقرر کیے گئے وہ حسب ذیل ہیں۔

نمبر	نام ڈاکٹر	سن تقریباً	نام ڈاکٹر	سن تقریباً	
۱	ڈاکٹر ماسٹرس	۱۸۴۶ء ۱۳۵۵ھ	۵	ڈاکٹر ونڈوس	۱۸۶۲ء ۱۳۸۱ھ
۲	ڈاکٹر ریڈ۔ منہم۔	۱۸۶۶ء ۱۳۷۷ھ	۶	سلطان الحکماء وزیر علی	
۳	ڈاکٹر ونڈو	۱۸۶۶ء ۱۳۷۷ھ	۷	حکیم الماکام مرزا علی خان	
۴	ڈاکٹر لا۔ منہم	۱۸۸۰ء ۱۳۸۰ھ	۸	ڈاکٹر بونٹ	۱۸۸۱ء ۱۳۹۱ھ

لے ۲۵ ماہ تک ڈاکٹر کو آپ نصرت بیماری لیکر ولایت گئی اور ان کی جگہ ڈاکٹر علی حسن صاحب مدرسہ طبابت کو انجام دیتے رہے۔

۱۷ تیر ۱۲۸۳ھ بم ۲۶ ص ۷۷ تیر ۱۸۷۳ء کو زید لٹری سرخین ڈاکٹر بن کر پڑھ کر رہ گیا۔
 پر وہ نشین ستورانتہ کے لیے بلکہ حیدر آباد میں طبی امداد کا آغاز ۱۸۷۹ء میں انفلکس ہسپتال میں
 لیسر گردی سیر نیلوز (جو سابق میں مس دہاٹ تھیں) ایک زمانہ ڈپارٹمنٹ قائم کیا گیا۔ اس ڈپارٹمنٹ
 میں ۱۱ چھوٹے کمرے جن میں سے ہر ایک میں ایک ایک جڑی بوئی اور ایک کمرے میں ۵۰ مریض ستورانتہ
 رہنے کی گنجائش تھی۔ کچھ کمرے اوٹ میٹینٹ پر وہ نشین عورتوں کے لیے مخصوص کیے گئے۔ سیر نیلوز
 اور انکی مددگار لیڈیان شفا خانہ انفلکس میں ۲۵ سال سے خدمات انجام دی رہی ہیں۔ اس عرصہ میں
 غریب طبقہ کے پرورشین عورتوں کو بہت کچھ طبی مدد و اعانت ملی۔ سادر لیڈی ڈاکٹر دن کی نو بجے
 بڑھتے ۱۲ تک بھیج گئی ہیں جن میں باسٹنارس بورڈ میں جبکہ تقریباً ۱۸۹۱ء میں ہوا۔ اور اس بورڈ میں
 جو ولایت کی تعلیم یافتہ ہیں باقی سب حیدر آباد میڈیکل اسکول کی تعلیم یافتہ ہیں اور یہ بلکہ میں اور مضامین
 بڑے بڑے دو خانوں میں ہیں۔

۱۸۸۳ء سے زید لٹری میڈیکل اسکول میں طلباء کو اردو زبان میں تعلیم دینا شروع ہوئی اور انگریزی
 زبان میں فن ڈاکٹری کی تعلیم شروع ہوئی۔
 پہلے سرستہ طبابت نامت مند مشققات تھا۔ بعد میں ذوق و حسیب جریہ غیر معمولی ۲۹ مہینے
 مقدمہ ذوق و نگری کے تحت ہوا۔

۱۸۸۶ء کو سرستہ طبابت زیر نگرانی ہو گیا۔ ۱۸۹۱ء کو ۲۳ مہینے ۱۸۹۱ء کو ۳۰ مہینے ۱۸۹۱ء کو ۳۰ مہینے
 یونانی سرکار کے جانب سے بلکہ میں قائم ہوا۔ ایک حکیم احمد سعید انسر الاطباء۔ حکیم مرزا اسحاق علی۔ حکیم
 نواب مرزا۔ اطباء مقرر ہوئے۔ اور مدرسہ زیر نگرانی حکیم احمد سعید صاحب رہا۔

۱۵۔ امرادو ۱۳۱۳ء ابتداء افتتاح طب یونانی سے اسکا عام انتظام ایک خاص مجلس کے سپرد تھا
 جو مجلس انتظام طب یونانی کے نام سے موسوم تھی اور یہ مجلس ۱۳۱۳ء تک اپنے فرائض کو ادا کرتی رہی
 اسکے بعد سرکار نے مجلس کو کوڑا کرنا کے اسکے بورڈ آف ڈیپارٹمنٹ مقرر فرمایا جس نے ۱۳۱۶ء
 ۱۶ مہینے تک مستعدی کے ساتھ کام کیا۔ بعد ازاں یورپ سے استفادہ کیا۔ جو منسلک کیا گیا۔ یورپ کے

برخاست سے فیما بین محکمہ سرکار و افسر الاطباء یونانی وجود اسطدور میانی تھا وہ باقی نہ رہا۔ لہذا افسر الاطباء یونانی نے محکمہ سرکار سے رخصت کارروائی کرنا شروع کی اور افسر الاطباء کی کارروائی پر محکمہ کی نگرانی نہ رہی۔ اور شفا خانوں کی تفتیش بذریعہ مقررہ سرکار یا دیگر کارکنان مقررہ ہوئی۔ بلکہ کے علاوہ اضلاع پر بھی یونانی شفا خانے ہیں۔ اور ان کے اخراجات کو کل فنڈ سے ادا ہوتے ہیں۔ اور ان شفا خانوں پر کٹرڈرٹسٹ طبیب یونانی کے پاس شدہ مقرر ہیں۔

۱۸۹۱ء سے مقررہ خانہ جات کے عہدہ کا نام ناظم و خانہ جات سرکار عالی رکھا گیا اور ۱۸۹۱ء سے ۱۳۱۱ھ تک واکٹور و نویمین کلور و نام کمیشن بلکہ میں آیا تھا۔ اور میڈیکل اسکول میں بندر۔ کتون۔ اور کھوڑون کلور و نام کا تجربہ کیا گیا تھا۔

۲۵۔ اردی بہشت ۳۰ مارچ ۱۸۹۳ء کو سر رشتہ طبابت ہوم آفس کے تحت میں کیا گیا۔ ۱۸۔ بخورداد ۳۰ سن کو بوجہ انتقال حکیم احمد سمیرا صاحب افسر الاطباء کی جگہ پر ڈاکٹر محمد حسن صاحب فیلسوف خجست کا مقرر ہوا۔ اور ۶ بہمن ۱۳۱۱ھ کو ایک انتقال ہوا۔ آپ کی جگہ حکیم علی محمد حسن صاحب قاضی خجست مقرر ہوئے۔

۱۰۔ فروردی ۱۱۔ فروردی ۱۸۹۶ء سے بوجہ شیوع مرض طاعون مسافروں کے لیے یہ مقام پیش داری اور چند مقامات پر بھی ڈسٹینٹ قائم کیا گیا۔ ۱۲۔ دسمبر ۱۹۰۱ء کو بلیک ٹیوشن کی عارضت تخفیف ہوئی اور مسٹر اسٹیون اصلٹی مقرر ہوئے۔

۲۹۔ فروردی ۲۲ مارچ ۱۹۰۲ء سے حکم اور ڈسٹرکٹ کے قلعہ جے بیل تبدیل ہوا۔

حکما		ڈسٹرکٹ	
قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب	قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب
حکیم درج سوم	اسٹنٹ سرجن	ڈسٹرکٹ جے سوم	اسٹنٹ سرجن سوم

دریسیران		ملک	
تبدیل شدہ لقب	قدیم لقب	تبدیل شدہ لقب	قدیم لقب
۲ ہاسپٹل اسٹنٹ سرجن دوم " " " " اول	۱ ڈریسر درجہ دوم " " " " اول	۲ سینیئر اسٹنٹ سرجن سرجن	۱ حکیم درجہ دوم حکیم درجہ اول

۸۳۳ آبان ۲۹ مئی ۱۹۰۳ء کو دیوبند کے واسطے ایک شرینگ اسکول کھولا گیا اس مدرسے کے اخراجات و کٹوریہ میوریل فنڈ سے ادا کیئے گئے۔ اس مدرسہ سے دیوبند کے ایمان کا سیلاب ہوئین۔
یکم آفرم، ۱۹۰۳ء کو کٹوریہ میوریل فنڈ سے ادا کیئے گئے۔ اس مدرسہ سے دیوبند کے ایمان کا سیلاب ہوئین۔
قائم ہوا جس میں ۱۲ مریضوں کے رہنے کی گنجائش تھی۔ اس میں جنوری ۱۹۰۴ء تک ۸۸۶ زچگان ہوئین اکثر کا نتیجہ قابل طہیان ہوا۔

۹ فروری ۱۹۰۶ء کو دیوبند کے واسطے ایک شرینگ اسکول کھولا گیا اس مدرسے کے اخراجات و کٹوریہ میوریل فنڈ سے ادا کیئے گئے۔ اس مدرسہ سے دیوبند کے ایمان کا سیلاب ہوئین۔
۱۹ فروری ۱۹۰۶ء کو دیوبند کے واسطے ایک شرینگ اسکول کھولا گیا اس مدرسے کے اخراجات و کٹوریہ میوریل فنڈ سے ادا کیئے گئے۔ اس مدرسہ سے دیوبند کے ایمان کا سیلاب ہوئین۔
۱۹ فروری ۱۹۰۶ء کو دیوبند کے واسطے ایک شرینگ اسکول کھولا گیا اس مدرسے کے اخراجات و کٹوریہ میوریل فنڈ سے ادا کیئے گئے۔ اس مدرسہ سے دیوبند کے ایمان کا سیلاب ہوئین۔

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء کو دیوبند کے واسطے ایک شرینگ اسکول کھولا گیا اس مدرسے کے اخراجات و کٹوریہ میوریل فنڈ سے ادا کیئے گئے۔ اس مدرسہ سے دیوبند کے ایمان کا سیلاب ہوئین۔
۱۹ فروری ۱۹۰۶ء کو دیوبند کے واسطے ایک شرینگ اسکول کھولا گیا اس مدرسے کے اخراجات و کٹوریہ میوریل فنڈ سے ادا کیئے گئے۔ اس مدرسہ سے دیوبند کے ایمان کا سیلاب ہوئین۔
۱۹ فروری ۱۹۰۶ء کو دیوبند کے واسطے ایک شرینگ اسکول کھولا گیا اس مدرسے کے اخراجات و کٹوریہ میوریل فنڈ سے ادا کیئے گئے۔ اس مدرسہ سے دیوبند کے ایمان کا سیلاب ہوئین۔

مشی بائی
ہاسپٹل

صدر تخت اخراجات طبابت بابت ۱۵۳۱

رقم	نام الواب و تعداد اسمار	رقم	نام الواب و تعداد اسمار	رقم	نام الواب و تعداد اسمار	رقم	نام الواب و تعداد اسمار	رقم	نام الواب و تعداد اسمار
۱	نافرم و افغان بابت	۱۵	ابواب بیشتر که	۳۸	مصار و بموجب تقریر	۲	اسمار	۳	اسمار
۲	مدوکاران - ۱	۱۶	میزان نظارت	۲۹	ابواب مختصه	۱	اسمار	۴	اسمار
۳	ابکاران و غیره - ۱	۱۷	مدرسه طبابت	۳۰	میزان مخزن ادویه	۲	اسمار	۵	اسمار
۴	دورسیر زاید - ۲	۱۸	کچورار	۳۱	دو افغانه حاجت ملده	۱	اسمار	۶	اسمار
۵	چیراسیان - ۱	۱۹	ابکاران و غیره - ۲	۳۲	دو افغانه انفسلنج	۲	اسمار	۷	اسمار
۶	الولش - ۱	۲۰	چیراسیان	۳۳	سوانق سپهری - ۱۵	۳	اسمار	۸	اسمار
۷	مصار بموجب تقریر	۲۱	دو افغانه کوتوالی	۳۴	دو افغانه و شیرانی	۴	اسمار	۹	اسمار
۸	ابواب بیشتر که	۲۲	دو افغانه کاروان	۳۵	دو افغانه کاردان	۵	اسمار	۱۰	اسمار
۹	ابواب مختصه	۲۳	مصار بموجب تقریر	۳۶	دو افغانه کاردان	۶	اسمار	۱۱	اسمار
۱۰	میزان دو افغانه	۲۴	ابواب بیشتر که	۳۷	دو افغانه کاردان	۷	اسمار	۱۲	اسمار
۱۱	نظارت	۲۵	میزان نظارت	۳۸	دو افغانه کاردان	۸	اسمار	۱۳	اسمار
۱۲	نافرم و افغان بابت	۲۶	میزان نظارت	۳۹	دو افغانه کاردان	۹	اسمار	۱۴	اسمار
۱۳	ابکاران - ۲	۲۷	میزان نظارت	۴۰	دو افغانه کاردان	۱۰	اسمار	۱۵	اسمار
۱۴	چیراسیان - ۲	۲۸	میزان نظارت	۴۱	دو افغانه کاردان	۱۱	اسمار	۱۶	اسمار
۱۵	خلاصیان - ۴	۲۹	میزان نظارت	۴۲	دو افغانه کاردان	۱۲	اسمار	۱۷	اسمار
۱۶	الولش	۳۰	میزان نظارت	۴۳	دو افغانه کاردان	۱۳	اسمار	۱۸	اسمار
۱۷	مصار بموجب تقریر	۳۱	میزان نظارت	۴۴	دو افغانه کاردان	۱۴	اسمار	۱۹	اسمار

ستاجر کی دو صورتیں تھیں ایک تہہ در تہہ بالقطعہ اور دوسرے امانی۔

تہہ کا قول کل پر گنے کے جمع پر تہہ دار کو دیا جاتا تھا۔ اور امانی کی صورت یہ تھی کہ جب کوئی پر گنے تفویض ہوتا تھا وہ رقم مالگزاری جنہوں تفصیل خاتم سرکار میں داخل کرتا تھا۔ انشلاطام فوجداری پر گنے بھی اُس کے تفویض ہوتا تھا۔ اگر امانت دار علمہ اپنی طرف سے رکھتا تھا تو اسکو حق السعی کی رقم خرچہ علمہ فی روپیہ ملتی تھی۔ اور اگر علمہ سرکار کے جانب سے مقرر ہوتا تھا تو اس کو صرف ۳ پائی یا چھہ کم و بیش حق السعی کی رقم دی جاتی تھی۔ اُن ستاجروں کے رقم تہہ کے مقرر کرنے میں اول تو پر گنے یا کالوں کی حیثیت کا کچھ خیال نہیں ہوتا تھا۔ اور دوسری رعایا پر تہہ دار امانت دار کا نظم نہایت ہی ناواقب تھا۔ کاشتکاروں کو زراعت کی ترغیب دلانے کی غرض سے متعلقان دیہہ پہلے تو زمینات کا قول نرم و ملائم دہارہ سے دیتے تھے۔ مگر قول شکنی کا ارادہ ضرور ہمیشہ دل میں چھتو۔ اور جب فصل نیار ہو جاتی تھی تو بکلاف شرائط قول جو کچھ ہیر یا فریب سے زیادہ مل جائے اسکو حاصل کر لینے کی فکر کرتے تھے۔

ستاجروں کے ذریعہ سے مالگزاری اراضی کا انشلاطام خصوصاً جبکہ اختیارات عدالتی (دولتی فوجداری) اُن کے تفویض تھے۔ نہایت مضرت بخش تھا۔ رعایا کو زیادہ ستانی کی دادرسی کا موقع نہیں ملتا تھا۔ ہاں البتہ جب بھی کسی موضع کی رعایا اپنے کالوں کی چھوڑ کر ملکہ اگر شکایت کرتی تھی تو شاکی رعایا کی دادرسی اسی طرح کی جاتی تھی کہ اُن کو کچھ اخراجات و دیگر خصیت کیا جاتا تھا۔ اور تہہ منسج ہوتا تھا جب رعایا سے رقم وصول طلب رہ جاتی تھی۔ تو اُس کے وصول کی تہہ دار بالقطعہ دار کو کوئی قانونی سہولت نہ ملتی تھی۔ اور جب تہہ دار خود با اقتدار رہتا تھا۔ تو اُس سے رقم نہ کو ر بذر ایہ سمیت تسخیر وصول کرائی جاتی تھی۔

اضلاع مرہٹواری میں بلا تین تہہ آرائی ضرور و غیر ضرور تہہ کی رقم بطور اندازہ قرار دی جاتی تھی۔ اور ملککازہ میں ستانی زار کے لیے جٹانی کا دستور جاری تھا۔ او فصل خریفہ کی رقم نقد وصول کی جاتی تھی کاغذات میں لکھوں کی تعداد بطور اندازہ لکھی جاتی تھی۔ بہر حال بہر سب ایسے امور جو وصول لگایا

خلاف تھے۔

عبد حکمرانی کو اب سکندر جاہ منفرت منزل

۱۸۳۱ء کے شروع میں برمانہ پیشکار راج چندو لعل بمشورہ صاحب عالیستان بہادر (ریڈیٹ) بہرہ تجویز ہوئی کہ مالک حضور نظام کا بندوبست میسادی کر دیا جائے اور نوعیت بندوبست موضع واری اختیار کیجیوے اور ہر ایک کا فون کے اہالی ہوالی سے افزار نامہ نسبت ادا کے رقم زر ماگزارى لیا جاوے۔ پہلے اس وقت سرکار میں نیکو کر لیا گیا تھا کہ ٹاکس کی بہبودی و سرسبزى۔ رعایا کی خوشحالی اور فائز البالی پر منحصر ہے اور اسی کا بندوبست ایک عمدہ ذریعہ اور مناسب تدبیر ہو۔ اور تعین کر لیا گیا رعایا کو ستاجون اور قلعہ داروں کی زیادہ ستالی اور ایزار سانی سے کیا نیچا ہی بہتر علاج بھی ہے کہ موضع کی اراضی کی بیائش کر کے جمع کی تشخیص کی جاوے اور اس تدبیر سے مستاجری اور قلعہ دارى سب خرابیان اچھی طرح رفع دفع کیے جاویں کیونکہ مستاجری میں سرکار اور رعایا دونوں کا نقصان غلط تھا۔ ہر تاجر اپنی زمین نہایت بے رحمی اور بد معاملگی سے جہاں تک ممکن ہو رعایا کو لوٹ مار کر زیادہ بنادیا کرتا تھا اور یہہ امر رعایا کی پریشانی و تنگ حالی۔ سرکار کا نقصان اور ملک کی اتری کا باعث تھا۔ اس لیے قرار دیا گیا تھا کہ سرکار عالی کے اضلاع شمالی میں مثل برار کوٹہ ڈینٹ بھاڈو کا اہتمام اور انگریزی افسروں کے ذریعہ سے بندوبست کیا جاوے اور اضلاع جنوبی کا بندوبست راجہ چندو لعل کی نگرانی میں رکھا جاوے۔

اس بندوبست میں بیائش اور پرت بندی نہیں ہوئی صرف ادائی جمع سرکار کا قلعہ بطور قول بند دیا گیا یہ موضع کی جمع مقرر ہو کر وصول ماگزارى کا بندوبست وہاں کے ٹیل پوار یون سے کیا گیا اور وہ کل اہالی ہوالی دیہہ کے طرف سے وصول رقم کے ذمہ دار قرار دیے گئے۔ مگر بعض بعض اضلاع مقدموں اور ٹیلیوں کے ذریعہ سے انتظام اس لیے نہیں ہوا کہ وہاں دیکھو دیس پانڈینی زمین کا دخل تصرف بہت زیادہ تھا۔ لہذا انھیں کو ماگزارى کا قول دیا گیا اور ان کو سہاس کی ہدایت کی گئی کہ وہ اپنا مطالبہ غیر محدود قرار دیکر کٹنگاروں کو زیادہ ستانے سے پریشان نہ کریں۔ بہر حال

۶۔ رجب ۱۲۵۶ء کو جبکہ ایک علاقہ کے لیے عبد کانہ صدر المہامون کا تقرر ہوا تو تاج مذکور کو فخر مستعدی مدار المہام مالگزاری کے تحت میں محکمہ صدر المہامی مال قایم ہوا اور نواب مکرم الدولہ مرحوم صدر المہام مال و سرسبز جو بھی لیٹن جی مستعد صدر المہام مال اور مولوی احسن درخت یار جنگ جگر مدو کار مستعد تقرر ہوئے۔ بوجہ ناسازی فراج مکرم الدولہ مرحوم ۱۔ ربیع الثانی ۱۲۹۹ء سے چند روز تک محکمہ مذکور کا عارضی انتظام رہا۔ اور ۲۶۔ ذی الحجہ ۱۲۹۹ء کو دوبارہ مجلس مالگزاری قایم ہوئی جو مستعدی مال کے تحت میں تھی اور جس کے ارکان ذیل تھے۔

۱۔ مولوی ذیل الدین احمد اترام جنگ مرحوم ۲۔ مولوی اکرام اللہ خان نواب یار جنگ مرحوم ۳۔ مولوی حافظ نیر احمد صاحب۔ اسکے بعد ان کی جگہ مولوی مشتاق حسین وقار الملک تقرر ہوئے۔ نواب لائق علی خان بہادر مدار المہام کے زمانہ میں ۴۔ جمادی الاول ۱۳۰۱ء کو نواب سعادت علی خان وزیر الملک، مرحوم مین المہام مال و فوج تقرر ہوئے۔

حسب جریدہ غیر معمولی موزعہ ۲۹ مہینہ ۱۲۹۴ء مجلس مالگزاری کا دفتر خفیف ہوا۔ اور بجائے صدر المہام صوبہ داروں کا تقرر ہوا۔ اور ایک جدید محکمہ لیکچر خیر اہمال قایم ہوا جس پر مشروط نواب کا تقرر ہوا۔ نواب آغا سجاد بہادر کی مدار المہامی کے زمانہ میں بن انتقال نواب نیر الملک ۱۳۔ رجب ۱۳۰۱ء کو نواب وقار الامرحوم عہدہ مین المہامی مال و فوج سے سرفراز ہوئے۔

حسب جریدہ غیر معمولی موزعہ ۱۸۔ اسفند ۱۳۰۱ء نواب وقار الامرحوم مین المہام مال ہوئے اور صیف فوج آپ کی مگرانی سے طلوع ہوا۔

نواب اقبال الدولہ بہادر مدار المہام کے عہد میں حسب جریدہ غیر معمولی مطبوعہ ۱۵ مہینہ ۱۳۰۳ء دفتر مستعدی مال مستعدی قیاس میں منجم ہوا۔ اور بغرض انتظام مالگزاری مستعدی قیاس کے تحت میں مجلس مالگزاری قایم ہوئی جس کے لیے پہلے دو ارکان تقرر ہوئے۔ ۱۔ سرسبز نواب ۲۔ نواب مستعد جنگ۔

صوبہ داران مجلس کے تحت میں ہوئے۔ بہتہ سیری مجلس تھی جو قایم ہوئی تھی چندے مولوی رستم اللہ

مستند مجلس رہے۔ اور بعدہ مولوی سید غلام رسول مرحوم مستند مجلس ہوئے۔ مجلس کے جلسہ تنفقہ کو معین المہامی کے اقتدارات دئے گئے۔ ارکان مجلس میں اس طرح کام کی تقسیم ہوئی۔ رکن اول کے مفوضہ صیفہ جات مال۔ بندوبست۔ آبکاری۔ جنگلات۔ زراعت تجارت۔ رکن دوم کے مفوضہ صیفہ جات۔ انعام کردہ گری۔ لوک فغندر۔ (دو قراں پکٹر جنرل مال تخفیف ہوا)۔

صیفہ مال کا کام جو قندمی فیض میں مضمون کیا گیا تھا ۲۰ رمضان ۱۳۱۲ء سے حسب سابق ماحلہ کی گیا۔ اور صیفہ مال کی کل کارروائی مجلس لکڑاری سے راست سرکار کے ملازمین پیش ہونے لگی۔ اور مجلس کو مین ایک رکن سوم کا تقرر ہوا جس پر اس کے مرید بہ صاحب تقرر ہوئے۔ وقار نواز جنگ (جید الزمان) بھی بحیثیت رکن زاد چندرے مجلس میں کار گزار رہے۔

بعد وزارت ہمارا راجش پرشاد میں اسطنت پہنچا۔ پ فرمان اعلیٰ حضرت مصدرہ ۱۳۱۹ء بجادی لسانی (اندر جیدہ موضع ۲۰) ابان ۱۳۱۹ء مجلس لکڑاری برپا ہوئی اور مسٹر ڈنلاپ ان پکٹر جنرل مال تقرر ہوئے سرشتہ جات مال کی عام نگرانی اور صیفہ جات بندوبست اور آئیٹ سالار جنگ ان کے تفویض ہوئے۔ مولوی سید غلام رسول مرحوم منضم قندمال تقرر ہوئے۔

۱۹ دئی ۱۳۱۹ء کو حسب فرمان اعلیٰ حضرت مصدرہ ۱۳۱۹ء مکملہ ان پکٹر جنرل مال برپا ہوا اور مسٹر ڈنلاپ قندمال ہوئے۔ اور مولوی سید غلام رسول مرحوم شریک قندمال ہوئے۔ اور صیفہ بندوبست مستند مال میں مضمون ہوا۔

اسامہ مستند مال

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
مولوی سید سعید الدین صاحب	۲۸۶	.	مولوی ہمدی علی بن محمد اللہ	۲۸۴	۱۲۹۳
سید عبدالرزاق صف نواز	۲۸۶	.	مولوی چراغ علی اعظم یار جنگ	۲۸۴	۱۲۹۳

نام	تاریخ تقریر	تاریخ علی‌الکلی	نام	تاریخ تقریر	تاریخ علی‌الکلی
مولوی شتاق حسین و قار ملک	۱۲۹۴ هـ	۱۳۰۲ هـ	مولوی سید علی حسن صاحب	۳۰ - ۳۱ هـ	۳۰ - ۳۱ هـ
مقتدر جنگ	۱۳۰۲ هـ	۱۳۰۲ هـ	مولوی سید غلام رسول صاحب	۲۰ - ۲۱ هـ	۲۰ - ۲۱ هـ
اعظم یار جنگ	۱۵ بهمن ۱۳۰۲ هـ	۳۰ - ۳۱ هـ	مستر ذناب	۱۳۱۱ هـ	۱۳۱۱ هـ

شریک مقتول

مولوی سید اقبال علی صاحب	۱۳۰۰ هـ	۳۰ - ۳۱ هـ	مولوی عبد الرحیم صاحب	۲۹ - ۳۰ هـ	۳۰ - ۳۱ هـ
مولوی سید غلام رسول صاحب	۱۳۰۲ هـ	۳۰ - ۳۱ هـ			

اخراجات مالگزار دفتر متمدنی مالی بابت ۱۳۱۵ هـ

نام ابواب معتقد و نام	رستم	نام ابواب معتقد و نام	رستم	نام ابواب معتقد و نام	رستم
مقدم	۱	وکیل سرکاری	۱ -	صادر بموجب تقریر	۲
شریک متمدن	۱	الکاران	۸۹	ابواب مشترک	۳
مدوکاران	۳	علمه انعام	۷	ابواب مخصوصه	۳
اناسب مدوکار و نگارنگامی	۱ -	علاجی بنشین	۱۲	میزران	۱۶۸
مختلص	۱	چیرا سیان	۵۲		
کار آموزان	۳	الوتس	۷۷		

اخراجات مال انتظام اضلاع بابۃ ۳۱۵

نام ابواب معتقد اور سہار	تقدیر و قسم	نام ابواب معتقد اور سہار	تقدیر و قسم	نام ابواب معتقد اور سہار	تقدیر و قسم
اول تعلقدار۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر	البحار ان ذقرا اول تعلقدار۔ ۴۹	ابن اللہ تقدیر	چیرا سیان ذقرا نائب تحصیلدار۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر
دوم تعلقدار۔ ۲۳	ابن اللہ تقدیر	دوم۔ ۸۰	ابن اللہ تقدیر	ملازان دیہات زیر ضلعی۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر
سوم تعلقدار۔ ۲۳	ابن اللہ تقدیر	سوم۔ ۲۶	ابن اللہ تقدیر	میزان غلہ۔ ۲۵ ۳۳۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر
اثابچیا و دیگر کاراموزان۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر	تعمیل داران۔ ۱۰۱	ابن اللہ تقدیر	الوش۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر
وغیرہ۔ ۲	ابن اللہ تقدیر	نائب تحصیلدار۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر	صادر و بموجب تقریر۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر
تعمیلدار۔ ۹۰	ابن اللہ تقدیر	کارکنان دیہات زیر ضلعی۔ ۳۰	ابن اللہ تقدیر	ابواب شتر۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر
نائب تحصیلدار۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر	چیرا سیان ذقرا اول تعلقدار۔ ۳۱	ابن اللہ تقدیر	ابواب منقصہ۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر
میزان عہدہ داران۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر	دوم۔ ۱۳۸	ابن اللہ تقدیر	صدر میزان انتظام اضلاع۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر
علمہ۔ ۱۵	ابن اللہ تقدیر	سوم۔ ۴۲	ابن اللہ تقدیر	تعمیلدار۔ ۲۱۳	ابن اللہ تقدیر

کروگیری

مین

نفس

زمانہ سابق میں سررشتہ کروگیری کا کام راجہ نانک بخش متوفی کے تفویض تھا۔ ۱۵ اجہادی الاول ۱۲۷۷
نانک بخش کروگیری کے کام سے متوقف ہوئی اور سررشتہ مذکور بالملکن کے تفویض ہوا۔
اور ۱۱ شوال ۱۲۷۷ کو پھر راجہ نانک بخش خدمت کروگیری سے سرفراز کیے گئے اس کے بعد سکائی
۱۲۷۷ء میں آمدنی کروگیری ونگ وغیرہ کا تمہید دیا۔ لیکن ۲۸۵ شرفین المانی طور پر انتظام کیا
جوانک ہی۔ ابتداً بالوجہ تعلقدار کروگیری تقریر کیے گئے انکی بعد دار اب جی اور ان کے بعد
علامہ نواز جنگ اور ان کے بعد پتن جی کمشنر کروگیری مقرر ہوئی۔ اور اب مولوی امجد علی خان
مفتوح جنگ کشف کروگیری ہیں۔

۱۵- جمادی الاول ۱۳۰۷ء کو تعلقدار کردگری کے عہدہ کا نام کشتن اور مدوکاران تعلقدار کردگری کے عہدہ کا نام ڈپٹی کشتن ان کردگری تجویز کیا گیا۔

۱۳۰۳ء میں چاندی کا محصول کردگری فیصد ۵۰ مقرر ہوا تھا۔ اور ۱۵ شہر یور ۱۳۰۳ء کو فیصد ۵۰ محصول تجویز ہوا۔ اب فیصد پانچ روپیہ چاندی پر محصول لیا جاتا ہے جن اشیاء کا محصول صاف ہے وہ یہ ہیں -

۱- سکہ جاریہ سرکار عالی و انگریزی - ۲- زیورات جو جسم پر ہوں بہ ظروف مستعملہ -

۶- شہر یور ۲۵ ربیع الاول ۱۳۱۹ء میں سابقین و بیوپاریان ممالک غیب سے سرحد پر محصول کردگری کی رقم بصورت موجودہ ہونے سکہ حالی کے سکہ سورتی میں وصول ہو چکا حکم ہوا -

۲۷- خورد و اد ۱۳۱۳ء میں سب فزان اعلیٰ حضرت مصدر ۲۰۰۰ خرم ۱۳۲۲ء عہدہ داران کردگری کے تقررات کی سکیم سب ذیل قرار پائی -

۱	کشتن	۳	ڈپٹی -	۰	لاکھ
۲	اسٹنٹ کشتن	۲	۰	۰	لاکھ

اور عہدہ کشتنری پر محمد امجد علی خان صاحب - اور ڈپٹی کشتنری اول پروفیٹ الدین صاحب کا تقرر نصرا نہ ہوا -

تعلقداران - کشتن ان کردگری

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	دار اب جی -	۳۰/۵/۱۳۰۷	۲	پیشن جی -	۳۰/۵/۱۳۱۰
۲	عماد نواز جنگ	۳۰/۵/۱۳۰۷	۳	نواب امجد علی بیگ	۳۰/۵/۱۳۱۰

۱- بعد چند روز مکات لپٹن جی کشتنری کی خدمت کو اہم دئے رہے -
۲- سب فزان اعلیٰ حضرت ۲۷ شہر یور ۱۳۱۳ء میں سب فزان اعلیٰ حضرت ہوئے -

تخته اخراجات علاقه کردگری بابت ۱۳۱۵

نام البواب متقددا ششما	رستم	نام البواب متقددا ششما	رستم	نام البواب متقددا ششما	رستم	رقم
دالف (دقشر کشتری)	۱	صاوری بوجوب تقریر	۱	الولش	۱	۲
کشتری	۱	البواب مشترکه	۱	صاوری بوجوب تقریر	۱	۱
استدث کشتری	۱۰	دب (میزان دبی)	۱	البواب مشترکه	۱	۱
الہکاران	۳۴	کشتریان	۲۲	البواب منقصه	۱	۲۳۲
چیراسیان وغیرہ	۳۸	میزان (دالف و دب)	۱	میزان (۲) محصولی تجارتی ضلعا	۱	۲۳۲
الولش	۱	کشتریان و دبی کشتریان	۱۱۹	محصولات تجارتیات	۱	۱
صاوری بوجوب تقریر	۱	دب (۲) محصولی تجارتی ضلعا	۱	مہتمم	۱	۱
البواب مشترکہ	۱	مہتمان	۸	امین	۱	۱
البواب منقصه	۱	امینان	۲۵	داروغان	۲	۲
میزان (دالف) دفتر	۱	صدر داروغان	۹	الہکاران و جوانان	۳۳۰	۳۳۰
کشتری	۴	داروغان	۴۵	الولش	۱	۱
دب (دبی کشتریان)	۱	الہکاران دفاتر	۲۶۳	صاوری بوجوب تقریر	۱	۱
دبی کشتری درجہ اول	۱	مہتمان و جوانان	۲۶۳	البواب مشترکہ	۱	۱
دبی کشتری درجہ دوم	۱	الہکاران و جوانان	۲۶۳	البواب منقصه	۱	۱
الہکاران	۲۴	مہتمان و جوانان	۲۶۳	میزان تجارتیات	۲۳۲	۲۳۲
چیراسیان	۱۶	داروغان	۸۲	صدر میزان کردگری	۱	۱
الولش	۱	الہکاران و جوانان	۲۶۳	۲۴۴۶	۱	۱

کورٹ آف وارڈس

۲۰۔ فروری ۱۳۱۹ء کو کنگسٹون کی تقریر ہوئی اور اس کام کا تعلق ابتدائی دستور میں جی صاحب سے متعلق تھا۔
 کیا گیا تھا کہ اس سرشتہ کی کارروائی کا آغاز کال طور پر نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے بعد یعنی ہوم آفس میں شروع
 کام کے لیے ایک ہوم آفیسر بھی ہوا تھا تاہم زیادہ تر نظام کے ساتھ کارروائی نہیں ہوتی تھی۔ ۲۱۔ فروری ۱۳۱۹ء
 کو مولوی محمد علی صاحب سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس مقرر ہوئے اور اس وقت سے کورٹ کے صیفہ کا
 انتظام نمایان طور پر ہوا۔ اور سپرنٹنڈنٹ کورٹ ماتحت ہوم آفس تھا۔ بعد میں ملازمتی کے ماتحت ہوا۔
 ۲۲۔ اپریل ۱۳۱۹ء کے کورٹ کا صیفہ زیر نگرانی آفیسر جنرل بہادر رہا اس کے بعد جی صاحب کے ماتحت
 خاص فخر الملک بہادر زمین المہام عدالت و امور عامہ کے تفویض ہوا۔ اور سپرنٹنڈنٹ کورٹ کل کاغذات
 نواب ممدوح کے ملاحظہ میں پیش کر کے حکم جاری کرتے تھے لیکن اس زمانہ سے سرشتہ کے کاغذات عدالت
 ملاحظہ میں پیش نہیں ہوتے تھے۔ بعد حکم ہوا کہ جبکہ کل نظم و نسق ریاست اور حکامات عدالتہ جات عدالتہ
 ماتحت ہیں پھر سرشتہ بھی رہے۔ ۱۵۔ فروری ۱۳۱۹ء میں دفتر سپرنٹنڈنٹ کی شکست کر کے دفتر عدالتہ اولیٰ
 امور عامہ میں حکم کیا گیا۔ اس کے بعد اس میں حسب فرمان غلغشتہ بمصدر ۱۳۱۹ء (جریہ و روضہ ۱۹۰۰ء) کے
 مستعد عدالت کو توالی و امور عامہ سے علیحدہ کر کے کو توالی میں ضم کیا گیا جاتا تھا۔
 ۲۳۔ فروری ۱۳۱۹ء کو کورٹ آف وارڈس کا صیفہ قائم ہوا۔

تختہ اسماء
 سپرنٹنڈنٹ
 کورٹ آف وارڈس

نام	تقرر	علحدگی	نام	تقرر	علحدگی	نام	تقرر	علحدگی
مولوی محمد علی صاحب	۱۳۱۹ء	۱۳۱۹ء	راؤ بالملک صاحب	۱۳۱۹ء	۱۳۱۹ء	مولوی محمد علی صاحب	۱۳۱۹ء	۱۳۱۹ء
مولوی محمد علی صاحب	۱۳۱۹ء	۱۳۱۹ء	مولوی محمد علی صاحب	۱۳۱۹ء	۱۳۱۹ء	مولوی محمد علی صاحب	۱۳۱۹ء	۱۳۱۹ء
مولوی محمد علی صاحب	۱۳۱۹ء	۱۳۱۹ء	مولوی محمد علی صاحب	۱۳۱۹ء	۱۳۱۹ء	مولوی محمد علی صاحب	۱۳۱۹ء	۱۳۱۹ء

سرشتہ انعام

نواب سرالہ جنگ اول ملا المہام کے زمانہ سے بیشتر انعام کا کوئی حکم نہیں تھا۔

نسل
 سلاسل
 مدار المہام

مرحوم کو خیال ہوا کہ اس امر کے دریافت ہونی چاہیے کہ ماشاء اللہ روز کی مقبوضہ معاش جائز ہے یا غاصبانہ لہذا سنہ ۱۲۸۵ء سے معاش شاہانہ عطیہ سلطان کی دریافت آغاز ہوئی اور اس کے متعلق کل کاروائی سرشتہ مال کے تفویض کی گئی اور کوئی خاص محکمہ اسکے لیے مطلقہ قائم نہیں کیا گیا۔ لیکن اس سرشتہ کا کام استعدربڑ گیا کہ اس کے لئے علیحدہ محکمہ بنایا گیا۔ چنانچہ سنہ ۱۲۸۵ء میں ایک خاص محکمہ زیر نگرانی محکمہ مہتمم دریافت انعامات قائم ہوا۔ اور شہر چارلس مہتمم مقرر ہوئے۔ یہ محکمہ اردو ہیشت ۱۲۸۵ء سے ۱۲۹۱ء تک قائم رہا۔ محکمہ مذکور صدر المہام مالگزاری کے تحت بین تھا۔ ہر ایک ضلع کی کچھ مختصر عمل کاروائی انعام کے لیے مقرر تھا۔ تعلقداران اضلاع معاش شاہانہ موقوفہ ضلع کی دریافت کر کے تختہ جات معاش اپنی رائے کے ساتھ یہ توسط صدر تعلقداران محکمہ مہتمم انعام میں روانہ کرتے تھے۔ اور محکمہ مذکور سے بدفع و تکمیل جملہ امور و اظہار رائے۔ یہ توسط صدر المہام مال سرکار میں پیش ہو کر بد منظوری سرکار انعامی فیصلوں کے منتخبات محکمہ مہتمم انعام سے جاری ہوا کرتے تھے۔

تعلقداران اضلاع جن کے دفاتر میں انعامی مقدمات کی ابتدائی دریافت ہو کر تھی۔ اور توسط تعلقداران سے لیکر صدر المہام مال تک کہ جن کے توسط سے سرکار میں فیصلہ جات انعام بغرض منظوری پیش ہوتے تھے۔ کوئی اقتدار حاصل نہ تھے اور جیسے چھوٹے معاشوں کی بجالی بھی بھجول منظوری سرکار ہو کر تھی۔ اس وجہ سے نصف مدار المہام اوپر کام کا زیادہ بار پڑ گیا تھا۔ بلکہ تمام دریافت مقدمات انعام کے لیے بھی زیادہ مدت کی ضرورت تھی۔ سیئہ سالہ جنگ اول نے ایک مجلس موسوم دریافت انعامات قائم فرمائے جس کا آغاز غرہ ربیع الاول ۱۲۹۹ء کو ہوا جس میں ستر چارلس رکن اول اور مولوی سید زین العابدین رکن دوم اور سید اسد اللہ (عرف میر نواب) رکن سوم مقرر ہوئے اور مجلس کو بحیثیت منفردہ و مشترکہ نائب اقتدارات عطا کیے گئے۔ یہ مجلس ۱۶۔ اسفندار ۱۲۹۱ء سے ۳۱۔ اردو ہیشت ۱۲۹۳ء تک قائم رہی جو پہلے صدر المہام مال اور بعدہ مجلس مالگزاری اور بعدہ برخواست مجلس مالگزاری تھا۔

ما تحت رہی اور فیصلہ جات اقتداری مجلس کے منتخبات مجلس سے اور نیز غیر اقتداری مجلس کے بھول
منظوری سرکار مجلس کو رہی سے جاری ہو کرتے تھے۔

سلاطین
ملازمہا

عماد السلطنت کے نائبین مجلس انعام بر ناست ہو کر ۲۹۵۰ میں کشتی انعام کا محکمہ قائم ہوا۔ اور
مسٹر ڈملاپ اسپتال کشتی مقرر ہوئے ان کی ماتمی میں مولوی سید سراج الحسن صاحب اور رائے
مرید ہر صاحب اور وٹنونیڈٹ ڈیجی کشتی ان مقرر ہوئے۔ اسکے بعد دریافت انعام کا کام جلد
انجام پانے کی غرض سے ۱۲۶۶ میں بمقام بلدیہ محکمہ کشتی انعام اور ہر ایک صوبہ کے لیے ایک ایک
ڈیجی کشتی انعام کا قیام اور کشتی اور ڈیجی کشتیوں کو حسب ذیل اقتدارات عطا کیے گئے۔ جملہ
مقامات انعام میں نواب میر الملک میر محمد حسین المہام وقت اقتدارات ملازمہا اور کشتی انعام
اقتدارات میں المہام کا استعمال فرماتے تھے۔ ڈیجی کشتی ان مقامات اقتداری کے منتخبات اقتدار
خود اور مقامات غیر اقتداری کے منتخبات بھول منظوری مجاز ڈیجی کشتی ہی سے جاری کیا
کرتے تھے۔

محمد نواب
سلاطین
ملازمہا

اسانجامی وزارت میں محکمات انعام میں کوئی رد و بدل نہیں ہوا۔ ۱۲۹۶ میں ایک کشتی نشان جاری
ہوئی جس سے انعام داروں کو بہت فائدہ ہوا یعنی کشتی مذکور کے ذریعہ سے حکم دیا گیا تھا کہ ہر اقتدار
انعام بوجہ ہونے سند کے غاصد ہوئے ہیں ان پر نظر ثانی کی جاوے۔ اور مدت بعد در ہلو
محاط سے ان کی بجالی کی جاوے۔ اس حکم سے کام چر گیا۔

محمد نواب
سلاطین
ملازمہا

جو شرائط کشتی نشان (۲۰) باب ۱۲۹۶ میں درج تھی اوپر مذکورہ داران انعام نے زیادہ تر جو
نہیں نہر مانی اور کارروائی نظر ثانی میں اس قدر ارضیات انعام بجال ہوئے جس سے
سرکار بہت نقصان ہونے لگا۔ لہذا کشتی نشان باب ۱۳۰۲ میں کے ذریعہ سے کشتی نشان باب ۱۲۹۶
کی ترمیم ہوئی۔ اور جو اقتدارات میں المہامی کشتی انعام کو دے گئے تھے بوجہ تمام مجلس مالگر امدادی
واپس لیے گئے۔

صوبہ ونگل اور صوبہ اورنگ آباد کے مقامات دریافت انعام کا کام باقی رہنے کے باعث

ان ہر دو صوبوں کے محکمہ جات ڈپٹی کمشنری تخفیف کیے گئے اور عملہ ڈپٹی کمشنری تعلقہ داران ان
اضلاع صوبہ جات مذکورہ کے دفاتر میں تعین کر کے اول تعلقہ داران اضلاع مذکور کو اقتدارات
ڈپٹی کمشنری عطا کیے گئے۔ علیٰ بناس ۱۳۵۳ھ میں ڈپٹی کمشنری انعام صوبہ بکھر کا دفتر بھی تخفیف ہوا۔
حسب مرقوم الصدر انعام ہوا۔ ڈپٹی کمشنر دن کے دفتر سے منجبات جاری کر کیا طریقہ موقوف ہوا اور
محکمہ کمشنری انعام سے کل انتخابات جاری ہونے لگے۔

۱۶ مہر ۱۳۵۳ھ کو ڈپٹی کمشنری انعام صوبہ بکھر کا دفتر اسٹیشننگ پل سے بدلہ کو منتقل ہوا۔

محکمہ کمشنر انعام دفتر ڈپٹی کمشنر انعام صوبہ بکھر ۳۱ مہر ۱۳۵۳ھ کو تخفیف کر دے گئے۔ کمشنر انعام کا دفتر
فیصل طلب دفاتر صوبہ دار یون میں اور ڈپٹی کمشنر انعام صوبہ بکھر کا دفتر تعلقہ داران اضلاع صوبہ بکھر
میں عملہ انعام کے ساتھ منتقل ہوا۔ اول تعلقہ داران اضلاع کو ڈپٹی کمشنری کے اور صوبہ داروں کو کمشنر
اقتدارات دے گئے۔

رجسٹر فیصلہ جات انعام و اجرا کے انتخابات فیصلہ جات انعام کا عملہ دفتر تعلقہ داران میں رکھا گیا
اور فیصلہ جات انعام کے انتخابات خواہ اقتدار ڈپٹی کمشنر ان ہوں یا کمشنر ان اب دفتر معتمدی مال سے
جاری ہوا کرتے ہیں اور ضمن کار روائی اجرا کے انتخابات فیصلہ جات تحت کی دفتر معتمدی مال میں
جائے پرتال بھی ہوتی ہے۔

جاگیر داروں کی وراثت کے متعلق جات جو پہلے بہت معتمدی مال سے بغیر منظوری سرکار میں پیش
ہوتے تھے۔ اب معتمدی مال سے دفتر فینانس پر روانہ ہوتے ہیں اور وہاں سے سرکار کے ماتحت
پیش ہوا کرتے ہیں۔ اور نقدی معائنہ یومیہ اور معمول وغیرہ کی وراثت کا تعلق دفتر معتمدی مال اور
صوبہ داروں سے ملحدہ کو صدر مجلس اور فینانس سے تعلق کیا گیا۔ تعلقہ داران اضلاع اور
صوبہ داروں کو منظوری وراثت کے متعلق پہلے کچھ اقتدارات نہ تھے اب کچھ اقتدارات دے
گئے ہیں۔

تختہ عمدہ داران انعام

السلطنت
بہار
مدار
الہام

نصل

پیش و بندوبست

سالار جنگ اول کے زمانہ سے پہلے اختتام مالگزار کی نوعیت حقوق اراضی جیسی کچھ تھی وہ سرکاری
نظم و نسق سالانہ رپورٹ کے متنبہ عہدہ داران تعلقہ سے ظاہر ہے۔ مرحوم نے جو نظامات کہ
بتدریج اپنی عہدہ دارانہ لمبائی میں کیے تھے اُن میں سے بھی بہت ایک بڑا اہم باشان نظام تھا۔
جس سے تحصیل مالگزار کی تعلق رعایا اور سرکار کے درمیان ایک ایسا بندوبست ہو گیا کہ شخص
مالگزار کی اور جمع بندی سالانہ کی وہ تمام وقتیں رُفع ہو گئیں جو زمانہ سابق میں نظام جمع بندی کو اور
نیز کاشتکاروں کو سالانہ اراضی کے لگان میں اضافہ وغیرہ ہونے سے ہوتی رہی تھیں۔

پہلے پہل اس کام کا آغاز ۱۲۹۹ھ میں ہوا اور ملک سرکار عالی میں تعلقہ پٹن ضلع اورنگ آباد پہلا
تعلقہ ہے جس میں بندوبست کی جمع بندی ہوئی اور یہ کام سٹر فیوڈیو نجی صاحب دعال پریوٹ سکریٹری
سرکار عالی کے ماتھوں انجام پایا۔ جو اُس زمانہ میں اہم بندوبست اورنگ آباد تھے اور نیزہ مالک محروس
سرکار عالی میں اس کام کا آغاز مولوی سید محمد علی خان محسن الممالک کے نیک ارادوں اور عہدہ کوششوں
ہوا۔ اور ابتدائی زمانہ میں نواب مدوح ہی ناظم بندوبست مقرر ہوئے اور آپ نے اس وقت تک اس
خدمت کو پوری ذمہ داری سے علاوہ خدمت معتمدی مال کے انجام دیا جب تک کہ جنرل گلاسٹون فیلڈ
حیدر آباد میں نہیں آئے تھے۔ گلاسٹون صاحب کے آنے کے بعد وہ ۲۰ شوال ۱۲۹۹ھ کو ناظم بندوبست
مقرر ہوئے۔ اور نواب محسن الممالک اس کام سے سبکدوش ہوئے تاہم بحیثیت معتمدی مال و نظم و
بندوبست آپ ہی کے تحت بن رہا۔ گلاسٹون فیلڈ ناظم بندوبست پر نواب فیرون جنگ بہا
تقرر ہوا اور جب آپ پریوٹ سکریٹری ہوئے تو بندوبست کے کام پر ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۰۰ھ کو
نواب حماد نواز جنگ مرحوم صدر محاسب مقرر ہوئے۔ اور چند دنوں کے بعد سٹر ڈپٹی کو جارج ڈ
جب سٹر ڈپٹی رکن اول مجلس مال ہوئے تو نظامت مذکور کا جائزہ مولوی سید علی حسن صاحب
تعلقہ محبوب گرنے ۱۴ شوال ۱۳۰۲ھ کو لیا۔ مولوی صاحب موصوف معتمدی فیض کا کام انجام دیا
اسوجہ سے سٹر مدد و جی تعلقہ دارانہ و نظامت بندوبست کا کام انجام دیتی رہے۔ بعد ازاں

۱۳۱۵ بریں اثانی ۱۳۱۵ کو سید علی حسن صاحب جتدی فیاض سے نظامت بندوبست پرواپس ہو اور جب آپ کو وظیفہ ہوا تو محکمہ نظامت بندوبست تخفیف ہوا۔ اور امرداد ۱۳۱۵ کو دفتر مالدارانی میں ضم ہو گیا۔

حسب فرمان المحضرت صدرہ ۱۳۲۳ کو قواعد بندوبست اضلاع و زنگل کریم نگر منکندہ محبوب نگر پٹیکہا خسر وی سے منظور ہو کر تالیف مذکور سے نفاذ پذیر ہوئے۔
تختہ اخراجات پیمائش و بندوبست باب ۱۳۱۵

ابواب معہ تالیف و اسفار	رقم	ابواب معہ تالیف و اسفار	رقم	ابواب معہ تالیف و اسفار	رقم
۱	۲	۳	۴	۵	۶
الف - انبار خانہ۔	۱	مدوکاران درجہ اول	۱	چپراسیان وغیرہ۔	۲۸
مینجر۔	۱	مدوکاران درجہ دوم۔	۲	الوش۔	۳۰
عملہ انبار خانہ۔	۶	مدوکاران درجہ سوم۔	۳	صا در بموجب تقرر۔	۱۱
نقشہ نویسان۔	۱۲	نائب مدوکاران درجہ اول۔	۱	ابواب منتقصہ۔	۳۱
دار الطبع۔	۲۰	دوم۔	۳	ابواب منتقصہ۔	۳۱
الوش۔	۲۱	سوم۔	۴	میزان پیمائش اضلاع۔	۳۲
صا در بموجب تقرر۔	۲۲	چهارم۔	۵	باب ۱۳۱۵ پیمائش و بندوبست۔	۳۳
میزان۔ الف ۶۴	۲۳	صدر دفتر دوائی۔	۳۶	ریلوے۔	۳۴
ب پیمائش اضلاع	۲۴	صدر دفتر نگاہی۔	۵۵	صدر میزان پیمائش و بندوبست۔	۳۵
نہتمان۔	۲	ایضاً پیمائش و بندوبست۔	۵۶	بندوبست۔	۳۶

جنگلات

نصل

ممالک محدودہ سرکار عالی میں تقریباً چوبیسینے کے اقسام بہہ ہیں۔ صندل۔ ساگوان شینم۔ آبنوس
سائین۔ ایپا دھوہ۔ نلامدی۔ بیجا۔ سال۔ بناگوئم۔ سونی۔ دہا وڑا۔ یاترمین کرشنا۔ گہیر۔ بھنڈرا
موکاب۔ اور جنگلی وغیرہ۔ بہہ کل اقسام چوبیسینے چھ متوں میں تقسیم ہیں۔ یعنی ورنگل۔ اندور۔ نرمل۔
محبوب نگر۔ اورنگ آباد۔ گلبرگر۔ اور کل رقبہ جنگلات تقریباً ۸۰۰۰ مربع میل ہے۔ اور بہترین قلعون
مقسم ہے۔ بمبھورہ ۸۴۰۰ مربع میل محفوظہ۔ ۴۲۰۰ مربع میل غیر محفوظہ ۸۳۸۰ مربع میل محفوظہ و مصدورہ
جنگلوں کا چوبیسینے سرشتہ جنگلات کے تحت میں ہے۔

۱۹۰۶ء میں محکمہ جنگلات قائم ہوا۔ جو ایک ناظم کے تحت میں ہے۔ اور اسات کا انتظام مددگاروں کے
تفویض ہے۔ اس صیفہ کا انتظام ۱۹۰۹ء کے ایکٹ کے مطابق کیا گیا ہے۔ خریداروں کو چوبیسینے قیمت مقررہ
دیا جاتا ہے۔ اور کاشت کاروں کو تعمیر و سامان زررائی کی نیاری کے لیے مفت ملتا ہے۔
سرشتہ جنگلات پہلے عمدی مال کے تحت میں تھا۔ لیکن موم آس قائم ہونیکے بعد اس کا تعلق اُس سے
کر دیا گیا۔ یہ تعلق خٹورے ہی زمانہ تک رہا۔ اور پھر لگاری سے تعلق ہو گیا۔

تعلق

پہلے افسر علی محمد جنگلات کے عہدہ کا نام صدر مہتمم چوبیسینے تھا۔ ۱۹۰۴ء میں جی اے ثانی ۱۹۰۸ء کو ناظم چوبیسینے
کو فسر و میو تجویز ہوا۔ اور ۱۹۰۸ء جمادی الاول ۱۳۰۸ء کو ناظم جنگلات قرار پایا۔ صیفہ فارست کی تعلیم کے لیے
طالب ملوں کو دیروہ دول بھیجے کی تجویز مسٹر بیٹن بائین ناظم جنگلات کے زمانہ میں ہوئی۔ اور اس وقت
اس وقت تک بہت سے اشخاص تعلیم پا کر آئے۔ جو اس وقت عہدہ ہائے مددکاری و نائب مددکاری
بامور ہیں۔ اور خاص بلدہ حیدر آباد میں بھی ۱۳۱۳ء میں مدرسہ قائم کیا گیا تھا۔ لیکن صرف ایک سال
قائم رہا۔ اور ۱۳۱۳ء میں برخاست ہوا۔ ذیل میں ناظروں کا تختہ اور اخراجات درج کیے جاتے ہیں۔

نام ناظم	کیفیت	نام ناظم	کیفیت
۱۔ بہراجی مانکبجی صاحب	.	۲۔ مسٹر بالمورہ	.

نام ناظم	کیفیت	نام ناظم	کیفیت
۳- مسٹر کیپٹن ڈالین	۵- مسٹر بیکو	۲- امرواڈ ٹھکانہ چنے جانہ لیا۔	۱- مسٹر کیپٹن ڈالین
۴- مسٹر بیالن ٹائین	۶- مسٹر سہراچی	۳- امرواڈ ٹھکانہ چنے جانہ لیا۔	۲- امرواڈ ٹھکانہ چنے جانہ لیا۔

تختہ خراجات محکمہ جنگلات باب۱۵

الواب تعداد و اسماء	رقم	الواب مع تعداد و اسماء	رقم	الواب مع تعداد و اسماء	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
دفتر ناظم جنگلات	۸	مدوکاران	۸	مدوکاران	۸
ناظم	۵	نائب مدوکاران	۵	نائب مدوکاران	۵
پرنسپل سٹنٹ	۱	انٹیکٹر	۱	انٹیکٹر	۱
الہکاران	۱۰	الہکاران وغیرہ	۱۰	الہکاران وغیرہ	۱۰
چپراسیان	۱۵	چپراسیان	۱۵	چپراسیان	۱۵
الونس	۱۰	الونس	۱۰	الونس	۱۰
صادر بموجب تقریر	۱۰	صادر بموجب تقریر	۱۰	صادر بموجب تقریر	۱۰
الواب مشترکہ	۱۰	الواب مشترکہ	۱۰	الواب مشترکہ	۱۰
الواب مختصہ	۱۰	الواب مختصہ	۱۰	الواب مختصہ	۱۰
میزان ناظم جنگلات	۳۲	میزان اسات	۱۲۱	میزان اسات	۱۲۱
اسات		اسات		اسات	

آبکاری

پہلے آبکاری کے محکمہ کے تحت اسات و کھادات و محروغہ میں آبکاری ہی نام لکھا جاتا تھا۔

لیکن جب اسکا تنظیم ہوا تو نام بھی تبدیل کر کے ٹکڑہ آبکاری رکھا گیا۔ اسوقت سے اسوقت تک اسی نام سے موسوم ہو۔ اس میں جملہ مسکرات شامل ہیں۔

سلجہ جمادی الثانی م ۳۰ خور وادب ۱۲۹۲ھ کو مسٹر پیریر و خدمت اول مقلداری سے بدعت آبکاری بلوہ مقرر ہوئے۔ ۵ شعبان م ۳۱ خور وادب ۱۲۹۶ھ کو عماد اوز جنگ کا قنبر کشتری آبکاری وافیون بلوہ واصلات پر ہوا۔ اور تھوٹہ شہول الونس ۱۳۰۰ھ مقرر ہوئے۔

۳۲ جمادی الثانی ۱۳۰۱ھ کو حکم ہوا کہ نوشہرہ کان شراب و اشیا مسکرات یورپین سوکھوان اور یونٹین یا یورپین از دروان کے ہاتھ پر گزروخت نہ کیا کریں۔ ۲۹ رمضان ۱۳۰۲ھ کو قنبر کشتری آبکاری قائم ہوا۔ اور تھوٹہ پیریر الفصر علی صاحب کا قنبر ہوا۔

۲۹ رمضان ۱۳۱۲ھ کو معاملہ آبکاری بلوہ و سکندر آباد و بلوارم کا تہہ دیگا حسب فرمان المحضرت (صدرہء جدیدہء اعلامیہ ۲۰ امر وادب ۱۳۱۵ھ جلد ۳ صفحہ ۵۵) جملہ جاگیرت و قطعہ جات و پانچاہ و سستان وغیرہ کی آبکاری علاقہ دیوانی میں شامل کی گئی اور علاقہ جات مذکور کو نقد معاوضہ دینا منظور ہوا۔ اسکی تحقیقات کے لیے بماتھی الگاری دو سال کے لیے تین ارکان ۱۔ واسیلور کو صاحب بنی۔ ۲۔ سینیر نوکار مال ۳۔ مولوی سید احمد صاحب مددگار صاحب سرکار مالی ۳۔ مولوی میر ہدایت علی صاحب ڈپٹی کمشنر کو روگری کا قنبر منظور ہوا۔

تختہ اخراجات آبکاری بابتہ ۱۳۱۵ھ

نام البواب متعلقہ	تعداد رقم	نام البواب متعلقہ	تعداد رقم	نام البواب متعلقہ	تعداد رقم
بلوہ	چوکیداران و جوانان	ابواب مشترکہ	۱۰۰	تعلقہ دار	۱۰۰
انکپٹر	الونس	ابواب متعلقہ	۱۰۰	ابواب مشترکہ	۱۰۰
ابکاران وغیرہ	۳۶	سکندر آباد	۲۲۸	ابواب مشترکہ	۱۰۰

رقم	نام ابواب متقداد سمار	رقم	نام ابواب متقداد سمار	رقم	نام ابواب متقداد سمار
۱۵۵	الولش	۱۵۵	میزان سکندر آباد	۱۵۵	انپکٹر
۱۵۵	صاوری بوجہ تقریر	۱۵۵	بلوارم	۱۵۵	کارکنان
۱۵۵	کراریہ مکان	۱۵۵	انپکٹر	۱۵۵	جوانان
۱۵۵	میزان بلوارم	۱۵۵	محرر	۱۵۵	الولش
۱۵۵	جملہ میزان - ۲۵۱	۱۵۵	چربسیان	۱۵۵	صاوری بوجہ تقریر
۱۵۵		۱۵۵		۱۵۵	کراریہ مکان

افیون

فصل

ملک سرکار عالی میں افیون کی پیداوار کثرت سے تھی خصوصاً بعض تعلقات بیسے سیوڑ و بہرہ کوڑ میں اور علاقہ پاک پور میں چنگوہ اور جانا باور جو مال میں داخل صرف خاص ہوا پر خوشنماشی کی کاشت خوب ہوتی تھی اور افیون بھی بہت تیار ہوتی تھی حسب تحریرت صاحبہ عالی شان بہادر ۲۷ شوال ۱۲۹۶ھ کو دفتر انگریزوں سے ملاک محمد سرکار عالی میں دستور العمل موقوفی زراعت و تیاری افیون جاری کیا گیا جس کی رو سے کاشت افیون کی سخت ممانعت کی گئی۔ اسوقت سے سالوہ - اندور سے - افیون ملک سرکار عالی میں کاشت کی جاتی ہے۔ اور پنجاب سرکار اور آذربائیجان افیون کا قہر دیاجایا کرتا ہے۔ اس سے آمدنی کی رقم تختہ داخلہ پنجاب سے واضح ہوگی۔

یکم آذر سنہ ۱۳۱۰ھ افیون کے تحصیلوں کی نتیجہ کا تعلق جو سابق میں کوٹوالی بلدہ سے علمدہ کر کے تعلقہ آرا بکا بلدہ کے تفویض کیا گیا۔

تختہ اخراجات بابہ ۳۱۵

رقم	نام ابواب متقداد سمار	رقم	نام ابواب متقداد سمار	رقم	نام ابواب متقداد سمار
۱۵۵	ابواب مقصد	۱۵۵	الولش	۱۵۵	ابکاران
۱۵۵	صدر میزان	۱۵۵	صاوری بوجہ تقریر	۱۵۵	ملازمان

باب

نوح

۱۔ دفتر مقتدی نوح ششمین قائم ہوا۔ بحسب جریدہ ۲۹ بہمن ۱۲۹۴ سنہ مقتدی نوح بقاعدہ کا دفتر مقتدی نوح باقاعدہ میں قائم ہوا۔ اور سر ششہ منصب جو زیر نگارانی مقتدی نوح تھا زیر نگارانی دفتر صدر محای کی کیا گیا۔ ۱۱۳
 محرم ۱۳ سنہ کو دفتر باقاعدہ بقاعدہ سے علی ہوا۔ اور پھر ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۰۹ سنہ کو بقاعدہ میں قائم ہوا۔ اس کی نوح باقاعدہ کا دفتر کا تعلق ۳۔ ربیع الثانی ۱۳۱۰ کو اپریٹ سکریٹری سرکار عالی ہو ہوا۔ اس کی ۲۱ جمادی الاول ۱۳۱۰ سنہ کو سیاتین فیکل ذریعہ نوح تحت میں ہوا۔ جو ہفت مک ہو۔ ۲۹ سنہ سے ملازمان نوح متعلقہ نظم جمعیت کی تنخواہ دست بدست تقسیم ہونا شروع ہوئی اور جو طریقہ سر کردہ لوگ سر ششہ تنخواہ اٹھاتے تھے وہ موقوف ہو۔ ۴۔ سابق میں یہ دستور تھا کہ نوح باقاعدہ کا تنخواہ کی رقم سر ششہ داران نوح خزانہ عامرہ سے حاصل کرتے تھے۔ اور نوحی کارڈ سر ششہ داروں سے رقم لیکر انہی اپنی جمعیتوں کو لیجاتے تھے۔ ماہ خرداد ۱۳۱۰ سنہ سے یہ طریقہ موقوف ہوا۔ اور اب رست خزانہ عامرہ (رقم) جمعیتوں کو روانہ ہوتی ہے۔ ۵۔ حسب جریدہ ۱۰۔ اسفند ۱۳۱۰ سنہ مالیناب ہمارا ریشہ ہمارا کا قعر پیشکاری پر ہوا۔ اور نوح بقاعدہ اور باقاعدہ کا بیعہ جناب مدوح کے تفویض ہوا۔ ۶۔ ۱۳۱۲ سنہ میں جسکے نام اب وقار الامام رحمہ (مدار الہام) حاضر کیا گیا قائم ہوا۔ ۷۔ یکم فروری ۱۳۱۵ سنہ سے امتیازبان متعلقہ نظم جمعیت کی تنخواہ کی تقریر خزانہ عامرہ سرکار عالی میں منتقل ہوئی۔ ۸۔ ۲۴ سہ ماہی میں راجہ گردباری پرشاد عرف منشی راجہ کی نگرانی میں بار و د کاسکاری کا رخانہ قائم ہوا۔

۱۶۔ ۱۳۱۶ سنہ میں نظم جمعیت میں تخفیف کامل ہوا۔ اور سواران و جوانان جملہ ۱۲۰۰۔ کا رکھنا قرار پایا۔ اور تخفیف شدہ لوگ جو قابل ملازمت تھے نوح باقاعدہ پولیس اضلاع۔ اور پولیس بلدہ میں شریک کھیلے اور صندوقین کو فطیہ دی گیا۔

صلہ جو ہفت دن نوح باقاعدہ بریٹ سکریٹری مدار الہام کے دفتر میں تھا نوح باقاعدہ کی کارروائی میں مدار الہام کے دفتر میں پیش نہیں ہوتی تھی۔ حسب جریدہ ۱۰۔ اسفند ۱۳۱۰ سنہ دفتر مدار الہام آتشہ و متصد جنک باجیت سکریٹری نوح مدوح کو اور سر ششہ نوح کی کارروائی مدار الہام کے ملازمین سے سلسلہ میں پیش ہونا حکم ہوا۔

امپریل سرویس ٹروپس

امپریل سرویس ٹروپس سے وہ فوج مراد ہے۔ جو کسی ریاست کی جانب سے مصلحت کے منظم شاہنشاہی جنگی جان و مال کی حفاظت کرے۔ ہندوستان میں بیشکل کوئی ریاست ایسی ہوگی جس میں اس نام کی فوج قائم نہ ہو۔ اعلیٰ حضرت ہنگالہائی سنی سرحدی حفاظت کے لیے گورنمنٹ برطانیہ کو ساتھ لاکھ روپیہ دینے یا فوج قائم کرنے وعدہ فرمایا تھا۔ اس بنیہ کر نواب افسر الملک بہادر کمانڈر ان فوج سرکار عالی کی نگرانی میں ۱۸ ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ کو امپریل سرویس ٹروپس کے دور سالہ قائم کر دیا گیا حکم ہوا۔ ۱۳ صفر ۱۲۹۳ھ ۱۸ اگست ۱۸۹۳ء کو فوج باقاعدہ گوشہ محل کے ۳ رسالوں اور گولڈہ برگ ریڈ سے سواروں کا انتخاب ہوا۔ اور چار ہزار سو سوار کے دور سالہ قائم ہوئے۔ سرکار عالی کی فوج میں یہہ رسالے خاص طور پر ممتاز ہیں۔ اکثر جنگیں اور مردانہ کمپینوں میں انچے حریفوں پر نمایان فتح حاصل کر چکے ہیں کرنل نواب افسر الملک بہادر ان پر خاص توجہ فرماتے ہیں اور ہر طرح سے انکی مددتی کا خیال ہے۔ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ کو حسب شہی دفتر نظم جمعیت علاو نظم جمعیت سے ۸۰۰ سوار کا امپریل سرویس ٹروپس میں شریک ہونیکے لیے حکم ہوا۔ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ کے تحقیقی اخراجات اور تعداد کا موازنہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

نام البواب متعلقہ اہلکار	رقم	نام البواب متعلقہ اہلکار	رقم	نام البواب متعلقہ اہلکار	رقم
افسران - ۲	۱۰	میزان - ۸	۱۰	السماء - ۱	۱۰
اہلکاران وغیرہ - ۶	۱۰	صادر بموجب تقریر و گزرائی نقلہ - ۵	۱۰	السماء - ۸	۱۰
افسران - ۱	۱۰	میزان افسران - ۸۲	۱۰	السماء - ۴	۱۰
کیٹنڈ افسران - ۶	۱۰	سواران - ۳۲۵	۱۰	السماء - ۴	۱۰
وٹن کیتنڈ افسران - ۱	۱۰	ملازمین غیر جنگی - ۴۰	۱۰	السماء - ۴	۱۰
سب کیتنڈ افسران - ۶	۱۰	الوٹس - ۱	۱۰	السماء - ۴	۱۰

اسات کمانڈر

فٹ لائبر

نام الواجب موقوفه ادا سوار	رقم	نام الواجب موقوفه ادا سوار	رقم	نام الواجب موقوفه ادا سوار	رقم	نام الواجب موقوفه ادا سوار	رقم
افسران -	۸۲	میزان افسران -	۸۲	میزان افسران -	۸۲	میزان افسران -	۸۲
کیشند افسران - ۶	۳۲۵	سواران -	۳۲۵	سواران -	۳۲۵	سواران -	۳۲۵
سبکبشت افسران - ۶۱	۴۰	ماز زمان غیر جنگی -	۴۰	ماز زمان غیر جنگی -	۴۰	ماز زمان غیر جنگی -	۴۰
وزن کیشند افسران - ۶۱	۴۰	الونش -	۴۰	الونش -	۴۰	الونش -	۴۰
استانف کماندر ۸	۸۲	چاکب سواران -	۸۲	چاکب سواران -	۸۲	چاکب سواران -	۸۲
فست لانس ۴۴	۴۴	گدنا ناک الونش -	۴۴	گدنا ناک الونش -	۴۴	گدنا ناک الونش -	۴۴
سکند لانس ۴۴	۴۴	صادر بموجب تقریر -	۴۴	صادر بموجب تقریر -	۴۴	صادر بموجب تقریر -	۴۴

فوج باقاعدہ گوشہ محل

عام طور پر لوگ اسے شہزی کا رسالہ یا کوڑی کہتے ہیں۔ اس سال کی تاریخ ۱۲۵۶ھ میں راجہ صاحب دینپرتی کی خصلداری کے اثر سے کچاس سو ۲۰ آدمی سرکاری ملازمت میں نقل ہوئے۔ اسکے بعد ۱۲۵۷ھ میں ان سواروں میں ۵۰ سوار اور ۳۰ گھوڑے لائے۔ اور محرمی شہادت کو یہ سب مخالفوں اور ڈاکوؤں کی سرکوبی کے لیے راجہ صاحب دینپرتی کی ماتحتی میں وسیلے بن گئے۔

۱۲۵۸ھ میں بہار و اضماعندی سے نکال کر گوش محل کی باقاعدہ فوج میں شریک کیے گئے۔ ۱۲۵۹ھ میں رسالہ بخش کی سلطنتی راجہ صاحب دینپرتی سے سرکار عالی نے خرید لی اور مکمل سے چھ ماہی اٹھا کر ہمارے گنج بازار شیرازی غنیمت واقع حیدر آباد میں قائم کیا گیا۔ ۱۲۶۰ھ تک رسالہ میں سوار بڑھتے رہے۔ اور رفتہ رفتہ ان کی تعداد ۴۰۰ ہو گئی۔ بعد ازاں ۱۲۶۱ھ میں پچاس سوار بڑھ کر ان کی تعداد پورے ۴۳۰ کر دی گئی۔

ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ میں اس سالہ کے لیے کیوری بیانہ قائم ہوا۔ ۱۲۹۰ھ میں رسالہ مذکور
مکمل سے خیریت آباد کو منتقل کیا گیا۔ اور اب تک وہیں قائم ہے۔ اس عرصہ میں سواروں اور افسروں کی

۱۳۱۰ء میں جب اسپرٹل سروس ٹروپس قائم ہوئی تو اس میں ۲۰۰ سوار منتخب کیے گئے لیکن اس کمی کو فرسٹ اور سیکنڈ لائنس کے ۲۰۰ سوار شامل کر کے پورا کیا گیا۔ اور گویا ۳۰۰ سوار دن کا پورا رسالہ ہو گیا۔ اس موقع پر اسکے نام میں کسی قسم کا فیو قبیل واقع نہیں ہوا۔ اور سابق کی طرح تھڑا لائی قائم رہا۔ صفر ۱۳۲۲ء میں باز ارشدی منبر سے اس رسالہ کی چھاونی خیریت آباد میں منتقل ہوئی۔ پہلے اسمین بیانڈ بھی تھا کہ اب نہیں جو حقیقی موازنہ کے رو سے اس رسالہ کی تعداد اور سالانہ اخراجات باقیہ ۱۳۱۵ء ذیل میں درج ہیں۔

نام البواب موثر ادھر	رقم	نام البواب موثر ادھر	رقم	نام البواب موثر ادھر	رقم
افسران	۲۵۹	سواران	۲۵۹	البواب مشترکہ	۱۵۰
کیشنڈ افسران	۵	علم و ملازمین	۳۷	میزان سپارڈر وغیرہ	۱۵۰
سب کیشنڈ	۴	الونس	۱۵۰	صدر میزان	۳۳۶
نن کیشنڈ	۲۱	میزان	۱۵۰	صدر میزان	۳۳۶
میزان	۴۰	صادر بموجب اقرار	۱۵۰		

اس پلٹن کے قیام کی تاریخ کا کچھ پتہ نہ چلا سکا ہے معلوم ہوا ہے کہ پہلے اسکا چھٹا نمبر تھا۔ ۲۰ دسمبر ۲۵ء نومبر ۱۳۲۲ء سے اسکا نام بدلتے ہوئے پلٹن رکھا گیا۔ ۱۳۱۵ء کے حقیقی موازنہ کی رو سے اس پلٹن کی تعداد اور سالانہ اخراجات حسب ذیل ہیں۔

نام البواب موثر ادھر	رقم	نام البواب موثر ادھر	رقم	نام البواب موثر ادھر	رقم
افسران	۱۹	سب کیشنڈ	۱۹	میزان	۵۵
کیشنڈ افسران	۵	نن کیشنڈ	۲۴	جوانان	۶۰۵

رقم	نام ابواب موقوفہ دلفر	رقم	نام ابواب موقوفہ دلفر	رقم	نام ابواب موقوفہ دلفر
۵۴	بابہ شترکہ	۵۴	بابہ نوازان	۵۴	بابہ نوازان
۵۵	میزان صادر	۵۵	میزان صادر	۵۵	میزان صادر
۵۶	صدر میزان - ۵۳	۵۶	صدر میزان	۵۶	صدر میزان

ہیلن نہ تو اس کے قیام کا حال معلوم ہوا۔ اور نہ کچھ واقفیت ہوئی۔ ۱۳۱۵ء کے تحقیقی نواز نہ کی رو سے اس پلٹن کی تعداد اور سالانہ اخراجات یہ ہیں۔

رقم	نام ابواب موقوفہ دلفر	رقم	نام ابواب موقوفہ دلفر	رقم	نام ابواب موقوفہ دلفر
۵۴	بابہ نوازان	۵۴	بابہ نوازان	۵۴	بابہ نوازان
۵۵	میزان صادر	۵۵	میزان صادر	۵۵	میزان صادر
۵۶	صدر میزان	۵۶	صدر میزان	۵۶	صدر میزان

یہاں فطری شعبان مئی ۱۸۶۶ء میں قائم ہوئی۔ ۱۸۶۶ء میں سوائے یورین افسروں کے اسکی تعداد ۲۰۰ سوتیک پہونگی تھی۔ اسکی سالانہ حقیقی اخراجات موقوفہ دلفر بابتہ ۱۳۱۵ء صرف درج کئے جاتے ہیں۔

رقم	نام ابواب موقوفہ دلفر	رقم	نام ابواب موقوفہ دلفر	رقم	نام ابواب موقوفہ دلفر
۵۴	بابہ نوازان	۵۴	بابہ نوازان	۵۴	بابہ نوازان
۵۵	میزان صادر	۵۵	میزان صادر	۵۵	میزان صادر
۵۶	صدر میزان	۵۶	صدر میزان	۵۶	صدر میزان

رقم	نام الوباب معتمد دفتر	رقم	نام الوباب معتمد دفتر	رقم	نام الوباب معتمد دفتر
۴۵	میزان -	۴۶	میزان	۴۷	میزان
۶۰۵	جوانان -	۳۳	باجہ نوازان	۳۴	باجہ نوازان
۶۲	عملہ و ملازمین	۳۵	بیانڈالوائس	۳۶	بیانڈالوائس
۶۳	الوائس	۳۷	صادر	۳۸	صادر

فرقہ پلٹن اسکوار جے پلٹن بھی کہتے ہیں۔ بین اسکے قیام کا حال معلوم نہ ہوا۔ مگر یہ یہ پتہ ملا ہے کہ اس کے باقاعدہ ہونے اور بند ہونے کے پہلے ہی سے اس کے پہرہ جات پیشکاری کی دیوڑھی پر قیام تھے۔ اور اب بھی بدستور قیام ہیں۔ ۱۸۸۵ء میں گولی پورہ دروازہ کے قریب اس پلٹن کی پختہ چائنی تعمیر ہوئی۔ سالانہ اخراجات بابہ ۱۵۳۱۵۰۰ روپے معتمد دفتر درج کیے جاتے ہیں۔

رقم	نام الوباب معتمد دفتر	رقم	نام الوباب معتمد دفتر	رقم	نام الوباب معتمد دفتر
۴۵	انسان	۴۶	جوانان -	۴۷	جوانان -
۶۰۵	کیشڈ انسان -	۳۳	عملہ و ملازمین	۳۴	عملہ و ملازمین
۶۲	سب کیشڈ انسان -	۳۵	الوائس	۳۶	الوائس
۶۳	نیشن کیشڈ انسان	۳۷	میزان	۳۸	میزان
۶۴	میزان	۳۹	باجہ نوازان	۴۰	باجہ نوازان

نفتہ انفنٹری یہہ انفنٹری ۱۸۸۱ء میں قیام ہوئی۔ اسکول جینٹ بھی کہتے ہیں۔ اسکا تعلق سالانہ جاکٹ ٹیسٹ سے ہے۔ فوج باقاعدہ گوشہ محل سے کوئی واسطہ نہیں۔

۱۸۶۹ء میں قیام ہوئی مگر کسی نظامی ضرورت کے لحاظ سے ۲۰۰ دئے ۲۵ نومبر ۱۸۹۲ء کو توڑ دی گئی۔

اور اسکے کار آمد جوان دوسرے پلٹنوں میں شریک کیے گئے۔

محم - م جلالی ۱۸۶۱ء میں ۶ توپوں کے چمکڑے۔ ۱۸۔ بیل اور ۱۲ سپاہی ایک یورپین کی ماتحتی میں دئے گئے۔ توپخانہ قایم ہوئی گویا ہی ابتدا تھی۔ اسی سال جمادی الثانی ۱۲۸۱ھ میں ۶ توپوں اور ۱۱ آدمی کا اضافہ ہوا۔ جمادی الاول ۱۲۸۲ھ میں راجہ صاحب ونیرتی کے علاقہ کی ۶ توپیں اور ۴۰ آدمی اور شریک کیے گئے۔ ربیع الاول ۱۲۸۳ھ میں ۱۸۔ توپیں اور آئین جن میں سے ۹ بکار آتھیں۔ باقی بیکار۔ بیکار توپیں یوں ہی ڈال دی گئیں اور کار آمد توپوں میں ماتحتی جوتے جانے لگے۔ اسی سن میں توپخانہ کا بیانیہ قایم ہوا۔ ربیع الاول ۱۲۸۴ھ میں ۱۲۔ گرنال اور ۹ توپیں سکندر آباد کے انگریزی توپخانہ سے آئیں۔ اسکے بعد تمام توپوں کو ترمیم دیکر ریٹریاں قایم کی گئیں۔ اور ریٹری میں ۶ توپوں کا ہونا لازمی قرار پایا۔ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ میں ان توپوں میں گھوڑے جوتے گئے۔ اور فرسٹ منبرٹری نام رکھا گیا۔ اسی طرح بیل جوتے کی سو ریٹریاں قایم ہوئیں لیکن چند روز کے بعد ان سب کی ایک مستقل ریٹری قایم کر کے سیلون کے بجائے گھوڑے استعمال کرنا شروع کیے۔ اس کا نام سینٹا میٹ رہی۔ گھوڑوں اور سیلون کی خرید و اور ان کے خرچہ خوردگی کے علاوہ ۱۵ سالوں کے سالانہ اخراجات اور آدمیوں کی تعداد مزید مل میں درج کرتے ہیں۔

نام ابواب متعلقہ دفتر	رقم	نام ابواب متعلقہ دفتر	رقم	نام ابواب متعلقہ دفتر	رقم
کیشیڈ افسران - ۸	۱۰	کیشیڈ افسران - ۲۰۶	۲۰۶	کیشیڈ افسران - ۲۰۶	۲۰۶
کیشیڈ افسران - ۷	۷	کیشیڈ افسران - ۷	۷	کیشیڈ افسران - ۷	۷
کیشیڈ افسران - ۱۳	۱۳	کیشیڈ افسران - ۱۳	۱۳	کیشیڈ افسران - ۱۳	۱۳
کیشیڈ افسران - ۲۸	۲۸	کیشیڈ افسران - ۲۸	۲۸	کیشیڈ افسران - ۲۸	۲۸
کیشیڈ افسران - ۱۸۷	۱۸۷	کیشیڈ افسران - ۱۸۷	۱۸۷	کیشیڈ افسران - ۱۸۷	۱۸۷

اسکے ابتدائی قیام کا حال معلوم نہیں ہوا۔ اسکے ذریعہ سے متعدد رسائی کا انتظام ہوتا ہے۔ اور بار بار دہرائی

گاڑیان ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ ۱۳۱۵ء کے حقیقی موازنی کے رو سے اس سال دسویں سال ہوئے۔
 پنج ہوئے جس میں رسالہ جوش تو پنجانہ کی خریدی اسباب وغیرہ کی شامل ہو۔

۱۲۹۹ء میں فوج باقاعدہ گوشہ محل کے لیے بیٹریکل افسر کا تقرر ہوا۔ اور سپرمرجن ایک کالونیکل
 آف دی اسٹیل کے عہدہ پر تقرر کیے گئے حقیقی موازنی ۱۳۱۵ء کے رو سے ۱۱۷۷ھ کے خرچہ دو خانہ کا
 ہے۔

شوال ۱۲۹۹ء میں فوج باقاعدہ گوشہ محل کے تمام رسالوں اور پلٹنوں کو ایک وضع کی دیا
 تقسیم ہوئیں۔

پہلے تمام پلٹنوں کو بھولدار بندوقین دی گئی تھیں اور انہیں سے کام لیا جاتا تھا۔ بعد ازاں اہل
 ماہ آذر ۱۳۱۵ء میں انگریزی فوج سے ہنری مارٹن تھرڈ وینڈ بندوقین منگادی گئیں۔ پہلے صرف
 فرسٹ سیکنڈ اور تھرڈ انفنٹری کو بندوقین ملی تھیں لیکن چند ماہ بعد فورتحہ انفنٹری کو بھی اسی قسم کی
 بندوقین دی گئیں۔ اور رسالہ جوش کو بھی دی گئیں۔

۱- ۲۶ ذیحجہ ۱۲۹۹ء کو سیریاک تمام فوج باقاعدہ پر انکپٹر جنرل کے عہدہ سے مقرر ہوئے
 بعد ازاں بیچ الاولیٰ م۔ اگست ۱۲۹۹ء سے اس عہدہ کا نام کمانڈر کالقب قرار دیا گیا۔ ۲- مسٹر نیول
 عہدہ کوٹنی سے عہدہ سیریا پر ۱- دسمبر ۱۲۹۹ء کو تقرر ہوئے۔ ۳- ۱۷ دسمبر ۱۲۹۹ء کو کوٹنی ٹی ڈی
 جی۔ سکارٹی کو سیریا کا دوسرا عہدہ ملا۔ ۴- بسبب انتقال کرنل نیول کمانڈر افواج باقاعدہ حسب الحکم
 اعلیٰ حضرت قندھار ۱۲۔ دسمبر ۱۲۹۹ء کو لٹننٹ کرنل افسر الملک بہادر نے فوج باقاعدہ
 کمانڈری کا چارج لیا۔

گولکنڈہ پریگٹ

یہ تو پنجانہ پہلے حبشی کے نام سے موسوم تھا۔ بعد ازاں تو ڈکٹر نظم جمیت میں شریک کیا گیا۔ اور
 اسکے سرشتہ دار راجہ درگا پرشا مقرر ہوئے۔ ۱۷ ذیقعدہ ۱۲۹۹ء اگست ۱۲۹۹ء کو پنجانہ کرنل
 لواء افسر الملک بہادر کی ماتمی میں دیا گیا۔ اور گولکنڈہ پریگٹ میں شامل ہوا۔ راجہ درگا پرشا شیردار

اور جو دہری بالکشن داس علاقہ رتھ خانہ سرکار عالی کی سی اور کوشش سے باقاعدہ آہستہ کیا گیا۔
جو دہری بالکشن داس پہلے صوبہ دار تھے پھر نقلیٹ مقرر ہوئے۔ اس توپخانہ میں ۶ توپیں اور
۶۰ بیل بہن حقیقی موازنہ کی رو سے ۱۳۱۵ الف کے اخراجات کا نقشہ ذیل میں درج ہو۔

رقم	نام ابواب متعلقہ نفر	رقم	نام ابواب متعلقہ نفر	رقم	نام ابواب متعلقہ نفر
۱	خوراکی ترگاوان توپخانہ	۱۳۹	گوند داران توپخانہ	۳	انصران
۲	اصحاب و خدمتہ	۱۴۰	الونس	۴	کیٹنڈا انصران
۳	البواب مشترکہ	۱۴۱	میزان	۵	نن کیٹنڈا انصران
۴	میزان توپخانہ - ۱۴۲	۱۴۲	صادر و بوجب تھری	۶	کیٹنڈا انصران و جراتان

پہلے صاحب ریڈیٹ بہادر سرچر ڈیمڈ کی سفارش سے کپتان قاسم علی خان رسالہ گوگنڈہ کے کمانڈر
مقرر ہوئے تھے جب انہوں نے ۱۱ جہادی الاول رابطہ کو ۶ ماہ کی خدمت لی تو رسالہ کی کمان کرنل اب
افسر الملک بہادر کے سپرد کی گئی۔ اس وقت رسالہ میں سوار فنی تعداد ۳۰۰ سے زیادہ تھی۔ آپ نے
اپنے زمانہ میں رسالہ کو باقاعدہ طور پر آراستہ کیا اور انہیں کے زمانہ میں کیولری میں قائم ہوا۔ چند سال کے بعد
نواب عالم علی خان مرحوم (دلاور نواز جنگ) علاقہ ملجمیت کے ۳۰ سوار لیکلاس رسالہ میں شریک کر دیے
اور رسالہ کے سوار فنی تعداد ۶۰ تک پہنچ گئی۔ جب امپریل سروس میں توسیع قائم ہوئی تو اس رسالہ کے
۳۰ سوار ازمین شریک کر دیے گئے۔ اس سال کے اخراجات کا تخمہ ہم شریف کے حقیقی موازنہ کی رو سے
ذیل میں درج کرتے ہیں۔

رقم	نام ابواب متعلقہ نفر	رقم	نام ابواب متعلقہ نفر	رقم	نام ابواب متعلقہ نفر
۱	انصران	۱	کیٹنڈا انصران	۲	نن کیٹنڈا انصران
۳	صادر و بوجب تھری	۴	میزان	۵	اصحاب و خدمتہ

رقم	نام البواب موقوفہ دلفری	رقم	نام البواب موقوفہ دلفری	رقم	نام البواب موقوفہ دلفری
۱۵۵	صدر مدرسہ البواب ختمہ	۱۵۶	ملازمین غیر جنگی میاں	۱۵۷	میزان افسران - ۱
۱۵۶	صدر میزبان - ۳۳	۱۵۷	الولس	۱۵۸	سواران - ۲۲۹

پیش

ابتداء میں مختلف نوعیوں کو علاقہ نظم جمعیت کے مختلف سرشتوں سے انتخاب کیا۔ انکی تعداد بہت تھی۔ اس جماعت کو رجمنٹ کے نام سے موسوم کیا۔ اور کپٹن لوگین فنگلاس کمانڈر پیدل رجمنٹ چارم ہاتھ اسکے افسر مقرر کیے گئے لیکن، اربعہ انسانی لشکر کو کپتان صاحب کے بجائے لواب افسر الملکین اسکے افسر اعلیٰ مقرر ہوئے۔

لواب صاحب کو رجمنٹ کے پورے اختیارات دے گئے۔ اور انہوں نے ۵ بجادی الثانی ۱۳۱۵ء بمی دروازہ میں قلعہ کو لگندہ کے اندر اس رجمنٹ کی بھاؤنی ڈالی۔ بعد ازاں علاقہ نظم جمعیت سے پہلوانا تھہ گندران سرشتہ کو نید پرشاد اور علاقہ کلاب سنگھہ گندران کی لین کے سپاہی اس رجمنٹ میں شریک کیے گئے۔ اور افسر مقرر ہوئے۔ ابتدا میں تو ہتھیار درست تھے اور نہ وردیان ایک وضع کی تھیں اس لیے سپاہیوں کو ایک وضع کی وردیان دی گئیں۔ اور مٹی راجہ کے کارخانہ کی تیار کی ہوئی بندوقین ملین۔ رجمنٹ میں شریک ہونے کے وقت پہلے سپاہیوں کو صہ ماہوار ملتی تھی مگر بعد کو صہ کروئے گئے۔ اسکے چند روز بعد بطرح گوشہ محل کی باقاعدہ فوج کو تنخواہ ملا کرتی تھی اسبطح انکی تنخواہ بھی مقرر ہوئی ۱۳۱۵ء میں اس رجمنٹ کو تھڑہ ہڑہری مارٹن بندوقین دی گئیں۔ اس رجمنٹ کے حقیقی اختیارات بابتہ موازنہ ۱۳۱۵ء ذیل میں درج ہیں۔

رقم	نام البواب موقوفہ دلفری	رقم	نام البواب موقوفہ دلفری	رقم	نام البواب موقوفہ دلفری
۱۵۹	جوانان - ۵۵	۱۶۰	نن کیشٹڈ افسران	۱۶۱	انصران
۱۶۰	بیانڈوزان - ۳۴	۱۶۱	میزان افسران	۱۶۲	کیشٹڈ کیشٹڈ افسران

نام ابواب مستوفی و نفی	رقم	نام ابواب مستوفی و نفی	رقم	نام ابواب مستوفی و نفی	رقم
ملازمین (غیر جنگی) ۹۴	۹۴	صادر بموجب تقریر	۹۴	صدر میزان - ۵۸	۵۸
الونس	۹۴	وا ابواب مشترکہ	۹۴		

۱۳۔ ذیقعدہ ۱۳۰۱ فرزند بنہ کو فوج کو لکٹہ نواب افسر الملک کی نگرانی میں دی گئی۔ اور جمعیت نظام محبوب (فوج بیسرم) بھی نواب مدوح کے ماتحت کر دی گئی۔ مولوی محمد صاحب نظام جمعیت نے ہتیار بنانیکا کارخانہ قائم کیا تھا۔ اسکو اسی تاریخ نواب موصوف کے ماتحت کیا گیا۔ جو قلعہ کو لکٹہ میں موجود پرنس باڈیگارڈ افریکن لانسیر

۲۶۔ شہر لورم ۲۴ اگست ۱۸۹۰ء کو رسالہ جوش جواب پرنس باڈیگارڈ افریکن لانسیر کے نام سے موسوم ہے۔ نواب سر آسانجاہ مرحوم کے عہد وزارت میں قائم ہوا۔ اس کے ابتدائی حالات یوں ہیں کہ جمہور ان علاقہ نظام جمعیت سے جوش تنجب ہوئے اور ضعیف سمساروں کے گھوڑے لیکران کی سواری میں دئے گئے۔ اسوقت اس رسالہ کے حوازی کی تعداد ۱۰۰ تھی۔ اور نواب صف انگلی جنگ (نواب تارن) اس کے کمانڈر تھے۔ رسالہ کی چھائی تارن ہی میں قائم ہوئی تھی لیکن جب ۲۶ افر م ۱۳۱۲ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو صف انگلی جنگ کے بجائے نواب افسر الملک بہادر اس کے کمانڈر مقرر ہوئے تو انہوں نے اسکی چھائی تک پیٹھ میں قائم کی اور پرنس باڈیگارڈ افریکن لانسیر اسکا نام رکھا۔ یہ رسالہ صاحبزادہ نواب یعقوب خان بہادر ولیعہد کے بدرقہ کا کام دینا ہے تحقیقی حوازی کی رو سے ۱۵۱۵ میں سوار فوجی تعداد ۱۱۲۔ اور سالانہ خرچ ۱۵۱۵ ہے۔

اسکو فوج بیسرم بھی کہتے ہیں۔ ۱۶۔ خور دادم ۲۴ اپریل ۱۸۹۵ء کو بمقام محل نالاسی واقع قلعہ کو لکٹہ قائم ہوئی لیکن ۲۰ ماہ نہ کو کم کر دی گئی کہ وہاں سے کیشوگری عرف چنارانی گئے کہ نقل کی گئی ابدالان ۱۱۲ م ۳ جول ۱۸۹۵ء کو جمعیت کیشوگری سے بیسرم روانہ کی گئی اور وہاں ۳۱ شہر لورم ۱۸۹۵ء کو اس جمعیت کو ... اعلان کر دیے گئے۔ یکم مہرم ۱۴۰۱ اگست ۱۸۹۵ء کو کو تو والی سے افغانی جمعیت بھل کر کے اس میں

شریک کی گئی۔ ۱۰ آبان - ۹۴ سپتمبر ۱۸۸۶ء کو جمعیت کا ہیڈ کوارٹر - میسر م کے بجائے کیش و گری مقرر ہوا۔ اس جمعیت میں سوائے عربوں اور روسیوں کے اور کوئی قوم شریک نہیں۔ جب گوگلڈوہ برگینڈ لوزاب افسر الملک بہادر کے تحت میں ہوا تو اس جمعیت کے افسر بھی وہی مقرر ہوئے۔ ۱۵ ستمبر کے تحقیقی اخراجات کا تختہ موازنہ کی رو سے ذیل میں درج ہے۔

رقم	نام ابواب موثر و نفرا	رقم	نام ابواب موثر و نفرا	رقم	نام ابواب موثر و نفرا
۱۱	افسران سرکردہ	۲۲	عمال داران	۱۹	عمدہ داران
۱۲	عمدہ داران	۸۰	نایکان	۱۹	میزان افسران
۱۳	میزان افسران	۱۰	پیوگلرس	۱۰	علمہ
۱۴	علمہ	۸۶۶	جوانان	۱۱	صوبیداران
۱۵	صوبیداران	۲۶	بائندوزان	۲۱	جمہداران
۱۶	جمہداران	۱۳۳	زمرہ طفلان ملازمین	۱۰	کلر جوالداران
۱۷	کلر جوالداران	۱۲۳۴	تظام محبوب		

والٹیر

جمادی الثانی نام اپریل ۱۸۸۵ء میں لوزاب سالار جنگ ثانی وزیر دکن نے صاحب ریڈیٹ مسٹر کاٹوری معرفت گورنمنٹ ہند سے شریک کی کہ حیدر آباد میں ماؤنٹینڈ و الٹیئر قائم ہونے کی اجازت دیا جائے تو سرکار عدالت مدائن نے نہایت خوشی کے ساتھ اسکی منظوری دی اور اس طرح ملک کی ایک مقتدر جماعت کو فنون سپر گری سیکھنے کا موقع ملا۔ ۳۰ رجبہ ۱۳۰۵ھ کو لوزاب صاحب نے حیدر آباد کے عزیزین اور جمہداران ایک جلسہ منعقد فرمایا۔ اور حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ جن صاحبوں کو ملک کی خدمت کر لی منظوری ہو وہ اپنے ذاتی اخراجات سے والٹیئر کورس میں شریک ہوں۔ آپ کی تحریک کچھ ایسی موثر تھی کہ اس جلسہ کے اندر ۹۰ معززین نے کورس کی فہرست میں نام درج کرائے۔ رفتہ رفتہ اسکو ترقی ہوئی اور بہت سی فرائض

نظام و نظم

اس میں شریک ہو گئے۔ مہر ۱۲۹۸ء میں شرکار کی تعداد ۱۲۵ تک پہنچ گئی۔ پہلے اس میں ڈارالفریح کے نام سے ایک کلب تھا۔ مگر ۲۱ شعبان ۱۳۱۳ء کو اس کلب کا نام بدل کر ڈیوٹی رکھا گیا۔ ابتدا میں صدر جس کے پیچھے میدان میں قواعد ہوا کرتی تھی۔ پھر چند روز کے لیے باغ مامون اسکیمپ قائم ہوا۔ اور فتح میدان میں قواعد ہوتی رہی۔ نواب میر المک اور راجہ مرنی منوہر بہادر اپنی ڈیوٹی پر تشریف لایا کرتے تھے۔ مسر ہارون قاسم کی تناب سے اس کورس کے تمام شرکار بلیو ایک ہی وردی تیار کرائی گئی۔ اور انکی قیمت ہر شخص سے دلائی گئی۔ ۱۶ رمضان ۱۳۰۲ء کو جب اعلیٰ قدرت حضور بندگان عالی کو ذیلکری سے مراجعت فرمائے بلوے ہوئے تو والیہ کا اپنی خوش وضع و ردیان پہنے ہوئے باقاعدہ اسٹیشن پر موجود تھا۔ اور اس نے اسٹیشن سے غلوت تک حضور انور کی سواری کے ساتھ بدرتہ کی ڈیوٹی ادا کی۔ بندگان عالی کو اس سے از حد مسرت ہوئی۔ اور حضور پر نور نے اپنی خوشی کا اظہار یوں فرمایا کہ ۲۵ رمضان سنہ مذکور کو فتح میدان تشریف لے گئے اور والیہ دن کی قواعد ملاحظہ فرمائی۔ اس روز بھی اس جماعت نے سواری مبارک بدرتہ کی خدمت انجام دی۔ بعد ازاں نواب تالازنگ خانانی اور نواب سر اسما شاہ بہادر نے اسکی جانب توجہ کم کر دی اس لیے اس کی پہلی ہی حالت نہ رہی۔

۱۲۹۰ء میں شرکار عالی کی جانب سے اس کے خرچ کے لیے ۵۰۰۰ سالانہ مقرر ہوئے مگر اس پر عمل درآمد ہوا۔ ابن ازان اس رقم میں ایک دم سے تخفیف کر دی گئی اور ۵۰۰۰ مقرر ہوئی۔ بہر رقم ۱۳۰۳ء تک خزانہ شاہی سے ملتی رہی۔ اور ۱۳۰۳ء میں اسکالٹ موقوف ہو گیا۔ باوجود سرکاری امداد بند ہو جانے کے کورس کے ملازمین ماہوار یا ب بالآخر ڈھائی سال تک اپنی خدمت بجالاتے رہے اور امدادی رقم کے لیے سرکار میں بہت کوشش کرنے کے بعد ۱۳۰۳ء میں آبان ۱۳۰۳ء کو کٹ کونسل میں یہ طے پایا اس کورس کے لیے ۵۰۰۰ روپیہ سالانہ ایلو راجہ راجہ سے ملا لکھیں۔ اسکے موجب اب تک یہ رقم جاری ہے۔ ۵۰۰۰ روپیہ کو نواب نظام پور جنگ خان خانان بہادر (میر المہاراج) سرکردہ نظام والیہ مقرر ہوئے۔ وسط ماہ مقرر ۱۳۰۳ء میں کپتان متنازیار الدہ ولد نکرار والیہ نمایاں گئے۔

پہلے اسکی کپتان احمد صاحب اٹوٹنٹ تھے۔ جب ۲۲ شوال ۱۲۸۱ھ کو انھوں نے انتقال کیا تو انکی بجائے کپتان سہارا صاحب اسکے کمانڈر افسر مقرر ہوئے۔ (ایکابھی انتقال ہو گیا) لیے
 ۱۔ شہباز محل جہانپور ۱۲۸۱ھ کو ریش والیہ قائم ہوا۔ اس میں سکندر آباد اور چادر گھاٹ کے باشندوں کے
 ۲۔ جہاد اکیڈمیاں بنائی گئیں۔ والیہ کلب کئی بار قائم ہوا اور شکست ہوا۔ اب اس پر بل پوسٹ آفس کے
 قریب اسکا ایک کلب موجود ہے۔

بڑی ٹیٹ

ملا نارتو

فائر توپ روزانہ۔ ۱۲ شوال ۱۲۸۱ھ سے صبح کے ۴ بجے۔ ۲ بجے اور شب کے ۱۲ بجے
 ۱۔ پولو گولڈ کی ٹوپ بین ڈیڑھ کی تیلی ڈال کر نو بجانہ گوشہ محل کی جانب سے عرض گوشہ محل پر روزانہ
 فیروز ہونا شروع ہوا۔ اور رازین احمد ۱۲۸۱ھ سے ۱۲۸۶ھ کی پولو گولڈ کی تیلی ڈال کر سب معمول۔
 ۳۔ مرتبہ گوشہ محل کے عرض پر فائر ہونا شروع ہوا۔ لیکن اسکی آواز زیادہ ہونے کے سوائے دھماکا بھی
 زیادہ ہونا تھا۔ اور اندیشہ تھا کہ گوشہ محل کے قریب دھماکے کمانات کو صدمہ نہ پہنچے۔ اس لیے ۲۹
 ۱۲۸۶ھ سے گوشہ محل کے بجائے نہایت آبا سے فیروز ہونا شروع ہوا۔ اب بھی دین سے فائر ہوتا ہے۔
 ۴۰۔ ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ سے چاند رات کی علامت ظاہر ہونے کی غرض سے ۳۰ فیروز کیا آغاز ہوا۔
 اسکا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

فائر توپ

چاند رات

۱۰۔ فیروز ۱۲۸۹ھ سے عید قربان کے خطبہ کے بعد توپ کا فیروز نا آغاز ہوا ۱۲۹۱ھ سے عید رمضان کے روز بھی
 فیروز ہونا شروع ہوا۔ اسکا سلسلہ بھی اب تک جاری ہے۔

فائر توپ بعد

میلہ

۵۔ مرتبہ ۱۲۹۱ھ سے ہریانہ میجر ان سر کردہ فوج باقاعدہ ٹنگے ٹنگے کی علامت عام طور پر ظاہر ہونے کی غرض سے
 دہلی دروازہ کے قریب ہوسی ندی میں ایک توپ فیروز ہونا شروع ہوئی۔ اور چند سال تک اسکا سلسلہ جاری رہا
 اسکے بند ہونے کا سبب عین معلوم نہیں ہوا۔

فائر توپ

آغاز ٹنگے

اعلا حضرت کے اعزاز میں فیروز ۱۲۹۱ھ سے ۱۲۹۱ھ سے گوشہ محل کے توپخانہ سے عند الضرورت علامت
 بند گانہالی کے اعزاز میں ۱۳ توپیں سر کی جاتی ہیں گاؤں کے قبل جستی کے توپخانہ سے سلامی ہوا کرتی تھی
 سلامی حق زریڈ ٹنگ۔ ۵ ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ سے ۱۲۹۱ھ سے توپخانہ گوشہ محل سے صاحب زریڈ ٹنگ کے

آمد رفت کے موقع پر ۱۲- تو بین سہ ہوتی مینہ اور سیکندری کی توجہ نہ تھی کہ توجہ نہ تھی۔

فائر توپ از مقام حویلی قدیم - ابتدا سے ماہ تیسرا ۱۲۹۳ھ سے صبح کے ۴ بجے دن کے ۱۲ بجے - اور شب کے ۸ بجے حویلی قدیم سے روزانہ توپین فیروز شریع ہوئیں۔ غیر کہ اخراجات کی نسبت اختلاف ہی سرکار سے مارا مانہ کی منظوری تھی مگر موجودہ اخراجات کے لحاظ سے ۵۰۰۰ روپے تک بارود وغیرہ صرف ہوئے تھے۔

۱۳- اس خبر کے اخراجات کا تعلق ملا وقت خاص کے بجائے آٹو گنڈہ سے ہو گیا۔ پہلے توپین کی فیکری سے کہ یہ سوا سیر سے زیادہ بارود صرف ہوتی تھی لیکن اس سے وہاں کا ہونا تھا۔ اس وقت فیکری کے ارشاد کے بموجب تین پاؤ کی تھیلی ڈالی شروع ہوئی۔ اب بھی اسی پر عمل آ رہا ہے۔

فائر توپ اہ صیام - ماہ رمضان میں سحر اور افطار کے موقع پر جو توپ فیروز ہوتی ہے اس کی ابتدا کا سلسلہ نہیں ملتا۔ لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضور انور کی حکمرانی کے ۵۰ سال کے بعد اس کا آغاز ہوا۔

۲۸- رمضان ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۲۹- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۳۰- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۳۱- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۳۲- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۳۳- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۳۴- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۳۵- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۳۶- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۳۷- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۳۸- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۳۹- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۴۰- ربیع الثانی ۱۲۹۳ھ میں جو کہ کوٹلہ کوٹہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔ اس وقت تین سال کا تھا۔ اس تقریب میں سکندر آباد کے پرمیٹر کوٹہ پر ترش فوج رہے سال ہی دی۔ اور اس میں فوج باقاعدہ تھی۔

۱۱ ذیقعدہ ۱۸۸۳ء میں پٹنہ سے ایوان شاہی پر فوج میسرم کے پچھوہ جات قائم ہوئے۔

ماہ فروری ۱۸۸۳ء سے اپریل ۱۸۸۳ء تک صرف خاص نواب امیر الملک بہادر کے زیر نگرانی کر دی گئی اور ۱۲ مین پٹنہ مذکور کی چھاؤنی ملک پٹنہ میں تعمیر ہوئی۔

۴۹۔ ۲۹ مارچ ۱۸۹۶ء سے فتح میدان میں بوقت شب ملازمی ٹورنٹ کا آغاز ہوا۔ اور ۵۔ روز تک شب میں فوجی کرتب ہوتے رہے۔

۵۰۔ ۱۹ مارچ کو کپٹن نواب عثمان یار الدولہ متعلقہ سالہ قلعہ گوگندہ عہدہ اعزازی کپٹن اور سب نعتیہ شاہ مرزا بیک متعلقہ سالہ نعتیہ لائسنس امپریل ٹرولیس دعال ایڈیکٹنگ مہاراجہ اللہ عہدہ اعزازی نعتیہ علاقہ باڈی کارٹ کے عہدہ برسر فرائض ہوئی۔ اور ۳۔ اسفند ۱۲۸۵ء جنوری ۱۹۰۰ء کو کپٹن نواب عثمان یار الدولہ میجر کے ریانک سے سرفراز فرمائے گئے۔

۴۱۔ رمضان ۱۳۲۰ء علقہ متعلقہ سالہ خرم سوانہ امیران مندرجہ ذیل کو تاریخ ۱۹۰۲ء سے ۱۳۱۲ء اپنی باڈی کارٹ کے امیری کپٹنی کا درجہ عطا فرمایا۔ کپٹن ہاشم نواز جنگ بہادر۔ رسالہ دوم حمید آباد امپریل ٹرولیس کپٹن ممتاز یار الدولہ بہادر سرکردہ پٹنہ صرف خاص آنریری کپٹن گیسو دراز خان علاقہ رسالہ گوگندہ ۱۹۔ رمضان ۱۳۲۲ء کو مرض منونیا سے ۱۹۔ رمضان ۱۳۲۲ء کو مرض منونیا سے عین عالم شباب میں انتقال ہوا۔ آپ قلعہ گوگندہ کے قلعہ دار اور نواب امیر الملک بہادر کے داماد بھی تھے۔

۴۲۔ رمضان ۱۳۲۲ء ۲۰ دسمبر ۱۹۰۲ء کو حضور شہنشاہ ہند نے سب نواب امیر الملک بہادر سی۔ آئی۔ بی۔ کمانڈر فوج باقہ سرکار عالی کو اپنی فوج میں اعزازی نعتیہ کرنل کے عہدہ پر ترقی فرمائی۔

پیشگاہ اقدس سے بحال مرام خرم سوانہ کپٹن مہار الدولہ بہادر قتل معوق فوج کو ۱۳۔ اردی بہشت م ۱۹۰۶ء کو میجر کی رانک مرحمت ہوا۔

۱۸۔ ۱۵ مارچ ۱۹۰۶ء کو کپٹن نواب عثمان یار الدولہ ناظم نظم و ضبط کو دفتر میں

جسپر ۲۱ عربون کو تنخواہ دیکر ۲۲ شوال ۱۳۲۲ اور دیکھینہ کو طرین میں بحفاظت گارڈ نظم سمیت
بہائی روانہ کیے گئے۔

صدر رختہ اخراجات امپریل سروس ٹروپس بابۃ ۱۳۱۵ء

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم
۳	۶	کمانڈر اسٹاف	۱۰۰	۸۱۶	۸۶	تفرق	۱۰۰
۴۰	۴۰	اول لانس	۱۰۰	۰	۰	میزان	۱۰۰
۴۰	۴۰	دوم لانس	۱۰۰	۰	۰	۰	۱۰۰

صدر رختہ حقیقی اخراجات توج باقاعدہ بابۃ ۱۳۱۵ء

جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم	جنگی	غیر جنگی	نام ابواب	رقم
۰	۵۱	دفتر معتمد توج - جمیت باقاعدہ گوشہ	۱۰۰	۶۶۰	۹۳	پونہ پلین خدیجی اسپان ونگ برای رسالہ جوش وغیرہ	۱۰۰
۴	۴۵	کمانڈر اسٹاف	۱۰۰	۳۶۹	۲۲۹	خوراک	۱۰۰
۲۹۹	۳۴	رسالہ جوش	۱۰۰	۲۹۹	۳۴	دواخانہ	۱۰۰
۲۳۲	۲۳۲	تہذیب لانس	۱۰۰	۲۳۲	۲۳۲	شفقتات	۱۰۰
۶۶۰	۸۲	پہلی پلین	۱۰۰	۶۶۰	۱۱۹۴	میزان توج باقاعدہ	۱۰۰
۶۶۰	۹۹	دوسری پلین	۱۰۰	۳۶۵	۱۱۹۴	صدر میزبان	۱۰۰
۶۶۰	۹۵	تیسری پلین	۱۰۰	۱۱۹۴	۳۶۵	۱۱۹۴	۱۰۰

صدر خزانه حقیقی اخراجات کو لکندہ برگیٹ - باب ۳۵ سالانہ					
تجلی	غیر تجلی	نام ابواب	رقم	تجلی	غیر تجلی
۲	۲۴	لکندہ برگیٹ -	۵۱۵	۰	۸۰
۱۱۸	۲۱	توبہ خانہ -	۵۱۵		متفرقات
۳۰۰	۴۳	رسالہ -	۵۱۵		میزان
۶۵۳	۱۱۲	پلٹن -	۵۱۵	۱۰۰	۳۱۰
صدر خزانه حقیقی اخراجات نظم جمعیت - باب ۳۱۵					
تعداد نفری	نام ابواب	رقم	تعداد نفری	نام ابواب	رقم
۶۸	مکتبہ جمعیت -	۵۱۵	۱	متفرق -	۲
۳۲۵	رسالہ خاص الف سواران -	۵۱۵		میزان الہ و متفرق -	
	رسالہ خاص پیدل -			اقتیاریان -	
۵۲۶	بارگیران -	۵۱۵		اطفال کمن -	
۵۴۰	عوب -	۵۱۵	۱۲۲۵	جمعیت نظام محبوب -	
۵۱۱۵	لین -	۵۱۵	۵۰۵	جوانان احتشام قلعہ جات -	
۸۲۹	سندیان -	۵۱۵	۵	والنیران -	
۳۸۸	برقندازان -	۵۱۵		میزان -	
۱۱۳	راٹھور -	۵۱۵		میزان فوج بقاعدہ -	
۷۷	کرناٹک -	۵۱۵		بارود خانہ -	
۹۵	لازمین متفرق باندراں وغیرہ -	۵۱۵	۱۷۹۰۰	میزان کل -	
۱۲۳۰۸	میزان پیدل -	۵۱۵			

مدرستہ تحقیق اخراجات انواع سرکار عالی بابۃ ۱۵۳۱

جنگی	غیر جنگی	نام البواب	مقام	جنگی	غیر جنگی	نام البواب	رقم
۳۲۶۵	۱۱۷۷	دفتر مستوی فوج جمعیت	۱۸۸۵	۵۳۵۴	۱۵۷۲	محلہ نظم ہیبت بقاعدہ جنگی وغیر جنگی - جنگی ۹۴۰۰ - جملہ میزان فوج جنگی وغیر جنگی ۲۴۸۶۷	
۸۱۶	۸۶	امپریل سرولین و بیس	۱۸۸۵				
۱۰۷۳	۳۱۰	گولکندہ برگیڈ	۱۸۸۵				

تختہ وزیرائے انواع علاقہ سرکاری

تاریخ	نام وزرا	تاریخ تقریر	تاریخ تصدیق	تقریر	مستقل	کیفیت
۱۲۹۳	۱۲۹۳	۲۹۹۰	۲۹۹۰	۲۹۹۰	۲۹۹۰	تاریخ ۲۲۲۲، اسفند ۱۲۹۳، ات ۱۲۹۳
۱	لواء بیرم علی خان فیہ الملک	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	انتقال ہوا -
۲	لواء سرور قارا لار اقبال	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	اسمیں المہام فوج اور مالی یکساں ہے لیکن سرکاری خدمت دار المہام میں الہامی فوج جائزہ ہمارا برسر کٹن بخا ہوا و رد کیا ہے ہمارا برسر کٹن المہام کی خدمت سرور نام میں، المہامی فوج بر لواء ظفر خٹک گھڑ ہوا -
۳	ہمارا برسر کٹن بخا و ہما پیشیا	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	تاریخ ۲۷، اسفند ۱۲۹۳، کو آپ کا انتقال ہوا موجود
۴	لواء ظفر خٹک شمس الملک	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	تاریخ ۲۷، اسفند ۱۲۹۳، کو آپ کا انتقال ہوا موجود
۵	لواء نظام بدیع خٹک خان خانان	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	تاریخ ۲۷، اسفند ۱۲۹۳، کو آپ کا انتقال ہوا موجود

تختہ مستوی فوج باقاعدہ علاقہ سرکار عالی -

۱	سیجہ پرسی گات	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	تاریخ ۲۷، اسفند ۱۲۹۳، کو آپ کا انتقال ہوا -
۲	مستر برجن	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	تاریخ ۲۷، اسفند ۱۲۹۳، کو آپ کا انتقال ہوا -

نام مستند	تاریخ تقریر	تاریخ علم علی	تقریر خواہ	مستقل	کیفیت
میجر پرسہ سی گاف	۱۲۹۵ ۵ خور داد	۱۳۱۲ ۵ ردی	"	"	۵ ردی کے کو وظیفہ ہوا۔

تختہ مستند فوج بیقاعدہ و باقاعدہ۔

نام مستند	تاریخ تقریر	تاریخ علم علی	تقریر خواہ	مستقل	کیفیت
۱۔ اگھوندہ را اوصاحب	۱۳۰۵	۱۳۰۶	"	"	تاریخ تقریر اور علم علی معلوم نہ ہوئی
۲۔ راجہ سری نواس را اوصاحب	۱۳۰۵	۱۳۰۶	"	"	"
۳۔ نواب قدیر جنگ بہادر	۱۳۰۵	۱۳۰۶	"	"	"
۴۔ میجر پرسہ سی گاف	۱۳۰۵	۱۳۰۶	"	"	"
۵۔ نواب مستند جنگ شریک	۱۳۰۵	۱۳۰۶	"	"	۱۳۱۹ ۵ جلادی دوم کو میجر پرسہ کا رخصت ہوا ہے ۱۳۱۹ ۵ جلادی دوم کو میجر پرسہ کا رخصت ہوا ہے ۱۳۱۹ ۵ جلادی دوم کو میجر پرسہ کا رخصت ہوا ہے
۶۔ نواب مہارالدولہ بہادر	۱۳۱۲	۱۳۱۲	"	"	۱۳۱۲ ۵ جلادی دوم کو میجر پرسہ کا رخصت ہوا ہے ۱۳۱۲ ۵ جلادی دوم کو میجر پرسہ کا رخصت ہوا ہے ۱۳۱۲ ۵ جلادی دوم کو میجر پرسہ کا رخصت ہوا ہے

شہنشاہی اٹھان نگاہیہ شہنشاہیہ علاوہ سرکار عالی

نام مستند	تاریخ تقریر	تاریخ علم علی	تقریر خواہ	مستقل	کیفیت
۱۔ مولوی محمود صاحب	۱۳۰۵	۱۳۰۶	"	"	"
۲۔ مولوی میر فیاض حسین صاحب	۱۳۰۵	۱۳۰۶	"	"	"
۳۔ کپتان لیکن صاحب	۱۳۰۵	۱۳۰۶	"	"	"
۴۔ سید امیر شاہ جوہا مستند	۱۳۰۵	۱۳۰۶	"	"	"

نمبر	نام	تاریخ تقریر	تاریخ عملی	تقریر خواہ	مقرر مستقل
۵	مولوی محمد مصاحب -	۱۲۹۴ھ ۲۴ شہریور	۱۲۹۸ھ ۱۴ آبان	الست	۰
۶	مولوی غلام محمد طیفیک صاحب	۱۲۹۸ھ ۱۰ آبان	۱۳۰۱ھ ۱۳ دلو	الست	۰
۷	مولوی بشیر الدین احمد صاحب	۱۲۹۸ھ ۱۲ ربیع الثانی	۱۳۰۱ھ ۲۶ سہروردی	الست	۰
۸	نواب وزیر یار الدولہ بہادر -	۱۳۰۸ھ ۱۳ سہروردی	۱۳۱۲ھ موجود	موجود	مستقل

دفتر ملی دارالانشائی خانہ

یہ دفتر سرکار عالی کے دفترین بہت قدیم ہے۔ سالار جنگ اول مدار المہام کی ابتدائی عملداری میں اس دفتر کا کام سترہ شیعہ جی سے متعلق تھا۔ زمانہ سابق میں بلش گورنمنٹ اور سرکار عالی میں اسی دفتر نے خط و کتابت ہوتی تھی۔ سرکارین کے عہد زاجات اسی دفتر میں محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ جیسے جیسے انگریزی زبان میں مراسلت ہو چکا رواج بڑھتا گیا ویسے ویسے اس دفتر کا کام گھٹتا گیا۔ اب صرف سربراہی وغیرہ انواع کے متعلق معمولی رعایت رزیدنسی سے دفتر ملی پر آتے ہیں۔ سالار جنگ اول و دوم۔ سر آسمانجہ۔ سر وقار الامرا۔ مدار المہامان سابق کے اسناد کے مسودات جو متعلق قطبیاں یعنی یومیہ معمول سالانہ۔ وجاہیر و انعام۔ وغیرہ ہیں اسی دفتر میں محفوظ ہیں۔ عرصہ دراز تک یہ دفتر شہی تجو صدیق مرحوم المحاطب نواب صدیق یار جنگ کے متعلق رہا۔ ۸ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ کو نواب مدوح بکائے ناظم دفتر ملی کے تعہد ہوئے۔

۱۳۰۴ھ میں جب جریدہ ۸۸ اسفند دار السیہ دفتر ملی دفتر پر لیوٹ سکرٹری میں مقرر ہوا۔ صدیق یار جنگ مساوی المرتبہ پر لیوٹ سکرٹری ہوئے لیکن صدیق یار جنگ مرحوم کے انتقال کے بعد وقار نواب جنگ (مولوی وجید الزمان) ان کے بعد حسن یار جنگ سے یہ دفتر متعلق رہا۔ اب یہ دفتر مطلقاً دفتر سربراہی پر لیوٹ سکرٹری میں مقرر ہو گیا ہے۔

ٹیلیفون

جب ۱۹۳۳ء میں علامہ حضرت بنگالہ عالی شمالی مظاہرہ عالمی انجمن ملاحظہ آگزریشن (مناشی گاہ) کلکتہ رونق افروز ہوئے تھے اسوقت بلکہ حیدر آباد میں ٹیلیفون جاری ہوا۔ اور سب سے پہلے علامہ حضرت کی دیوڑھی مبارک سے ہمارا جہنمزد بہادر شیپکار رخصم مدار المہام کی دیوڑھی تک اسکا سلاہ قائم ہوا۔ بعدہ جتدریج اسمین توسیع ہوئی۔ اور اب اکثر دفاتر سرکار عالی اور امر و نامدار اور عہدہ داران جلیل القدر کے مکانات پر ٹیلیفون نصب ہیں۔ ابتداء میں ٹیلیفون یعنی کے ذریعہ سے اسکے قیام کا کام لیا گیا۔ اور کہنی ہنکور نے فروردی ۱۳۵۵ء تک کام کیا اسکے بعد یہ کارخانہ سرکار عالی میں منتقل ہوا۔ اور زیر نگرانی سرژنٹہ تعمیرات کر دیا گیا۔ ٹیلیفون کے لیے بلکہ میں جنگیش قرار پاسے ہیں۔ اندرون بلکہ کے بار اور دی سالار رنگ اور بیرون بلکہ کے لیے درک شباب واقع نار این گورہ ہو۔ اسوقت ٹیلیفون تعداد ۴۵ ہے۔ لیکن جن امر کے یہاں متعدد مقامات پر ہیں وہ اس تعداد میں شامل نہیں ہیں۔ اور کیم آؤر سٹریٹ سے روپیہ ماہوار ہر جگہ سے لی جاتی ہے۔ ۸۳ صفر ۱۳۵۵ء سے مشرکاران بکاسے سپرنٹنڈنٹ ٹیلیفون کے انسر انچارج سرژنٹہ ٹیلیفون مقرر ہوئے۔

تختہ اخراجات ٹیلیفون باقیہ ۳۱۵

نظم ابواب مع تعداد نفر	رقم	نام ابواب مع تعداد نفر	رقم
اہلکاران و ملازمان۔	۵۱	الواب مشترکہ۔	۱۵۰
الونس۔		الواب خاصہ۔	
صادر بموجب تقریر۔	۵۱	میزان۔	۵۱

سنہ صلی کا آغاز اور اس کی تبدیلیاں

ہندوستان میں اس سنہ صلی کا آغاز جمعیۃ الالدین اکبر بادشاہ کے عہد حکومت میں ہوا جبکہ آسویں اکتوبر کی

۱۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو بمقام اکوٹ پیدا ہوا۔ اور ہر سال ۱۹۵۷ء کو گنت پریمیا سے ہندی اکتوبر ۱۳۳۵ء کو نیات نصبت ہوا۔

مہینہ داس ہندی مہینہ بن عبداللہ و ہنار اور یوم فصل خریف ہوتا ہے۔ کیونکہ آفتاب برج سنبلہ میں غرہ محرم ۱۹۰۰ء کے مطابق ہوا۔ تو بشورہ راجہ کوٹھڑیل دیوان اور میر فتح اللہ خیر ازلی اس سال ہجری میں سنہ فصلی مقرر ہوا۔ اسکو سنہ الہی بھی کہتے ہیں کیونکہ اکبر دین الہی کا موجب خیال کیا جاتا تھا اور فارسی ہر وہ مہینے مقرر کر دے۔ سال کا آغاز ماہ فروردی سے اراکین سلطنت کے پاس اور فصل خراج کے لیے ماہ ہرے مانا گیا۔ ہر مہینہ کے دن اسی تاریخ قاعدہ سلمہ پر مقرر کیے گئے یعنی آفتاب کو اپنی گردش اور طے منازل میں جب قدر ایام ہر برج کے اندر لے کر گئے ہیں صرف ہوتے تھے وہی ایام اس مہینہ کے مقرر کر دے گئے تھے۔ جو ذیل کے دائرہ سے بخوبی ذہن نشین ہونگے۔



مالک محمد و سرکار عالی میں بھی رائج ہوا۔ اور اسکا بھی آغاز ہر سے۔ اور اقامت شہر لکھنؤ پر تھا۔ مگر ۱۲۰۰ھ میں نواب سردار جنگ اول مدار الہام نے حکم صادر فرمایا کہ آئندہ ماہ تیر سے سال شروع ہو۔ اور ماہ غور اوپر ختم کیا جائے۔ چنانچہ ۱۲۰۰ھ اور ۱۲۰۱ھ میں سیطیح عمل ہوا۔ لیکن ۱۲۰۲ھ میں پھر سالار جنگ اول کے حکم سے ماہ تیر کو رکھ کر ۱۳ ماہ کا سال قرار دیا گیا۔ اور ۱۲۰۳ھ کا آغاز ماہ امرد اور ذی القعدہ سال ماہ تیر پر مقرر ہوا۔ اس سیطیح ۱۲۰۴ھ میں دو ماہ یعنی ماہ امرد اور ماہ تیر کو رکھ کر ۱۴ ماہ کا سال کیا گیا۔ اور سال کا آغاز ماہ تیر سے اور اقامت سال ماہ شہر لکھنؤ قرار دیا گیا۔ ۱۲۰۵ھ میں بہار جنگ ثانی مدار الہام ماہ مہر و آبان سلمہ۔ ان لوگوں کے حالات دیکھتا ہوں تو دربار اکبری دیکھو۔

اسوقت ممالک محروسہ سرکار عالی میں کسی سن مروج نہیں۔ جو علاوہ بلدہ کے مختلف اضلاع میں بھی برابر لکھے جاتے ہیں چونکہ اس کتاب کا شیوع اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی قدرت کی سالگاہ مبارک سے شروع ہوگا۔ لہذا ہم کل سنہ انگلی مطابقت سے بطور یادگار درج کرتے ہیں۔ ۲۹۔ رجب الثانی ۱۳۲۷ھ روز سہ شنبہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۹ء
۳۰۔ محرم الاول ۱۳۲۸ھ الہی زوجہ حیدر آباد۔ ۲۲۔ بیساکھہ ۱۳۲۹ھ بروز بدھ ۱۵۔ مئی ۱۹۱۰ء
۳۱۔ پرتھویہ ۱۹۱۰ء۔ بیساکھہ ۱۳۳۰ھ ۱۹۔ ستمبر ۱۹۱۱ء۔ شکی۔ سومبیہ نام سنوچہر کے سلطان ہے۔

مردم شماری

۱۴۔ ذیقعدہ ۱۲۹۶ھ سے بلکہ حیدر آباد اور نالک محروسہ سرکار عالی میں پہلے پہل خانہ شماری کا آغاز ہوا۔
اور نمبر اندازی کا کام بھی اسی کے ساتھ جاری ہوا۔ ۱۱۔ محرم ۱۲۹۷ھ سے مردم شماری کے کام کا آغاز ہوا۔
اور ۱۷۔ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ کو شب میں بڑی مردم شماری ہوئی۔ یہ سب سے پہلے مردم شماری ہے اسکے ناظم
موسیٰ علی الدین مولوی ناظم خانہ مقرر ہوئے بعد چند ماہ کے مولوی راؤ صاحب رطلقدار کا اس منصب پر تقرر ہوا
چند ماہ کے بعد مولوی جلال علی (اعظمی) باریک مقرر ہوئے۔ اور آپ ہی نے اس کام کو انجام دیا۔ اور مولوی
محمد ذکریا صاحب دادگار ناظم تھے۔

کرک

۱۶۔ رجب ۱۳۰۸ھ کو شب میں دوسری بڑی مردم شماری ہوئی جس کے ناظم مولوی مرزا محمد علی صاحب
اور دادگار ناظم مولوی محمد ذکریا صاحب تھے۔ اس سن کی مردم شماری میں ۱۵۵۵ روپیہ صرف ہوئی
۹۔ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو شب میں تیسری بڑی مردم شماری ہوئی۔ اسکے ناظم بھی مولوی محمد مرزا احمد علی صاحب
اور دادگار ناظم ستر ستر اس چاری تھے۔ اور اس میں ۱۵۵۵ روپیہ خرچ ہوئے۔

ممالک محروسہ سرکار عالی کا رقبہ ۸۲۶۹۱ مربع میل ہے۔ اس رقبہ مذکور میں علاقہ جاگیر اور دیوانی
مضر خاص شامل ہیں۔ اس ریاست میں جاگیرات بکثرت ہیں جن کا مجموعی رقبہ ریاست کے کل رقبہ کے
ایک رقع سے کچھ زائد ہے۔ یعنی ۲۹۔ ہے۔ کل جاگیرات ایک ہی مقام یا ایک ہی ضلع اور
ایک ہی صوبہ میں واقع نہیں ہیں بلکہ کل حصہ ریاست میں پھیل ہوئی ہیں۔ جاگیرات کا صحیح پیمائشی

اندازہ نہ معلوم ہونے کے باعث ہم صرف جملہ اضلاع اور اطراف بلدہ کا رقبہ بتلاتے ہیں۔ ذیل میں
مردم شماری کے تحتہ بھی سلسلہ وارد رنج کیے جاتے ہیں۔

نام مقام	رقبہ باقیہ ۱۸۸۱ء	رقبہ باقیہ ۱۸۹۱ء	رقبہ باقیہ ۱۹۰۱ء
۱	۲	۳	۴
اطراف بلدہ	۳ ۳ ۸۵	۳ ۳ ۲۸	۳ ۳ ۷۳
اضلاع	۷۹ ۳۱۳	۷۹ ۳ ۷۰	۷۹ ۳ ۲۵
جملہ	۸۲ ۶۹۸	۸۲ ۶۹۸	۸۲ ۶۹۸
			مرجع میل

[illegible]

[illegible]

نخستین بار این باغیچه فیض از نعمی آباد و کد او مردم شماری بر حسب سلسله ذیل می باشد

علاقه	مردان و زنان		تعداد و اکثرت	مرد	عورت	جمله
	مرد	زنان				
مردم شماری						
علاقه صرف خاص	۱۳۳۶	۹۱	۱۴۴۵۰	۴۳۰۵۴	۴۲۰۴۸۹	۸۵۱۳۳۵
جاگیرات مستثنی	۹۸	۰	۱۲۰۴۹	۳۰۴۸۹	۳۰۱۲۱	۶۰۶۰۶
غیر مستثنی	۳۳۵	۱۱۲	۲۸۹۰۴	۴۱۹۴۴	۶۹۸۸۳	۱۳۱۸۷۱
مقطعه جیات	۴۴	۱	۲۵۴۱	۶۲۸۱۴	۶۲۵۱۳	۱۲۴۳۴
اگر بار	۵	۰	۱۳۱	۳۱۵	۳۳۰	۶۴۵
میزان صرف خاص ۱	۱۸۳۱	۱۰۴	۲۱۸۱۴۴	۵۲۹۹۱۱	۵۲۴۲۴۴	۱۰۴۴۳۸۸
خالصه						
خاص علاقه خالصه	۱۲۲۰۰	۹۴۴	۱۳۱۴۲۱۳۹	۴۳۰۱۳۳۶	۳۱۴۲۴۴۴	۴۴۴۴۴۰۸۰
جاگیرات مستثنی	۳۱۴۵	۱۲۴	۲۴۰۴۹۴	۹۵۴۳۹۴	۵۲۴۲۳۵۱	۸۴۸۴۴۴۵
غیر مستثنی	۲۵۰۹	۹۹	۱۴۴۰۱۴	۴۳۴۳۳۳	۴۱۹۴۴۴	۸۵۴۰۹۴
مقطعه جیات	۵۴۴	۵۴	۴۴۴۱۴	۱۸۴۴۳	۱۸۰۵۴۱	۳۴۴۳۸۴
اگر بار	۱۳۴	۲۴	۱۰۴۸۴	۲۵۶۳۴	۲۲۴۴۴۴	۴۴۰۸۴
میزان خالصه ۲	۱۸۲۵۸	۱۲۵۴	۱۹۴۵۲۳۳	۴۹۰۱۲۲۳	۴۴۲۳۸۴۹	۹۴۲۵۲۹۲
بلده حیدرآباد ۳	۰	۰	۱۲۰۰۴۴	۲۳۲۲۹۴	۲۱۶۱۴۱	۴۴۸۴۶۶
میزان خالصه ۳	۲۰۰۶۹	۱۳۶۱	۲۲۸۳۴۴۴	۵۴۴۳۴۳۹	۵۴۴۴۵۱۴	۱۱۱۴۱۱۴۴

ل- در این جا گیر دانی مردم شماری می گوی

این نخستین اعتبار از سبب پسر سید کفیل کا اوطاق بتلایا گیا جو بموجب مردم شماری ۱۹۰۱ء میں ۱۳۱۰ سبب

پیش	نام قوم مرد و عورت	جماعت اور مردم شماری	تعداد و خواندہ	کشتہ آدمیوں میں ایک کھجڑ ہمارے
۱	۲	۳	۴	۵
۱	ہندو			
	جملہ	۹۸۷۰۸۳۹	۲۵۰۲۸۵	۳۵ $\frac{1}{4}$ آدمیوں میں ایک
	مرد	۵۰۲۴۲۰۳	۲۴۰۸۱۰	۲۰ $\frac{3}{4}$ " " "
	عورت	۴۸۴۶۳۳۷	۹۴۷۵	۱۱ $\frac{1}{4}$ " " "
۲	چین			
	جملہ	۲۰۳۳۵	۳۷۳۹	۵ $\frac{1}{4}$ " " "
	مرد	۱۰۷۷۲	۳۶۸۳	۲ $\frac{3}{4}$ " " "
	عورت	۹۵۷۳	۵۳	۱۸۰ $\frac{1}{4}$ " " "
۳	سکھ			
	جملہ	۴۳۳۵	۸۰۰	۵ $\frac{1}{4}$ " " "
	مرد	۲۱۶۰	۷۷۰	۲ $\frac{3}{4}$ " " "
	عورت	۱۷۲۵	۳۰	۵۷ $\frac{1}{4}$ " " "
۴	مسلمان			
	جملہ	۱۱۵۷۷۰	۶۳۱۱۰	۱۸ $\frac{1}{4}$ " " "
	مرد	۵۹۰۶۶۰	۵۷۲۹۴	۱۰ $\frac{1}{4}$ " " "
	عورت	۵۶۷۵۴۰	۵۸۱۶	۹۶ $\frac{1}{4}$ " " "
۵	پارسی			

ردیف	نام قوم مرد و عورت	جمله تعداد مردم شماری	تعداد خوانده	کثرت آدمی و زمین ایک لکھا پڑا ہر
۱	۲	۳	۴	۵
	جملہ	۱۴۴۳	۹۷۱	۱ آدمی و زمین ایک
	مرد	۸۱۴	۶۰۳	۱ آدمی و زمین ایک
	عورت	۶۲۹	۳۶۸	۱ آدمی و زمین ایک
۶	عیسائی			
	جملہ	۲۲۹۹۶	۱۰۱۹۳	۲ آدمی و زمین ایک
	مرد	۱۲۸۳۲	۷۰۶۸	۱ آدمی و زمین ایک
	عورت	۱۰۱۶۴	۳۱۲۵	۳ آدمی و زمین ایک
۷	اینگلیش			
	جملہ	۶۵۳۱۵	۶۳	۱۰۳۶ آدمی و زمین ایک
	مرد	۳۲۱۱۹	۵۱	۶۲۹ آدمی و زمین ایک
	عورت	۳۳۱۹۶	۱۲	۲۷۳ آدمی و زمین ایک
۸	دیگر			
	جملہ	۹۹	۱۱	۹ آدمی و زمین ایک
	مرد	۵۰	۷	۷ آدمی و زمین ایک
	عورت	۴۹	۴	۱۲ آدمی و زمین ایک

تختہ دریا نست فاعلم اضلاع و مالک محرز سہ سہ کار علی۔

یہ کلمہ تخریفیہ میں درج کرنے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ گمراہ و پھوٹ گیا۔

لہذا یہاں درج کیا جاتا ہے برصغیر کا حساب میلوں میں ہے۔

[illegible]

بموجب حکم قمری موزعہ ۲۵ صفر سنہ تمام دفاتر کے لیے عام طور پر ۲۷ رمضان کو ایوم کی تطیل قرار پائی (جریدہ - ۲۷ صفر سنہ جلد ۲ صفحہ ۳۷) بعد بموجب گشتی نشان (۱۱) علاقہ فیئانش موزعہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ شب قدر کے نسبت ایوم کی تطیل موقوف ہو کر ۲۷ رمضان لغایتہ ۳۰ ماہ مذکور تک خاص مسلمانوں کے لیے ۳۰ ایوم کی تطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۲۵ صفر سنہ جلد ۲ صفحہ ۳۷) بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فیئانش و موزعہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ تطیل مذکورہ کے بارہ مین تخصیص نوم و بلا استثناء کسی دفتر کے ۲۷ رمضان کو تک عام طور پر ایوم کی تطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۲۴ - امر واد ۱۳۰۷ سنہ ۱۳۱۳ جلد ۲۷ صفر ۲۰۰۶ جز اول)

دیوالی - دیوالی کے لیے بموجب گشتی نشان موزعہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۶ بنو کے لیے خاص طور پر ایوم کی تطیل منظور ہوئی - (جریدہ - ۹ شعبان سنہ ۱۲۹۱ جلد ۱ صفحہ ۳۷) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی موزعہ ۶ محرم سنہ ۱۳۱۳ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تطیل منظور ہوئی - (جریدہ - ۱۳ صفر سنہ جلد ۲ صفحہ ۶۶) اسکے بعد بموجب حکم قمری موزعہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۲۰ تطیل مذکور عام کے لیے منظور ہوئی (جریدہ - ۲۷ صفر سنہ جلد ۲ صفحہ ۱۳) بعد از ان بموجب گشتی نشان علاقہ فیئانش موزعہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۱۲ تطیل مذکور عام کے لیے موقوف ہو کر بنو کے لیے خاص طور پر ایوم کی تطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۱۹ مہر سنہ ۱۳۰۳ جلد ۲ صفحہ ۱۳) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فیئانش موزعہ ۲ محرم سنہ ۱۳۱۳ تطیل مذکور تخصیص نوم و بلا استثناء کسی یہ عام کر دی گئی - (جریدہ - ۲۴ - امر واد ۱۳۰۷ سنہ ۱۳۱۳ جلد ۲۷ صفر ۲۰۰۶) اسکے بعد بموجب فرمان صدر ایوم کی موزعہ ۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ تطیل مذکور مین ایک ایوم کا اضافہ ہوا - (جریدہ - ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۴ جلد ۲ مہر) عیالہ فطر - عیالہ فطر کے لیے بموجب گشتی نشان موزعہ ۲ شعبان سنہ ۱۲۹۱ سے عام طور پر ۳۰ ایوم کی تطیل منظور ہوئی (جریدہ - ۹ شعبان سنہ ۱۲۹۱ جلد ۱ صفحہ ۳۷) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی موزعہ ۱۹ محرم سنہ ۱۳۱۳ عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۵ ایوم کی تطیل منظور ہوئی - (جریدہ - ۱۳ صفر سنہ جلد ۲ صفحہ ۶۶) اسکے بعد بموجب حکم قمری موزعہ ۲۵ صفر سنہ ۱۳۲۰ انغوشوال تا پنجہ ایوم کی تطیل بلا لحاظ نوم عام طور پر تمام دفاتر کے لیے منظور ہوئی - (جریدہ - ۲۷ صفر سنہ جلد ۲ صفحہ ۳۷) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فیئانش موزعہ

۱۹۔ نصف ۱۳۱۲ء حکم ہوا کہ بروز پیر اور اس کے دوسرے روز تقطیل اور ۳۰۔ م کو خاتم نمازوں کیلئے منظور ہوئی۔ (جریہ۔ ۱۹۔ مہر ۳۳۔ ایف جلد ۶ صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد یوحنا گشتی نشان علاقہ فیما نس سورخہ ۲۔ نومبر ۱۳۱۳ء غرض سے ۴۔ شوال تک ۴۰ یوم کی تقطیل تمام بلا تھیں قوم و بلا تھیں کسی وقت کے منظور ہوئی (جریہ۔ ۲۴۔ م۔ اور اس کے ۱۳ جلد ۲۶ نمبر ۴۷ صفحہ ۴۰۶)۔

عرس گلگیر گھر لیت۔ عرس حضرت خواجہ بندہ نواز گھر کے لیے جلد کے دفاتر کو ۴۔ ذیقعدہ ۱۱۔ م۔ ۱۰۔ تک ۴۰ یوم کی تقطیل فرمایا منظور ہوئی مگر گلگیر کے آمد و رفت کے لیے وہ کافی نہ تھی۔ اس وجہ سے علاقہ مالکزاری سے ۱۰۔ ذیقعدہ ۱۱۔ کو حکم ہوا کہ ۴۰۔ ذیقعدہ سے ۸۔ تک ۵۰ یوم کی تقطیل دیا یا کرے۔ (جریہ۔ ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۲۹۱ جلد ۲ صفحہ ۴۹) بعد یوحنا گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶۔ محرم ۱۳۱۳ء عرس ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۲۹۱ جلد ۲ صفحہ ۴۹)۔ اضلاع لارک۔ و میدک۔ و پٹن چرو۔ و بہرہ گیر۔ و دفاتر واقع جلد و اضلاع کو ۵۰ یوم کی تقطیل منظور ہوئی۔ (جریہ۔ ۱۳۔ نصف ۱۳ جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد یوحنا گشتی نشان ۱۱۔

علاقہ فیما نس مورخہ ۱۹۔ نصف ۱۳۱۳ء تقطیل مذکور نام طور پر موقوف ہوئی اور دفاتر گلگیر کے لیے ۱۵۔ ذیقعدہ لغاتہ ۱۰۔ ذیقعدہ ۳۔ یوم کی تقطیل منظور ہوئی۔ (جریہ۔ ۱۹۔ مہر ۳۳۔ ایف جلد ۶ صفحہ ۳۵۶) بعد دفتر فیما نس ۲۹۔ محرم ۱۳۱۳ء کو حکم ہوا کہ مستقر ضلع راجو گلگیر سے چونکہ قریب جو اس لیے دفاتر راجو کو ایک دن یعنی ۱۴۔ ذیقعدہ کی تمام تقطیل بہ تقریب عرس گلگیر دیا یا کرے (جریہ۔ ۱۳۔ مہر ۳۳۔ ایف جلد ۲ نمبر ۳۷ صفحہ ۴۰۶) عیسائیان حسب بخیریزم سکرٹری مورخہ ۲۔ شوال ۱۳۱۳ء صرف عیسائی ملازمان کیلئے تقطیل تقطیلات منظور ہوئے۔ گرس ۲۵۔ دسمبر سے غرض پوری تک ۵۰ یوم گذر آئی ۱۰۔ م۔ اس وٹیلنس ڈس ۱۱۔ جنوری ۵۰ یوم بعد یوحنا گشتی نشان علاقہ فیما نس مورخہ ۱۹۔ نصف ۱۳۱۳ء۔ ایسٹرنری ۲۶۔ م۔ ربت الوم اور وسط منڈے۔ ۱۰۔ م۔ کو ایک یوم کی تقطیل خاص عیسائیوں کے لیے منظور ہوئی (جریہ۔ ۱۹۔ مہر ۳۳۔ ایف جلد ۶ صفحہ ۳۵۶)۔

تل منکرات۔ تل منکرات کے لیے یوحنا گشتی نشان علاقہ فیما نس ۱۳۔ جمادی الثانی ۱۳۱۵ء۔ ۱۰۔ م۔ تقطیل تمام طور پر منظور ہوئی (جریہ۔ ۱۱۔ دسمبر ۳۳۔ ایف جلد ۲ نمبر ۴۷ صفحہ ۴۰۶)

عید الفصحی - عید الفصحی کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ء نام دارالحکومت کے لیے عام طور پر
 ہم یوم کی تفہیم منظور ہوئی (جبریدہ - ۹ شعبان ۱۲۹۱ء) بعد ۱۳۱۳ء کی خیریت کے رو سے ہر تہتم
 جاتا ہے کہ تفہیم مذکور بجائے ۳ یوم کے ۵ یوم صرف مسلمانوں کو مقرر تھی اس کے بموجب گشتی نشان علامہ
 کو توالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۱۳ء عہدہ داران کو توالی کے لیے ۵ یوم کی تفہیم منظور ہوئی (جبریدہ - ۱۳ صفر
 ۱۳۱۳ء) بعد ۲ صفر ۱۲۹۹ء بن بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء و دیگر غایت ۱۳ نام طور پر تمام دارالحکومت
 دی یوم کی تفہیم منظور ہوئی (جبریدہ - ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء) بعد بموجب گشتی نشان علامہ فیاض
 مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۳ء تفہیم مذکور بن بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء ایک یومی روز بخیر اور اس کے دوسرے روز
 عام تفہیم اور ۹ و ۱۲ کو تمام مسلمانوں کے لیے منظور ہوئی - (جبریدہ - ۱۹ صفر ۱۳۱۳ء) بعد بموجب گشتی نشان
 اسکے بموجب گشتی نشان علامہ فیاض مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء و دیگر
 غایت ۱۳ نام طور پر عام طور پر منظور ہوئی - (جبریدہ - ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء) بعد بموجب گشتی نشان علامہ فیاض
 بموجب گشتی نشان علامہ فیاض مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء و دیگر
 کو توالی کے لیے ۵ یوم کی تفہیم منظور ہوئی (جبریدہ - ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء) بعد بموجب گشتی نشان علامہ فیاض
 مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب گشتی نشان علامہ فیاض
 اسکے بموجب گشتی نشان علامہ فیاض مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء و دیگر
 لیے ایام کی تفہیم منظور ہوئی (جبریدہ - ۱۹ صفر ۱۳۱۳ء) بعد بموجب گشتی نشان علامہ فیاض
 بن بموجب گشتی نشان علامہ فیاض مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء و دیگر
 بعد ۲ صفر ۱۲۹۹ء بموجب گشتی نشان علامہ فیاض مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء و دیگر

عید الفصحی - عید الفصحی کے لیے بموجب گشتی نشان مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ء نام دارالحکومت کے لیے عام طور پر
 ہم یوم کی تفہیم منظور ہوئی (جبریدہ - ۹ شعبان ۱۲۹۱ء) بعد ۱۳۱۳ء کی خیریت کے رو سے ہر تہتم
 جاتا ہے کہ تفہیم مذکور بجائے ۳ یوم کے ۵ یوم صرف مسلمانوں کو مقرر تھی اس کے بموجب گشتی نشان علامہ
 کو توالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۱۳ء عہدہ داران کو توالی کے لیے ۵ یوم کی تفہیم منظور ہوئی (جبریدہ - ۱۳ صفر
 ۱۳۱۳ء) بعد ۲ صفر ۱۲۹۹ء بن بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء و دیگر غایت ۱۳ نام طور پر تمام دارالحکومت
 دی یوم کی تفہیم منظور ہوئی (جبریدہ - ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء) بعد بموجب گشتی نشان علامہ فیاض
 مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۳ء تفہیم مذکور بن بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء ایک یومی روز بخیر اور اس کے دوسرے روز
 عام تفہیم اور ۹ و ۱۲ کو تمام مسلمانوں کے لیے منظور ہوئی - (جبریدہ - ۱۹ صفر ۱۳۱۳ء) بعد بموجب گشتی نشان
 اسکے بموجب گشتی نشان علامہ فیاض مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء و دیگر
 غایت ۱۳ نام طور پر عام طور پر منظور ہوئی - (جبریدہ - ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء) بعد بموجب گشتی نشان علامہ فیاض
 بموجب گشتی نشان علامہ فیاض مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء و دیگر
 کو توالی کے لیے ۵ یوم کی تفہیم منظور ہوئی (جبریدہ - ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء) بعد بموجب گشتی نشان علامہ فیاض
 مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب گشتی نشان علامہ فیاض
 اسکے بموجب گشتی نشان علامہ فیاض مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء و دیگر
 لیے ایام کی تفہیم منظور ہوئی (جبریدہ - ۱۹ صفر ۱۳۱۳ء) بعد بموجب گشتی نشان علامہ فیاض
 بن بموجب گشتی نشان علامہ فیاض مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء و دیگر
 بعد ۲ صفر ۱۲۹۹ء بموجب گشتی نشان علامہ فیاض مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء بموجب مکرم قمر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۳ء و دیگر

بابتہ عشرہ یوم کی تعطیل منظور ہوئی (جحدہ - ۱۲ صفر ۱۳۰۳ء جلد ۲ صفحہ ۱۶۹) اسکے بعد بموجب حکم قمر کی
 سورنہ ۲۵ صفر ۱۳۰۳ء - نعتہ ۱۲۰۳ء یوم کی تعطیل تمام دفاتر کے لیے عام طور پر منظور ہوئی - (جحدہ
 ۲ - اسفند ۱۲۹۲ء جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورنہ ۱۹ صفر ۱۳۰۳ء
 تعطیل مذکورین تریم ہو کر ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ - کل ۶ یوم کی تعطیل عام طور پر تمام دفاتر کے لیے منظور ہوئی (جحدہ
 ۱۹ - مہر ۱۳۰۳ء جلد ۲ صفحہ ۱۵۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورنہ ۲۰ محرم ۱۳۰۳ء سابق کے
 مجوز تعطیل میں تریم ہوئی اور ۵ سے - آٹک ۶ یوم کی تعطیل عام طور پر منظور ہوئی - (جحدہ ۲۴ - امرداد ۱۳۰۳ء
 جلد ۲ نمبر ۲۷ صفحہ ۱۰۶ جزو ۱) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس بابتہ ۱۳۰۳ء کے رو سے
 سابق کی تعطیل میں تریم ہو کر صرف ۵ کو ایوم اور ۱۰ سے ۱۲ تک ۳ یوم کی تعطیل عام طور پر قرار پائی -
 اسکے بعد بموجب حکم تہذیب فینانس و مال مورنہ ۲۲ - ذیحجہ ۱۳۰۳ء عشرہ کی تعطیل ۶ یوم یعنی ۵ سے - آٹک تہائی
 دفاتر مالک محروسہ سرکاری کے لیے منظور ہوئی (جحدہ - ۱۰ - امرداد ۱۳۰۳ء جلد ۲ نمبر ۲۷ صفحہ ۱۰۶ جزو ۱)
 اسکے بعد ۲۰ ذیحجہ ۱۳۰۳ء کو حکم ہوا کہ ۱۳ - ۱۲ سے عشرہ کی تعطیل عام طور پر ۵ سے ۱۲ تک مقرر ہوئی (جحدہ
 ۱۸ - اردی بہشت ۱۳۰۳ء جلد ۳ نمبر ۲۳ صفحہ ۲۶ جزو ۱)
 چہا شیعہ و راستری - تہذیب و تری کے لیے بموجب گشتی نشان مورنہ ۲ شعبان ۱۳۰۳ء خاص ہندو کی لیے
 ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جحدہ - ۹ - آبان ۱۳۰۳ء جلد ۲ صفحہ ۱۳۰) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ کوٹوالی مورنہ
 ۱۶ - محرم ۱۳۰۳ء عہدہ داران کوٹوالی کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جحدہ - ۸ - مہین ۱۳۰۳ء
 جلد ۲ صفحہ ۱۶) بعد ازاں بموجب حکم قمر کی مورنہ ۲۵ صفر ۱۳۰۳ء عام طور پر ایوم کی تعطیل منظور ہوئی -
 (جحدہ ۲ - اسفند ۱۲۹۲ء جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورنہ ۱۹ صفر
 ۱۳۰۳ء عام تعطیل موقوف ہو کر صرف ہندو کے لیے خاص کر دی گئی - (جحدہ - ۱۹ - مہر ۱۳۰۳ء
 جلد ۲ صفحہ ۱۵۶) بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فینانس مورنہ ۲۰ محرم ۱۳۰۳ء تعطیل مذکورہ بالا انھیں قوم
 و بلا استثنا کسی قدر کے عام کر دی گئی (جحدہ - ۲۴ - امرداد ۱۳۰۳ء جلد ۲ نمبر ۲۷ صفحہ ۱۰۶ جزو ۱)
 ہولی وڈ ہولینڈی - ہولی وڈ ہولینڈی کے لیے بموجب گشتی نشان مورنہ ۲ شعبان ۱۳۰۳ء

عام کے لیے ہولی کی ایوم کی اور ہنود کے لیے ہولی اور ہولینڈی ۲ ایوم کی تطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹۔ آبان ۱۲۸۲ء جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گنتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۰۳ء ہجری عہدہ داران کوتوالی کے لیے ۲ ایوم کی تطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۸۔ بہمن ۱۲۹۲ء جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۳ء تطیل مذکور بالا تخصیص قوم تمام دفاتر کے لیے ۲ ایوم کی عام کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۲۔ اسفند ۱۲۹۲ء جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گنتی نشان علاقہ فیانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ء عام کے لیے ۲ ایوم کی تطیل موقوف ہو سکے خاص ہنود کے لیے منظور ہوئی (جریدہ ۱۹۔ بہمن ۱۳۰۳ء جلد ۱ صفحہ ۳۵) اسکے بعد بموجب گنتی نشان علاقہ فیانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ء تطیل مذکور بالا استغنا کسی دفتر کے عام کر دی گئی (جریدہ ۲۴۔ امرداد ۱۳۰۴ء جلد ۲ صفحہ ۲۰۶ جزو ۱)

عرس حضرت شمس علی محمد عوس مذکور کے لیے بموجب گنتی نشان علاقہ فیانس مورخہ ۹ صفر ۱۳۱۲ء خاص دفتر راجپور کے لیے ایوم کی استقامی تطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۹۔ بہمن ۱۳۰۳ء جلد ۱ صفحہ ۳۵)۔ آخری چار شنبہ۔ آخری چار شنبہ کے لیے بموجب گنتی نشان مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ء عام طور پر ایوم کی تطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹۔ آبان ۱۲۸۲ء جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گنتی نشان علاقہ فیانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ء موقوف ہوئی (جریدہ ۱۹۔ بہمن ۱۳۰۳ء جلد ۱ صفحہ ۳۵)

اوگادی۔ ادگادی کے لیے بموجب گنتی نشان مورخہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ء خاص طور پر ہنود کے لیے ایوم کی تطیل منظور ہوئی (جریدہ ۹۔ آبان ۱۲۸۲ء جلد ۱ صفحہ ۳۴) اسکے بعد بموجب گنتی نشان علاقہ کوتوالی ۱۳۰۳ء عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تطیل منظور ہوئی (جریدہ ۱۸۔ بہمن ۱۲۹۲ء جلد ۲ صفحہ ۶۹) اسکے بعد بموجب حکم دفتر ملک مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۳ء تطیل مذکور ایوم کے لیے عام کر دی گئی (جریدہ ۲۔ اسفند ۱۲۹۲ء جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد بموجب گنتی نشان علاقہ فیانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ء عام تطیل موقوف ہو سکے خاص طور پر ہنود کے لیے ایوم کی مقرر ہوئی (جریدہ ۱۹۔ بہمن ۱۳۰۳ء جلد ۱ صفحہ ۳۵) اسکے بعد بموجب گنتی نشان علاقہ فیانس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ء بموجب حکم دفتر ملک

کسی فقر کے نام کر دی گئی (جیدہ - ۲۴ - امرداد ۱۳۰۴ء جلد ۲۶ نمبر ۲ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)
عرس خواجہ منتخب الدین رحمہ تعطیل کے نسبت سے وجہ گشتی نشان نشان علاقہ فیئاس مورزہ ۱۹
خاص - فاتر اورنگ آباد و قلد آباد کے لیے ۶ ربیع الاول ۱۰۸۰ - ماہ مذکور سوم کی مقامی تعطیل
منظور ہوئی (جیدہ - ۱۹ - ۱۳۰۳ء جلد ۲ صفحہ ۴۵۶) اسکے قبل تعطیل مذکور کے نسبت کوئی حکم جاری
نظر نہ نہیں گذرا۔

دوازہم شریف - دوازہم شریف کے لیے وجہ گشتی نشان نشان مورزہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ء عام طوڑا
تمام دفاتر کے لیے ایوم کی تعطیل منظور ہوئی (جیدہ - ۹ - ۱۲۹۳ء جلد ۱ صفحہ ۳) اسکے بعد وجہ گشتی
نشان علاقہ فیئاس مورزہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ء عام طوڑا ہوئے مسلمانوں سے خاص کر دی گئی - (جیدہ
۱۹ - ۱۳۰۳ء جلد ۲ صفحہ ۴۵۶) اسکے بعد وجہ گشتی نشان علاقہ فیئاس مورزہ ۲ محرم ۱۳۱۳ء عام طوڑا ہوئے
دعا و شفا کسی دفتر کے عام کر دی گئی (جیدہ - ۲۴ - امرداد ۱۳۰۴ء جلد ۲۶ نمبر ۲ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)
عرس حضرت ابوالفیض قس ترمہ - عرس مذکور واقع مستقر بیدر کے لیے مورزہ ۱۹ - ۱۲۹۳ء
کو علاقہ فیئاس سے حکم دیا کہ ۱۰ ربیع الاول کو ایوم کی مقامی تعطیل ی جایا کرے (جیدہ - ۲۶ - ۱۲۹۳ء جزو ۱)
۱۳۱۵ء جلد ۳۹ نمبر ۲ صفحہ ۳۹۹ جزو ۱)

سالگرہ مبارک جشن سالگرہ مبارک حضرت قریز قدرت کی پہلی تعطیل - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۳ء کو
تمام دفاتر بلکہ کو عام طور پر دی گئی لیکن ضلع کے دفاتر کو نہیں دی گئی دوسرے سال اضلاع کے
دفاتر کے لیے بھی ایوم کی تعطیل دینی قرار پائی (جیدہ - ۱۰ - ۱۳۰۶ء جلد ۲ صفحہ ۲۵۶)
یازہم شریف - یازہم شریف کے لیے وجہ گشتی نشان نشان مورزہ ۲ شعبان ۱۲۹۱ء عام طور پر ایوم کی
تعطیل دیکھی منظور ہوئی (جیدہ - ۹ - ۱۲۹۳ء جلد ۱ صفحہ ۳) اسکے بعد وجہ گشتی نشان علاقہ فیئاس
مورزہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ء عام طوڑا ہوئے مسلمانوں سے مخصوص کر دی گئی (جیدہ - ۱۹ - ۱۳۰۳ء جلد ۲
صفحہ ۴۵۶) اسکے بعد وجہ گشتی نشان علاقہ فیئاس مورزہ ۲ محرم ۱۳۱۳ء عام طوڑا ہوئے دعا و شفا
کسی فاتر کے عام کر دی گئی (جیدہ - ۲۴ - امرداد ۱۳۰۴ء جلد ۲۶ نمبر ۲ صفحہ ۴۰۶ جزو ۱)

ساگرہ حضرت مکہ معظمہ حضرت مکہ منورہ کی ساگرہ ۲۴ مئی کو ہوا کرتی تھی اس کی نسبت دفتر محکم بکری
۲۱۔ سوال ۱۳۲۲ کو حکم ہوا کہ آئندہ سے جہاد فاترین اکی ماہہ عام طور پر یک یوم کی تطیل ہوا کرے۔
عرس حضرت جمال بہار واقع بہونگیر عرس مذکور کی تطیل کے نسبت کسی خاص تاریخ کا حکم
ہماری نظر سے نہیں گذرا کہ سرکاری خبری ماہ ۱۲۹۴ھ سے اس قدر پڑ چلتا ہو کہ ۱۳۲۲ھ سے ۲ یوم کی
تطیل دینے کی ابتدا ہوئی۔ بعد وجہ شتی نشان علاقہ فیانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ میں وفات بہونگیر
لیے ۱۲ و ۱۳ جمادی الاول مقامی تطیل منظور ہوئی (جدیدہ ۱۹ مہر ۱۳۱۳ھ ص ۳۵۶) بعد
موجب حکم علاقہ فیانس مورخہ ۶۔ سوال ۱۳۱۴ھ حسب رائے مجلس ناگزیری عرس مذکور کے لیے
ایک دن کی مقامی تطیل ملازمین ضلع ورنگل کے لیے بھی منظور ہوئی (جدیدہ ۱۶۔ اردی بہشت ۱۳۱۶ھ
جلد ۲۰ نمبر ۲ صفحہ ۲۷۰ جزو ۱)

تبرقرب ساگرہ مکہ معظمہ حسب فرمان اعلیٰ حضرت قادر قدرت مصدرہ ۱۴ مہر رب ۱۳۱۹ھ
آئندہ سے ۹ ذیہ کو عام طور پر تطیل ہوا کرے گی (جدیدہ یکم دے ۱۳۱۱ھ جلد ۳ نمبر ۶ صفحہ ۴۴
جزو اول)

عرس خواجہ حسین الدین ہشتی رح۔ حضرت کے عرس کی تطیل کی نسبت پیشانیہ
کی درخواست پر ۱۰ رب ۱۳۲۲ھ کو حکم ہوا کہ آئندہ سے تمام وفات سرکار عالی کو بتاریخ ۶۔ رب
عام طور پر ۱ یوم کی تطیل دی جائے کرے۔ (جدیدہ ۶۔ جزو ۱ ص ۲۹۶) ۱۲ ص ۲۹۸ بعد موجب گنتی
نشان علاقہ فیانس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ھ تطیل کا دنیا موقوف ہوا (جدیدہ ۱۹ مہر ۱۳۱۳ھ ص ۳۵۶)
صفحہ ۳۵۶) اسکے بعد بموجب حکم علاقہ مال و فیانس مورخہ ۱۰ مہر ۱۳۱۳ھ بعض تحریکات کی وجہ
۶۔ رب کو ۱ یوم کی تطیل عام طور پر دنیا منظور ہوئی۔ (جدیدہ ۲۶۔ مہر ۱۳۱۳ھ ص ۳۵۶) ۲۷۔ ص ۳۵۷
۱۵۔ جزو اول۔

راکھی پونم ۱۲۹۳ھ کی خبری کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہو کہ ماہ ۱۲ مئی پونم خاص طور پر ہندو سنی
ایوم کی تطیل دی جائے کرتی تھی اسکے قبل کا حال معلوم نہیں۔ بعد وجہ شتی نشان علاقہ کوٹلی موضع

شب معراج - شب معراج کے لیے ہر جب گشتی نشان موزنہ ۲۲ آذر ۹۳۳ م ۲۴ رجب کو علم
ایوم کی قلیل کی نسبت کیا بنٹ کونسل سے منظوری ہوئی (جریہ ۹۰ - ۹۱) ۱۳۰۹ فیہ بلدا ۱۳۱۳ نمبر ۶
صفحہ ۷۰ جزو اول -

صفحہ ۷۰ جزو اول -
گنیش جو چوتھے گنیش چوتھے کے لیے مہربان گشتی نشان ۱۶ مورخہ ۱۲۰۶ مورخہ ۱۲۰۶ عہدہ داران کوٹوالی
ایوم کی تطیل منظور ہوئی (جلد ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ -

اُمنت چودس - اُمنت چودس کے لیے بموجب گشتی نشان علاقہ کوتوالی مورخہ ۱۶ محرم ۱۳۳۵
 عہدہ داران کوتوالی کے لیے ایوم کی تطیل منظور ہوئی۔ (جریدہ - ۱۸، جہن ۱۳۲۹ء بلکہ صفحہ ۶۹)
 اسکے بموجب حاوہ فزعلی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۳۵ء تطیل مذکور بالا تخصیص قوم تمام دفتار کے لیے عام ہوئی
 (جریدہ ۲، اسفند ۱۳۲۹ء بلکہ صفحہ ۱۳۶) اسکے بموجب گشتی نشان علاقہ فیاض مورخہ ۱۹ صفر
 ۱۳۳۵ء میں بنوادی کے لیے خاص طور پر ایوم کی تطیل دی گئی۔ (جریدہ - ۱۹، جہن ۱۳۳۵ء بلکہ صفحہ ۳۵۷) اسکا
 بموجب گشتی نشان علاقہ فیاض مورخہ ۲ محرم ۱۳۳۵ء میں بلا تخصیص قوم دیلا استثناء کسی دفتر کے عام طور پر
 منظور ہوئی۔ (جریدہ - ۲۳، امرداد ۱۳۱۲ء بلکہ ۲۶ نمبر ۲۶ صفحہ ۷۰۶ جزو)

شب برات شب برات کے لیے بوجب گشتی نشان موزنہ شعبان ۱۲۸۲ء عام کے لیے
 ۲ یوم کی تطیل منظور ہوئی (جیلہ ۹۹-۱۰۰) آبان ۱۲۸۵ء جلد اصغیر ۳۰ بعد از ان بوجب گشتی نشان ۵
 ملا کو تواری موزنہ ۱۶ محرم سنہ ۱۲۸۵ء داران کو تواری کے لیے ۳ یوم کی تطیل منظور ہوئی (جیلہ ۵
 ۱۰ بہن ۱۲۹۲ء صرف جلد ۲ صفحہ ۶۹) اس کے بعد بوجب حکم دفتر ملی موزنہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۲۸۳ء تطیل کو تواری

تاریخ عام طور پر ۳۳ یوم کی تعطیل قرار پائی (جہدہ - ۲ - اسفند ۱۲۹۲ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶) اسکے بعد ہرجب
گشتی نشان علاقہ فیائنس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۶ کے ۱۳ اشعار ۲ یوم کی
مسلمانوں کے لیے خاص کر دی گئی (جہدہ - ۱۹ - مہر ۱۳۱۲ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان
علاقہ فیائنس مورخہ ۲ محرم ۱۳۱۳ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ کے ۱۳ اشعار ۲ یوم کی (جہدہ - ۲۰ - مہر ۱۳۱۳ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان
۲۴ مہر ۱۳۱۳ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ کے ۱۳ اشعار ۲ یوم کی (جہدہ - ۲۱ - مہر ۱۳۱۳ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان

حضرت بابا شرف الدین ج - عرس حضرت بابا شرف الدین ج کے لیے ۲۰ - رومی ہفتہ ۱۳۱۳ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ کے ۱۳ اشعار ۲ یوم کی (جہدہ - ۲۲ - مہر ۱۳۱۳ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان
کو حکم ہوا کہ ۲ شعبان کو عام طور پر تمام دفاتر بلدیہ میں ایک یوم کی تعطیل دی جائے (جہدہ - ۲۳ - مہر ۱۳۱۳ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان
جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ کے ۱۳ اشعار ۲ یوم کی (جہدہ - ۲۴ - مہر ۱۳۱۳ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان

عرس شاہ نظام الدین ج - بموجب حکم فیائنس مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ کے ۱۳ اشعار ۲ یوم کی (جہدہ - ۲۵ - مہر ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان
سالانہ خاص و فائز اور رنگ آباد کے لیے منظور ہوئی (جہدہ - ۲۶ - مہر ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان
بعد کے بشریوں سے اس تعطیل کے نسبت پتہ نہیں چلتا ہے - ۲۸ صفر ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ کے ۱۳ اشعار ۲ یوم کی (جہدہ - ۲۷ - مہر ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان
لیونطور ہوئی (جہدہ - ۲۸ - مہر ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان

خید نور روز - عید نور کے لیے یوم کی تعطیل ہر سال صرف یارسیوں کے واسطے مورخہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ کے ۱۳ اشعار ۲ یوم کی (جہدہ - ۲۹ - مہر ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان
منظور ہوئی (جہدہ - ۳۰ - مہر ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان

جمعہ - اس تعطیل کے ملنے کی ابتدا کس سن میں ہوئی اسکا حال ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہو سکتا ہے
سلسلہ پتہ چلتا ہے کہ جمعہ کو عام طور پر تمام دفاتر کو تعطیل دیا گیا کرتی تھی - ۱۲۹۱ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ کے ۱۳ اشعار ۲ یوم کی (جہدہ - ۳۱ - مہر ۱۲۹۱ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان
پتہ چلتا ہے کہ اگر کسی ریل کے ماڈن جمعہ آجائے تو بعد ازاں تعطیل اس جمعہ کے مساویہ میں ایک یوم کی تعطیل دیا جاتا
تھی - بموجب حکم دفتر کی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ کے ۱۳ اشعار ۲ یوم کی (جہدہ - ۳۲ - مہر ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان
دیا جاتا تھا اسکا ملاحظہ ہو (جہدہ - ۳۳ - مہر ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان
۲۶ رمضان ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ کے ۱۳ اشعار ۲ یوم کی (جہدہ - ۳۴ - مہر ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان
واقع ہو گا تو اسکا مساویہ تمام تعطیلوں کے دوسرے روز ہو گا - (جہدہ - ۳۵ - مہر ۱۳۰۶ شریف جلد ۲ صفحہ ۱۳۵) اسکے بعد ہرجب گشتی نشان

اسکے بعد بموجب گشتی نشان علاقہ فیائنس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ تفصیلات میں معاوضہ حبسہ کا دینا منظور ہوا
(جریہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ ف جلد ۵ صفحہ ۳۵۶)

تفصیل کشمیر - عیسائیوں کے لیے بکشتہ کوئل دینے کی نسبت ابتداً الی کمکس سنہ زین جاری ہوا
اسکاتہ نہیں بلکہ بموجب گشتی نشان علاقہ فیائنس مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۱۲ باستنار ان محکمہ جات دفاتر
کہ جان افسر عیسائی میں بکشتہ کوئلے کے بجائے تفصیل دی جائے (جریہ - ۱۹ مہر ۱۳۰۳ ف جلد ۵ صفحہ ۳۵۶)
سورج گرہن و چاند گرہن - بموجب حکم دفتر ملی مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۱۲ سورج گرہن اور چاند گرہن
دوسرے دن عام طور پر تمام دفاتر کو اہوم کی تفصیل دینے کی نسبت حکم ہوا (جریہ - ۱۲ اسفند ۱۳۱۲ ف
جلد ۵ صفحہ ۱۳۶) اسکے قبل سرکاری خبریوں میں تفصیل کی نسبت کوئی کم نہیں پایا جاتا اس لیے مذکورہ الصدمہ
ابتدائی سمجھا جاتا تھا۔

دفاتر سرحد و رتھوار مورخہ - ۱۸ جمادی الاول ۱۳۱۹ کو دفتر فیائنس سے حکم ہوا کہ اہل ہندو
ان تہواروں میں حج کا دفتر کیا جاسکتا ہے - ۱ - رام پونی - ۲ - آشٹری یکادشی - ۳ - ناکرتشی - ۴ - مہماہرہ
۵ - اوہو لوی - ۶ - سرو پتر آباد شیا - ۷ - بہا و دوج - ۸ - کار تک اکادشی - ۹ - کار تک شوروہ
چتر وشی - ۱۰ - اگست تریا - (جریہ - ۱۰ آبان ۱۳۱۲ ف جلد ۳ مہر ۵ صفحہ ۶۹ جزو اول ج - ۳)
تفصیل موٹھو گراہر سے عدالت - بموجب حکم ہوم و پارٹمنٹ مورخہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۰۹
برابر تحریک مجلس عدالت العالیہ ملہ کیا گیا کہ ایک مہینے کی تفصیل جو ہر سال موسم گریا میں عدالت دیوانی کو
ملاکر لی تھی اور ۱۲۹۹ ف میں مجلس عدالت العالیہ کے سر شہ دیوانی سے مخصوص کردی گئی تھی پھر حسب سابق
عام دی جائے آئندہ سے ہر سال مجلس عدالت العالیہ کے سر شہ دیوانی کو اور زیر ان عدالتہائے دیوانی
جو حکومت عدالت العالیہ ہوں لمبا ظن شدت موسم گراہر تیر میں ایک مہینے کی تفصیل ہو اگر کسی (جریہ
۲۷۷ اور ۱۳۱۲ ف جلد ۵ صفحہ ۳۵) چونکہ مہفون کو بھی فوجداری اختیارات دئے گئے ہیں
اس وجہ سے ۷۷۷ اور ۱۲۹۹ ف میں عدالت دیوانی بلکہ اور اضلاع کی تفصیل موسم گراہر میں
کردی گئی - اور سال میں ایک ماہ رخصت کا حق دیا گیا۔

تختہ تعلیقات و فاتر علاقہ صرف خاص و دیوانی علاقہ سرکار عالی۔

شمار	نام قلیل	لغز او ایام		تاریخ	کیفیت
		علاقہ	صرف خاص و دیوانی		
۱	دوسرہ -	۲	۲	آشتیون سدھوشی	عام
۲	شب قدر -	۱	۴	دفا تر صرف خاص کے لیے، ۴ رمضان کو ایک روز کی	تعلیل
۳	دیوالی -	۲	۲	آشتیون و دتہ تر دتہ	عام
۴	حیدر الفطر -	۴	۴	دفا تر و سبکپاؤ	عام
۵	عرس بہکٹاؤ -	۲	-	۵ تا ۶	خاص و فاتر صرف خاص کے لیے۔
۶	عرس شاہ نظام الدین رح -	-	۱	۳ ذیقعدہ	خاص و فاتر اور رنگ آباد کے لیے
۷	عرس گلبرگہ شریف -	۳	۳	۵ تا ۷ ذیقعدہ	خاص و فاتر علاقہ صرف خاص و گلبرگہ
۸	کرکس - (دسال نو)	-	-	-	اور ایک یوم و فاتر را بجور کے لیے
۹	تل سنگرات -	۱	۱	۳۰ ستمبر کو پوربوری	خاص نیسیائیون کے لیے۔
۱۰	حیدر الضعی -	۵	۵	۹ تا ۱۳ ذیقعدہ	عام
۱۱	بسمت بیجی -	۱	۱	ماگھ تر بیجی -	"
۱۲	عشرہ شریف -	۸	۸	۵ تا ۱۲ محرم	"
۱۳	ہاشیور اتری -	۱	۱	ماگھ تر پوربوری	"
۱۴	ہولی و دیہوینیائی -	۲	۲	پہاگن پور و دتہ تر	"
۱۵	عرس حضرت شمس عالم رح -	-	۱	۱۹ صفر	خاص و فاتر را بجور کے لیے۔
۱۶	آخری چہار شنبہ -	۱	-	-	خاص و فاتر علاقہ صرف خاص کے لیے

نشان	نام تطیل	بند اولیٰ		تاریخ	کیفیت
		۳	۴		
۱۷	اوگادی	۱	۱	چیت تہ پرتی	عام
۱۸	عرس خوانہ تہ تہ لدین	۳	۰	۶ تہ بریح الاول خاص و فاطر اور گم آباد کے لیے	
۱۹	دوازہم شریف	۱	۱	۱۲ -	عام
۲۰	عرس حضرت بلوا فیض	۱	۰	۱۸ -	خاص و فاطر بید رکے لیے
۲۱	سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت	۱	۱	۶ - بریح دوم	عام
۲۲	یازدہم شریف	۱	۱	۱۱ -	"
۲۳	سالگرہ ملاک مظہر تبصرہ	۱	۱	۲۴ - محی	"
۲۴	عرس بہوگیر	۲	۳	۰	دفاتر علاقہ صرف خاص کے لیے ۱۳۱۲
۰	۰	۰	۰	۰	جمادی الاول و دفاتر علاقہ بہوگیر کے لیے
۰	۰	۰	۰	۰	۱۳ تا ۱۴ جمادی الاول -
۲۵	سالگرہ ملک منظم	۱	۱	۰	عام
۲۶	عرس حمیر شریف	۱	۱	۶ - رجب	"
۲۷	راکھی پونم	۱	۱	ساون پونم	"
۲۸	عرس کوہ مولا	۳	۲	۰	دفاتر علاقہ صرف خاص کے لیے ۱۳ تا ۱۴
۰	۰	۰	۰	۰	۱۸ رجب اور دفاتر علاقہ دیوانی بلک
۰	۰	۰	۰	۰	وجوالی کے لیے ۱۳ تا ۱۴ رجب -
۲۹	جہلم ششی	۱	۱	ساون و دہائشی	عام
۳۰	شب معراج	۱	۱	۲۷ - رجب	"
۳۱	کنیش جو تھہ	۱	۱	۱۸ - شہرہ	"

نمبر	نام تعطیل	تعداد ایام		نتیجہ	کیفیت
		۳	۴		
۳۲	اننت چودس	۱	۱	۵	عام
۳۳	شب برات	۲	۲	۵	عام
۳۴	عرس حضرت ابانزدین	۱	۱	۵	خاص فائز بلدہ کے لیے
۳۵	عید نوروز	۱	۱	۵	خاص پارسیوں کے لیے

خطابات

مبارک

نفل

اعلیٰ حضرت تقدیر... کے عہد و مدت جہدین تقرب و بار حکمرانی عیدین جشن نوروز سالگرہ
و جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک وغیرہ پیشگاہ خداوندی سے جو لوگ خطابات سے سرفراز ہوئے
ان کے مدارج خطابات مع نام درج ذیل ہیں لیکن مناصب بوجہ طوالت نہیں درج کیے گئے

نمبر	خطاب	۱	۲	خطاب	۱	۲	خطاب	۱	۲
۱	خان	۶	۱	خان دوران	۱۰	۱	جاہلی	۱۵	۱
۲	خان بہادری	۳۴	۶	بیخان خانان	۱۱	۲	علماء	۱۶	۵
۳	جنگی	۱۶۹	۶	سلطنت	۱۲	۲	کھنڈ	۱۶	۱۶
۴	دولائی	۳۱	۸	امرائی	۱۳	۲	راجہ	۱۸	۵
۵	ملکی	۳۰	۹	امیر کوٹلیہ	۱۴	۲	راجہ بہادر	۱۹	۱۸
۳۶	جملہ								

۱۳۰۴ء کو زمانہ حضرت
بازن حکمران

۱۔ جن خطابات صاحب کا انتقال ہو چکا ہو ان کے نام پر نشان چلیس کرنا گیا ہے۔

جو لوگ خطاب بخشی۔ دولائی۔ اور ملکی سے سرزاد ہوں ان کے نام کے ساتھ نفاذ نواب استعمال کجای
 مردہ محمد خفقور۔ ۲۲۔ ربیع الثانی ۱۲۰۵ھ کو تقریب رسالہ مبارک اہتمام نواز خان کا خطاب عطا
 میر امیر علی فرزند نواز اور جنگ۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی
 بہادری کا خطاب عطا ہوا۔ +

میراجید ربیگ۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری کا خطاب
 عطا ہوا۔ آپ صدر مہتمم کو توالی بیرون بلدہ تھے +

میر بیدار علی۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری کا خطاب
 عطا ہوا۔ آپ اسد نواز جنگ کے پوتے تھے۔ +

مولوی محمد انوار اللہ۔ ۷۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی خانی بہادری کا خطاب
 فیض محمد علاقہ دار قارا لامر۔ ۶۔ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری کا خطاب عطا

میر شمس علی۔ ۷۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی خانی بہادری کا خطاب عطا ہوا
 میر نور علی۔ ۷۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی خانی۔ بہادری کا خطاب عطا ہوا

میر علی بیہ۔ قناد علی خان۔ ۲۳۔ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز خانی۔ بہادری
 خطاب عطا ہوا۔

میر کریم الدین فرزند نواب خورشید الملک بہادر۔ ۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار
 نوروز۔ خانی شمس بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

میر جو خان۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری کا
 خطاب عطا ہوا۔

امیر علی۔ ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری کا خطاب عطا ہوا۔

میر لطیف علی۔ ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری کا
 خطاب عطا ہوا۔

خان

خانی بہادری

عطا ہوا۔

عطا ہوا۔

حسین علی - ۲۷ - رجب الثانی ۱۳۱۱ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا
 میلطف بیگ - ۲۷ - رجب الثانی ۱۳۱۱ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا
 مرزا محمد حیدر جیون بیگ - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی -
 بہادری کا خطاب عطا ہوا -

مرزا محمد اکبر - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا
 محمد محمود علی - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا
 میر محمود علی - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا
 محمد حامد الدین حسین - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا
 خطاب عطا ہوا -

میر نذارت علی - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا
 خطاب عطا ہوا -

مرزا تابت علی - ۷ - جمادی الاول ۱۳۱۲ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری کا
 خطاب عطا ہوا - +

محمد عبدالکریم - ۱۲ - رجب ۱۳۱۱ کو تقریب سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا - آپ
 سرکردہ دوم کو توال بلدہ بین -

محمد افضل نور خان - ۱۲ - رجب ۱۳۱۱ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب
 عطا ہوا - آپ انسٹر فیسر پولیس انڈرون دبیر بلدہ بین -

غلام احمد خان - ۱۲ - رجب ۱۳۱۱ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب
 عطا ہوا - آپ مددگار محکمات کو توالی اضلاع علاقہ سرکار عالی بین -

حیات حسین - ۱۲ - رجب ۱۳۱۱ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری کا خطاب عطا ہوا
 آپ مہتمم خفیہ پولیس ضلع سرکار عالی تھے - +

مبارک علی - ۱۲ - برب سده ۱۳۱۶ که تو بقرب دربار سالگه و مبارک خانی - بهادری کا خطاب عطا هوا - آپ
مقیم کو تو والی ضلع اورنگ آباد ہیں -

سید علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ کہ تو بقرب دربار خیرین چل سالگه و مبارک خانی - بهادری کا خطاب عطا هوا
آپ خلف اعتصام الملک ہیں -

میر لطیف علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ کہ تو بقرب دربار خیرین چل سالگه و مبارک خانی - بهادری کا خطاب عطا هوا
آپ خلف اعتصام الملک ہیں -

سید علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ کہ تو بقرب دربار خیرین چل سالگه و مبارک خانی بهادری کا خطاب عطا هوا -
آپ خلف اعتصام الملک ہیں -

محمد عسکری - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ کہ تو بقرب دربار خیرین چل سالگه و مبارک خانی - بهادری کا خطاب عطا هوا
آپ خلف نظم جنگ اور تعلدار گدوال ہیں -

میر احمد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ کہ تو بقرب دربار خیرین چل سالگه و مبارک خانی - بهادری کا خطاب عطا هوا
آپ خلف نظم جنگ ہیں -

سید محمد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ کہ تو بقرب دربار خیرین چل سالگه و مبارک خانی - بهادری کا خطاب عطا هوا - آپ
خلف مہدی یار جنگ ہیں -

محمد ولی اللہ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ کہ تو بقرب دربار خیرین چل سالگه و مبارک خانی بهادری کا خطاب عطا هوا - آپ
خلف نوروی خان بہادر ہیں -

محمد علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ کہ تو بقرب دربار خیرین چل سالگه و مبارک خانی - بهادری کا خطاب عطا هوا - آپ
سرکرہ کو تو والی بندہ ہیں -

میر محمد علی قزندشجاع الدولہ - ۶ - ربیع الثانی ۱۲۹۱ کہ تو بقرب دربار سالگه و مبارک خانی - بهادری کا خطاب عطا
خطاب عطا هوا -

میر عالم علی قزندشجاع الدولہ - ۶ - ربیع الثانی ۱۲۹۱ کہ تو بقرب دربار سالگه و مبارک خانی - بهادری کا
خطاب عطا هوا -

دلاور نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا +

۵۔ ۱۳۰۳

سید علی - ۶۔ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک - خانی بہادری - اور ۲۳۔ ربیع الثانی

تقریب دربار سالگاہ مبارک حیدر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - +

نور اور علی خان - ۷۔ ماہِ یحییٰ ۱۲۹۲ھ کو تقریب دربار عین النسخی خانی - بہادری اور خوش جنگ کا خطاب عطا ہوا

میر جہاندار علی - ۸۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور ۱۶۔ ربیع الثانی

کو تقریب دربار سالگاہ مبارک حضور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

مولوی حافظ انور - ۹۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور ۲۰۔ یونہ جنگ

خطاب عطا ہوا - آپ کفایتی بدو تھے - +

میر انصاری - ۱۰۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی خانی - بہادری - اور دولت یار جنگ

خطاب عطا ہوا - آپ مہتمم دار الضرب اور کاغذ مہمور تھے - +

میر غضنفر علی عرفیگی - ۱۱۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور ۲۱۔ یونہ جنگ

خطاب عطا ہوا - +

اکرام اللہ خان - ۱۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز خانی - بہادری - اور

نواب یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ گلبرگ تھے - +

مولوی محمد صدیق - ۱۳۔ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز خانی - بہادری - اور

۲۴۔ جمادی الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز - عدا جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ ملاقات

سرکار عالی بین تعدد اعلیٰ خدمتوں پر رہ چکے تھے - +

معین الدین خان - یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار عین النسخی خانی - بہادری - اور ۲۵۔ یونہ جنگ

آپ اتالیق المخلص تدر قدرت اور کشتہ انعام تھے - +

مولوی دلیل الدین - ۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک - خانی - بہادری - اور

احقرام جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد تھے -

عیوض بیل - ۶۔ ربیع الثانی سن ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک جان نثار خان بہادری - اور ۱۳۰۲ء
ربیع الثانی سن ۱۳۰۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک جان نثار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سرکردہ فوج نظام
(جمعیت ہندوستان) تھے۔ +

صلح بن ناصر - ۶۔ ربیع الثانی سن ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۱۳۰۲ء
ربیع الثانی سن ۱۳۰۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک رستم جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ جمہور و
علاقہ فخر جمعیت تھے۔ +

مرزا طفیل علی بیگ - ۶۔ ربیع الثانی سن ۱۳۰۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۱۳۰۳ء ربیع الثانی
تقریب دربار سالگرہ مبارک نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا آپ نواب مسلمان کے بہائی اور ان کے قتل کے اہم کارکن تھے۔
محمد ولی الدین - ۶۔ ربیع الثانی سن ۱۳۰۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور
دقار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

سید مجتبیٰ حسین - ۶۔ ربیع الثانی سن ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۱۳۰۲ء
خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب ناٹ بن کہلاتے تھے۔ +

میر بہادر علی - ۶۔ ربیع الثانی سن ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۱۳۰۲ء
خطاب عطا ہوا۔

حسن بن بدلیقند - ۶۔ ربیع الثانی سن ۱۳۰۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور
عماد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ صدر محاسب سرکار عالی اور کشتہ گرد گیری وغیرہ کی
خدمت پر رہ چکے تھے۔ +

مولوی مہدی حسن - ۶۔ جمادی الثانی سن ۱۳۰۲ء کو تقریب دربار نوروز خانی - بہادری - اور
فتح نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ تعلقات اطراف بلدہ اور مجلس عدالت مالیک کی خدمت
رہ چکے تھے۔ +

منشی مولوی محمد صدیق - ۶۔ جمادی الثانی سن ۱۳۰۲ء کو تقریب دربار نوروز خانی - بہادری - اور

صدیقی یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ہتم و فتر لکھی تھے۔ +

محمد فصیح الدین - ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۸ء کو تقرب دربار نوروز - خانی - بہادری - اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۸ء کو تقرب دربار ساگر مبارک - فیروز یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ اتالیق صاحبزادہ ولی احمد بہادر تھے۔ +

احمد مین - ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۰۸ء کو تقرب دربار نوروز - خانی - بہادری - اور ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ء کو تقرب دربار ساگر مبارک تصور جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

شمشیر جنگ - ۲ جمادی الاول ۱۳۰۸ء کو تقرب دربار ساگر مبارک بہادر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ سید سردار علی - ۲ جمادی الاول ۱۳۰۸ء کو تقرب دربار ساگر مبارک خانی - بہادری - اور سہراب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

عاجی سید غلام محمد - ۲ جمادی الاول ۱۳۰۸ء کو تقرب دربار ساگر مبارک خانی - بہادری اور کھان کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کا تعلق علاقہ نواب سر اسحاق گاہ کے اسٹیٹ سے تھا۔ +

میر شہزاد علی - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ء کو تقرب دربار ساگر مبارک خانی - بہادری اور افغان کا خطاب عطا ہوا۔

میر محمد علی - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ء کو تقرب دربار ساگر مبارک خانی - بہادری - احتشام جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر قدرت علی - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ء کو تقرب دربار ساگر مبارک - خانی - بہادری اور حسام یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ ہانیول علی - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ء کو تقرب دربار ساگر مبارک خانی - بہادری - اور خراج جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

سید علیم الدین - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ء کو تقرب دربار ساگر مبارک خانی بہادری اور عظمت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مرزا اشرف علی بیگ - ۲۵ - ربیع الثانی ۱۳۰۸ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور زلفیاری جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر محمد علی ششی بکر - ۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۸ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور سردار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ کریم الدین - ۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۸ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور قایم جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ عباد اللہ - ۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۸ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور تیم جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مراد حسین - ۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۸ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور صف شکن جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ برادر ذاب ناز بن اور نواب وقار الامراء الہامتھی کے ایڈیٹنگ تھے۔

غلام محمد قسری - ۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۸ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور لشکر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ +

میر محمد یار - ۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۸ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور شرف جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر عابد علی - ۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۸ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور صواب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر الدین - خویش تنہیت یار الدہلہ - ۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۸ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور صادق جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ +

خواجہ بہرام علی - ۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۸ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور فیض یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر حافظ علی - ۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۸ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور انتخاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مولوی مظفر الدین - ۲۶ - ربیع الثانی ۱۳۰۸ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور

امیر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

مسٹر فرام جی جمشید جی۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔
اور فرامز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ صوبہ دار علاقہ سرکار عالی پور۔

میر تراب علی۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور
تراب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر آفتاب علی۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور
حسین یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر اکبر علی۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور
حیدر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

اکبتان میر ہاشم علی۔ ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار نوروز خانی۔ بہادری۔ اور ۲۶
جمادی الاول ۱۳۰۸ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک، ہاشم نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ اسپر محل
اسکن لانس کے کپٹن کمانڈنگ انسپرن۔

عالم علی۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور ترک جنگ کا
خطاب عطا ہوا۔

مولوی جبار علی۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور
اعظم یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ صوبہ دار صوبہ گلبرگہ اور قلعہ فیضائش وغیرہ اور اعلیٰ انداز میں
رہ چکے تھے۔ +

مولوی شیخ احمد۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔
اور رفعت یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

خواجہ سرور علی۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور
اکبر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد وقار الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور بہادر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

صدر الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور شرف یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد مختار الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک دایم جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد فرید الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک شاہ باز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد جمال الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری اور ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک صادق جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ متمم خزانہ صرف خاص و التالیق صاحبزادہ ولی عہد بہادر نین۔

سید محمد علی - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور صفدر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

احمد بن شمس - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور فتح از جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ جمہور عروب ملاقات نظم جمعیت ہیں۔

محمد بہادر الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک دایم جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد اور الدین خان بہادر - ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - دایم جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد سلطان الدین خان بہادر - ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک نظام نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

محمد جاگیر بیگ - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور
شہزاد جنگ کا خطاب عطا ہوا -

سید امر القدر - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور متضرب جنگ کا
خطاب عطا ہوا - آپ شہزادہ محمد فوج تھے -

سید محمد حسن الدین - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور
راجہ نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد نیاز الدین - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور
نہرو نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر محمد کاظم علی - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور
شہزاد جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر جاگیر علی - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور
جاگیر جنگ کا خطاب عطا ہوا -

وزارت علی - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور
علی یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

خواجہ قدرت اللہ - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور حضور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر فرات علی - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور خوش جنگ کا خطاب عطا ہوا -

محمد کیو وراز - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور سیف یار جنگ کا خطاب
عطا ہوا - آپ قائد واز قندہ کو لکندہ اور کو لکندہ بزرگید میں افسر تھے -

محمد اعظم علی - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور کامیاب جنگ کا خطاب عطا ہوا -

حسینی مرزا - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور مظہر جنگ کا خطاب عطا ہوا -

فضل علی خان بہادر - ۲۴ - رجب الثانی ۱۳۱۰ کو تقریب دربار ساکھو مبارک خانی - بہادری - اور جنگ کا خطاب

میر یاور علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور
یاور جنگ کا خطاب عطا ہوا -

کلب حسین - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور محکم جنگ کا
خطاب عطا ہوا -

میر سلطان علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور
قطرت جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر تیمور علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری اور مظہر جنگ کا
خطاب عطا ہوا -

میر لیاقت علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری -
اور حسین جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر جہاندار علی خان بہادر - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - ارسلان جنگ کا
خطاب عطا ہوا -

سید سرفراز علی - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری -
اور ضیف جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میر غلام حسین - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری -
اور مصطفیٰ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا -

میرزا اسحاق علی بیگ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری
اور ۱ - جمادی الاول ۱۳۱۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - نادر جنگ کا خطاب عطا ہوا -
آپ کو آپ نے افسر الملک کے فرزند بنے -

میرزا حامد علی بیگ - ۲۷ - ربیع الثانی ۱۳۱۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری
اور ۱ - جمادی الاول ۱۳۱۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - حامد جنگ کا خطاب عطا ہوا -

آپ نواب افسر الملک کے فرزند ہیں۔

مرزا محبوب علی بیگ - ۲۷ - ربيع الثانی ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور - جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خسر و خنک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب افسر الملک فرزند ہیں۔

میر مبارک علی - ۲۸ - جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی بہادری - اور - مظفر خنک کا خطاب عطا ہوا - آپ کینٹ کونسل کے رکن ہیں۔

میر جہانگیر علی - ۲۹ - جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور - جہانگیر خنک کا خطاب عطا ہوا۔

مرزا ذوالقدر بیگ - ۳۰ - جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور ذوالقدر خنک کا خطاب عطا ہوا - آپ سردار الملک کے فرزند اور راج مجلس علماء اہلین مرزا سجاد بیگ - ۳۱ - جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور عثمان نواز خنک کا خطاب عطا ہوا۔

میر لطف علی - ۳۲ - جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور سرتاج خنک کا خطاب عطا ہوا - آپ بہتہ تعمیرات، علاقہ صرف خاص و گرد دیوڑھی مبارک اور نواب ناظم الملک کے فرزند ہیں۔

میر فیاض الدین علی - ۳۳ - جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور قوت خنک کا خطاب عطا ہوا - آپ قدیر خنک کے فرزند اور نواب وقار الامر کے داماد و محمد علی حسن - ۳۴ - جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی - بہادری - اور بے نظیر خنک کا خطاب ہوا۔

سید میراج الحسن - ۳۵ - جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور امیر یار خنک کا خطاب عطا ہوا۔

مولوی جان محمد رضا۔ ۷۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار ساگر مبارک۔ خانی۔

بہادری اور سکندر نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نام و احوال سے بہرہ ور و غیرہ تھے۔ +

مولوی وحید الزمان۔ ۸۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار ساگر مبارک۔ خانی، بہادری

اور وقار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مجلس اہل کسے دکن تھے۔

مولوی احمد علی اعظمی۔ ۹۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار ساگر مبارک خانی۔ بہادری

اور عزیز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ علاقہ بکار علی بن محمد و خاندان کے علاوہ نواب قبال الدولہ

و قار الامر کے علاقہ میں چند سال مسمیٰ کی خدمت میں تھے۔

محمد علی بیگ۔ ۱۰۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار ساگر مبارک خانی۔ بہادری اور سرواڑی

خطاب عطا ہوا۔

محمد افضل۔ ۱۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار ساگر مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فضل جنگ

خطاب عطا ہوا۔

محمد وزارت۔ ۱۲۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار ساگر مبارک خانی۔ بہادری۔ اور

اشرف نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر علی احمد۔ ۱۳۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار ساگر مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فیض جنگ کا

خطاب عطا ہوا۔

میر حسن علی۔ ۱۴۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار ساگر مبارک خانی۔ بہادری۔ اور مجاہد جنگ

خطاب عطا ہوا۔

لالہ دین دیال۔ ۱۵۔ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار ساگر مبارک۔ راجہ۔ بہادر اور مصروف جنگ

خطاب عطا ہوا۔ آپ علم قدرت و قدرت کے خاص نوکر اور تھے۔ +

میر یوسف علی خان۔ ۱۶۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو دربار ساگر مبارک۔ خانی۔ بہادری۔ اور سالار

خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب میر الیقین خان سالار جنگ ثانی دارالہم شمعنی کے فرزند ہیں۔

حیدر یار خان - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقرب دربار سالگرمبارک خانی - بہادری - اور

احمدیاد جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب محی الدولہ مرحوم صدر الصدور کے فرزند ہیں - جنگ

محبوب یار خان - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقرب دربار سالگرمبارک خانی - بہادری - اور نواب

خطاب عطا ہوا - آپ نواب محی الدولہ مرحوم صدر الصدور کے فرزند ہیں - جنگ

غلام و شکیہ - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقرب دربار سالگرمبارک خانی - بہادری اور نصرت

خطاب عطا ہوا - آپ نصرت جنگ کے فرزند ہیں - جنگ

محمد غالب - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقرب دربار سالگرمبارک خانی - بہادری - اور جان بابا

خطاب عطا ہوا - آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہیں -

محمد عمر - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقرب دربار سالگرمبارک خانی - بہادری - اور شیر نواز جنگ

خطاب عطا ہوا - آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہیں -

محمد صالح - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقرب دربار سالگرمبارک خانی - بہادری - اور سیف نواز جنگ

خطاب عطا ہوا - آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہیں - جنگ

محمد بن سرہ - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقرب دربار سالگرمبارک خانی - بہادری اور شمشیر

خطاب عطا ہوا - آپ نواب سلطان نواز جنگ شمشیر الملک کے فرزند ہیں - جنگ

محمد دولت - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقرب دربار سالگرمبارک خانی - بہادری - اور نصیب یار

خطاب عطا ہوا - آپ حیدر سائندوزی کہلاتے تھے - +

محمد عبدالقد - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقرب دربار سالگرمبارک خانی - بہادری - اور فضل جنگ

خطاب عطا ہوا - آپ نواب لائق الدولہ کے فرزند ہیں -

مختار مرزا - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقرب دربار سالگرمبارک خانی - بہادری - اور فضل جنگ

خطاب عطا ہوا - آپ نواب داور الملک کے فرزند ہیں -

فیصل الدین - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقرب دربار سالگرمبارک خانی - بہادری - اور

- سکنہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب خورشید جاہ مرحوم کے فرزند تھے۔ +
- سیف الدین اکبر۔ ۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور حضور یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کو توال ملکہ کے فرزند ہیں۔
- سید اصالت علی اکبر۔ ۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور اصالت جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کو توال ملکہ کے فرزند ہیں۔
- سید غازی الدین اکبر۔ ۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور سرباز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کو توال ملکہ کے فرزند ہیں۔
- سید نجم الدین اکبر۔ ۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور ملک یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اکبر الملک کو توال ملکہ کے فرزند ہیں۔
- شیخ جمال الدین۔ ۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور سرباز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔
- برہنہ علی۔ ۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور قیصر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔
- محمد فیاض الدین۔ ۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور شرف جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مددگار قمر صرف خاص ہیں۔
- رحمان ترقیت۔ ۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور رحمان یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ دفتر ملی کے مددگار تھے۔
- سید عبد اللہ۔ ۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور شیر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب ساد الملک کے فرزند ہیں۔
- سید عزیز اللہ۔ ۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور اختر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب ساد الملک کے فرزند ہیں۔

سید خلیل الرحمن - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور
اتھام جنگ کا خطاب عطا ہوا -

غلام محی الدین - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری اور
استقل نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ میر جلیس انخام کو خطہ جات ہیں -

غلام محبوب - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور
افتدال نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ استقل نواز جنگ کے فرزند ہیں -

محمد عزیز الدین - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک - خانی - بہادری -
عزیز یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ فیاض الدین کے فرزند ہیں -

محمد نور الدین - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری -
اور شہسوار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ شہسوار جنگ کے فرزند ہیں -

کپتان قربان علی - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری -
بہن جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ تھر ڈیٹا سرفروں کا قاعدہ کے کمانڈنگ افسر ہیں -

کپتان سید ادریس - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری -
اور فوٹان جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ ہمارا جہ بہادر مدارا المہام کے ایڈیٹنگ ہیں -

محمد نواز علی - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک - خانی - بہادری -
اور جید یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جمعدار مہمدی پٹھان تھے - +

میر وزیر علی - ۱۲ رجب ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک - خانی - بہادری - اور کرم ذیقعدہ
کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگاہ مبارک سلطان یاد جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ کو قوال اندرون

میریدان بلکہ ہیں -
میر صدر علی - ۱۲ رجب ۱۳۱۶ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور کرم ذیقعدہ

تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگاہ مبارک صفار باب جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ مدوکار

کو تو ال اندرون و بیرون بلکہ زمین ۔

میر علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقرب دربار خشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہیں ۔

میر علی محمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقرب دربار خشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہیں ۔

سید حفیظ علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقرب دربار خشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہیں ۔

میر اکرام حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقرب دربار خشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہیں ۔

میر محمد حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقرب دربار خشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہیں ۔

میر محمد حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقرب دربار خشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہیں ۔

میر دیانت حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقرب دربار خشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہیں ۔

میر امانت حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقرب دربار خشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہیں ۔

میر مصطفیٰ علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقرب دربار خشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب شمشیر جنگ کے فرزند ہیں ۔

میر فیروز علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقرب دربار خشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور شاہ یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ میر محمد علی بیہید الدولہ کے فرزند ہیں ۔

اقبال علی ریگ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری
اور افسر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب افسر الملک کے فرزند ہیں -

شہجاعت علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری
اور فیض یاب جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ غائب الدولہ کے فرزند ہیں -

حسین یار خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری
اور صدارت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ رسول یار خان محال الدولہ کے بہائی ہیں -

غلام جیلانی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور
اعضا و جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اعضا و جنگ کے فرزند ہیں -

قادر علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور
علی یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ بندہ ملیحان کے فرزند ہیں -

بہبود علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور
ظفر یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ بندہ ملیحان کے فرزند ہیں -

غنیار الحق نصیح الدین احمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چہل سالہ سالگرہ مبارک
خانی - بہادری - اور رفعت یار جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ رفعت یار جنگ کے فرزند
اور اول تعلقہ از صلح بیدریں -

نظام الدین احمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری
اور نظامت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب رفعت یار جنگ کے فرزند اور پہلے انڈر
سکریٹری لجنہ سٹو کونسل تھے - اب مجلس عدالت العالیہ کے جج ہیں -

ابوالحامد رضی الدین احمد - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چہل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری
اور عمارت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ عمارت جنگ کے فرزند ہیں - پہلے مدوکار عدالت ضلع
نظام آباد تھے - اب مجلس عدالت العالیہ کے ستمند ہیں -

محمد مجیب علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری اور فخر جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ کشتہ کروگری ہیں -

میر لیاقت علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری اور لیاقت جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اول تھانہ زمین - اور ڈیرہ گڑھ نمائش باغ عامہ تھے محمد حفیظ الدین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور اقتدار یا جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ ڈپٹی کشتہ کروگری ہیں -

محمد محبوب علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور جہانداز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جہانداز خان کے فرزند ہیں -

سید نور الانبیاء - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور سلطان یا جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ حلت سلطان یا جنگ اور برادرزادہ قادر الملک مرحوم ہیں محمد کمال خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور کمال یا جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جہانداز خان کے پوتے ہیں -

نصیب خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور نصیب یا جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ دولت خان نصیب یا جنگ کے فرزند ہیں -

فریدون جی جمشیدی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک فریدون جنگ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ پولیس کل سکرٹری گورنمنٹ نظام اور پریوٹ سکرٹری مدارالہام سرکار عالی ہیں -

سہراب جی جمشیدی چینیائی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگاہ مبارک سہراب نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ اول تھانہ ضلع گلشن آباد میدک ہیں -

محمد خواجہ رحیم الدین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری اور عزت یا جنگ کا خطاب عطا ہوا - آپ جسارت الدولہ کے فرزند ہیں -

محمد منظور الدین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگاہ مبارک خانی - بہادری - اور

تخصیر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نے نصیحتیں فرمائی ہیں۔

بروز رومی جمعہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک بزرگوار کا خطاب
آپ اول تفتاح المصلح نظام آبادین۔

سید رحیم الدین۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور
اقبال یار جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب اقبال یار جنگ کے فرزند ہیں۔

محمد بن صالح۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری اور شیر باد جنگ
خطاب عطا ہوا۔ آپ شیر باد کے نواسہ اور حیدر علاقہ کوٹ جیت ہیں۔

مرزا ولایت علی بیگ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔
اور مختار نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کا تعلق علاقہ بادگیر خیز مبارک سے ہے۔ اور نواب نواز جنگ
فرزند ہیں۔

تراب علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فتح
خطاب عطا ہوا۔ آپ فتح یاب جنگ کے فرزند ہیں۔

سیف فتح الدین علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور
واقعہ جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

میر نصیر الدین علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور فخر باد جنگ
خطاب عطا ہوا۔ آپ فخر باد یار جنگ اور فخر باد کے نواسہ ہیں۔

مرزا احمد بیگ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور
مستعد نواز جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کسان فوج علاقہ کوٹلہ برکیٹ ہیں۔

میر عابد علی۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور عابد یار
خطاب عطا ہوا۔ آپ بہتر مکہ مسجد ہیں۔

حاجی سید محمد۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ اور محمد یار
جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

آپ خطیب مکہ مسجد نبین -

محمد شریف - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چل سالہ سالگاہ مبارک خانی بہادری - اور فاروقی یار جنگ
خطاب عطا ہوا -

محمد حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چل سالہ سالگاہ مبارک خانی بہادری - اور خالد نواز جنگ
خطاب عطا ہوا - آپ فائق یار جنگ کے بہائی تھے +

مہ فیضیلت علی - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی بہادری - اور سلیمان یار جنگ
اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک علی پادشاہ الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ لاہور الدولہ
مرحوم کے فرزند ہیں -

کلاڑ صاحب - ۲۶ ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ کو بہادری مستقل جنگ حکام الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ
اعلیٰ حضرت قدر قدرت کے استاد و نگری تھے +

محمد بہا و الدین - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی بہادری شہید نواز جنگ
اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چل سالہ سالگاہ مبارک حسین پادشاہ الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ
صوبہ دار صوبہ ادرنگ آباد تھے -

اکرام جنگ - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار نوروز بدر الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ
مہتمم خزانہ صرف خاص تھے +

ہرنال علی محمد - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار نوروز خانی بہادری شہید جنگ - اور ۲۴
ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خندانہ کا خطاب عطا ہوا -

میر محمد علی - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار نوروز خانی بہادری - اور ۲ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ
تقریب دربار سالگاہ مبارک تنعم جنگ - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو تقریب دربار خیرین چل سالہ سالگاہ مبارک
اعتماد الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

احمد یار جنگ - یکم شوال ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار عید الفطر مقام الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ

محمد رعدوب علاؤہ نظم جمیت سرکار عالی تھے +

محمد مخزن الدین - یکم شوال ۱۳۱۰ء کو تقریب دربار عید الفطر - خانی - بہادری اور مخزن یار جنگ - اور ۲۰ جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک مخزن یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

عالم بن ناصر - ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۰ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری - مدبر جنگ -

اور ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار نوروز سیف الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ جلدی و عظام جنگ اور

محسن - ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری برقی جنگ - اور یکم ذیقعدہ

بہترین جہل سالگاہ مبارک برقی الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

خواجہ بہاؤ الدین - ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری عظام جنگ اور

۲۶ ربیع الثانی ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک عظام الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

میر و اور علی - ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری - بہرام جنگ - اور

۲۰ جمادی الثانی ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار نوروز بہرام الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

میر نبرہ علی - ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۱۲ء کو خاص دربارین خانی - بہادری - ارسلو جنگ - سپہ دار الدولہ کا

خطاب عطا ہوا -

محمد السلام خان - ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۱۲ء کو خاص دربارین تقدیر جنگ - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ء کو تقریب

دربار شہنشاہی سالگاہ مبارک تقدیر الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ صوبہ دار صوبہ گلشن آباد تھے - اور

جلسہ سالگاہی کے رکن بھی تھے -

مختر فام جنگ - ۲۰ جمادی الاول ۱۳۱۰ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک مختر فام الدولہ کا خطاب عطا ہوا +

سید لڑا حسین - ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۱۰ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری - قیام جنگ -

مختصر الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب کلیانی ہیں -

حیدر جنگ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۱۰ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک حیدر الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

قوت جنگ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۱۰ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک قوت الدولہ کا خطاب عطا ہوا -

مرزا اسماعیل بیگ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۰ھ کو تقریب دربار سالگرم مبارک خانی - بہاوردی - بہارنگ اور ۱۳۰۱ھ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار سالگرم مبارک - اسدیارالدو کہ کا خطاب عطا ہوا - آپ نے اعلیٰ حضرت حضور پر نور کے ایدیکانگ ہیں -

خواجہ فتح الدین - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار سالگرم مبارک خانی - بہاوردی - جہات جنگ - بہارنگ خطاب عطا ہوا -

خواجہ ابو الحسن - ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار سالگرم مبارک خانی - بہاوردی - شکوت جنگ - اور ۱۳۰۱ھ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار سالگرم مبارک تمام الدولہ کا خطاب عطا ہوا - سب فوان العنصرت موعودہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ آپ خدمت سرکار سے برطرف اور خطابات ضبط کیے گئے (جریہ - ۲۵ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ)

میر تقی علی - ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار سالگرم مبارک خانی - بہاوردی - ممتاز یار جنگ - اور ۱۳۰۱ھ ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار عید الفطر ممتاز یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ ماضی منصب علمی صاحب کے فرزند خرد اور پلٹل صرف خاص کے کمانڈنگ افسر ہیں -

مرزا ولایت علی بیگ - ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار سالگرم مبارک خانی - بہاوردی - عثمان یار جنگ اور ۱۳۰۱ھ ذی الحجہ ۱۳۰۱ھ کو تقریب دربار عید الفطر عثمان یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب افسر الملک کے فرزند خاندان اور سچا فوان باقاعدہ علاوہ سرکاری ہیں -

قدیر جنگ بہادر - ۱ جمادی الاول ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرم مبارک فوت یار الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ صاحب ہیدہ اور بہتر گھوڑی مبارک تھے +

شہامت جنگ - ۲ جمادی الاول ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرم مبارک امیر الدولہ کا خطاب عطا ہوا - شیخ منعم الدین سعدی - ۳ جمادی الاول ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرم مبارک خانی - بہاوردی - بعض فوان اور کچھ فوج ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار جشن چل سالگرم مبارک - حاکم الدولہ کا خطاب عطا ہوا - آپ رکن مجلس عالی عدالت ہیں -

محمد حسین الدین - ۴ جمادی الاول ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرم مبارک - خانی - بہاوردی - ناصر فوج

اور ناصر نواز الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ثواب لائق الدولہ کے تمنیٰ ہیں اور عظمت قدرت کے
ایک گام ہیں۔

عطا ہوا

میر محمد علی خان بہادر۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک معین جنگ و وسیع الدولہ کا خطاب

میر محمد عبدالعزیز۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ مہار جنگ

اور کیونکہ ۱۲۳۲ء کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک مہار الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مختار ہیں

کپتان محمد ہادی۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ وزیر جنگ اور

یکم ذیقعد ۱۲۳۲ء کو تقریب دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک وزیر الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ علم نظم و حکمت

سید عبدالرشید۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ سید جنگ۔ اور

جمادی الاول ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک سید الدولہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سید الزرائع و

مستمر صرف خاص کے فرزند ہیں۔ اور اوران کے مددگار بھی تھے۔ حسب فرمان واجب الاذعان اعظم قدرت

فرزند۔ جمادی الثانی ۱۲۳۵ء کو بوجہ گستاخی و بے ادبی۔ جو بے بالی آپ کے جملہ خطابات ضبط کیے گئے۔ (جوابہ)

نیم جمادی ۱۲۳۵ء شہر یوہیم ۹ جمادی الثانی ۱۲۳۵ء قلعہ ۳۴۴۴ نمبر ۴۴ صفحہ ۵۹

محمد حفیظ الدین۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۲۳۸ء کو خانی۔ بہادری۔ اور ۶ ربیع الثانی ۱۲۳۹ء کو تقریب دربار

سالگرہ مبارک طغ جنگ۔ ۷ ربیع الثانی ۱۲۳۹ء کو تقریب دربار مکرانی شمس الدولہ۔ اور ۷ جمادی الثانی

کو تقریب دربار نور و شمس الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ وزیر اخوان تھے +

محمد فیض الدین خان بہادر۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۳۹ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک امام جنگ۔ اور ۷ ربیع الثانی

تقریب دربار مکرانی خورشید الدولہ اور ۲۷ جمادی الثانی ۱۲۳۹ء کو تقریب دربار نور و خورشید الملک کا خطاب

میر یار علی۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۳۹ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ شہاب جنگ۔ اور ۲۷

جمادی الثانی ۱۲۳۹ء کو تقریب دربار نور و خورشید الدولہ۔ اور آفتخار الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سردار الملک

فرزند۔ اوصین المہام کو توالی وغیرہ ہیں۔

میر سعادت علی۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۳۹ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک خانی۔ بہادری۔ ۲۷ ذی الحجہ ۱۲۳۹ء

تقریب پُرسہ فیروز جنگ شجاع الدولہ - اور ۲۴ جمادی الاول ۱۳۱۰ء کو تقریب دربار نور و زمزم الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ سالار جنگ اعظم دارالہمام کے چھوٹے فرزند اوسمین المہام مال د فوج تھے +

میر سر فرزا حسین - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اور یکم شوال ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار عبدالعظیم صفر جنگ - شیرال دولہ - نذر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب نظام یار جنگ خان خانان کے بہائی اوسمین المہام عدالت وغیرہ میں -

میر غلام سکری - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - صادم جنگ - اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار نور و غریزہ الدولہ - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۰۳ء کو تقریب دربار خیرین محل سالگرہ مبارک - اعظام الملک کا خطاب عطا ہوا -

احمد بیگ - ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - عظیم جنگ - اور ۲ جمادی الاول ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار نور و لطیف الدولہ - اور ۲ ربیع الثانی ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک لطیف الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ عظیم جنگ کے فرزند ہیں -

محمد مختار الدین - ۲۵ شوال ۱۲۹۲ء کو خانی - بہادری - اور ۲ جمادی الثانی ۱۳۰۵ء کو تقریب سالگرہ مبارک نامور جنگ - اقتدار الدولہ - سلطان الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ نواب اقبال الدولہ وقار الامر کے فرزند ہیں -

آغا مرزا بیگ - ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - (سرور جنگ) اور ۲ جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک سرور الدولہ - سرور الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ ستمہ بنی الملحقر تھے -

میر ریاست علی - ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۱ء کو تقریب حکمرانی - خانی - بہادری - اور ۲ جمادی الاول ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار نور و محبوب باجنگ - اور ۲ جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک ناظم الدولہ اور اندیجہ ۱۳۰۳ء کو تقریب دربار عبدالعظیم ناظم الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ الملحقر قدر قدرت کے ایک بیگانہ اور متہمم بیگانہ رعایت علاقہ صرف خاص وغیرہ تھے +

مرزا محمد علی بیگ - ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار حکمرانی - خانی - بہادری - اور ۲ جمادی الاول ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار نور و افسر جنگ - اور ۲ جمادی الاول ۱۳۱۲ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک افسر الدولہ اور اندیجہ ۱۳۰۳ء کو تقریب دربار عبدالعظیم افسر الملک کا خطاب عطا ہوا - آپ ایک بیگانہ الملحقر قدر قدرت

دستکاران و انوار باقاعدہ سرکار عالی و گولکنڈہ برکینڈ و اسپتال سرویس میں رہیں۔

۱۳۱۲ھ میں نور خان۔ ۲۲ رجب الثانی ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار حکمرانی۔ خانی۔ بہادری۔ اور یکم شوال ۱۳۱۲ھ

تقریب دربار عبدالغفور قرب جنگ۔ ۱۳۱۲ھ رجب الثانی ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک تقریب

اور ۱۳۱۲ھ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک حضور الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سابق میں

صدر دوا میں سرکار عالی تھے۔ اور اب مقصود خاص ہیں۔

۱۳۱۲ھ میں جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار نور و زسیہ الملک کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۳۱۲ھ

مستحق جنگ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار نور و محبوب یار الدولہ۔ اور ۲۴ جمادی الاول

کو تقریب دربار سالگاہ مبارک فیاض الملک کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۳۱۲ھ

۱۳۱۲ھ میں دار ولیہ جنگ۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار نور و زلیہ الدولہ۔ اور ۲۴ جمادی الثانی

کو تقریب دربار نور و زلیہ الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ہوم سکریٹری کے متہمت تھے۔ سعادت کے تقدیر

حادثت نے غلطہ کیے گئے۔ +

۱۳۱۲ھ میں مقصود علی۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار نور و زلیہ خانی۔ بہادری۔ اور ۲۴ جمادی الاول

۲۴ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک جلال الدولہ۔ اور ۲۴ رجب الثانی ۱۳۱۲ھ کو تقریب

دربار سالگاہ مبارک جلال الملک کا خطاب عطا ہوا۔ +

۱۳۱۲ھ میں اکبر علی خان بہادر۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار نور و زلیہ جنگ۔ اور ۲۴ جمادی الاول

تقریب دربار سالگاہ مبارک اکبر الدولہ۔ اکبر الملک۔ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کو تو ال بلکہ تھے +

۱۳۱۲ھ میں سید حسین بکری۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار نور و زلیہ علی یار خان بہادر و قریب جنگ

اور ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار نور و زلیہ الدولہ۔ اور ۲۴ رجب الثانی ۱۳۱۲ھ کو تقریب

دربار سالگاہ مبارک غلام الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ متہمتی شخصیت تھے اور مقصود خاص ہیں۔

۱۳۱۲ھ میں سید علی۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار نور و زلیہ خانی۔ بہادری۔ اور ۲۴ جمادی الاول

۲۷۔ جمادی الثانی ۱۳۰۳ء کو تقریب دربار نوز و زحمن الدولہ محسن الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ علاقہ سرکار عالی میں متعدد اعلیٰ خدمتوں پر متاثر تھے +

کلیم اللہ خان - ۲۳۔ جمادی الاول ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار نوز و زحمنی - بہادری - قادر جنگ - اور ۲۳۔ ربیع الثانی ۱۳۰۵ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک - قادر الدولہ - اور ۲۷۔ ربیع الثانی ۱۳۰۳ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک - قادر الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ہتھم تعمیر محلات مبارک کی خدمت پر رہ چکے تھے +

اعتصام جنگ - یکم شوال ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار عبدالغفور عصام الدولہ عصام الملک کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۔ قادر جنگ - یکم شوال ۱۳۰۱ء کو تقریب دربار عبدالغفور غالب جنگ - لایق الدولہ - اور ۷۔ جمادی الاول ۱۳۰۶ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک غالب الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ بعد از عروب علاقہ غور میں سرکار عالی تھے +

مولوی شقائق حسین - ۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۲ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک خانی - بہادری و قادر جنگ اور ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۵ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک و قادر الدولہ - و قادر الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ علاقہ سرکار عالی میں متعدد خدمتوں پر رہ چکے ہیں -

عسکر جنگ - ۲۰۔ ربیع الثانی ۱۳۰۲ء کو تقریب دربار خاص آفتاب الدولہ شہید الملک کا خطاب عطا ہوا + سید عبدالرزاق - ۷۔ جمادی الثانی ۱۳۰۲ء کو تقریب دربار نوز و زحمنی - بہادری - آصف نواز جنگ اور ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۵ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک - آصف نواز الدولہ - آصف نواز الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ متعدد اعلیٰ خدمتوں پر رہ چکے تھے +

میر نصرت حسین - ۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۵ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک شاہ نواز خان - فتح یار جنگ - اور ۲۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۵ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک - مہتمم الدولہ - خیر الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب نظام یار جنگ - خان خانان کے فرزند ہیں -

سلطان نواز جنگ - ۲۔ جمادی الاول ۱۳۰۵ء کو تقریب دربار سالگاہ مبارک شہید الدولہ شہید الملک

خطاب عطا ہوا۔ آپ مجدد اور بزرگ ملائکہ معظمہ کی سرکار عالی ہیں۔

رفیع الدولہ - ۲۶ ربیع الثانی ۱۲۳۰ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک حیدر الملک کا خطاب عطا ہوا۔

میرزا داد اور غلیبک - ۲۶ ربیع الثانی ۱۲۳۰ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی بہادری - داوریار جنگ

داور الدولہ - دار الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ناظم خارج علاقہ صرف خاص ہیں۔

میر رحمان علی صاحبزادہ - ۲۷ جمادی الاول ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ - خانی بہادری - کشور جنگ

شرف الدولہ - سیف الملک کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نواب شرف الدولہ کے فرزند ہیں۔

نواب مرزا داغ - ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی بہادری - ناظم جنگ

دیر الدولہ - بیچ الملک - لیل ہندوستان - جہان استاد کا خطاب عطا ہوا۔ آپ شاعری میں اعلیٰ قدرت

استاد تھے +

نظام یار جنگ - یکم شوال ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار عید انظر نظام یار الدولہ - حسام الملک - خان خانان کا

خطاب عطا ہوا۔ آپ سیمین الہام سفر قات کی خدمت پر رہ چکے ہیں۔ اور اسیمین الہام فوج ہیں۔

محمود جنگ - ۲۳ ربیع الثانی ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - اشرف الدولہ - اور ۲ ربیع الثانی

۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک رکن الملک - خان دوران خان کا خطاب عطا ہوا۔

۱۳۱۳

اشرف پرتو - ۲۶ ربیع الثانی ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر - اور ۲ ربیع الثانی

۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - راجا جیان راجا جہاں راجہ بہادر - اور ۲ ربیع الثانی ۱۲۳۱ء کو

تقریب دربار عید الفصحی سیمین السلطنت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ پیشکار و مدار الہام

سرکار عالی ہیں۔

میر لائق علی - ۲ ربیع الثانی ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی بہادری - اور ۲ ربیع الثانی

۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - سالار جنگ - شیر الدولہ - اور ۲ جمادی الاول ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار نوروز

نثار الملک - عمار السلطنت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مدار الہام کی خدمت پر متنازع تھے +

محمد فضل الدین خان بہادر - ۶ ربیع الثانی ۱۲۳۱ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - سکندر جنگ - آقبال الدولہ

خان خانان
خاندوران

سلطنت

امرا

اور ۱۲ ربیع الاول ۱۲۹۹ء کو والدہ کے پرستارین، اقتدار الملک - وقار الامرا کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مدارالمہامی کی خدمت پر ممتاز تھے +

انتخاب الدولہ - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۱ء کو تقریب و مبارک روز - قیام الملک - اور ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۰۱ء کو تقریب و مبارک روز - وقار الامرا کا خطاب عطا ہوا -

تجربہ شیدائینجان بہادر وقار الامرا اقتدار الملک - ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۰۲ء کو عہدہ الملک مرحوم کے پرستار امیر کبیر ابو الخیر خان رئیس الملک رئیس الامرا - امیر کبیر کا خطاب عطا ہوا +

خوشید جاہ - ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۰۲ء کو والدہ کے پرستارین ابو الخیر خان رئیس الامرا - امیر کبیر کا خطاب عطا ہوا - بشیر الدولہ - ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۰۲ء کو خاص دربار کے تقریب میں - عہدہ الملک - غلام الامرا - امیر کبیر کا خطاب عطا ہوا -

کا خطاب عطا ہوا - آپ خدمت مدارالمہامی پر ممتاز تھے + مسیح الدینجان - ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ء کو تقریب و مبارک روز - بہادری - محبوب نواز الدولہ - عمادہ العلماء کا خطاب عطا ہوا - آپ مفتی اول کی خدمت پر ممتاز تھے +

مولوی حمید اللہ - ۷ جمادی الاول ۱۳۰۶ء کو تقریب و مبارک روز - بہادری - سر باندہ جنگ افضل العلماء کا خطاب عطا ہوا - آپ شہد عدالت و کوثر الی و امور عامہ تھے - اور اب میر علی علیہ السلام

آغا سید علی شستری - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۰۶ء کو تقریب و مبارک روز - بہادری - سلطان العلماء اور سب الدولہ - ساد الملک کا خطاب عطا ہوا +

میر حیدر علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۰۳ء کو تقریب و مبارک روز - بہادری - اشرف العلماء شہسبیت اللہ خان کا خطاب عطا ہوا - آپ ناظم دار القضا بلکہ ہیں -

حکیم محمد علی - ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۱ء کو تقریب و مبارک روز - بہادری - مسیح دوران کا خطاب عطا ہوا -

سید باقر علی - ۶ ربیع الثانی ۱۳۰۱ء کو تقریب و مبارک روز - بہادری - اور ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۵ء کو تقریب و مبارک روز - بہادری - عمادہ العلماء کا خطاب عطا ہوا -

حکیم وزیر علی - ۷ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سمرانی - خانی - بہادری - اور ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار نور و سلطان اکملی - کا خطاب عطا ہوا -

حکیم فیض اللہ - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار نور و خانی - بہادری - فضل اکملی - کا خطاب عطا ہوا -

حکیم خیر علی - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار نور و خانی - بہادری - حکیم المملک کا خطاب عطا ہوا -

حکیم مراد الدین - ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - بیس اکملی کا خطاب عطا ہوا -

حکیم فیض علی - ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - شہنائی خان بہادر - اور ۷ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - شہنائی جنگ - شہار الدولہ - اور یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ کو تقریب

دربار شہنشاہ سالگرہ مبارک - شہنائی المملک کا خطاب عطا ہوا -

حکیم محمد حیدر - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - فاطمون جنگ -

نور الدین الدولہ - اشرف اکملی - کا خطاب عطا ہوا - آپ اعظم حضرت قدرت رت کے اشاف سرجن ہیں -

رسول یار خان - ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - محی الدولہ -

حکیم اکملی - کا خطاب عطا ہوا - آپ تندرالدور صوبہ جات دکن تھے +

میر محمد بہادر الدین - ۷ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - فیض یاب جنگ -

اور یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ھ کو تقریب دربار شہنشاہ سالگرہ مبارک - فیاض الدولہ - افسر اکملی - کا خطاب عطا ہوا -

آپ ڈاکٹر کوڑا لی اندرون و بیرون ملکہ اور اشاف سرجن ہمارا جہدار المہام بہادر ہیں -

ڈاکٹر محمد عباس - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - انشاء جنگ کا خطاب عطا ہوا -

آپ نواب و قار المہار امدار المہام کے اشاف سرجن تھے +

مفت یار خان - ۷ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - محی الدولہ - حکیم اکملی کا خطاب عطا ہوا -

آپ محی الدولہ کے فرزند اور صدر العمدورین -

حکیم غوث حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۱۴ھ کو تقریب دربار شہنشاہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - سردار اکملی - فیاض جنگ - کا خطاب عطا ہوا - آپ افسر لاطی شہا خانہ لونی تھے +

ڈاکٹر علی محمد حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ء کو تقریب دربار جشن چهل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - اسٹول
کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ہوس مرحن شفاخانہ افضل منج تھے۔

حکیم الطاف حسین - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ء کو تقریب دربار جشن چهل سالہ سالگرہ مبارک - انصار لکھن - مازق جنگ کا
خطاب عطا ہوا۔ آپ شفاخانہ یونانی کے افسر الاطباء ہیں۔

میکر خورشید علی - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ء کو تقریب دربار جشن چهل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - خورشید اکھٹا -
شانی لوز خباب - کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مدوکار افسر الاطباء شفاخانہ یونانی ہیں۔

ڈاکٹر مرزا کریم خان - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ء کو تقریب دربار جشن چهل سالہ سالگرہ مبارک - خانی - بہادری - خدیو جنگ کا
خطاب عطا ہوا۔ آپ مدوکار ناظم طبابت ہیں۔

کنہ اسامی - ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۳ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ہتمو مدت تھے + راجہ

سوامی راؤ - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۲۳ء کو تقریب دربار نوروز راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ملازم کار عالی مرتبت
تعلقاری کی خدمت پر تھے۔

شامراج - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ء کو تقریب دربار جشن چهل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ چیمپن راؤ
را کے رکیاں بہادر انت و نت کے فرزند ہیں۔

رگھو تم راؤ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ء کو تقریب دربار جشن چهل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ گوپال
راجہ دیو راؤ کے فرزند ہیں۔

راسے کیو پویشاؤ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ء کو تقریب دربار جشن چهل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ جیو
راسے سوامی پریشاؤ - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ء کو تقریب دربار جشن چهل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ

جیو لال کے فرزند اور رشتہ دار سمیت عورت ملازمہ سمیت ہیں۔
راجا نایک - یکم ذیقعدہ ۱۳۲۳ء کو تقریب دربار جشن چهل سالہ سالگرہ مبارک - راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ زمیندار

بال گویند - ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۳ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر - کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ راجہ
فرزند تھے +

پیر فتحی السراج - ۶ مہینہ الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریباً بارہ سالہ لگوں بارک راجہ بیاد کا خطاب عطا ہوا۔ +

بجے راج۔ ۶ ذی الحجہ الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریباً دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

گنجائز یہ تھا۔ ۲۳۔ جمادی الاول ۱۳۱۰ء کو تہ قریب دربار نوروز راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

اليشورمي پرشاد - ۲۳ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ کو تقریب دربار نوز و زراجہ بہار کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سر شہ

رسالة خاص علماء وادب جمعيت تختة +

سرمی لواس راؤ - ۶۔ ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ

مددگار مستمند نوج۔ اور ہر ہمت خزانہ عامرہ کی خدمت پر رہ چکے تھے +

نائب پرشاد۔ ۲۶ رجب الثانی ۱۳۰۸ کو تقریباً دربار سالک و مبارک۔ راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ

راجہ کنکا پرشاد کے فرزند تھے +

چند پرستادہ ۴۴ رشتہ الثانی ^{۱۱} کو تقریب و بارگاہ مبارک - راجہ بہادر کہ خطاب عطا ہوا - آپ ہمارے

لشکر پر تباد بہادر۔ پیکار و مدار المہام کے فرزند تھے۔

۲۴۔ ربیع الثانی ۱۱۸۱ھ کو تفریب دربار سالار مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

بجھلوان سہاے۔ ۲۷۔ ریح النبی ﷺ کو بقریب دیوارِ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

مرور ہر راج ۲۷۰ رجب النبی ﷺ کو بصریہ دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

لوین چیدہ - ۲۷ رقی الدامی - لومہ یریب دربارہ سالو مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ

راجا جگن ناتھ اور ان کے ہمراہ ورتھ جہاں سے پہاڑی ہیں۔

[illegible]

۳۱۲ کہ کتبہ پر

منہ لعل - ریام جاوی ۱۱۱۰ - ۱۳۱۶ م کہ ترقی و دربار سالگاہ مبارک - راجہ ہمار کا خطاب عطا ہوا۔

سر رشته دار افغانان را می بینم :-

شیلوئل موئی لعل - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -
 بہکوانداس - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -
 منشی لعل - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ
 فرزند شیلوئل موئی لعل ہیں -

گیا گکیر - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - + جیدین
 نرسنگ گکیر - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ گیا گکیر
 بسو لیسر گکیر - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -
 چتر بھوج داس - ۱۷ جمادی الاول ۱۳۱۶ء کو تقریب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -
 یلا رڈی - یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ء کو تقریب دربار جشن چیل سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ
 زمیندار - ادو نور گھنور ضلع نظام آباد ہیں -

رام کشن - یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ء کو تقریب دربار جشن چیل سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ
 راجہ راجمان راجہ ہرشن بہادر کے بھائی ہیں -
 شکر راج - یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ء کو تقریب دربار جشن چیل سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ
 راجہ راجمان راجہ شیوراج دھرم دت کے فرزند ہیں -

دھرم کرن - یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ء کو تقریب دربار جشن چیل سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -
 آپ راجہ راجمان چاراج آصف لواز دت کے فرزند ہیں -
 دیسی پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ء کو تقریب دربار جشن چیل سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -
 آپ برادر علاقہ جہاراجہ زمین السلطنت بہادر کے ہیں -
 گویند پرشاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ء کو تقریب دربار جشن چیل سالگرہ مبارک - راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -
 آپ برادر علاقہ جہاراجہ زمین السلطنت بہادر کے ہیں -

جوا لاپر شاد - یکم ذیقعدہ ۱۳۱۳ء کو تقریب دربار جشن چیل سالگرہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا -

آپ ہمیشہ زادہ ہمارا جہنم السلطنت بہادر بن۔

گر و کران۔ یکم ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ کو تقریب دربار خیرین چیل سالہ سالگاہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ
چچا زاد بہائی راجہ راہمان راچشیو راج دھرم دت بہادر کے ہیں۔

جوش چندر۔ یکم ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ کو تقریب دربار خیرین چیل سالہ سالگاہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔
آپ راجہ کائن پدشاو کے فرزند اور سر رشتہ دار جہمیت عروب علاؤ الدین جہمیت ہیں۔

و تاپک راج۔ یکم ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ کو تقریب دربار خیرین چیل سالہ سالگاہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔
آپ راجہ کائن پدشاو کے فرزند ہیں۔

للتا پدشاو۔ یکم ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ کو تقریب دربار خیرین چیل سالہ سالگاہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔
آپ نسب راجہ لالہ بہادر اور ناظم اسٹیٹ سالار جنگ بہادر ہیں۔

نرسنگراج۔ یکم ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ کو تقریب دربار خیرین چیل سالہ سالگاہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔
آپ راجہ گرو ماری پدشاو و مہوب نواز دت کے فرزند اور سر رشتہ دار جہمیت عروب ہیں۔

گیا فی محل۔ یکم ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ کو تقریب دربار خیرین چیل سالہ سالگاہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ رگھو ناتھ رام کے
سست چیتا ند شاہی عوبہا، ورا وادی ساہو ساکن تھنبہ ٹیکر کو ۲۰ رجب الاول ۱۲۳۳ھ کو حسب فرمان حضرت راجہ بہادر کا خطاب

ناراین پدشاو۔ یکم ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ کو تقریب دربار خیرین چیل سالہ سالگاہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ
ہمیشہ زادہ ہمارا جہنم السلطنت بہادر بن۔

سوامی راجہ رام سیرا کو بہتری بلونت بہادر۔ یکم ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ کو تقریب دربار خیرین چیل سالہ سالگاہ مبارک
مہا بہو بال کا خطاب عطا ہوا۔ آپ زمیندارستان سکورد پتری ہیں۔

پہیم سیرا۔ یکم ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ کو تقریب دربار خیرین چیل سالہ سالگاہ مبارک راجہ دھرم بیاں بہادر کا خطاب
عطا ہوا۔ آپ سرید ہر راو کے فرزند اور زمیندار چیمپلی ضلع کلکتہ شریف ہیں۔

شیو راج۔ ۶ رجب الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک راجہ بہادر اور ۲۰ جمادی الاول ۱۳۰۳ھ
تقریب دربار سالگاہ مبارک دھرم دت اور ۲۰ رجب الثانی ۱۳۱۱ھ کو تقریب دربار سالگاہ مبارک

راجہ راجمان کا خطاب عطا ہوا۔ آپ دفتر دار مال کھلاتے ہیں
 مہریمینو مہر۔ ۲۰ ربيع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقرب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر۔ اور ۲۰ ربيع الثانی ۱۲۹۱ھ
 تقرب دربار سالگرہ مبارک مہاراجہ توارونت اور ۲۰ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ کو تقرب دربار سالگرہ مبارک نصف نواز
 کا خطاب عطا ہوا۔ آپ راجہ راجمان مہاراجہ لاچھنوارج کے بہائی ہیں اور صدر محاسب سرکار عالی بھی راجہ ہیں۔
 ہرکیش۔ ۲۰ ربيع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقرب دربار حکمرانی۔ راجہ بہادر۔ اور ۲۰ ذی قعدہ ۱۲۹۳ھ کو تقرب دربار
 جشن چہل سالگرہ مبارک راجہ راجمان کا خطاب عطا ہوا۔ آپ مہاراجہ کیش پرشاد پیشکار و مدددار الجوام ہیں
 کے والد اور سر شہ در لفظ جمعیت ہیں۔

گرہاری پرشاد۔ ۲۰ ربيع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقرب دربار حکمرانی۔ راجہ بہادر۔ اور ۲۰ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ
 تقرب دربار سالگرہ مبارک مہریمینو توارونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سر شہ دار علاء العظمیٰ جمعیت اور مہریمینو
 علاء صرف خاص تھے +

سدا شیورائو۔ ۲۰ ربيع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقرب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر اور ۲۰ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ
 تقرب دربار سالگرہ مبارک۔ مہاراجہ توارونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سوسہ سر اور زیندار دوم کندہ کے
 فرزند ہیں۔

راجہ شیر رائو۔ ۲۰ ربيع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقرب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر اور ۲۰ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ
 تقرب دربار سالگرہ مبارک مہاراجہ توارونت کا خطاب عطا ہوا۔

راجہ سویمہ سرائو بہادر۔ ۲۰ ربيع الثانی ۱۲۹۱ھ کو تقرب دربار سالگرہ مبارک مہاراجہ توارونت کا خطاب عطا
 ہوا۔ ۲۰ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ کو تقرب دربار سالگرہ مبارک راجہ رائے راجمان بہادر اور ۲۰ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ
 خطاب عطا ہوا۔

کھنڈے رائو۔ ۲۰ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ کو تقرب دربار سالگرہ مبارک راجہ رائو راجمان۔ اور ۲۰ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ
 حکم عظمیٰ قدرت جمعیت کا خطاب عطا ہوا۔

آپا رائو۔ ۲۰ جمادی الاول ۱۲۹۱ھ کو تقرب دربار سالگرہ مبارک راجہ بہادر مہاراجہ توارونت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ سوسہ سرائو

زمیندار دوم کندہ کے فرزند گلان مین -

سوہری راجہ وینکٹ لچھارو دہاکا کیم قلعہ ۳۳ کے کو قریب دربار جل سالہ سالگہ مبارک نظام رنکا خطاب عطا ہوا آپ زمیندار
راجہ پارت سا دہی آپا را و سوا کی ایشور را و دہاکا کیم قلعہ ۳۳ کے کو قریب دربار جل سالہ سالگہ مبارک
محبوب سرخا زرت کا خطاب عطا ہوا۔ آپ زمیندار ستان پالونچہ بہادر راجہ مین -

راجہ بیان راجہ زمیندار بہادر پیکار - راجہ ۳۳ کے کو قریب دربار جل سالہ سالگہ مبارک راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔
چلو جانکا کی - کیم قلعہ ۳۳ کے کو قریب دربار جل سالہ سالگہ مبارک راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ
زمیندار رانی سرنا پانی صلح اندر حال نظام آباد مین -

مسٹر رابرٹ فرانسس کیم لیر - ۵ جہادی الاول ۱۳۰۰ کے کو کپٹن کا خطاب عطا ہوا آپ صدر انجمن کشمیریان دوخانی سرکار
مسٹر نیک بارکر - ۵ جہادی الاول ۱۳۰۰ کے کو لٹنٹ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کا تعلق کشمیریان سرکار سے ہو

اخراج

ذیل مین ان لوگوں کی فہرست درج کی جاتی ہے جنکا وقتاً فوقتاً اخراج عمل میں آیا ہو۔ یا دوسری وجہ سے ہونے لگیے
حیدر آباد سے رخصت کر کے گئے مین -

۱۔ ۱۲/۱۸/۵۹ مین سونا جی بیڈٹ تصدی علاقہ راجہ رائے راجان بہادر امانت و نٹ خراج البلد کیے گئے اور انہو
وطن کا گئے قصبہ ملوڑہ منسلک شیر پور جاسے گئے۔

۲۔ ۱۲/۱۸/۵۹ مین ۱۵ اپریل ۱۸۵۹ء کو کیم راجہ صاحب اور باز خان جمدار خیر مد کے گئے ان لوگوں کو انہی جہان
رہنے کا حکم دیا گیا۔ ۲۶ مین ۱۸۵۹ء کو بلوہ مین آنے کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ باز خان -
۱۶ مین مذکور کو داخل حیدر آباد ہوئے۔

۳۔ ۱۲/۱۸/۵۹ مین ۱۶ اپریل ۱۸۵۹ء کو چلو جانکا نامی مرد ہاسکر وچوہداران متعلقین خراج البلد کیا گیا۔ اور
۱۶ مین ۱۸۵۹ء کو راپس بلا گیا۔

۴۔ ۲۰ مین ۱۸۵۹ء کو راپس بلا گیا۔ ۲۰ مین ۱۸۵۹ء کو راپس بلا گیا۔ ۲۰ مین ۱۸۵۹ء کو راپس بلا گیا۔
۲۰ مین ۱۸۵۹ء کو راپس بلا گیا۔ ۲۰ مین ۱۸۵۹ء کو راپس بلا گیا۔ ۲۰ مین ۱۸۵۹ء کو راپس بلا گیا۔

۵۔ ۱۹ محرم ۱۱۹۹ گھٹن ۱۱۵۹ کو پٹن جکین سرکار انگریزی کے پٹن خراج چند سال سے مضامات ٹہرنے پر بستہ تھے بمصالح ملکی حجاج البلد کیے گئے۔

۶۔ ۲۴ رمضان ۱۱۹۹ کو بازرخان جمہور اور محمد جاندوہ اور نون دوبارہ خارج البلد ہوئے ان کی تاریخ واپسی معلوم نہیں۔

۷۔ ۱۲۸۹ میں نواب سرالار جنگ اعظم کا حکم ہوا کہ اکبر علی خان (اکبر الملک کو تولی) اپنی جاگیر میں داخل آئندہ جو گاٹی کے حدود میں رہا کریں جس میں بھی کمی ہوگی۔ مگر بعد کو انگریزی حکام کی سفارش پر نواب سرالار جنگ نے ان کا قصور معاف فرمایا اور وہ ۱۲۹۱ میں داخل حیدر آباد ہوئے۔

۸۔ ۲۹ ذی الحجہ ۱۱۹۹ کو بازرخان - جغدی خان - نیبر و بلند خان اور سپر نصیب خان شہر بدر کیے گئے ان کی واپسی کی تاریخ معلوم نہیں۔

۹۔ ۱۱ رجب ۱۱۹۹ میں کو مستور آساجی جو شنگ پاندہ ریلے کے مخالف ہونے کے باعث قلعہ سرکار عالی میں رہنے کی حالت کی مگر بعد میں ان کا قصور معاف کیا گیا۔ اسی موقع پر ڈاکٹر گھوڑی ناتھ صاحب نے نسبت بھی دی کہ وہ تھا لیکن اٹھتھرت حضور پر پور نہ پڑنے اپنی مکرانی کے ایک سال بعد ۲۳ اپریل ۱۸۸۵ء کو انھیں بھی طلب فرمایا۔

۱۰۔ جس زمانہ میں نواب رشید الدین خان بہادر قدار الامرا اور نواب بشیر الدولہ بہادر میں خانگی نزاع ہوئی تھی نواب قدار الملک شقاق حسین مستو ملک زاری سے مذاقہ و صلح ۱۲۹۵ء کو رخصت کیا گیا۔ اور وہ اس واقعہ کا حال کسی طویل القدر انگریز سے کہلایا۔ اس پر حسب تحریک نواب رشید الدین خان بہادر - سرالار اعظم نے انھیں انکی خدمت اور ریاست سے علیحدہ کر دیا تھا۔ مگر حسب نواب صاحب نے انتقال فرمایا تو سرالار جنگ بہادر نے ۱۵ صفر ۱۲۹۵ء میں انہیں حیدر آباد طلب فرما کر انکی خدمت عطا فرمائی۔ ۵۔ رجب الثانی ۱۳۱۰ء کو وہ اپنی خدمت سے سبکدوش اور ہمیشہ کے لیے حیدر آباد چھوڑنے پر مجبور کیے گئے اور وہ ۱۳۱۰ء میں فروری ۱۳۱۰ء کو ان کے نام خزانہ شاہی سے سات سو روپیہ ماہوار ذلیفہ مقرر ہوا۔

۱۱۔ ۷ محرم ۱۳۱۰ء کو حکم ہوا کہ مولوی سیح الزمان خان (مستاد حضور پر نور برادر مولوی محمد زین خان صاحب شہید

اپنے وطن چلے جائیں اسکی تعمیل میں وہ وطن چلے گئے اور اُن کے بیٹوں کے نام دفتر مملات سے منخواہین جاری ہو گئے۔

۱۱- ۱۰۔ محرم ۱۳۲۰ کو نواب سلطان نواز جنگ بہادر کے عہدوں اور کوتوالی بلدہ کے جوائن میں ایک جوائن لین کے ملحق درانچیل تاجیم جو فسادہوں کے تعلق کوئل آف اسٹیٹ سے بہرہ فیلہ کیا گیا تھا کہ جزیہ جلد ۱ صفحہ ۱۳-۱۲ منفر ۱۳۲۰ ع۔ سلطان نواز جنگ بہادر سے ایک لاکھ روپیہ جزیہ وصول کیا جائے۔
۲۔ سلطان نواز جنگ بہادر اپنی خدمت سے موقوف کر دئے جائیں اور انکی جگہ پر اُنکا بیٹا موافق تقرر ہو جو ذیل میں درج کیے جاتے ہیں اس فیصلہ کی تعمیل کے لئے مقرر کیا جائے۔ ۳۔ سلطان نواز جنگ بہادر ہمیشہ کے لیے اپنی ولایت کو چلے جائیں اور وہ اس مہلت میں جواغین رعایا دیجاتی ہوا اپنی روانگی کا پورا بندوبست کر لیں اور یہ مہلت اس حالت میں دیجاتی کہ سلطان نواز جنگ بہادر اس کے نسبت ایک قرضہ لکھ دیں کہ مجھ سے اس مدت میں کوئی اور جرم یا لغاوت یا سرکشی سرزد نہ ہوگی۔ اگر سونو سرکار جو سخت سزا پر نسبت تجویز کریں میں اسکا متحمل ہوں۔

۱۔ اُن کا بیٹا باب کی خدمت سے سرفراز ہونے کے بعد سرکار سے کسی قسم کی مخالفت اور سرکشی نہ کرے۔
۲۔ اگر اُن کے علاقہ کے عہدوں کے کسی قسم کا جرم سرزد ہو تو اس کے فوجدار ہونگے۔ ۳۔ دوسرے جواورونکی طرح اُن کے علاقہ کے عہدوں کا داخلہ بھی نظم جمعیت میں ہوا کریگا۔ اور انکی خواہ وہین سے تقسیم ہوا کرے گی۔
اس فیصلہ کے بعد وہ حکم جبال گزشتہ عہدوں کی نسبت جاری ہوا تھا وہ منسوخ سمجھا جائے گا۔ اور اسکی تعمیل نواب سلطان نواز جنگ بلدہ سے ماہی وطن ہو چکے تھے مگر بعد میں ۲۵ رجب ۱۳۲۰ کو اُنکا تصور منسوخ کیا گیا۔ اس لیے وہ بلدہ میں واپس آ گئے۔

۱۲۔ یکم محرم ۱۳۲۱ کو نواب محسن الملک سید ہادی علی خان متفقینا لیں اپنے خدمات سے علیحدہ ہو کر اور بہشتہ کے لیے حیدرآباد کو پہنچ کر کرسی نشین ہو گئے اور ۱۳ شہر لوہر ۱۳۲۱ ع۔ اُن کے نام اٹھ سو روپے ماہوار وظیفہ خزانہ شاہی سے مقرر ہوا۔

۱۳۔ ۱۵ شعبان ۱۳۲۱ کو مولوی جواغین بلدہ سے خارج کیے گئے۔

۱۵۔ ۳۰ شعبان ۱۳۱۹ء کو نواب مسرور الملک آباد مستند شہی حضور پر نور اپنی خدمت سے علیحدہ کیے گئے اور ہمیشہ کے لیے حیدر آباد کو خیر باد کہا ان کی تنخواہ اور مناصب حسب دستور بطور وظیفہ جاری ہیں۔

۱۶۔ ۲۸۔ ۳۱۔ ۳۱ محرم ۱۳۱۹ء کو ہر فرجی صاحب مقدمات و کونوالی کو حکم ہوا کہ وہ مالک محروسہ مبارک عالی کے حدود سے چلے جائیں اسکی تہنیل میں وہ یہاں سے روانہ ہوئے۔

۱۷۔ ۲۳۔ ۳۱۔ ۳۱ شوال ۱۳۱۹ء کو نواب مسرور الملک آباد مستند شہی حضور پر نور اپنی خدمت سے علیحدہ کیے گئے اور ہمیشہ کے لیے حیدر آباد کو خیر باد کہا ان کی تنخواہ اور مناصب حسب دستور بطور وظیفہ جاری ہیں۔

۱۸۔ ۲۲۔ ۳۱۔ ۳۱ ذی الحجہ ۱۳۱۹ء کو صاحب زمان علی حضرت مہدی - ۲۹۔ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۱۵ء حیدرہ غیر معمولی نواب مسرور الملک آباد مستند شہی حضور پر نور اپنی خدمت سے علیحدہ کیے گئے اور ہمیشہ کے لیے حیدر آباد کو خیر باد کہا ان کی تنخواہ اور مناصب حسب دستور بطور وظیفہ جاری ہیں۔

۱۹۔ ۲۴۔ ۳۱۔ ۳۱ ذی الحجہ ۱۳۱۹ء کو صاحب زمان علی حضرت مہدی - ۲۹۔ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۱۵ء حیدرہ غیر معمولی نواب مسرور الملک آباد مستند شہی حضور پر نور اپنی خدمت سے علیحدہ کیے گئے اور ہمیشہ کے لیے حیدر آباد کو خیر باد کہا ان کی تنخواہ اور مناصب حسب دستور بطور وظیفہ جاری ہیں۔

۲۰۔ ۲۴۔ ۳۱۔ ۳۱ ذی الحجہ ۱۳۱۹ء کو صاحب زمان علی حضرت مہدی - ۲۹۔ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۱۵ء حیدرہ غیر معمولی نواب مسرور الملک آباد مستند شہی حضور پر نور اپنی خدمت سے علیحدہ کیے گئے اور ہمیشہ کے لیے حیدر آباد کو خیر باد کہا ان کی تنخواہ اور مناصب حسب دستور بطور وظیفہ جاری ہیں۔

۲۱۔ ۲۴۔ ۳۱۔ ۳۱ ذی الحجہ ۱۳۱۹ء کو صاحب زمان علی حضرت مہدی - ۲۹۔ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۱۵ء حیدرہ غیر معمولی نواب مسرور الملک آباد مستند شہی حضور پر نور اپنی خدمت سے علیحدہ کیے گئے اور ہمیشہ کے لیے حیدر آباد کو خیر باد کہا ان کی تنخواہ اور مناصب حسب دستور بطور وظیفہ جاری ہیں۔

۲۲۔ ۲۴۔ ۳۱۔ ۳۱ ذی الحجہ ۱۳۱۹ء کو صاحب زمان علی حضرت مہدی - ۲۹۔ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۱۵ء حیدرہ غیر معمولی نواب مسرور الملک آباد مستند شہی حضور پر نور اپنی خدمت سے علیحدہ کیے گئے اور ہمیشہ کے لیے حیدر آباد کو خیر باد کہا ان کی تنخواہ اور مناصب حسب دستور بطور وظیفہ جاری ہیں۔

۲۳۔ ۲۴۔ ۳۱۔ ۳۱ ذی الحجہ ۱۳۱۹ء کو صاحب زمان علی حضرت مہدی - ۲۹۔ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۱۵ء حیدرہ غیر معمولی نواب مسرور الملک آباد مستند شہی حضور پر نور اپنی خدمت سے علیحدہ کیے گئے اور ہمیشہ کے لیے حیدر آباد کو خیر باد کہا ان کی تنخواہ اور مناصب حسب دستور بطور وظیفہ جاری ہیں۔

۲۴۔ ۲۴۔ ۳۱۔ ۳۱ ذی الحجہ ۱۳۱۹ء کو صاحب زمان علی حضرت مہدی - ۲۹۔ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۱۵ء حیدرہ غیر معمولی نواب مسرور الملک آباد مستند شہی حضور پر نور اپنی خدمت سے علیحدہ کیے گئے اور ہمیشہ کے لیے حیدر آباد کو خیر باد کہا ان کی تنخواہ اور مناصب حسب دستور بطور وظیفہ جاری ہیں۔

لوہی کی شادی پہلے من بن عبداللہ بن عبدالغیاث اور غیاث سے ہوئی تھی لیکن ان کے انتقال کے بعد اس نے کسی انگریز سے شادی کر لی۔ اس عورت کا دوسرا نام جمیلہ بیگم تھا۔

۲۲ - ۲۴ جمادی الثانی ۱۲۲۳ھ کو سید حکیم کار عالی ناراین راؤ متھوالگی علاقہ نوابسہل اللمک مرحوم شہر بدر کیلئے گئے۔ اور پہلی روانہ ہوئے۔

۲۵ - ۹ جمادی الثانی ۱۲۲۵ھ کو بذریعہ جریہ وغیرہ مولیٰ حسب فرمان اٹھتے مترشدہ بھاجادی الاول

سید عبدالرشید خان سیالکوٹ پہاڑ کی اس گستاخی آمیز درخواست پر جواب دہ ہوئے ۱۲۲۵ جمادی الاول کو پیش کی تھی۔ حکم ہوا کہ ان کے جملہ خطابات موقوف اور مامورات دیوانی و صرف خاص مسدود کی جائیں اور شہر کے باہر رہیں۔

۳۶ - ماہ شوال ۱۲۲۶ھ میں مولوی حیدر اللہ خان مترشدہ دارنشی سکرٹری اٹھتے خدمت میں وظیفہ برعلیہ کیے گئے۔ اور ۳۲ فروری ۱۲۲۶ھ کو خارج البلد کیے گئے۔

باب

رزیدنسٹی حیدر آباد

رزیدنسٹی بلوہ سے شمال مشرق کے جانب قریباً ایک میل کی مسافت پر وودوسی کے کنارے واقع ہے۔ اس کے تعلق ایک بہت بڑا قلعہ آرائشی بھی ہے۔ اس کا قیام جازمیل سے کسی صورت میں کم نہ ہوگا۔ اس علاقہ میں ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے بموجب ۱۶۹۰۴ آدمی آباد ہیں۔

رزیدنسٹی دراصل ایک مکان کا نام ہے۔ جو صاحب رزیدنسٹ بہادر کی قیام گاہ ہے۔ اور عام طور پر تمام علاقہ رزیدنسٹی کہلاتا ہے۔ رزیدنسٹی محرابینہ علاقہ کے گورنمنٹ انجلیفٹ کے ماتحت ہے۔ اور یہاں کا انتظام محترم صاحب رزیدنسٹ ہلہ رکے زیر نگرانی ہوتا ہے۔

رزیدنسٹی میں تین بڑے بڑے بازار ہیں۔ بازار ٹیلی میان چغت گنج تیسرے گنج۔ علاوہ ازیں قریب بازار کا بہت بڑا حصہ بھی اس میں شامل ہے۔ بازار ٹیلی میان میں ہر قسم کے ضروری اشیاء کی تجارت ہوتی ہے۔

حکومت گج میں بقولات فروخت ہوتے ہیں۔ اور بہت سے مہاجنوں کے کوچیان بھی میں تعمیر گنج مارکیٹ ہے۔ ترب بازار میں شاہین ہیں۔ اسی علاقہ میں بنگلہ آف کمال بھی ہے۔

جہاں اب رزیڈنسی کا بنگلہ ہے کسی زمانہ میں لواء شہر جنگ بہادر کا باغ تھا کہ اپنی اور دولت اقصیہ کے مابین اندرائے تعلقات کے زمانہ میں جب کہ اپنی کے طرف سے یہاں سفیر اور رزیڈنٹ آتے تھے وہ کسی شاہی مکان میں مقیم ہوا کرتے تھے۔ کیونکہ اس وقت تک ان کے لیے کوئی مخصوص قیام گاہ مقرر نہ تھی۔

لواء نظام علی خان غفران آب لائے سرکراٹک کو خاص انکی فرمائش پر صاحبان رزیڈنٹ بہادر کے لیے لواء شہر جنگ بہادر کا باغ اور وہ قلعہ آرائی جو علاقہ رزیڈنسی کہلاتا ہے عنایت فرمایا۔ یہاں ۱۸۵۰ء میں صاحب رزیڈنٹ مصروف کی فرمائش سے رزیڈنسی کی تعمیر شروع ہوئی۔ اول ستمبر ۱۸۵۶ء میں ۶ سال بعد ہکا اختتام ہوا۔ یہ تمام کام انداس کے مشہور انجینئر ٹراکٹری کے لڑکے مشرینہ رسل کے زیرِ ہتھام ہوا اسکی نگرانی میں راجہ ننداسانی کے والد بھی شریک تھے۔

اس علاقہ میں ۱۲۵۰ء تک صرف رزیڈنسی کا بنگلہ ہی بنگلہ تھا۔ انہیں مشرینہ رسل کے زمانہ میں اس بنگلہ کے اطراف تعمیر کیا گیا۔ اور اس کے متعلق جو خطہ راضی افتادہ پڑا ہوا تھا۔ وہ عام طور پر لوگوں کو آباد ہونے کے لیے دیا گیا۔ ۱۸۹۱ء میں یہ تعمیر ختم نہایا گیا۔ اور چاروں تنوں پر برج بھی تعمیر کیا۔ اسکے احاطہ کے اندر ایک مقبرہ بھی ہے جس میں علاوہ دوسرے عہدہ داروں کی قبروں کے رزیڈنٹ کرنل لشی۔ کرنل ڈیوڈس۔ مشرینہ رسل کی قبریں بھی ہیں جو ۱۵۷۰ء اور ۱۵۸۰ء کو فوت ہوئے تھے۔ پامپنی کے ایک شریک یعنی سر لیونرڈ بولڈ کی بھی قبر اسی میں ہے جن کا انتقال ۱۸۳۲ء میں ہوا تھا ایک بڑی ٹرک رزیڈنسی کے مغربی یہاں تک سے ملی ہوئی مشرق کی طرف بازار سیلی میان کو جاتی ہے۔ حسب اعلان صاحب رزیڈنٹ کرنل بار بہادر مورخہ یکم جنوری ۱۹۱۹ء سے اس ٹرک پر سے ٹرانزٹ وغیرہ کی آمد و رفت روک دی گئی۔ اور اسکے دونوں طرف کھیر لگا دیا گیا۔ جہاں سے صرف آدمینگی آمد و رفت ہو سکتی ہے۔

علاقہ مذکور کے علاوہ رزیڈنسی کے متعلق ممالک محروسہ سرکاری میں اور بھی بہت سے علاقہ عبارت

جن کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

سکندر آباد۔ بلازم۔ پیدائش۔ خجاولکھلہ۔ توانی پورہ۔ کاکا گورہ۔ سینٹارام پورہ۔ ٹریدیلی۔
سکانت۔ تریل گری۔ رمول پورہ۔ بالمرانی۔ چکل گورہ۔ ان علاقوں کے تفصیلی حالات براہ کے ضمن میں
متحریر کی گئی ہیں۔

باستثناء بلازم۔ اور سکندر آباد۔ باقی مقبوضات میں ہر قسم کے عدالتی اقتدارات سرکار عالی کو مائل تھے
لیکن بذریعہ جریدہ جلد ۳۰ نمبر ۳ صفحہ ۲۲۔ مورخہ ۱۹۔ آذر ۱۳۱۲ھ ان علاقوں میں عدالت و کونواں
سرکار انگریز کو اقتدارات دیدہ سے گئے۔ اسی ضمن میں مالگداری کے طرف سے ۱۹ آذر ۱۳۱۲ھ میں
ایک گشتی شائع ہوئی جس میں حسب فرمان مصدرہ۔ ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۲ھ یہ حکم دیا گیا کہ ہر مہنت
متعلقہ زیدینسی میں سرکار عالی اور دیگر مالگیر داروں وغیرہ کے جو علاقہ جات میں ان میں تعمیر و مرمت مکانات
وغیرہ کی منظوری دیکھا جائے اور ان یا سرکار عالی کو نہ ہوگا۔ بلکہ ایسی منظوری مہنت کیٹی سکندر آباد سے
دی جائے گی۔ اب ہم زیدینسی چادرگھاٹ کے متعلقہ چند مختلف واقعات تلخیص کرتے ہیں۔ سر
۲۳ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ م ۱۹ جولائی ۱۸۵۴ء کو جمعہ کے روز چار بجے دن کے علاوہ الدین جو حافظ شجاع الدین
ڈنٹہ دار تھا اور روہیلوں کا سرغنہ طرہ باز خان۔ دونوں باہم ملکر اور شہر بیرون اور اوہانوں کی ایک
کثیر جماعت ساتھ لیکر زیدینسی پر حملہ آور ہوئے۔ انگریزی فوج نے توپوں سے اس مجمع کو منتشر کر دیا
رات ہو جانے کی وجہ سے یہ لوگ گرفتار نہ ہو سکے۔ ۲۶ ذیقعدہ م ۱۹ جولائی ۱۸۵۴ء کو کنگ لوگ
جو موجود ہو گئے تھے گرفتار کیے گئے۔ اور نواب سالار جنگ اعظم کی بارہ درمی میں ان کو قید کیا گیا
علاوہ الدین مکمل ٹی میں گرفتار ہوا۔ اور ۲۶ ماہ مذکور کو کالے پانی پہنچا دیا گیا۔ اور طرہ باز خان وغیرہ ۱۹
جمادی الثانی ۱۳۱۲ھ کو قتل کر دیے گئے۔

۱۳۱۳ھ

انگریزی باؤکا مہنتا، ٹریدینسی حصار کے باہر یعنی زیدینسی ہسپتال کے روبرو نصب تھا۔ ۱۶ اکتوبر ۱۳۱۳ھ

سالہ ہر میں بھی صاحب زیدینٹ کے قیام کے لیے ایک کوٹھی موجود رہی۔ اس کو بلازم زیدینسی کہتے ہیں۔

حصہ اسکے اندر رغب کیا گیا۔

جون ۱۹۰۲ء کو سٹرچسن مجسٹریٹ رزیدنسی کے حدود سکیدیون کو ناج کر دیا۔ ۳۴ مئی ۱۸۶۵ء سے
تخوذاہ جو انان رزیدنسی کا علاقہ کر ڈگری ہے دیا جانا شروع ہوا۔ اسکے قبل سبواضہ زمینداری دوسرے بازار چٹا سٹرچ
دیجا یا کرتی۔

رزیدنٹ گورنمنٹ انگلینڈ کی طرف سے ایسی ریاستوں میں رہتا ہوں کہ اس کو وسطی مابین سرکارین رول سال وغیرہ ہوں
دولت آصفیہ میں ابتداً رزیدنٹ کا عہدہ نہیں تھا۔ بلکہ مینی کے طرف سے غیر ضروری ہو کر آتا تھا۔ لیکن
ملکی امور میں دخل نہیں دیا کرتے تھے۔ اس کا کام یہ تھا کہ مینی کے طرف سے جو کچھ پرنیامات و ایوان دولت آصفیہ
کے نام وصول ہوا کرتے تھے انہیں سنکار اور ان کے جواب لیکر بھیجا کرتے تھے۔

دولت آصفیہ اور سرکار مینی میں جو نہایت درجہ کا اتحاد تھا۔ اس لیے ان لوگوں کو یہاں سے خطابات بھی
دے جاتے تھے۔ اور یہ لوگ ان کو نہایت فخر سے قبول کرتے تھے۔ چنانچہ پہلے پبلکیشن کنادو کو دلا دیا گیا
خطاب ملایا گیا تھا۔ اسکے بعد کراپیاٹک کو شہت جنگ موثرن الکاٹا تھا رالہ رولہ۔ اور ایچ کی ریل کو نہایت
اور سکاٹ کو منتظم الدوہ کے خطابات عطا ہوئے۔

۱۶ اپریل ۱۸۹۹ء میں سٹرچسن مجسٹریٹ اور سٹرچسن سب سے پہلے غیر ہوئے اور انہوں نے گنٹور دوسرے کار نظام
چھوٹے بہائی نواب صلابت جنگ کی جاگیر تھی۔ اور اس گورنمنٹ کے کفالت میں تھی۔ کو یہ کار انگریزی کی
کفالت میں کروینے کی کارروائی شروع کی لیکن نواب نظام علی خان بہادر نے مجوزہ انتظام منظور نہیں کیا۔
اس کے بعد سٹرچسن مجسٹریٹ واپس ہوئے اور ۱۸۹۵ء سے ۱۹۰۲ء تک سٹرچسن رزیدنٹ رہے۔ اور بعد ازاں
نواب صلابت جنگ انہوں نے بھی گنٹور کے معاملہ کو دوبارہ تازہ کیا۔

جیسے جیسے سرکار مینی کو ترقی ہوتی گئی ویسے ہی ویسے ان لوگوں کے اثرات بھی ٹھہرتے گئے یہاں تک کہ
انہوں نے امور سلطنت میں بھی دخل دینا شروع کیا۔

۱۰ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کو سرکار عالی سے بمصالح انتظامی حکم صادر ہوا کہ کوئی عہدہ دار سرکار عالی بدون اجازت
مدار المہام سرکار عالی صاحب رزیدنٹ بہادر سے ملاقات نہ کرے۔

یکم رمضان ۱۲۸۶ بمطابق ۲۶ ستمبر ۱۸۶۹ء کو دوسری بین طغیانی ہوئی جسکی وجہ سے حدود نریڈنسی میں بھی نقصان ہوا۔
جانب رو دوسری دیوار سنگ بستہ شکست ہو گئی۔ اور برج بھی ٹوٹ کر بہہ گیا۔ تارکھ میں بانی بہر گیا۔ اور
ڈاکخانہ جو اسی سے ملا ہوا تھا وہ بھی غرق ہو گیا تھا۔ اور اسطرح کی دیوار بھی جا بجا سے شکست ہو گئی۔ اندر
اساط بھی عمارت کو نقصان پہونچا اور زقو وغیرہ بھی خراب ہو گیا۔
تحتہ ذیل میں مستقل و منصرم نریڈنستان کے نام اور آمد و رفت کی تاریخ وغیرہ صحت کے ساتھ لکھ دی گئی۔
تحتہ آمد و رفت صاحبان نریڈنٹ بہادر حیدر آباد کن شہر کا کھانا ۱۹۰۸ء

نام نریڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی	نام نریڈنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱	۱	۳	۱	۱	۳
۲	۲	۴	۲	۲	۴
۳	۳	۵	۳	۳	۵
۴	۴	۶	۴	۴	۶
۵	۵	۷	۵	۵	۷
۶	۶	۸	۶	۶	۸
۷	۷	۹	۷	۷	۹
۸	۸	۱۰	۸	۸	۱۰
۹	۹	۱۱	۹	۹	۱۱
۱۰	۱۰	۱۲	۱۰	۱۰	۱۲
۱۱	۱۱	۱۳	۱۱	۱۱	۱۳
۱۲	۱۲	۱۴	۱۲	۱۲	۱۴
۱۳	۱۳	۱۵	۱۳	۱۳	۱۵
۱۴	۱۴	۱۶	۱۴	۱۴	۱۶
۱۵	۱۵	۱۷	۱۵	۱۵	۱۷

۱۔ آپ سے پہلے میری حیثیت سے آئے ۵۲ آپ کو دربار آصفیہ کودلا درجناب کا خطاب عطا ہوا۔
۳۔ آپ کو حشمت جناب موتس الملک (نظام الدو) کا خطاب عطا ہوا تھا۔ آپ کے عہد میں مذمتی کارنگ محل
بنا۔ اور حشمت گنج آپ کے نام سے آباد ہوا۔ ان کے زمانہ میں نظام کا وہ مفسر جو گلہ میں رہا کرتا تھا مفتوح ہو کے
نریڈنسی ہی میں سلطنت بنی ۵۷ آپ کو نائب جنگ کا خطاب عطا ہوا تھا ۵۸ آپ کو مظفر الدو کا خطاب عطا ہوا۔

نام رزیدنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی	نام رزیدنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۱۶	ميجرجی - کیمبرن - منضم	۱۲ جنوری ۱۸۳۹ء	۳۰	افری بل اسے آر۔ رابن	۱۸۹۸ء
۱۷	برگنڈ بیروب - جی سی	۱۲ جون ۱۸۳۹ء	۳۱	مشرجے - جی - کارڈر	۱۸۹۸ء
	آئی - منضم -		۳۲	مشرسی - بی - سائڈل	۱۸۹۸ء
۱۸	ميجرجی - ٹاکنس - منضم	۸ جولائی ۱۸۳۹ء	۳۳	کرئل بی - ایس لسان	۱۹ جولائی ۱۸۹۸ء
۱۹	کرئل - جی - ایس فریز	یکم دسمبر ۱۸۳۹ء	۳۴	مشرسی - بی - سائڈل	۱۲ اکتوبر ۱۸۹۸ء
۲۰	ميجرجی - ڈیوڈسن - منضم	۱۸ دسمبر ۱۸۳۹ء	۳۵	کرئل - مریج - ڈیوڈسن	۵ دسمبر ۱۸۹۸ء
۲۱	کرئل - لو - سی - بی	۸ فوروری ۱۸۴۰ء		ایس - آئی - سی - آئی	۱۸۹۸ء
۲۲	ميجرجی - ڈیوڈسن - منضم	۵ دسمبر ۱۸۴۰ء	۳۶	مشر - ایس - سی - بی	۲۲ مارچ ۱۸۹۸ء
۲۳	مشرجی - ای - ڈیوڈسن	یکم دسمبر ۱۸۴۰ء		سی - ایس - آئی -	
۲۴	کپٹن - انو - آر - سائڈل	۳ دسمبر ۱۸۴۰ء	۳۷	ميجرجی - ای - ڈیوڈسن	۱۹ جولائی ۱۸۹۸ء
۲۵	کرئل - سی - ڈیوڈسن	۱۲ اپریل ۱۸۴۱ء	۳۸	مشر - ڈیوڈسن	۳۰ جولائی ۱۸۹۸ء
۲۶	ميجرجی - آئی - تھامز - منضم	۳۱ اگست ۱۸۴۱ء		ایس - منضم -	
۲۷	سری - لو - یول - سی	۱۳ جنوری ۱۸۴۱ء	۳۹	مشرجے - جی - کارڈر	۲۱ اپریل ۱۸۹۸ء
	سی - ایس - آئی -		۴۰	مشر - ایس - جان	۱۰ اپریل ۱۸۹۸ء
۲۸	مشرجے - سی - سی	۱۴ اپریل ۱۸۴۱ء		سی - ایس - آئی -	
	ایس - آئی -		۴۱	کرئل - آئی - سی	۱۳ اپریل ۱۸۹۸ء
۲۹	مشرجے - جی - کارڈر	۵ جنوری ۱۸۴۱ء		سی - ایس - آئی - منضم	

۱۸۹۸ء میں آپ کا انتقال ہوا۔

نام رزیدنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی	نام رزیدنٹ	تاریخ آمد	تاریخ واپسی
۴۲	مشرعہ بنی کارڈری ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۶ء	۵۰	مشرعہ کرڈوڈ وکسنہ سرائے ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء	۳	تاریخ واپسی
۴۳	مشرعہ بنی کارڈری ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۶ء	۵۱	مشرعہ جی بی سی پچلی ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۸ء	۳	تاریخ آمد
۴۴	مشرعہ بنی کارڈری ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۶ء	۵۲	مشرعہ کرڈوڈ وکسنہ سرائے ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء	۳	تاریخ آمد
۴۵	مشرعہ بنی کارڈری ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۶ء	۵۳	مشرعہ کرڈوڈ وکسنہ سرائے ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء	۳	تاریخ آمد
۴۶	مشرعہ بنی کارڈری ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۶ء	۵۴	مشرعہ کرڈوڈ وکسنہ سرائے ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء	۳	تاریخ آمد
۴۷	مشرعہ بنی کارڈری ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۶ء	۵۵	مشرعہ کرڈوڈ وکسنہ سرائے ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء	۳	تاریخ آمد
۴۸	مشرعہ بنی کارڈری ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۶ء	۵۶	مشرعہ کرڈوڈ وکسنہ سرائے ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء	۳	تاریخ آمد
۴۹	مشرعہ بنی کارڈری ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۶ء	۵۷	مشرعہ کرڈوڈ وکسنہ سرائے ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء	۳	تاریخ آمد

آئندہ وقت شہزادگان یورپ۔ وائسرایان وکمانڈرن چیفان ہند

سیر دیاحت یون توہنوں کے لیے مفید ہے۔ لیکن والیان ملک یا ان کے سفیروں یا قائم مقاموں کی مسما
 پر لکھنیل عرف سہی نامہ نمن موتی۔ اور مناسب وقت پر وہ اپنے مطلب کی کوئی نہ کوئی بات نکال ہی لیتے ہیں
 ہم ذیل میں تہزادوں۔ وائسرائوں اور کمانڈر ایجنٹوں وغیرہ کی تشریف آوری کے مختصر حالات درج کرتے ہیں
 ۴۱۔ ۱۲۔ ۱۸۹۶ء کو جنرل ہیورڈ وکمانڈر ایجنٹ ہند کسند آباد تشریف لائے۔ مدارالہام کسہر بان
 ڈنر ہوا۔ اس موقع پر ان کا قیام چار پانچ روزہ سہزادان نہیں ہوا۔

نصن

حضور پر نور کی حکمرانی کے رسومات ادا ہوئی تھیں اس لیے شہر اور بھی آراستہ کیا گیا تھا۔ اور شکر کوٹا
مصنوعی کما بین بنائی گئیں تھیں۔ ۷۔ ماہ مذکور روز شنبہ کو جس بجے حضور پر نور کی تخت نشینی کے
رسومات ادا کرنے کے لیے لاٹ صاحب دربار میں تشریف لائے۔ اور بعد ادا فی مراسم انہوں نے
ہنگام حضور کو کریم بی بی، اس گھوڑے ایک دور بین ایک گھڑی وغیرہ اسٹیار بطور ہدیہ دیں
اور ایک ایک عدد کریم بی بی لوزا سیر لائی علی خان بہادر سالار جنگ ثانی نواب سرخورد شہید جاہنگیر
اور مہاراجہ نرندر بہادر شیکار کو مرحمت فرمائی۔ اسی روز اعلیٰ حضرت حضور پر نور کی جانب سے ہجری
شب کے لاٹ صاحب کی دعوت گل پیران کے مکان میں ہوئی۔ اس میں سرکارِ عظمت مدار اور
سرکارِ عالی دونوں کے عائدین اور روسار مع تھے۔ دُور کے بعد آتش بازی چھوڑی گئی اور
عنوت سے احوال تک گلاسوں کی دو رویر روشنی کی گئی۔ ۸۔ ماہ مذکور روز جمعہ کو وہ بندر لیس
اسٹیشن ٹرین گلگتہ روانہ ہوئے۔ روانگی پر لوٹ تھی آپ جے بی ویسٹریوٹی جو میرا باپوں تشریف لائے۔
۲۷۔ صفر ۱۳۴۶ھ کو شام کے ۵ بجے لارڈ ڈفرن بہادر ویسٹریوٹی
گورنر جنرل ہند پیرا پٹیل ٹرین داخل بلدہ ہوئے جب دستور اعلیٰ حضرت سے عائدین و امرائے سواران
کے اسٹیشن پر تشریف لیا کرانکا استقبال کیا۔ سلامی سر ہوئی۔ اور لاٹ صاحب قیام فرمانے کے لیے
رزیدنسی بلدہ تشریف لے گئے۔ دوسرے روز ۹ بجے صبح کے اعلیٰ حضرت حضور پر نور لاٹ صاحب
ملاقات کے لیے رزیدنسی تشریف لے گئے۔ اسی روز شام کے ۵ بجے لارڈ مدج باز دید کی غرض
ہنگام والا کی دیوڑھی میں تشریف لائے۔ تہنیت محل میں دربار ہوا۔ دونوں گورنمنٹوں کے
امرا اور عائدین اس موقع پر موجود تھے۔ خط و بان تقسیم ہونے کے بعد دربار برخواست ہوا۔
شب کے ۸ بجے لاٹ صاحب موصوف کو مع ان لوگوں کے جو متذکرہ بالا دربار میں شریک تھے
دعوت دی گئی۔ اور گل پیران کے مکان میں اسٹیٹ ڈنر ہوا۔ ڈنر ختم ہونے کے بعد لاٹ صاحب
ایک اسپیس میں اعلیٰ حضرت کے خاص اوصاف بیان کئے پھر آتش بازی چھوڑی گئی۔ اس
شب کو دعوت کے مقام سے رزیدنسی تک سڑکوں پر دو رویر روشنی کی گئی تھی۔ اور جا بجا

کمانین لکھائی گئی تھیں۔ ۳۰ صفر کو ابجے نشب کے لاٹ صاحب حیدر آباد سے تشریف لے گئے آپ آئے والے ویسراؤن مین دوسرے ویسراؤن تھے۔

۳۰ جمادی الاول ۱۲۹۶ھ کو دربار ہنل ہائیس ڈیوک وڈچرائٹ کنیاٹ کمانڈر انچیف افواج احاطہ سبھی مع اسٹاف بذریعہ اسپیشل ٹرین بلدہ تشریف لائے۔ انحضرت بنگالہ عالی نے مع اپنی گورنٹ اور گورنٹ انگریزی کے عہد داروں کے اسٹیشن پر ان کا استقبال کیا سلامی سہوئی۔ اور دی۔ ایل ہائیز بشیر باغ مین ٹھہرائے گئے حسب پروگرام دربار ڈنر اور دیگر مراسم ہوئے۔ ڈنر روز قیام شہر آراستہ کیا گیا تھا۔ اور خلوت سے بشیر باغ تک دونوں جانب روشنی ہوئی تھی جس شبہ بقدر نظر آتا تھا۔ ڈیوک وڈچرائٹ ہاتھیوں پر سوار ہو کر بلدہ کی سیر کی ۲۳ ماہ مذکور کو رات کے وقت پراپوٹ طور سے دونوں رخصت ہوئے۔

۲۱ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ کو ابجے دن کے ہنر ہائیل ہائیس پرنس البرٹ وکٹر بذریعہ اسپیشل ٹرین داخل بلدہ ہوئے۔ انحضرت قدر قدرت نے فیہر سہوئی طور پر انکی پیشوائی کی۔ اس موقع پر تمام امراء کے دربار اور افسران انگریزی موجود تھے۔ پروگرام کے مطابق اسپیشل ٹرین اور دربار ڈنر ڈنر کے دن ایوان شاہی سے ریڈیو لٹنی تک روشنی کا خاص انتظام تھا۔ ہنر ہائیل ہائیس ۳ روز مقیم رہ کر بلدہ سے تشریف لے گئے۔

اول ربیع الاول ۱۲۹۶ھ کو جنرل رابرٹ کمانڈر انچیف افواج ہند حیدر آباد تشریف لائے۔ ایوان شاہی مین ملاقاتی دربار اور ڈنر ہوا۔ ۴۔ ۵ روز بلدہ مین تمام فرما کو اپس تشریف لے گئے۔

۴ ربیع الثانی ۱۲۹۶ھ کو لارڈ لیسٹون بہادر ویسراؤں گورنر جنرل کشور ہند غازی پور اور روضہ خلد آباد کے ملاحظہ کے لیے ریاست مین تشریف لائے۔ وہاں سرکاری طور پر انکی پیشوائی نواب وقار الام بہادر اور نواب سلطان الملک بہادر نے کی۔ سب چیزوں کے ملاحظہ فرمانے کے بعد لاٹ صاحب پوز تشریف لے گئے۔ وہاں سے اسی صفحہ کی ۱۲ کو ۴ بجے دن کے مع اسٹاف اسپیشل ٹرین کے ذریعہ سے داخل بلدہ ہوئے۔ بنگالہ خلد

لے نفع امر ارشدہ و عا مین سرکارین اسٹیشن پر انکا استقبال کیا۔ سلامی سر ہوئی اور لاٹ صاحب رزیدنسی بلدہ میں ٹہرائے گئے۔ دُور اور دربار ہوا۔ دُور کے روز ایوان شاہی سے رزیدنسی تک شہر بقیعہ نور بنایا گیا تھا۔ لاٹ صاحب نے یہاں ۳ روز مقیم فرمایا اور چوتھے روز روانہ ہوئے آنے والے واپس آؤں مین یہ تیسرے واپس آئے تھے۔

د. ۱. رجب ۱۳۱۳ھ کو اسٹریک شہزادہ اسپہیل رائل ہائیس فرانس فرزند آئینج ۱۰ بجے دن کو اسپہیل ٹرین بلدہ مین داخل ہوئے شہزادوں کی طرح ان کی بھی سلامی ہوئی اور رزیدنسی بلدہ مین ٹہرائے گئے حسب تاعدہ ملاقاتی دربار اور اسپٹ ڈنیر ہوا۔ دربار مین شہزادہ صاحبہ اعلیٰ حضرت سے ملے۔ شہزادہ صاحب نے یہاں چند ہی روز قیام فرمایا۔

۲. ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ کو ہنر اسکلنی لارڈ وین لاگ گورنر دیراس بیان تشریف لائے جو مستقر سلامی ادا ہوئی اور قیام کے لیے رزیدنسی بلدہ تجویز ہوئی۔ اعلیٰ حضرت نے ملاقاتی دربار مین اُن سے ملاقات کی۔ اور دُور دیلاٹ صاحب بلدہ کے شہر ہر مقامات کی تیر فرما کر ۲۶ ماہ مذکور کو بلدہ سے دیراس تشریف لے گئے۔

۸. جمادی الاول ۱۳۱۳ھ کو شام کے ۵ بجے ہنر اسکلنی لارڈ وین لاگ گورنر دیراس غار ہائے اورادیکھنے کے لیے اسٹیشن نانڈگاؤن سے گاڑی مین سوار ہو کر وٹسہ خلد آباد تشریف لے گئے۔ سیکار عالی کی جانب سے ہمارا جیکشن پر شاہد بہادر بیجا (مدار المہام) اور نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر انتظام اور استقبال کے لیے وہاں موجود تھے۔ ۹ ماہ مذکور کو لاٹ نے مہیڈی صاحبہ کے غار ہائے اوراد ملاحظہ فرمائے۔ اور ۲۰ تا ۱۰ کو صبح کے ۸ بجے وہاں سی قلعہ دولت آباد دیکھنے تشریف لے گئے اور وہیں سے مغرب کے قریب نانڈگاؤن کے اسٹیشن پر پہنچے کسی دھڑ سے ملائم انگریزی مین بعض مقامات پر تشریف لے گئے اور وہاں ۲۵ جمادی الاول کو صبح کے ۸ بجے یونہی سے بدرجہ اسپہیل ٹرین داخل شہر ہوئے اعلیٰ حضرت حضور پر نور نے مع انہی گورنٹ اور انگریزی گورنٹ کے عائدین اور امراء کے اسٹیشن پر

لاٹ صاحب کو اسٹیشن پر خوش آمدید کہا۔ سلامی سر ہوئی اور وہ رزیدنسی بلڈہ میں ٹھہرائے گئے۔ اسٹیشن ڈنڈا دربار ہوا۔ ڈنڈے کے روز ایران شاہی سے رزیدنسی تک دور یہ روشنی کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان کے آگے کی خوشی میں ۵۰ سے ۸۰ تک تمام دفاتر کو تعطیل دی گئی۔ ۲۹ کو سبکے اسبجکٹ ان سے بچاؤ شریف لے گئے۔ حیدر آباد آئینہ الون میں یہ چوتھے ویسے لے گئے۔

۱۰ اویل رجب ۱۳۱۹ میں سرخارج اسٹورٹ واکسٹ کمانڈر انچیف افواج ہند حیدر آباد شریف لائے۔ سلامی ہوئی۔ اور رزیدنسی بلڈہ میں ٹھہرائے گئے۔ انہوں نے سکندر آباد کا فوجی انتظام بھی ملاحظہ فرمایا۔ غالباً آگے کی بھی وجہ ہو۔ ملاقاتی دربار میں انکھفرت سے ملے۔ اسٹیشن ڈنڈا ہوا اور ۳ روز کے بعد وہ حیدر آباد سے شریف لے گئے۔

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۱۹ کے یل میں اسٹریلیا کے کاؤنٹ ٹوران بلڈہ میں شریف، فاماہو سے۔ ان کی پیشوائی اور صلاحی سرکاری طور پر ہوئی اور تک کوٹھی میں ٹھہرائے گئے ملاقاتی دربار میں انکھفرت کا شرف حضوری حاصل کیا۔ بعد ازاں اسٹیشن ڈنڈا ہوا۔ کاؤنٹ موصوف ۳ روز تک حیدر آباد میں قیام کر کے بغرض شکار نیم پلیدہ شریف لے گئے اور چند روز تک کربیل کوہان سے واپس گئے۔

۲۰ رجب ۱۳۱۹ کو سرخارج وکیل امانتدار میں سے کمانڈر انچیف مسٹر لیا کے ایک اہلی حیدر دار لارڈ وائٹ ہیری جی جی جی حیدر آباد آگے ملاقاتی دربار میں شرف حضوری حاصل کیا۔ اسٹیشن ڈنڈا ہوا۔ اور ۳ روز قیام کر کے واپس گئے۔

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۹ کو سبک کے بچے ہر کلسنی لارڈ وائٹ کربیل بنادور گورنر جنرل ہند بچاؤ میں داخل حیدر آباد ہوئے۔ بند گالانی نے مزہ عنائین اور امر وارنگل یزی عہدہ داروں کے اسٹیشن پر کھاتہ متبادل کیا۔ اور رزیدنسی میں ٹھہرایا۔ ملاقات و باز دید کے مراسم ادا ہوئے۔ ملاقاتی دربار اور اسٹیشن ڈنڈا ہوا۔ ڈنڈے کے دن شہر میں ایوان شاہی سے رزیدنسی تک روشنی کی گئی اور انکی آراستگی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ جاسکا کمانیو بنائی گئیں تعین اور ان میں بجلی کی روشنی کا انتظام ہوا تھا۔ چونکہ لاٹ صاحب ایران کے دربار اور وہان کی شان و

شوک و کھچے تھے اور خود بھی نفاست پسند تھے اس لیے پچھلے گورنروں کے خلاف ان کی تشریف آوری کے موقع پر ہر طرح کا سامان کیا گیا تھا۔ ۲۱ ماہ مذکور کو لاٹ صاحب مع اپنی ایڈمی صاحبہ کے شکار کی غرض سے بذریعہ اسپنل ٹرین مانگوڑ روانہ ہوئے مختصر اسٹاف ان کو ہمراہ تھا شکار گاہ میں بھی خاص انتظام تھا وہاں انہوں نے خوب شکار کھیلنا اور ۴۴ محرم ۱۳۲۵ کو شام کے ۴ بجے داخل بلدہ ہوئے۔ داخلہ پرایوٹ تھا۔ ۵ ماہ مذکور کو انہوں نے مع اپنی لیڈی صاحبہ اور اسٹاف کے ایوان وزارت میں دو پچھڑے پہلے لنگر کا نظارہ فرمایا۔ اس موقع پر بھی خاص طور پر انتظام تھا لنگر ملاحظہ فرماتے کے بعد شب کے ایک بجے پرایوٹ طور پر کوہ اعتدال دیکھنے کے لیے روانہ ہوئے حیدر آباد آئیو اسے وایسراؤن میں یہ پانچھن وایسراؤں تھے۔

۲۹ ذیقعدہ ۱۳۲۵ کو صبح کے ۵ بجے لاڈل پچھڑے ہمارے کمانڈر انچیف افواج ہند بذریعہ اسپنل ٹرین نکلتے سے سکندر آباد تشریف لائے اور آئینوقت فوج ملاحظہ کرنے کے بعد رزیدنسی بلدہ میں مقیم ہوئے گورنٹ نظام کو کجا ب سے اکا داخلہ پرایوٹ تھا۔ ہمارا جہدار الہام کے یہاں انہیں اسپنٹ ڈنڈیا گیا یہاں انہوں نے قلعہ کو گنگنڈہ دیکھا اور تشریفیہ آوری کے سیکڑوں رات کی وقت پرایوٹ طور سے پندرہ رزیدنسی بلدہ سے جانب بیرونہ روانہ ہوئے۔

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۲۵ کو شام کے ۴ بجے لاڈل اسپنل ہمارے گورنر مدراس مع اپنی لیڈی صاحبہ اور مختصر اسٹاف کے داخل بلدہ ہوئے ہمارے جہدار الہام اور افسران سرکاری نے استقبال پر استقبال کیا جب دستور سٹیشن سے رزیدنسی تک سرکاری کی فوج سڑک کے دونوں جانب متعین کی گئی تھی چونکہ لاڈل گورنر ہمارے کی عدم موجودگی میں وہ وایسراؤں کی خدمت انجام دے چکے تھے اس لیے غیر معمولی طور پر یہاں انکا اعزاز کیا گیا رات صاحب رزیدنسی بلدہ میں ٹہرائے گئے پیر کو کے مطابق ملاقاتی دربار اسپنٹ ڈنڈیا ہوا۔ ۲۰ ماہ مذکور کی ڈاک گاڑی میں لاٹ صاحب مع لیڈی صاحبہ اسٹیشن پہنچے جسے جانب مدراس روانہ ہوئے۔

۱۳ ذیقعدہ ۱۳۲۵ کو صبح کے ۵ بجے ویرنر سیکل مانیٹر شہزادہ شہزادی ویلیڈیہ رزیدنسی بلدہ مدراس سے

حیدر آباد شریف لائے۔ اعظمیت پنڈکالغالی مع امرائے دربار و افسران سرکار انگریزی کی پیشین گوئی
 بغض استقبال تشیعہ فراتجہ۔ پیشین سے اترنے کے وقت حضور پر نور نے نہایت ہی تباک کے ساتھ
 اپنے معزز جہان کا یہ مقدم کیا۔ شاہی جنیت سے حضور پرست آف ولیز کی پیشین گوئی کا غیر معمولی انتظام کیا گیا
 تھا۔ اعظمیت اور شہزادہ عظیم ایک گاڑی میں بیٹھ کر ایوان فلک نادر شریف لے گئے اور بندگان
 حضور نے اپنے شاہی جہان کو وہاں فروکش کر لیا۔ حسب پروگرام باز دید و غیر کی رسومات ادا ہوئیں
 اور دوسرے روز صبح کو مسکن درآباد میں فوجی و اعلیٰ ہوا۔ چونکہ اعظمیت کی بڑی صاحبزادی حضرت
 نظام النساء بیگم صاحبہ ۲۷ ماہ سے سخت علیل تھیں اس لیے حضور انور کی صاحبزادی صاحبہ کی علالت بھی کاہش
 جان تھی میدان پر یلہ میں اطلاع ہوئی کہ انہوں نے انتقال فرمایا اس لیے بندگان والا نور و دہان
 جو ملی قدیم کو تشریف لے گئے۔ امی اور زخام کے دیکھے شہزادی بیگم صاحبہ نے وکنا ریزہ زانہ سہیل
 کا دین باغ میں سنگ بنیاور رکھا مگس واقعہ جاگاہ کے باعث دربار سلطنت ڈرو اور تمام اسم ترک
 کروئے۔ معزز جہان نے صاحبزادی صاحبہ کی تجویز و تعین میں اپنی جانب سے اشاث کے چند ہندو
 اور مسلمان لوگوں کو بھیجا و تعزیت فرمائی اور شہزادی صاحبہ کو محل مبارک میں تعزیت کی غرض سے
 روانہ کیا۔ ۱۶ ماہ مذکور کو شبکے ابجے شاہزادہ صاحب اپنے مختصر اشاث کے ساتھ شکار کھینٹ کے
 لیے بدریہ اسپنل ٹرین مانچوٹر روانہ ہوئے۔ اور شہزادی صاحبہ ایوان فلک نمایں تھیں بہین
 اپنے زمانہ قیام میں اس نمایں گاہ کو کئی مرتبہ ملاحظہ فرمایا جو اعظمیت کے جشن چہل سال کی خوشی
 میں باغ عامر کے اندر قائم کی گئی تھی۔ اس کے سوا شہر کے مشہور مقامات بھی دیکھے۔ ۲۱ ماہ مذکور کو
 شبکے ابجے بندہ یو اسپنل ٹرین وہ واری بکشن کی جانب روانہ ہوئیں اور ۲۲ مارچ کو صبح کے وقت
 شہزادہ بہادر کے ہمراہ وہاں سے بنارس روانہ ہوئیں۔ شہزادہ بہادر کے اعزاز میں دفاتر سرکاری
 ۳ روز کی تعطیل دی گئی۔

۱۱۔ رمضان ۱۳۲۴ء کو سر ڈینیل اسٹس بہادر مہر کو نسل و ایسرا سے حال غنٹ گورنر پنجاب

حیدر آباد شریف لائے۔ پیشین پر مہاراجہ منارا المہام۔ عمائدین سرکار عالی۔ اور سر کاؤسٹ مدار نے

استقبال کیا۔ اور انھیں رزیدنسی بلارہ میں ٹھرایا۔ دوسرے روز ملاقاتی دربار اسٹیٹ ڈنر ہوا اور مہربانوں سے دربار میں اعلیٰ حضرت سے ملاقات فرمائی اُن کے یہاں تشریف لائے کی غرض یہ تھی کہ جنسٹی شاہ کابل کی تشریف آوری حیدرآباد کے متعلق جنگاں حضور سے مشورہ کریں۔ ۲ روز تقیر رکھتے ہیں روز پنجاب روانہ ہوئے۔

۲۳۔ رمضان ۱۳۲۵ء کو پہلی میل سے پرنس انگلوٹ ہنس حیدرآباد تشریف لائے۔ سلامی کی ۲۱۔ توہین سرہوین اور لکھنؤ ان ملک نماہین ٹھہرائے گئے۔ ۲۵۔ رمضان کو اعلیٰ حضرت سے اکل پیران کے مکان میں ڈنر دیا۔ اور اسی روز صبح کو ملاقاتی دربار منعقد ہوا۔ ۲۔ شوال کو شہزادہ بلارہ سے تشریف لے گئے۔

یکم شوال ۱۳۲۵ء صبح کے ۴ بجے ازاب گورنر جنرل لارڈ ٹنٹو و ایس اسے منہا اور لیڈی ٹونغا آیا اور اکوٹریض ملا حظہ تشریف لائے حسب مول سرکار عالی کی طرف سے صوبیدار صاحب صیہ راؤ کوٹا سے دعوت وغیرہ ادا کی۔ اور بعد ملا حظہ یہاں سے احوال تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۴۔ شوال ۱۳۲۵ء روز دوشنبہ کو صبح کے ۸ بجے بلارہ میں تشریف لائے حسب معمول سلامی اہولی اعلیٰ حضرت ۲۔ رمضان میں دھرد داران سرکار عالی و سرکار انگریزی پیشوا کی کی غرض سے اشن پر تشریف لے گئے تھے۔ اور حسب پروگرام ملک نما پرٹہ لائے گئے۔ ملاقات اور باز دید کے مراسم ادا ہوئے اور اسی روز مغرب کے ۵ بجے دربار ہوا بعد ازاں خلافت کلام افسران فوج لیوی کی غرض سے بلارہ تشریف لے گئے۔ دوسرے روز لیڈی ٹونغا صبح کے ۱۰ بجے زمانہ مسیحاں ملا حظہ فرمایا۔

سہ چھ کو تالاب میر عالم اور گونڈہ کی سیر کی اور شب کے ۸ بجے کل ایان بن نہاں بیرو پور جانشین ۸ بجے سکندر آباد میں فوج کار یو لوملا حظہ فرمایا۔ اور دن کے ۱۰ بجے بھجر ہل سر سرجہ اٹل فرسے کے۔ سی۔ آئی کے ساتھ ہر کیپ فاسٹ تناول فرمایا۔ اور دوپھر کو ہمارا جہدار المہام کے یہاں لچ میں تشریف لائے اور سہ پھر میں اسپرل سرولیس ٹروپس وغیرہ کی اسپورٹ فتح میدان میں ملا حظہ فرمایا۔ اور شب کے ۸ بجے رزیدنسی میں ڈنر ہوا۔ بروز پنجشنبہ دن کے ۱۰ بجے اعلیٰ حضرت سے

پریوٹ طور پر ملاقات فرمائی۔ اور شام بکے ۵ بجے رزیدنسی میں گارڈن پارٹی ہوئی۔ بر فروری جمعہ
سہ پھر کوئٹہ اسکنسی نے مسہ لیڈی میٹرو سکندر آباد میں جدید سول ہسپتال کاسنگ بنیادی نصب
کیا اور نئی فیر کا افتتاح فرمایا۔ بموجب پیر و گرم آج ہی شام کے ۵ بجے روانگی کی تاریخ مقرر تھی مگر کسی وجہ
اُس روز آشریف نہ لیا اسکے ۹ شوال ۱۳۲۲ھ بروز شنبہ شام کے ۶ بجے پریوٹ طور پر جانب
بجوارہ قشرفیف لے گئے۔ حیدر آباد آنیوالون میں آپ چھوڑا ایسرا کے ہیں۔

۳۳ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ بروز شنبہ کوئٹہ اسکنسی لاڑکچہ کا نڈر انجیٹ افواج ہند پریوٹ طور پر
بارہ میں قشرفیف لائے حسب معمول۔ ان میں سلامی کی سرہون میں اور رزیدنسی بلکہ میں قیام کیا اسی
شب کو آپ کے ان میں کوئٹہ ہوا۔ امرار و عہدہ داران سرکار عالی اور سکندر آباد وغیرہ موجود تھے
اعلیٰ حضرت بھی قشرفیف فرما ہوئے تھے۔ اور دوسرے روز سہ پھر کوئٹہ یانی رود موسیٰ کو بر باد شدہ
مقامات کا سد صاحب رزیدنٹ بہادر ممانہ کیا اور شب میں اعلیٰ حضرت ... کی طرف سے فلک نما
ڈنر ہوا۔ جس میں امرار اور عہدہ داران سرکار عالی و ویرش کوؤنٹ قمریہ تھے ۲۴ ذیقعدہ
روز شنبہ کوئٹہ میں پریوٹ طور پر پریوٹ انجیل کلکتہ روانہ ہوئے۔

عہد نامہ جاریست فیما بین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار و غیرہ

مذکورہ دکن کا تعلق شاہان ہندوستان کے زمانہ میں قسمت بنی سے خفا گزیدہاں کے صوبہ داران پورہ بن
طریقوں سے جو ہندوستان میں آگئی تھیں کبھی مدو حال کیا کرتے تھے یا خود انھیں مدو دیتے تھے
اس لیے ان میں اور ان میں معاہدات ہوا کرتے تھے نصف ستر وین ہندی گذرنے کے بعد
دیوبلی صاحب گورنر علاقہ فرانس کو سب سے پہلا واسطہ مظفر جنگ سے پڑا۔ اُنکا خیال تھا کہ
اس ذریعہ سے فرانس کا اثر ہندوستان میں قائم ہو جائیگا۔ مگر انگریز بھی فرانس میں
اس ساز باز سے غافل نہ تھے۔ انہوں نے مظفر جنگ کے مامول ناصر جنگ کو مدد دی اور
۱۷۶۹ء سے ۱۷۷۱ء تک انگریزوں کو شکست دی۔ اور فرانس میں

مظفر جنگ اپنے ماموں کے ہاتھ گرفتار ہوئے۔ لیکن دوسری سال جب چھانوں۔ نہ نامہ جنگ کو قتل کیا تو مظفر جنگ آزاد ہو گئے اور فرانسیسیوں کی مدد سے اس ملک کے صوبہ دار مقرر ہوئے۔ انہوں نے مسٹن لین ہوتے ہی بشی صاحب کی سرکردگی قائم کی اور نواح پابند پجوری کا بہت سا علاقہ دیدار اور کریکال پجلی پٹن وغیرہ بھی فرانس کے حوالہ کیا۔ مگر مظفر جنگ تھوڑے ہی دنوں کے بعد فوج کی سرکشی کے باعث قتل کیے گئے۔ فرانسیسیوں نے آصف جاہ بہادر کے دوسرے فرزند صلابت جنگ کو دکن کا صوبہ دار مقرر کر لیا۔ انہوں نے کئی مواضع اور سرکاران شمالی کے بعض اضلاع فوج کی بود و باش اور تنخواہ کے لیے مقرر کیے مگر بہت جلد یہ سب انگریزوں کے ہاتھ میں چلے گئے۔

صلابت جنگ کو اُن کے بہائی نواب نظام علی خان بہادر نے قید کیا اور کرناٹک کو اپنے ملازمین شامل کیا مگر یہ علاقہ بہت جلد انگریزوں کے قبضہ میں چلا گیا۔ ساتھ ہی اسکے انگریزوں نے نظام علی مقام سی ضرورت کے وقت فوج سے مدد کر لیا وعدہ کیا اور جب فوج کی ضرورت نہ ہو تو ایک لاکھ روپیہ سالانہ دینے کو کہا۔ مگر اُس زمانہ کی مصلحتوں نے کسی کو اپنے عہد پر قائم نہ رہنے دیا کبھی صوبہ دار دکن حیدر علی کے ساتھ ہو جاتے تھے اور کبھی انگریزوں کے۔ آخر میں انگریزوں نے جو عہد نامہ ہوا اس میں گورنمنٹ انگریزوں اور نواب کرناٹک ایک جانب اور نظام ثانی دوسری جانب تھے جس کے رو سے کرناٹک کے بالائی گھاٹ کی دیوالی انگریزوں کو ملی اور انہوں نے فوجی مدد کے علاوہ۔ ۷ لاکھ روپیہ سالانہ خراج دینے کا وعدہ کیا۔ اس عہد نامہ کے رو سے دو پٹنیں اور کچھ توپیں انگریزوں نے تقبیت نظام کو دیں۔ جب حیدر علی نے نظام کو مدد کیا تو انہوں نے ۱۷۹۷ء میں انگریزوں سے مدد مانگی۔ اسکے ساتھ ہی ضلع کنٹور تاجری میں دینے اور فوج فرانس کو اپنا ملک سے خارج کرنے کا وعدہ کیا۔ ۱۷۹۲ء میں جب اہدات جنگ نے مضافی تو گنٹور جو انگریزوں کی متاجری میں تھا نظام کے علاوہ میں شامل ہو گیا۔ ۱۷۹۵ء میں ایک انگریز اس ایچیدر آباد آہاکہ وہ ضلع مذکور کو واپس طلب کرے اور جو خراج نظام کو دیا جاتا تھا اُس کے متعلق کہے ضلع کنٹور کے متعلق تو تصفیہ ہو گیا مگر خراج کی بابت کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ اور میر ابو القاسم یہ عالم اس کام کے لیے حکمتہ روانہ ہوئے۔ اور ایک

عہد نامہ ہوا۔ جس کی رو سے نظام نے جو کچھ وصول کیا تھا اُس کے علاوہ قریب ^{۱۰۰} لاکھ روپیہ انگریزی گورنمنٹ نے انہیں دیا۔ یوں سلطان کے پہلے جنگ میں لارڈ کارنوالس نے بہت جابا کہ نظام اُن کے ساتھ متفق ہوا اور غنیمت میں منقول حصہ لینا مگر یہ امر طے نہ ہوا کہ ۱۷۹۵ء میں جو کچھ کے متعلق نظام اور پیشوا میں کچھ ان بن ہو گئی اور نظام کو متعلقہ علاقہ بابت ادائی تین کروڑ روپیہ پیشوا کو دینا پڑا مگر وہ اور پیشوا کی وفات کے بعد جو کچھ کا حصہ نظام کے علاقہ میں پھر شامل ہو گیا۔

اس جگہ پر میں انگریزوں نے نظام کو مدد دینے سے انکار کیا تھا اس لیے وہ ناخوش ہو گئے اور انگریزی فوج کے بجائے فرامشی فوج رکھی لیکن پوری طور پر یہی اس امر کا ظہور نہ ہوا تھا کہ نظام انگریزی فوج رکھنے کے لیے مجبور ہوئے۔ اسکے سوائے انگریزوں کو بھی یوں سلطان کا خوف لگا ہوا تھا اس لیے انہوں نے بھی نظام کو ملائے کھنی کی کوشش کی۔ اور پٹنن ملک کے لیے بنائی گئیں ۱۷۹۹ء میں فوج نظام کی فوج اور انگریزی فوج نے پیشوا سلطان پر فتح پائی اور راز رو سے عہد نامہ بنو نظام کو میسور کا علاقہ دیا گیا اور جو علاقہ پیشوا کو دیا گیا انہوں نے اُس کے لینے سے انکار کر دیا اس لیے اس کے دولت اور نظام کو دے گئے۔ اس سے مرہٹوں کو رشک ہوا۔ مگر انگریز بھی اس سے بے خبر نہ تھے۔ انہوں نے ملکی فوج میں دو پٹنن پیادوں کی اور ایک ریش سواروں کی اور بڑھائی اسکے خرچ کے لیے نظام نے قریب ^{۱۰۰} لاکھ کا علاقہ فوج کی دستی کے لیے انگریزوں کو دیدیا۔ اس موقع پر ایک عہد نامہ کے ذریعہ سے انگریزوں کو حق حاصل ہوا کہ وہ نظام اور دوسری ریاستوں کے درمیان ثالث مقرر ہوئے اور دوسری ریاستوں سے رسل رسل کچھ اختیار نظام کو تھے وہ سب جلتے رہے۔

نظام نے مرہٹوں سے پہلی لڑائی کی انگریزی فوجی سپاہیوں کو ضلع دولت آباد اور ضلع دروڑ میں آنے سے انکار کیا۔ اس لیے ایک عہد نامہ مشاعرین اور نیا رہوا۔ اسکے رو سے مرہٹوں کو عند الضرورت دوسرے کے قلعوں میں فوج رکھنے کا اختیار حاصل ہو گیا۔ ۱۸۰۲ء میں جو عہد نامہ

ہوا اسکے رو سے تجارت کی توسیع ہوئی اور اشیاء اور آمد پر پانچویں پر سیکڑ محصول قرار پایا اسکے ساتھ ہی سب طرح کے محصول کا عدم ہو گئے۔ حیدر آباد سے غلہ بھی باہر جانے لگا اور اُس سے محصول اٹھا دیا گیا۔

نواب میر نظام علی خان بہادر نے سن ۱۱۳۲ ہجری میں وفات پائی اور اُن کے فرزند نواب سکندر جاہ اُن کی جگہ پر مندر نشین ہوئے اور شہنشاہِ دہلی سے اپنے لیے منظوری حاصل کی۔ اُن کے مندر نشین ہونے پر عہد نامہ جدید کی رو سے پچھلے عہد ناموں کی منظوری ہوئی۔ ایک اور عہد نامہ ہوا جو ۲۸ اپریل سن ۱۱۳۲ء کو ہوا اور نظام کو علاقہ جات دکن ہمارا اجہ سینڈیا بہار اور واولی ناگپور سے فتح میں ملے تھے حاصل کئے۔ سن ۱۱۳۲ء میں میر عالم وزیر حیدر آباد سے انتقال کیا گریں۔ رد و قرح کے بعد میر الملک نامہ دھوئے گریا سنی اختیارات راجہ چندو لعل کے ہاتھ میں رہے۔ انہوں نے ایک فوج مرتب کی جس نے جنگ ہائے مرہٹہ اور پندرہ ازمین بڑی مروا کی ظاہر ہو پیشوا کی شکست کے بعد بموجب عہد نامہ جدید ان فوجی خدمات پر نظام کو بہت سا علاقہ ملا۔ اور پیشوا کی مال گذاری کا جس قدر بقایا تھا وہ انھیں معاف کیا گیا اس عہد نامہ کی رو سے حد بندی ہوئی۔

نواب سکندر جاہ بہادر نے سن ۱۱۳۲ء میں وفات پائی۔ نواب ناصر الدولہ بہادر اُن کے جانشین ہوئے ان کے حکمرانی پر ایک عہد نامہ ہوا جس کے رو سے پچھلے عہد نامہ تسلیم کیے گئے۔ راجہ چندو لعل کے انتظام سے ملک میں بد امنی پیدا ہو گئی تھی اس لیے بہر ضل میں حفاظت کی غرض سے انگریز فوجیں بھیجیں ہوئے مگر نواب ناصر الدولہ بہادر کے مندر نشین ہونے سے پہلے ہی انہوں نے اس انتظام کو بدل دیا۔ اور راجہ چندو لعل نے سن ۱۱۶۲ ہجری ۱۷۷۳ء کو وزارت سے استعفاء دیا۔ راجہ صاحب کے زمانہ وزارت میں شمالی سرکار کے سالانہ ادائیگی کا رانگریزی نے ایک کروڑ سا لاکھ روپیہ منظور کر لی۔ اب نواب ناصر الدولہ بہادر نے خود کام انجام دینا شروع کیا اور سرانج الملک کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اور نواب شمس الامرا کے بندہ دیگ سے وزیر ہوئے لیکن ان دونوں کے زمانہ میں خزانہ شاہی میں کچھ بھی جمع نہ ہوا۔ اور کٹھنٹ فوج کی تنخواہ ماہ ماہ زیادہ

ہوتی گئی اس لیے کچھ علاقے مکمل کر لئے پڑے۔ ۱۸۵۳ء میں فوجی معاملات کے متعلق ایک فوجی عہد نامہ ہوا۔ اور فوج کی کفالت کے لیے اس ملک کے بغیر اضلاع انگریزوں کو سپرد کیے گئے۔ شرط یہ ہوئی کہ خرچ سے زیادہ جو آمدنی ہو وہ نظام کو دی جائے اور سالانہ حساب بھی پیش ہوتا رہی۔

نواب ناصر الدولہ بہادر نے ۱۸۵۷ء میں نضاک کی اور نواب افضل الدولہ بہادر ان کے جانشین قرار پائے۔ نواب صاحب کی سند نشینی سے پہلے سالانہ جنگ اگلم ۱۸۵۳ء میں وزیر ریاست ہو چکے تھے۔ انہوں نے ملک کے انتظام کو پہلے سے اچھا کر دیا تھا۔ انہوں نے چاہا کہ انگریزوں سے برا کر کا حساب لیا جائے۔ جنطور ہوا۔ اور اسی سال ایک عہد نامہ ہوا اور ایک جلد بد عہد نامہ مورخہ ۱۸۵۷ء دسمبر ۱۸۵۷ء کی رو سے کچھ علاقہ نظام نے انگریزوں سے پایا اور کچھ انہیں سپرد کیا۔ اس کے علاوہ نظام کو ملہو روپیہ معاف کیا گیا۔ یہ روپیہ گویا ۱۸۵۷ء کے مدر کے فوکر نے پر معاف ہوا تھا۔

نواب صاحب کے عہد سہولت مہدین دو آخری عہد نامے ہوئے وہ عہد نامے نہیں کہے جاتے بلکہ دونوں سند کہلائے جاسکتے ہیں۔ ایک یہ نظام نے رزٹنٹ کو انگریزوں کے مقدمات کے انفصال کی منظور می دی اور دوسرے میں دولت انگلشیہ کی جانب سے نظام سے اقرار کیا گیا کہ آصفیہ خاندان کا شخص اس سے شرع محمدی حق ہو وہی والی ریاست قرار پائے۔

امام حضرت بندگانہ یہ محمدی علیخان آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک خلدائت الملک ۱۸۶۹ء میں سند نشین ہوئے۔ آپ کا عہد ہر طرح طمانیت بخش رہا۔ اس لیے کچھ زمانہ عہد نامے نہ ہوئے۔ بہر حال ہم بدگان حضرت کے عہد کے بغیر اور عہد نامے سابق کے مخصوص عہد ناموں کا اقتباس یہاں درج کرتے ہیں جو نالی اردو لکھنوی میں۔

عہد نامہ نظام ۱۸۵۹ء

درخواست کرنل فورڈ صاحب بحضور نواب صلابت جنگ بہادر

اس میں اہمیت انڈیا کمپنی کے جانب سے چاہا گیا ہے کہ صوبہ دار دکن انڈیسی فوج کو اپنے علاقہ سے

انکال دین اور جس طرح فراموشیوں کو عطاۓ علاقہ جات کی سند حضرت فرمائی ہو اسبطح انگریزوں کو بھی دین۔ اسکے ساتھ شہنشاہ دہلی کا فرمان بھی شامل ہو۔

نواب و ملا بہت جنگ بہار اور انوار فرانس کو اپنے علاقہ سے داؤن کے عرصہ میں دریائے گنگا سے عبور کر کے انکال دین۔ بلکہ انڈے چری ہو پناہ دین یا مدد و کرن سے باہر کر کے دریائے گنگا سے گشتا روا نہ کر دین۔ اور آئندہ اپنے ملک میں کسی وجہ سے نہ تو آباد ہونے دین اور نہ ملازم رکھیں۔ اور نہ انکی مدد کریں۔ اور نہ نواب صاحب کسی مال میں دشمنان انگلشیہ کی مدد کریں اور نہ ان کی حمایت اور حفاظت کریں اسی طرح کبھی انگریزی بھی نواب صاحب کے دشمنوں کی حمایت اور حفاظت نہ کرے گی۔

المقوم رمضان ۱۱۴۱ھ ۱۷۲۹ء

اس پر نواب صلابت جنگ اپنے مندرجہ ذیل عبارت لکھی۔

”میں قسم خدا۔ اُسکے رسول اور قرآن پاک کو کھٹا تا ہوں کہ میں بخوشی مدد خواست مندرجہ کا غذا ہذا کو منظور کرتا ہوں اور ہرگز اس سے سر موافق نہ کر دنگا۔“

عطاۓ علاقہ جات کی سند میں جو فراموشی شہنشاہ دہلی سے انگریزوں کو دیا گیا ہو۔

خلاصہ فرمان شہنشاہ دہلی بنام سرکار ان شمالی ۱۷۲۵ء

چونکہ صلابت جنگ صوبہ دار دکن نے سرکار سکا کو ل وغیرہ اپنی فرانس کو دے اور اس وجہ سے مابدولت نے اسکی منظوری بند رہنے فرمان اور کسی ذریعہ سے نہیں فرمائی تھی۔ لہذا انگریزی کمپنی نے فوج جبراً اور بیکار فرانس کو وہاں سے خارج کیا۔ حضور مابدولت نے بہ نظریہ خواہی انگریزی کمپنی کے صدر مقام کو بلا شرکت احد سے عطا کیا ہو کسی طرح کی فراغت انکی نہ ہو۔ اور فرمان عالی کو حکم خیال کر کے بلا تفاوت تیس کی جائے۔ المقوم ۲۴ صفر ۱۱۴۱ھ ۱۷۲۹ء

اسکے ساتھ ہی دو حکم نامے جاری ہوئے پہلا فرمان خاص شہنشاہ دہلی کی دستخط سے شہزادہ میرزا محمد کبیر شاہ کے حکم کو اس فرمان کی تیس کی کرین اور دوسرا قاضی عنایت احمد کی ہر اور تصدیق جاری ہوا کہ نقل مطابق اصل ہو اور اسکے روسے انگریزی کمپنی زیر حکم اور شامل یہاں لٹا ہوا رہے۔

عہد نامہ نظام ۱۷۶۶ء

اسمین چودہ مشرطون کے سوا اُسے چند رقمے ہیں جو آصف جاہ میر نظام علی خان بہادر سپہ سالار اور
انگریزی افسروں کے جانب سے آپس میں لکھے گئے۔ عہد نامہ کے فریق ثانی ایسٹ انڈیا
کمپنی کی جانب سے جان کالیسرو صاحب برگید پر جنرل تھے یہاں انکا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔
۱۔ فریقین وعدہ کرتے ہیں کہ ایک دوسرے کی امانت کریں گے۔ اور ایک فریق کے دوست یا دشمن
دوسرا اپنا دوست یا دشمن سمجھگا۔ ۲۔ ایسٹ انڈیا کمپنی سرکار ان سکا کول۔ ایلوہ۔ راجندر پری مصطفیٰ نگر اور
مرقتی نگر کے عوض میں فوج مستعد رکھے گی۔ ۳۔ اگر فوج کی ضرورت نہ ہوئی تو راجندر پری۔ ایلوہ اور
مصطفیٰ نگر کے عوض میں ایسٹ انڈیا کمپنی نواب صاحب کو ہر ایک سالانہ اور سکا کول۔ اور مرقتی نگر کی
بابت دو ایک روپیہ سالانہ دیگی۔ ۴۔ مرقتی نگر چونکہ ہر دسے عہد نامہ نواب صاحب نے اپنے بہائی کو
جاگیر میں عطا کیا ہے جو ایسٹ انڈیا کمپنی رضامندی نواب صاحب یا مہین حیات برادر نواب بسالت جنگ بہادر
ایسٹ انڈیا کمپنی اس پر قبضہ نہ کرے گی۔ ۵۔ لیکن سرحد پر واقع ہونے کے باعث اگر نواب بسالت جنگ بہادر
یا ان کے ملازمین کوئی فساد کریں گے تو کمپنی مرقتی نگر پر قبضہ کرے گی۔ ۶۔ اگر فوج کا خرچ مقررہ تعدادی
زیادہ ہوگا تو کمپنی نواب صاحب کو حساب سمجھا کر اسے اپنے ذمہ لے گی۔ نواب صاحب ازراہ رعایت
سکا کول۔ اور مرقتی نگر کا بقایا صاف فرماتے ہیں۔ ۸۔ در صورت عدم ضرورت فوج کمپنی نواب صاحب
شرط سوم کا روپیہ مشرطون میں ادا کریگی۔ ۹۔ موسم سرما میں انگریزی فوج کو مثل دوسری فوجوں کے قیمت
دی جائے گی۔ ۱۰۔ نواب صاحب ضرورت کے وقت ۳۰ مہینے پہلے فوج کی تیاری اور تعداد کی اطلاع
دین گے اور فریقین ایک دوسرے کا راز افشاء کریں گے۔ ۱۱۔ کان الماس یا مستور نواب صاحب
قبضہ میں رہیگی۔ ۱۲۔ قلعہ کندر اپانی میں نواب صاحب کی جانب سے بالکل انگریزی فوج رہیگی اور
قلعہ دار نواب صاحب کے طرف سے (خاص ہندوستانی یا محل) ہوگا۔ ۱۳۔ حسب ضرورت نواب صاحب
اپنی فوج سے کمپنی کی مدد کیا کریں گے۔ ۱۴۔ فریقین شرا بہ مندرجہ بالا پیرہیم رہیں گے۔ مرقوم ۱۹ بجای
م ۱۲ نومبر ۱۷۶۶ء مقام حیدر آباد۔

خلاصہ سند مہری نواب میر نظام علی خان بہادر بابت پانچ سرکاران۔
راجندرہ۔ ایلور۔ یصلفی نگر۔ سکا گول۔ اور رتنی نگر تعلقہ صوبہ بہار آباد باستانہ یصلفی نگر
انگریزی کمپنی کو دو امانات میں دے جاتے ہیں مقدمان اور کاشکاران کو لازم ہو کہ کمپنی کی طا
کیا کریں اور اوقات معینہ پر واجی مالگزاری ادا کرتے رہیں۔ ۹ جمادی الثانی م ۱۲۰۶ نومبر ۱۸۹۱ء
خلاصہ درخواست جو نواب عمدة الملک بہادر کے وکیل نے پیش کی۔
ایک فارغ علی بابا تہ سلجھ روپیہ کے خاص۔ حال۔ اور استقبال کے لیے عمدة الملک بہادر کی
ادلاء اور وراثت کو کرنا ملک کے متعلق جو سرحد ملک ملتا ہے اسے آخر سرحد ملک ملا داتا ترک اتنے ہی
مرحمت ہو۔ ۹ جمادی الثانی م ۱۲۰۶ نومبر ۱۸۹۱ء۔

خلاصہ فارغ علی مہری نواب میر نظام علی خان بہادر۔
بنام عمدة الملک سراج الدولہ فوجدار کرنا ملک پائین گھاٹ از سرحد ملک ملتا داتا کرنا
ملد اور۔ میر بنام اولاد وراثت عمدة الملک۔ عمدة الملک بہادر نے ہمارے دربار سے جنرل کلا
کی معرفت وفاداری کا اقرار کیا ہے۔ بالوقوس سلجھ روپیہ حسب درخواست فارغ علی عمدة الملک
اور انکی وراثت اور اولاد کو عطا کی جاتی ہے۔
جو منجانب سراج الدولہ بہادر جنرل کلاڈ نے نواب نظام علی خان بہادر کو لکھ دیا۔ میں آفر کرتا
کوئی امر خلاف خیر خواہی نواب صاحب۔ دوستی اور اتفاق کے برعکس ہو۔ عمدة الملک بہادر سے
سرزد نہ ہوگا۔ کمپنی اسکی ضامن ہوتی ہے۔

البینا
میں اقرار کرتا ہوں کہ میرے مدرس اس پہنچنے کے ایک مہینے بعد نواب عمدة الملک بہادر زون
کے خروج کے لیے دیں گے۔ المرقوم ۱۱ جمادی الثانی م ۱۲۰۶ نومبر ۱۸۹۱ء مقام حیدر آباد۔
خلاصہ عہد نامہ اتفاق دوامی مابین نواب صاحب کرنا ملک و صوبہ دار بہادر
یہ عہد نامہ فورٹ سینٹ حاج میں ایسٹ انڈیا کمپنی نواب والا جاہ۔ عمدة الملک فوجدار
کرنا ملک پائین گھاٹ آصف جاہ میر نظام علی خان بہادر صوبہ دار دکن کے زمین انگریز

چالس بوئر صاحب پریڈنٹ و گورنر فورٹ سینٹ جارج و کونسل کی معرفت لکھا۔ اس میں صوبہ دار دکن کی جانب سے نواب رکن الدولہ دیوان خیر ایک عہد نامہ تحریر الیٹنڈ وکیل مین۔

۱۔ سکا کول۔ راجندر پری۔ مصطفیٰ نگر۔ مرقی نگر۔ اور کنداویہ۔ جو بطور انعام ایٹ انڈیا کمپنی کو
دئے گئے تھے اب پھر دئے جاتے ہیں۔ ۲۔ مرقی نگر۔ حسب شریط سابقہ تاحین حیات یا حسب تک

۳۔ قلعہ کنڈاہلی میں فوج بھی انگریزی رہیگی اور اسکا افسر بھی انگریز ہوگا۔ ۴۔ سرکار ان صکا کو

راجہ مندری مسطقی نگر۔ اور ایلوہ کے زمیندار و کاشتکار حسب دستور انگریزی پیش کی اطاعت کرینگے۔ ۵۔ سرکاران کے معاوضہ میں جو روپیہ ادا کرنے کا قرار ہوا ہو وہ حسب عہد نامہ سابق

بالا اقساط و اب نصف چاہا کو دیا جائیگا۔ ۶۔ مہینہ اور صوبہ دار دکن وقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ اور ضرورت پر مہینے ۲۔ مہینے اور توہین بشرط مہنت دیا کرے گی۔ ۷۔ حسب

شاہ عالم بادشاہ دہلی کی حکومت کلیتہاً انواب والا جاہ اور ان کے خزانہ داروں سے بین الملک اور دربار کو نسل الجعلل دی جاتی ہے۔ یہ بھی قہر پائیہ کہ انواب آصف جاہ اور انواب والا جاہ مسکو

آجیس کے کسی دوسرے سے خط و کتابت نہ کرے۔ یہ خط و کتابت ہی پر سرکشی پڑے گا۔ واکوئل ماسٹر
معرفت ہوگی۔ کمپنی انگریزی بھی دکن میں سوائے اُن دونوں کے کسی سے خط و کتابت نہ کرے گی۔

۸۔ نواب والا جاہ اور املائی محل کے ساتھ نواب اصف جاہ سردرجہ دین باہون کا جیال رسیدیں گے۔
اور عہد نامہ کی خاص شرط سمجھیں گے۔

۱- سندال تنغه بابت كل ملك لڙيا مات - سندال تنغه بابت كل امن لڙيا تنغه لڙيا هين پور
۳- سندال تنغه بابت كل مواضع ڪيتا سر وغيره - ۴- سندال تنغه بابت قلعه ڌاري قلعه ڪور ۵- سندال تنغه

۹۔ حیدر علی کو جرتبہ پہلے صوبہ داران دکن سے حاصل تھا۔ ساتھ ہو گیا۔ اور پانچ گھاٹ جو پہلے

دیوانی حجت تک اسکے پاس دیوانی کی آمدنی رہی ہو ملک روپیہ سگدار کاٹ مع اخراجات دربار مطمین اندر کرے گی۔ ۱۰۔ لواب آصف جاہ کو شکر شیکہ کہ چونکہ جو کرنا ملک سرور مٹون کو دی جاتی تھی اب کھانا اور کس طرح دی جائے۔ ۱۱۔ فریقین معاہدے خیر ایلطہ خوشی منظور کیے۔

اس عہد نامہ پر مندرجہ ذیل اشخاص کے دستخط بحیثیت ضامن کیے گئے ہیں۔ ۱۔ رکن الدولہ۔ خدا آگاہ کہ میں اپنی خوشی سے ضامن ہوتا ہوں۔ ۲۔ رام چندر راؤ۔ میں قسم و کالتش و بیل ہنڈار کی کھاتا ہوں کہ میں رضاد و رغبت ضامن ہوتا ہوں۔ ۳۔ بیر بہادر۔ میں قسم سکنا شاہ و بیل ہنڈار کی کھاتا ہوں کہ میں فی الحقیقت ضامن ہوں۔ ۴۔ دند اور رام۔ قسم و کالتش اور بیل ہنڈار کی کھاتا ہوں کہ میں دند اور رام وکیل بہادر راؤ پٹاٹ پر وہاں بجانب بہادر راؤ برضاد و رغبت ضامن ہوتا ہوں۔ اسکے بعد کچھ ہندو سنہین اور فارغ علی ہیں جنہیں ہم یہاں بطور خلاصہ درج کرتے ہیں۔

سند مہری صوبہ مرقومہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۰۴ م ۱۲ م ۱۱۸۴ ۱۱۸۴

مطابق فرمان شہنشاہ عالم بادشاہ غازی الہست انڈیا کمپنی کو راجہ مندری۔ الیوڑ مصطفیٰ نکر رضی اللہ عنہما کو سکاکول کلیان حقوق قلمہ و جاگیر کنڈا بلی بطور و و امی انعام عطا ہوئے ہیں۔ لہذا زمینداران۔ مقدمان و کاشت کاران کمپنی مذکور کی اطاعت کریں۔

دیوانی کرنا ملک بالا گھاٹ جو مدیر علی کے قبضہ میں تھی مع تمام حقوق کمپنی کو عطا ہوئی ہے۔ کمپنی نے وعدہ کیا کہ اگر وہ ہمارے خزانہ میں ہر سال سوہ لاک روپیہ مع حقوق دربار پیش کیا کریں گی۔ لہذا زمینداران کمپنی مذکور کی اطاعت کیا کریں۔ مرقومہ ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۰۴ م ۱۲ م ۱۱۸۴ ۱۱۸۴

بوجوب فرمان والا حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی مالک کرنا ملک پائین گھاٹ و بالا گھاٹ کنارہ دریا کرتاسے بجانب نیسوزنا بحد و دیہی مع ملک ملا دار مع قلمہ جات و جاگیر زمین داری و پٹہ داری متعلق مالک مذکور بطور آل تنہہ تمامہ بلا شرکت احدی عہدۃ الامر حسین علیخان بہادر کو عطا ہوئے ہیں۔ لہذا جاگیر دار اور زمیندار اطاعت کیا کریں۔ ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۰۴ م ۱۲ م ۱۱۸۴ ۱۱۸۴

نیلے سند کو پ جو نور الدولہ محمد النور خان بہادر کو دیا گیا تھا اسکی نسبت بھی اس قسم کی ایک سند تاریخ

مذکور کو دربار آصفی سے جاری ہوئی۔ اس تہذیب کی ایک سند بطور آل تہذیب تاریخ مذکور حسین الملک محمد علی شاہ بہادر کے نام دی گئی۔ امین پرگنہ اس کنڈا لا متعلقہ سرکار جس پورہ انھیں دربار آصفی سے حرمت ہوا ہی وضع گنگا کہیں متعلقہ پرگنہ جوبلی حیدر آباد وغیرہ سرکار محمد نگر صوبہ داری امیر الہند والا جاہ کو ان کے والد کے صفر کے متعلق عطا ہوا۔ اسکی بھی ایک سند دی گئی۔ اس کے ساتھ ہی امیر الہند والا جاہ کو ایک فارغ خطی لکھدی کہ ان کے والد کے زمانہ سے تاریخ مذکور تک ان کے کسی قسم کا مطالبہ نہ کیا جائیگا۔

قلعہ جن پورہ ماتحت صوبہ حیدر آباد مع جاگیر متعلقہ کی سند اس شرط پر بطور آل تہذیب الملک بہادر کو دیا گیا۔ کہ وہ اسکی نگرانی میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریئے اور فوج کی دل فشانی کو بھی خیال رکھیں گے۔

قلعہ کالو متعلقہ صوبہ ری آباد کی قلعہ داری مدام الملک محمد نور خان بہادر کو دی گئی اسکی بھی سند عطا ہوئی یہ عہد نامہ نواب امیر الامرا شجاع الملک میر محمد شریف خان بہادر اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان

۱۲۷۱ء اپریل ۱۹ء کو ہوا۔ اسکا زیادہ حصہ پچھلے عہد ناموں سے ملتا ہوا اور اس میں چہرہ طہین میں سوا پچھلی شرط کے جو سرکار قریبی نگر کی سرحدی کے متعلق ہر ماقی تمام شرطوں کا فوجی معاملات سے تعلق ہے۔

اس عہد نامہ کے رو سے قلعہ کنڈا دیر میں انگریزی فوج کا نویرا نگر زیر افسروں کے رہنا قرار پایا۔ یہ عہد نامہ امیر الامرا شجاع الملک میر محمد شریف خان بال جنگ کی ہر فورٹ سینٹ جارج میں مرتب ہوا۔

اس عہد نامہ میں لکھ سکتے بلکہ سیف جنگ کے نام دربار حیدر آباد سے جو حکم دیا گیا تھا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ ۱۱ ستمبر ۱۷۷۱ء کو دیا گیا۔ امین سواہ اس کے اور کچھ نہ تھا کہ نواب سیف جنگ سرکار گنتور ملازماں

کمپنی کے سپرد کر دیں۔ اور اسکی اصل باقی دیکر اپنا اور سرکاری اسباب لیکر دارا ایدر کور وائز ہوں۔

یہ بھی کوئی عہد نامہ نہیں بلکہ اسچیمس کا خلاصہ جو لارڈ کارنوالس گورنر جنرل نے نظام مالیتام کے نام ان کے خلیفہ کے جواب میں بھیجی تھی۔ اس خلیفہ کو لیکر میرا لوالہ قائم میر عالم کلکتہ روانہ ہوئے تھے تاکہ

گنتور کو خیر و خوشحالی کے ساتھ روپیہ قرضی تصفیہ کریں۔ اہم اسکا خلاصہ یہ ہے کہ میں یہ میرا بہرہ ارادہ معصوم ہو کر ہے اس کے عہد نامہ کی پوری پابندی ہو اور ہمیشہ آپ کے ساتھ اتحاد قائم رہے۔ ہم ہمیشہ

ملک در قانون کے رواج کے مطابق کوئی جدید عہد نامہ نہیں کرنا چاہتے۔ آپ اس پتھر کو بھی عہد نامہ

تصویر فرمائیں۔ سرکارِ گورنر کے پیشکش کے منقطع ہمارا ارادہ ہو کہ بقایا درجی پیش کریں اور آئندہ بھی پیش کرتے رہیں۔ اس خطی میں چند فوجی معاملات کا ذکر ہو گا۔ وہ ایسا اہم نہیں کہ ہم یہاں اٹکا کر کریں۔ یہ عہد نامہ ۲۰ شوال ۱۲۴۴ھ جولائی ۱۸۲۸ء کو ایسٹ انڈیا کمپنی اور نظام عالی مقام (سوائے ادھوڑا) ناراین پنڈت پردہان سے ہوا کمپنی کی جانب سے کپتان جان کیڈی کو اصل افکار و اس نے اختیاراً عطا فرمائے تھے۔ اس عہد نامہ کی خاص غرض یہ تھی کہ ٹیپو سلطان کو دنیا سے نابود کر دیا جائے۔ اس میں ۱۱ شرطیں ہیں۔ اور ہر ایک تہہ سے عالی زمین ہم اٹکا خلاصہ یہاں درج کرتے ہیں۔

۱۔ اس میں برائے عہد ناموں کی تصدیق کی گئی ہو۔ ۲۔ ٹیپو سلطان کے عہد نامہ کا معاہدہ کے تینوں فریقوں کے ساتھ تھے۔ مگر وہ بے ایمانی کے ساتھ پیش آئے اس لیے تینوں اسکی قوت چھین لینے کی حق المقدور کوشش کریں گے۔ ۳۔ نواب آصف جاہ بہادر اور پنڈت پردہان پیشوا کے مقابلہ میں کمپنی کی امداد کریں گے۔ ۴۔ نواب آصف جاہ اور پنڈت پردہان حسب ضرورت کمپنی کو دس ہزار سوار بلا غدر دینگے۔ ۵۔ ان سواروں کی تنخواہ کمپنی بشرط ضروری ادا کریگی۔ ۶۔ اگر کوئی مقام جنوبی فوج فتح کرے گی تو اسکی تیسویں حصہ میں ساوی ہوگی لیکن اگر صرف انگریزی فوج نے فتح کیا تو وہ کمپنی کی ملک ہوگی تیسویں حصہ میں اس امر کا لحاظ کیا جائیگا کہ جو مقام جس شخص کی سرحد سے قریب ہو گا وہی اسے ملے گا۔ ۷۔ اس شرط میں ان پولیکار اور زمینداروں کا ذکر ہے جو نواب نظام اور پنڈت پردہان کے ماتحت رہتے تھے۔ جن پر دونوں کو اس شرط کی رو سے کامل اقتدار حاصل ہوا۔ ۸۔ ہر فریق کا وہیل دوسرے فریق کی فوج میں آسانی کی غرض سے رہی۔ ۹۔ اگر کسی فریق سے ٹیپو سازش کرنا چاہے تو اسکی اطلاع باقی فریقوں کو بھی ہونا چاہیے۔ ۱۰۔ اگر ٹیپو بعد میں کسی فریق پر حملہ کرے تو باقی فریق اس کو نہ ادا کریں گے۔ ۱۱۔ یہ شرط غیر ضروری ہو۔ ۱۲۔ اس میں عہد نامہ پر تین خدوہمہ کا ذکر ہے۔ اسکے سوائے ایک عہد نامہ خاص نواب نظام سے اس تاریخ کو ہوا۔ اسکی غرض بھی فوجی تھی۔ ۱۳۔ اس میں ۶ شرطیں ہیں ہر شرط پر دو خط ہوئے۔ خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ فوج ہنگال کی چار پلٹنوں سے چھ پلٹنوں تک مع ولایتی توپخانہ کے ایک تجربہ کار افسر کی کمان میں

نواب نظام کو پاس بھیجے جائے گی تنخواہ اسقدر پائے گی جو کمپنی سے باقی ہو۔ ہر حال میں نواب نظام کی اطاعت کریں گی۔ مگر محاصرہ یا جنگ کے موقع پر یا بھی مشورہ ضروری ہو۔ ۲۔ واکٹور پر پہنچنے یا نواب نظام کی فوج میں شریک ہونے کے وقت سے فوج کی تنخواہ نواب صاحب کے ذریعہ ہوگی۔ ۳۔ تنخواہ پیشہ کے حامل شدہ ملک سے دی جائے گی۔ اگر ملک کے حاصل ہونے میں توقف ہو تو اس پیش کش سے منہا کی جائے گی جو کمپنی کے ذریعہ بابت ستر لاکھ پندرہ پیش کش سے جو باقی رہے گا اسے نواب صاحب مقدار کریں گے۔ ۴۔ اگر فوج جنگ سے فارغ ہو۔ اور نواب نظام تصور کریں تو فوج رخصت ہو جائے گی۔ ۵۔ خزانہ قیمنوں فریق معاہدہ میں تقسیم ہوگا اور باقی مال نواب نظام کو ملیگا۔ ۶۔ نواب صاحب سواروں کا ایک دستہ فوج کے ہمراہ رکھیں گے۔

چونکہ آئے دن دولت انگلشیہ کو تیسرے سلطان کی جنگ اور لڑائیوں کا کشمکش رہتا تھا اس لیے یہ عہد نامہ منعقد ہوا۔ اصل یہ کہ بقایا جو تھالی کی نسبت نواب نظام سے مرہٹوں نے اپنا دعویٰ پیش کیا۔ اور یہ قرار دیا کہ زربانی ادھ ہونے کی صورت میں جنگ ہوگی۔ نظام نے گورنر اسٹاکٹر کی سے مدد چاہی مگر ادھر سے کچھ تسال ہوا۔ اور جنگ چھڑ گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۳ کروڑ روپیہ کے مطالبات نظام کو دیے۔ ایک روپیہ کا علاقہ ملجھہ کرنا پڑا لیکن مادہ پورا روپیہ کی وفات کے بعد پچھن ۳ روپیہ ملے۔ واپس ملا۔ نواب نظام نے انگریزوں سے ناراض ہو کر فرانسیسی فوج مقرر کی۔ مگر نتیجہ ظاہر ہوئے سے قبل ہی دونوں سرکاروں میں دوستی قائم ہو گئی کمپنی کے جانب سے رائٹ آرمیبل موزنگٹن نے کپتان کرکسٹارک کو عہد نامہ کے اختیارات عطا کیے تھے اس میں اسٹرٹلین میں۔ ہر شرط کا ملاحظہ درج ہو۔ ۱۔ اگر پیشوا اور نواب کوئی تبدیلی اور منظوری ظاہر نہ کریں تو سالانہ کے طریقوں پر حسب ہدایت لارڈ کارنوالس فوج مقرر ہوگی۔ ۲۔ حسب دستور کمپنی گورنمنٹ انگریزی کی فوج کی تبدیلی جب اور جتنے مرتبہ چاہے کریں گی مگر نواب صاحب کے مقررہ ہمارے یون میں کمی ظاہر نہ ہوگی۔ ۳۔ فوج کی تنخواہ اور دیگر مزاحمت میں جو عہد نامہ لکھ رہا ہے صرف ہوگا۔ اس کو نواب نظام جاری تھوڑے میں ادا کریں گے۔ اگر اس میں کمی واقع ہوئی تو اس پیش کش میں سو مجرا ہوگی جو کمپنی سرکاروں شمالی کی بابت نواب

کو دی ہے۔ ۴۔ ایک خاص چھاؤنی میں فوج رکھی جائیگی اور ہرے موقعوں پر کل یا جز فوج کام دیگی۔ اس وقت رسد رسانی کے لیے ایک کارندہ مقرر ہوگا جو کم از کم دن کا مناسب لمحہ کار کرے گا۔ ۵۔ سوائے بڑے بڑے کاموں کے جزوی امور میں فوج کام نہ دے گی۔ ۶۔ انگریزی فوج کے بہو بچے پر فرانسیسی فوج کا حملہ کر دی جائیگی۔ اور کوئی فرانسیسی یا یورپین ریاست میں بغیر اطلاع کمپنی نہ رہنے پائیگا۔ ۷۔ فرانسیسی یا ہندوستانی سپاہی مہوں نے انگریزوں کی نوکری چھوڑ کر فرانس والوں کی نوکری کی ہوگی۔ رزٹنٹ کے حوالہ کیے جائیں گے۔ اس طرح جس سپاہی نے نواب صاحبہ ملازمت ترک کی ہوگی وہ اُن کے حوالہ کیا جائیگا۔ ۸۔ نواب آصف جاہ اور پنڈت پردہان میں اگر کسی معاملہ کے متعلق اختلاف ہو تو اسکا فیصلہ انگریزی گورنمنٹ کرے گی۔ ۹۔ نواب آصف جاہ۔ پنڈت پردہان اور کمپنی کے درمیان جو عہد نامے اس سے پہلے ہوئے وہ بدستور تسلیم کیے جائیں گے۔ اگر پنڈت پردہان نیا عہد نامہ کوئی نواب نظام کو بلا تامل قبول کرنا ہوگا۔ ۱۰۔ اس شرط میں عہد نامہ کے لئے کانکر ہے۔ مرقوم ۱۹ صبح الاول ۱۲۹۹ بمطابق ۱۲۱۱ھ

مندرجہ بالا عہد نامہ کمپنی۔ نواب نظام اور پنڈت پردہان کے درمیان ہوا تھا۔ اس تاریخ کو نواب نظام سے ایک تحریر علمدہ کی گئی۔ اس میں دہی باتیں ہیں جو متذکرہ بالا عہد نامہ کی شرط ۶ میں دکھائی گئی ہیں۔ فرانسیسی قیدیوں کے متعلق یہہ قرار پایا کہ اُن کو بچھ کینی انگلستان بھیجا جائے گا اور وہاں سے انگریزی قیدیوں کے عوض میں فرانس کے سپر کیے جائیں گے کسی طرح کی تحریروں غلطیہ کے متعلق بلا استرخاء ذہنیتیں نواب آصف جاہ یا کمپنی پنڈت پردہان یا اُن کے ماتحت نہ کریں گے اس عہد نامہ کی غرض یہہ تھی کہ یہہ سلطان کے علاقہ جات کا انتظام کیا جائے۔ اور خرچہ جنگ کا

نمبر ۹

معاوضہ ہر ایک فریق کو ملے۔ یہہ عہد نامہ نواب آصف جاہ بہادر۔ پنڈت پردہان بہادر پشوا اور الیٹ انڈیا کمپنی کے درمیان ہوا۔ اس عہد نامہ میں اتحاد اتفاق کی بھی تحریک کی گئی جو گواس جنگ میں فوج انگریزی اور فوج نظام نے بہت بڑی کارگزاری دکھائی تھی لیکن پنڈت پردہان بہادر کی فوج بھی شریک جنگ رہی تھی کمپنی کے جانب سے کہتان کرکٹارک اور لغشت

کرنل بیر کلوہ کو ازل آف مونرٹن ملنے اختیار کی عطا کیے تھے اور نواب نظام الملک بہادر
کی جانب سے نواب میر عالم فریق مبارکہ قرار پائے تھے۔ ہر شرط کا خلاصہ درج ہے۔

۱۔ اضلاع نہرست الف سے ابتدائی علاقہ گجرات انگریزی علاقہ میں شامل ہونے لگے مگر پٹیو سلطان
خاندان کی پرورش کی ۲ لاکھ ٹاکہ کو واپس کر دیں گے۔ قلعہ جات متصل و بالائے گجرات لکھنؤ کے قبضہ میں رہیں گے۔

۲۔ اضلاع مندرجہ نہرست ب نواب آصف جاہ بہادر کے قبضہ میں آئے ہیں۔ نواب اقرار

کرتے ہیں کہ وہ جملہ آمدنی اضلاع مذکور متعلق تو پرورش میر قمر الدین خان بہادر اور ان کے خاندان کی

پرورش کے لیے دینگے۔ گویا اُس کے معاوضہ میں ضلع کم کندہ کی جاگیر جسکی جمعہ دولہا ہوتی ہے میر مسکو

عطا کرینگے۔ اسکے سوا سے دستہ فوج رکھنے کو ایک جاگیر میر صاحب کو نواب صاحب اور بھی دینگے

۳۔ قلعہ منرنگا۔ پٹنم جزیرہ۔ قطعہ زمین بیوٹہ لکھنؤ کے زیر حکومت رہیگا۔ ہم۔ میسور میں ایک جدا

حکومت کرشنا راہ اور ڈیار بہادر کے تحت میں قائم ہوگی۔ اور کچھ ملک (جسکی تفصیل دی جائے گی)

اُن کو ملے گا۔ ۵۔ اضلاع مندرجہ نہرست دھن ہمارا میسور کو دے جائیں اور وہ ایک جدا ریاست

قائم ہو۔ ۶۔ لکھنؤ کو اختیار ہوگا کہ میسور سلطان کے خاندان کے ایک رکن کی وفات کے بعد اُس کی

اولاد کے وظیفہ میں کچھ کمی کرے۔ ۷۔ اگرچہ پنڈت پردمان بہادر مصارف جنگ میں شریک نہیں

ہوئے ہیں لیکن ان کو بھی ملک کا کچھ دیا جاوے۔ مگر شرط یہ ہو کہ وہ اس وقت اُس حصہ کے

مستحق ہونگے جب شرائط عہد نامہ کو قبول کرینگے۔ ۸۔ اگر پنڈت پردمان شرائط کو قبول نہ کرینگے تو

علاقہ لکھنؤ اور نواب نظام کے درمیان تقسیم ہوگا۔ ۹۔ ہمارا میسور کی عملداری میں اُن شرائط کے رو سے

جو اُن کے اوکھنئی کے درمیان قرار پائینگے ایک دستہ فوج کا رکھا جائیگا۔ ۱۰۔ اس شرط میں عہد نامہ

کے لینے دینے کا ذکر ہو فقط۔ حیدر آباد۔ نواب نظام الملک بہادر نے ۱۳ جولائی ۱۷۹۹ء کو تصدیق کی

مستط۔ جی۔ اسی کرکپاٹرک۔ رز پڈٹ۔

مہ نظام

۱۱۔ اصل مبارکہ میں بھی ایسے کے خلاف ہے۔ حرفت ہونا چاہیے تھا۔

نام دیہات	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
فیض احمد کمال	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
کونا کمال	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
پیری	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
ویر کرور	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
پرستی مزاج	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
بیمبار	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
متور	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
بریلوئی میرونگ	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
چمبرلی	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
کلیو کوکو	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
کورتی	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
پرسی	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
بنبا کوند	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
موسر	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰
ہندی تانہ کوسہ	۱	۲	۳	۴	۵	نام دیہات	۶	۷	۸	۹	۱۰

سلطان کوئی

یہ بوجہ اسکا ریشیچ سبب عہد نامہ جدا گانہ دو ثلث نواب نظام کو اور ایک ثلث کبھی کو ملا

نہ ریشیچ

چہہ تھلہ پری	نام دیہات	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	کھیر گڑا	
--------------	-----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	----------	--

نام و بہات	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نام و بہات	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱	۲	۳	۴	۵	۱	۲	۳	۴	۵
ناکوندی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
وہ قلعہ از	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
خیل دروگ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
محبوب کبیر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹

اس عہد نامہ کی شرط پہلی کی روست ارشاد امہ کو (غیر تعلق تھا ترک کیا) علاوہ دیگیا اور میوہ کے نام ایک جدا گانہ ریاست قرار پائی جو اس وقت ملک کی مہذب ترین ریاستوں میں شمار ہوتی ہے۔
 نواب نظام بہادر سے اس عہد نامہ کے قبل کچھ اور شرطیں بھی ہوئی تھیں مگر ان کا خلاصہ اس عہد نامہ میں نظر آتا ہے اس لیے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

یہ عہد نامہ نواب آصف بہادر اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان کشان اگرپا ترک کی معرفت منعقد ہوا۔ اسکی غایت صرف یہ تھی کہ عام انانیت اور حفاظت باہنہ کر کے ملے اور ایک دوسرے کے ممالک داخل انداز نہ رہے اور نہ اس کے ماتحت اور رفقاء کسی قسم کا تعلق رکھے۔ بلکہ دشمنان کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی مدد کرے۔ شرائط کا خلاصہ یہ ہے۔

- ۱۔ دونوں سرکاروں کے اتفاق کے باعث پچھلے عہد نامے اس عہد نامہ کے خلاف فتنہ نہ ہونگے اور ایک کا دوست دوسرے کا دوست اور دشمن دشمن ہوگا۔ کسی حکومت یا ریاست کی مخالفت نہ ہوگی اور کمپنی دونوں ملکاں سے سزاوین کے کمپنی کسی ریاست کو بہادریہ نظام کے ساتھ دشمنی نہ کرنے دیگی۔
- ۲۔ کمپنی نواب نظام کو ہزار پیادے اور ایک ہزار سوار سوا توپ اور ایک گولہ اندازوں کے دیگی۔ اس کے سواے اور بھی مولیٰ لشکر دیا جاسکیگا۔ یہ فوج دو امانت نواب نظام کے ملک میں رہے گی۔
- ۳۔ فوج کی تنخواہ نظام دینگے۔ ۵۔ فوج متذکرہ والا اس کے اخراجات کے لیے نواب آصف جاہ بہادر

وہ علاقہ جات جو سر نکھاپٹیم کے عہد نامہ ۱۸ مارچ ۱۹۲۲ء اور عہد نامہ سوسور ۲۲ جون ۱۹۹۹ء کی رو سے اُنھیں ملے کمپنی کو دوام کے لیے دیتے ہیں۔ ۶۔ عہد بندی کے وقت رنغ کرنے کے لیے نواب نظام کمپنی کو کوئلہ و گندہ گندہ کے بجائے ضلع اودنی مع تعلقات ملحقہ کے دیئے گئے۔ ۷۔ جو علاقہ شریلاطہ کے رو سے کمپنی کو دے جائیں گے وہ بالکل کمپنی کے قبضہ میں رہیں گے۔ ۸۔ فوج کے اخراجات کی پیشی کی حالت میں کمپنی نواب نظام سے کچھ نہ لے گی۔ اور نہ وہ علاقہ جات کی آمدنی کی پیشی کی صورت میں کمپنی سے کچھ لین گے۔ ۹۔ علاقہ جات کی سپردگی فوراً عمل میں آئے گی اور نواب نظام اس کے متعلق احکام جاری کرینگے۔ ۱۰۔ اضلاع سپر وشدہ کے تمام قلعہ جات نواب صاحب اسی حالت میں کمپنی کو دینے جس حیثیت سے وہ اُن کے قبضہ میں آئے۔ ۱۱۔ جنگ الہکاران کمپنی کا پر قبضہ نہ کرینگے اُس وقت تک فوج کے اخراجات نواب صاحب اپنے خزانہ سے دیئے گئے۔ ۱۲۔ بوقت جنگ جب الامکان ایک دوسرے کی مدد کرے گا۔ ۱۳۔ نواب نظام الملک جعفر بنجارہ لڑائی کے وقت جمع کر سیکھے اُس قدر جمع کر کے سرحدی مقامات پر غلام جمع کرینگے۔ ۱۴۔ ایک فوج کیلئے جو چیز درکار ہوگی وہ معمول سے بری رہیگی۔ ۱۵۔ نواب صاحب بغیر اطلاع کمپنی کسی دوسری طاقت سے رسل و رسائل نہ کر سیکھے۔ اور کمپنی بھی اُن کے متعلقین اور رعایا سے کچھ سروکار نہ رکھیں گی۔ ۱۶۔ اگر کوئی امضات عہد نامہ نواب صاحب سے سرزد ہو تو اُنھیں کمپنی کا فیصلہ منقطع کرنا ہوگا۔ ۱۷۔ اگر دولوں میں سے کسی کے دروین کچھ فساد ہوگا تو ایک دوسرے کی مدد کرے گا۔ ۱۸۔ ایست انڈیا کمپنی نواب آصف جاہ بہادر۔ پیشوار اور پینڈت پر دہان اور راگھو جی بہو نسلا میں چونکہ اتفاق ہے اگر آخر الذکر والیان ملک میں سے کوئی اس عہد نامہ سے فائدہ اٹھانا چاہے تو فریقین معاہدہ فوراً اُن کے شرائط کو مناسب حیثیت میں منظور کرینگے۔ ۱۹۔ اگر ہمارا حیرہ سینہ یا بشر ضمانت اس معاہدہ میں شریک ہونا چاہیں گے تو انہیں بھی شریک معاہدہ شمار کیا جائیگا۔ ۲۰۔ اس شرط میں معاہدہ کے لینے اور دینے کے متعلق تحریر ہے۔

اسی تاریخ ایک عہد نامہ آصف جاہ بہادر اور انگریزی کمپنی کے درمیان قرار پایا۔ اسکا خلاصہ ہے

۱۔ پیشوا اور پینڈت پردہان شرائط ذیل پر عہد نامہ ہمارے مستفید ہونگے۔ الف۔ اُن پر طالب آصف جاہ بہادر کا ہوگا اُسے قبول کرین۔ ب۔ پینڈت پردہان اور نواب صاحب کے درمیان جو تھکا جو دعویٰ تصفیہ طلب ہے یا آئندہ ہو اُسے انگریزی کمپنی فیصل کرے۔ اور جب تک کہ کمپنی کے فیصلہ کو قبول نہ کریں اس عہد نامہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ج۔ راجہ صاحب اور کمپنی کے درمیان جو امور تصفیہ طلب ہیں اسکا اطمینان کمپنی کو دین۔ اگر پینڈت پردہان شرط ذیل کو منظور کرے تو کمپنی اور نواب نظام اُن کی وہی حکومت ملک مرٹھان میں قائم کر ادینگے۔

ح۔ جس قدر فوج راجہ پینڈت پردہان کی حکومت دوبارہ قائم کرنے کے لیے درکار ہو وہ کمپنی لین۔ ۲۔ راجہ جی بھونسلہ کے لیے یہ شرطیں ہوں۔ الف۔ راجہ جی بھونسلہ اور نواب نظام کے درمیان جو امور فیصلہ طلب ہوں اسکا فیصلہ انگریزی کمپنی کرے۔ اور وہ اُسے مانیں۔

ب۔ کمپنی کو جن علاقہ جات کے تبادلہ کی ضرورت ہو اُن کو وہ بے چون و چرا کمپنی کے حوالہ کریں

۳۔ اگر نواب آصف جاہ بہادر نے شرائط معاہدہ کی پوری پوری تعمیل کی تو اُن کو فتح شدہ ملک میں سے مساوی حصہ لگایا جائے گا اور اسی ملک کے فتح کرنے کی کوئی خواہش نہیں۔

نواب نظام کو از روئے عہد نامہ منعقدہ سرنگاپٹم مرتومہ ۱۸۹۲ء اور عہد نامہ میسور مرتومہ ۲۲ جون ۱۸۹۹ء جو علاقہ قلا اور بجد کو ہمیشہ کے لیے الیمٹ انڈیا کمپنی کو دیا گیا اسکی فہرست درج ذیل

فہرست تعلقہ جات جواز روئے عہد نامہ سرنگاپٹم کے ملے

نام دیہات	کثیر یا گھوڑا	نام دیہات	کثیر یا گھوڑا
سدھوت	۹۰	چھ تعلقہ	۹۰
چنور	۳۰	بدول	۱۰
کلا پور	۳۰	سات	۱۰

نام دیہات	کشیہ یا گودا	نام دیہات	کشیہ یا گودا
کشم	۱۰۲	درگودی	۵
گنگ گڈھی	۱۰۳	بھاری و کرپور	۲
جبت کنتا	۱۰۴	دینا نلاہ ویسل	۱
کر ریز	۱۰۵	دوبال	۸
کرپل کوتا	۱۰۶	گنڈر گہن	۸
اوپل پام	۱۰۷	گنگ کھری	۱
نرسا پور	۱۰۸	سنگاپٹن روپل ورا	۱
سہیل	۱۰۹	ہنوٹ کنت	۱
دونی پیر ویدوارم	۱۱۰	لسواہ پور	۱
پودھ	۱۱۱	موبکھ	۹
چنویل پامل پور	۱۱۲	اکوکر	۵
مونیل پالو	۱۱۳		
نسام	۱۱۴		
نیگر پل وینچن پلا	۱۱۵	میزان کل	۲
اداک	۱۱۶		

فہرست تہذقات جو از روئے عہد نامہ مسودہ کے ملے۔ گوتی (باقی مانے)۔

یض حصار مع قلعہ و مقام	۵	پامری	۱
گندلا	۶	وہا کر نو	۱

نام دیہات	کنٹریا گودا	نام دیہات	کنٹریا گودا
پرتی مر جیرو۔	۱۰	گرم کنڈا۔	۱۰
بیم راجہ۔	۱۱	رتن گڑھی۔	۱۱
منٹور۔	۱۲	رک دوگ، تعلقہ۔	۱۲
بیالی متی مرہ۔	۱۳	کنول پنکیش	۱۳
چتر پٹی۔	۱۴	جنی لا ایک تعلقہ	۱۴
متی سراتور۔	۱۵	امرا پور نوماتی	۱۵
گدنی۔	۱۶	انگوندی	۱۶
یہ گھی۔	۱۷	ہیرین ککے۔ چتر تعلقہ	۱۷
پنکند۔	۱۸	دوڑنا پور و دیگر دیہات	۱۸
منگہ سرا۔	۱۹	متفرقہ واقع ضلع	۱۹
منڈی انت پور۔	۲۰	پنٹل درگ۔	۲۰
کور کور (باقی ماندہ)	۲۱	کل	۲۱
کنچن گوندی۔	۲۲	میزان کل ہر دہشت	۲۲

اضلاع شمالی دریائے تمہرہ اور بموجب شرط ششم عہد نامہ نمبر ۱۱۱ انسکند نواب نظام کے پاس رہی
مبوجب تفصیل ذیل منہا ہو گئے۔

نام دیہات	کنٹریا گودا	نام دیہات	کنٹریا گودا
کوہل۔	۲۳	گنگ گڑھی۔ تعلقہ	۲۳
چوگڈہ۔	۲۴	دیہات الگووندی اور شمال	۲۴
		دریائے تمہرہ۔	

نام دیہات	کثیر یا گھوڑا	نام دیہات	کثیر یا گھوڑا
دیہات ضلع کل کوتاہ	۱۵۵	جوسہ دیگر علاقہ جات نور	۰
شمال دیکھا تم بہدر	۰	واقع جنوب تم بہدر اور	۰
کل حصہ نظام	۱۵۵	شرط ششم خیر نامہ	۰
باقی حصہ آئرل کپنی	۰	منسلک بالعرض علاقہ جات	۰
ایزادگ علاقہ ادولی	۰	حوالہ آئرل کپنی کے ہوئے	۰

مہر و دستخط ہو کر یہ تمام حیدر آباد تہ تیغ ۲۳ جمادی الاول ۱۲۱۵ھ ماہ اکتوبر ۱۸۰۱ء کو کیا ہوا۔
تخلیجی۔ ای۔ کرکپاترک ریڈیٹ

تتمہ عہد نامہ نمبر ۱۰۔

اسکے روس سے یہ قرار پایا کہ آئنا کے جنگ میں فریقین کی نو عین دو ہن کے ملکوں سے ہمارا لوگ
جایا کرینگے۔ اور ایک فریق کے ملازم ضرورت پر دوسرے کی مدد دی میں ہم تن مصروف رہیں گے
اور مدد سانی اور آرام دی کی کوشش کریں گے۔

اس عہد نامہ کی غرض یہ تھی کہ اضلاع حیدر آباد اور اضلاع کپنی میں تجارت کو ترقی ہو کپتان کرکپاترک
انگریزوں کی جانب سے باعتبار مقرر کیے گئے تھے۔ نواب نظام الملک بہادر بطور خود فریق ثانی تھے
انہیں بارہ شرطیں تھیں ہم ہر ایک شرط کا خلاصہ درج ذیل کرتے ہیں۔

- ۱۔ کپنی نواب صاحب کو سلی بطور میں کارخانہ تجارت قائم کرنے اور اجنٹ رکھنے کی اجازت دیتی ہو
- ۲۔ نواب صاحب کے جازون پر انہیں کا چننا نصب ہو گا ان کی حفاظت انگریزی جہاز کریں گے اور
ہندوستان کے تمام بندرگاہوں میں وہ آزادی کے ساتھ آجاسکیں گے۔ ۳۔ فریقین کے حدود
وہ اشیاء آسکیں گی جو ہر ایک یہاں پیدا ہوتی ہیں یا جو شاہ انگلستان کے کسی ملک میں بنائی جاتی
ہیں۔ ۴۔ تمام محاصل راہداری موقوف ہونگے اور تاجرون پر سختی نہ کی جائیگی۔ ۵۔ حیدر آباد میں

واجبی طور پر فیصدی ۵ روپیہ تک اُن اشیاء پر محصول لگایا جائیگا جو نواب صاحب کے ملک میں آئیں گی۔ ۶۔ نواب صاحب کے تاجروں کے ساتھ بھی انگریزی نہ کریں گے۔ کوئی ناجائز محصول نہ لگائیں گے اور اُن کی آمد و رفت میں آسانیاں پیدا کریں گے۔ ۷۔ نواب صاحب کے تاجروں سے یا تو مسلمی ٹیم میں محصول لیا جائیگا یا جہان انہیں دینے میں آسانی ہو۔ محصول ایک مرتبہ سے زائد نہ لیا جائیگا۔ ۸۔ فیصدی ۵ روپیہ کے حساب سے اہلکاران نواب صاحب اُن اشیاء پر محصول لینگے جو اُن کے ملک سے باہر لہ جانے کے لیے خریدی گئی ہوں۔ ۹۔ کمپنی کے کسی تاجر کو اختیار نہ ہوگا کہ وہ ملک نظام میں وہی شے پھر فروخت کرے جو اُس نے وہاں کی پیداوار یا تیار شدہ سے خریدی ہو یعنی نواب صاحب کی اجازت کے بغیر باہر نہ جاسکے گا ضرورت پر فوراً دولان غلہ کی درآمد و برآمد کی اجازت دیدینگے۔ ۱۰۔ تاجروں پر لازم ہوگا کہ وہ ایک مرتبہ محصول ضرور دیں۔ ۱۱۔ یکم ماہ ستمبر ۱۸۰۳ء سے کوئی محصول اس محصول شرط بالا کے نہ لیا جائیگا۔ ۱۲۔ اس شرط میں عہد نامہ کے پلئے دینے اور محبت کے متعلق کچھ تحریر ہو۔

مہر نظام دستخط جی۔ ای۔ کرکپاٹرک ریڈنٹ ۸۔ دسمبر ۱۸۰۳ء۔ ۱۳۔ اپریل ۱۸۰۴ء۔ مقام حیدرآباد

نواب نظام علی خان بہادر نے ۱۸۰۳ء میں وفات پائی۔ اُن کے فرزند نواب سکندر جہا بہادر انکی جگہ نشین ہوئے۔ انہوں نے اپنی منظوری شہنشاہ دہلی سے منگوائی تھی اسکے ساتھ ہی کمپنی کے پچھلے عہد ناموں کو بھی منظور کیا۔ اور دوستی کے استحکام کے متعلق کمپنی کو ایک اقرار نامہ ۱۷ اگست ۱۸۰۳ء کو لکھ دیا۔ اُسکی نقل کی چند ان ضرورت نہیں ہے۔

یہ عہد نامہ تقسیم علاقہ کے متعلق قرار پایا۔ ۸ ستمبر ۱۸۰۳ء میں بعض کا تعلق مہاراجہ سینا صاحب صوبہ راجہ برار۔ مہاراجہ سیند بہا بہادر اور پرنٹ پر دہان بہادر سے بھی ہے۔ انگریزوں کی جانب سے کیتان کرکپاٹرک کو عہد نامہ کے اختیارات دئے گئے تھے۔ ہر شرط کا خلاصہ یہ ہے۔ ۱۔ ضلع کلک مع لنگر گاہ۔ ضلع بالا سورا اور دیگر ضلعیات اردو کے شرائط دوم عہد نامہ مہاراجہ سینا صاحب صوبہ دار راجہ برار مقام دیوگاؤ بن (منفقہ) ۱۷ دسمبر ۱۸۰۳ء ہمیشہ کے لیے کمپنی کے زیر اثر رہیں گے۔ ۲۔ وہ علاقہ جات جن کا محصول مہاراجہ سینا صاحب بشراکت نواب نظام تحصیل کرتے تھے

اور جو پہلے دریائے وردہ کی مغربی سمت سینا صاحب کے قبضہ میں تھے اور علاقہ جات واقع جنوبی
کوہستان جن پر قلعہ جات نربلا اور گول گڑھ واقع ہیں نواب صاحب کے قبضہ میں ہمیشہ کے لیے
رہیں گے۔ وہ علاقہ جات مستثنیٰ ہیں جو سینا صاحب کو دے گئے۔ ۳۔ تمام قلعہ جات و علاقہ جات اور
حقوق ہمارا بہرہ سبند ہیا جو گنگا اور جمنا کے درمیان واقع ہیں قلعہ جات علاقہ جات اور حقوق اس
ملک کے جو بجانب شمال علاقہ راجہ جے پور۔ جودہ پور اور رانا کے گودہ واقع ہیں ہمیشہ کے لیے
انگریزوں کے قبضہ میں رہیں گے۔ ۴۔ قلعہ مروج۔ سرچی۔ انجن کاؤن دو امانی کے زیر اثر رہیں گے۔
۵۔ قلعہ و لشکر احمد نگر مع جزو علاقہ متعلقہ کے ہمیشہ کے لیے ہمارا رہیں گے۔ ۶۔ تمام
قلعہ جات سینہ ہیا جو کوہستان احمدیہ کے جنوب میں واقع ہیں قلعہ و جالتا پور و شہر و ضلع گنداپور
و دیگر اضلاع واقع کوہستان دریا کے گوداوری دو امانا صوبہ دار و کن کے علاقہ میں رہیں گے۔ ۷۔ ان کے
سوائے کمپنی کو جو علاقہ کسی عہد نامہ کے روسے ملے ہیں وہ بھی دو امانی کے قبضہ میں رہیں گے۔ ۸۔
عہد نامہ منوں کا تبادلہ ہوا۔ ۱۸۔ اپریل ۱۸۴۹ء بمقام حیدر آباد دکن۔

اس عہد نامہ میں یہہ دکھایا گیا ہے کہ ان علاقہ جات پر جو ناگپور اور ہلکے کے علاقوں سے علمی ہوئے
یا پیشوا کے ملک کے قبضہ میں آنے کے بعد ملے۔ نظام کا کیا حق ہو اور کمپنی کا کیا۔ اس عہد نامہ میں چار
ٹیکہ صاحب با اختیار کئے گئے تھے۔ اس عہد نامہ کی اثر طبعین ہوں انکا خلاصہ یہہ ہے۔
۱۔ تمام پہلے عہد نامے جو عہد نامہ ہذا سے خلاف نہیں اسکے روسے منظور ہونگے۔ ۲۔ پیشوا کے
جو دعوے نواب نظام پر جو حق کے متعلق تھے وہ کالعدم مانے جائیں گے۔ ۳۔ سرحد کے علاقہ کو
برابر کرنے کے لیے نواب نظام کچھ علاقہ کا تبادلہ بھی کر سکیں گے۔ ۴۔ جو اضلاع پیشوا کے پاس
تھے اور نہرست منسلکہ لفظ میں درج ہیں۔ وہ دو امانا نظام کے پاس رہیں گے۔ ۵۔ جو اضلاع پہلے
راجہ صاحب ناگود کے پاس تھے اور نہرست منسلکہ عہد نامہ ہذا میں درج ہیں مع قلعہ
کول گڑھ و سند کوہستان جن پر وہ قلعہ واقع ہیں دو امانا زیر حکم نواب صاحب رہیں گے۔ ۶۔
اضلاع ابرو ایلور اور پہلے ہمارا جہلکے کے قبضہ میں تھے اور جن کی آمدنی قریب ^{۱۰ لاکھ روپے} ۱۰ لاکھ روپے

ہے دو امارتیں حکم نواب صاحب ریٹنگ۔ ۷۔ نواب صاحب دینیہ تمام حقوق علاقہ جات واقع کنارہ مغربی دریائے سینا مندرجہ فہرست ج کیپنی کو دیتے ہیں۔ ضلع احمد نگر کے کل حقوق بھی کیپنی دیتے ہیں۔ ۸۔ راجہ صاحب ناگپور کے زیر حکم دینے کے لیے نواب صاحب دریائے وردھ کے مشرق کنارہ کے علاقہ جات کے کل حقوق ہمیشہ کے لیے دیتے ہیں۔ ۹۔ رقوم بابت جو تھوڑے تھوڑے ایک روپیہ (جو آبادی و بتور دہن کو دلائی گئی تھی) اس کے کل حقوق نواب صاحب کیپنی کو ہمیشہ کے لیے دیتے ہیں۔ ۱۰۔ نواب نظام جن اضلاع سے پیشوا کو تھوڑے دیتے تھے یا اس قسم کے جو اضلاع اب ان کے قبضہ میں آئے ہیں ان کی جو تھوڑے کو جاری اور قائم رکھینگے۔ ۱۱۔ نقول عہد نامہ جات کا تبادلہ مابین فریقین ہوا۔ ۱۲ دسمبر ۱۸۴۲ء ۲۴ رجب الاول ۱۲۳۸ء مقام حیدر آباد دکن۔

اس میں وہ اضلاع شامل ہیں جو پہلے پیشوا کے قبضہ میں تھے اور بعد کو از روئے شرط چہارم نواب نظام کو ملے۔

دہشت

اور تیر	دھنور	دیہات متفرقہ	گہال نندور
چل کام	دھنور قبول سولہ	شیولی پیر	دیہات متفرقہ
دیرو پور سیوا راج	دھنور سیوا راج	ہر پور تعلقہ	جمع ۱۸

دہشت

تفصیل اضلاع جو سابق راجہ ناگپور کے تھے اور اب از روئے شرط پنجم عہد نامہ منسلک نواب نظام کو ملے۔

اکورل	یتھولی	منہائی بابت آمدنی موضع مولن گام جو قبضہ سری دہر منڈت اور منڈت	۱۸
رگام	کلکال	راجندرین ہواور بابت نصف موضع کلہا پور قبضہ منڈت اور منڈت	۱۸
ولیس	کل جمع ۱۸	باقی کل	۱۸

دہشت

تفصیل حقوق و علاقہ جات متعلقہ نواب نظام واقع بجانب کنارہ دریائے سینا و اندرون ضلع احمد نگر

جواب تمام از روئے شرط منتقم عهدنامه مشکلائے قبل کہنی کو دیدے گئے۔

نہایت

دھماکہ منسوب دریائے سیتا۔	سرکار احمدنگر	او پلا۔ بدلتی مولدہ۔	پتھر مری۔ چکود
واقعہ برگتہ مولہ سرکار پرینڈا	پلے واری وغیرہ سیت پٹ	پنیاس	واقعہ سرکار سنگم نیر
تقصیر وغیرہ	کرگت۔ کوزی کام	درمیان قلعہ احمدنگر	سرہلی
دروں	کنڈرا۔ گھات کام وغیرہ	واقعہ برگتہ کرداہ	واقعہ برگتہ نواب
کورولی وغیرہ	واقعہ برگتہ کنس ولایت	دل کام۔ کول کام	صلابت پور سلطان پور
رام ہنگا وغیرہ	سرکار احمدنگر	واقعہ برگتہ جھکیر	برہانپور۔ کرنپور
پھول جیولی۔	تقصیر نندی۔ اسیا جگہ کام وغیرہ	کرولا۔ سونے کام	سکسن کام۔ کتنا پھل
واقعہ برگتہ سسر سرکار احمدنگر	ہرمولا۔ سوگام وغیرہ	جھکیر سونائی تعلقہ قلعہ	چاندی۔ نندولی
واقعہ برگتہ باندیا سرکار پیر کام	پرکام وغیرہ۔ عداکام وغیرہ	لونی۔ سہر کام	لوہور واری۔ ست کوٹ
احمدنگر۔ بچ کام۔	واقعہ برگتہ بردول سرکار	پتیل کام۔	فہر کام۔ دیولامی
سادر کام وغیرہ۔ سرال وغیرہ	وصوبہ بیجا پور	واقعہ طرف رنجن کام	مورگھان۔ دنگری
واقعہ برگتہ دانگی سرکار پرینڈا	تافلی وغیرہ۔ خرد موضع	انگورہ۔ بھوسی	بلی پوندیری۔ ماسوتی
سہواکندر۔ کشتا وغیرہ تنہورا	جی سنی وغیرہ۔ کیدری کنور	واقعہ قلعہ کہیم	نیم کام۔ منسی
واقعہ برگتہ مندر پ سرکار	چیر جین۔ دو تو قلعہ دیگا پور	کہیم۔ بنوری	پیردر سنگم۔ پرکام کام
شولا پور مندر پ وغیرہ	دوغہ۔ پتھر پورین کو دی جائے	واقعہ قلعہ احمدنگر	
واقعہ برگتہ نیم پورنی سرکار پرینڈا	واقعہ برگتہ اوندر کام	کوہر کام۔ مندوی	بہتی ولے۔ کھانڈ کھار
امولا وغیرہ۔ تھکام	میرا وغیرہ	میرہر کام۔ پرکام کوہت	
درالی۔ تھبہ نیم پور۔	واقعہ برگتہ سرکار پرینڈا	بلوانی۔	کوزت سنگوی ایل نیر
واقعہ برگتہ جہار کوندا۔	کور دو مولو۔ م خالصہ	واقعہ برگتہ پیکری	

کل اندرون ضلع احمدنگر و پرکنراہ مغربی دریا سے سیتا ^{نہایت} ۳۰۔ آدھ بائی

تفصیل علیحدہ شدہ حقوق علاقہ بات مقبوضہ لواب نظام واقعہ کنارہ مشرقی اور دریائی دروہا جواب
لواب نظام نے بفجائے شرط ہشتم عہد منسلکہ واسطے نقل ہونے نامہ لواب پور علیحدہ رکھے ہیں۔

بہت

دستخط جی مونٹن

واقعہ برگنہ اردیس سرکار کویت واقعہ برگنہ انڈیا سرکار کویت

سکرٹری گورنمنٹ

واقعہ برگنہ انڈیا سرکار کویت کل مبلغ

علاقہ

یہ ہاشتم ہار ہٹی مین الہ فروردی ۱۱۱۰ء کو ایم لفٹننٹ گورنر کل نے پیشوا کے مفتوحہ علاقہ کے
بندوبست کے متعلق دیا تھا۔

باجی راؤ کے سندنشین ہونے کے بعد اسکا ملک نزاع اور سرکشی کے ہاتھوں خراب ہوئے لگا
راہا کی حفاظت کے لیے کوئی خوش انتظامی نہ تھی۔ تھوڑے دنوں میں باجی راؤ کا نشان بھی
نہ رہ گیا۔ راجہ ستاراجا اسکا قیدی بنھا رہا کیا جائیگا۔ اسکی پرورش اور شان شوکت کے لائق علاقہ
دیا جائے گا۔ اس لیے قلعہ ستاراجا قبضہ کیا گیا اور راجہ کے واسطے جہنڈا قایم ہوا۔ اسکی قوم کے
اہلکار طلب ہوئے ہیں تاکہ تمام دامن الغام۔ آرائی اور روٹی۔ سالانہ خواہ اور مذہبی مقامات
کی حفاظت ہو۔ تمام مذہبی گروہ کی پاس داری رہیگی اور اس کے رسوم و امان تک جاری رہینگے
جہاں تک درست اور قرین عقل معلوم ہونگے۔ جو لوگ ملک کی تباہی کا خیال کریں گے وہ فوراً گرفتار ہو کر
قتل کیے جائیں گے۔

منبر

لواب سکندر جاہ بہادر کی حکومت کے آخر سال ملک کے بہت بڑے حصہ میں راجہ چندر لعل کی
بدانتظامی سے نقصان ہوا۔ انگلزاری مستاجروں کے سپرد ہوئی جس سے ظلم شروع ہو گیا۔ چند
لے جو فوج انگریزی افسروں کی کمان میں ترتیب دی تھی وہ اکثر سرکشی فرو کرنے کے لیے جانے
لگی۔ اسوقت راستے استعد خطرناک ہو رہے تھے کہ مسافر بغیر ہتھیار بند سپاہیوں کی ہمراہی
نہ جاسکتے تھے۔ اس بنیاد پر ہر ضلع میں انگریز افسر تعین ہوئے۔ اگرچہ ان کے انتظام سے

نوٹ۔ ایکدی حروف بین قائمہ کی رو سے الف۔ ب۔ کے بعد ج۔ آنا چاہیے تھا مگر اصل عہد نامہ میں ث

سے لے کر الف۔ لے کر کھ کھ لکھا۔

بہاؤ شاہی رفق ہو گئی لیکن ملک پر قرضہ کا بار پڑ گیا۔ اس کے عوض میں سکھوں کو ان شمال کی تمام
زمینیں کش انگریزوں نے ایک کروڑ ^{۱۸۲۹} روپیہ پر خرید لی اور اس طرح دوبارہ نظام
مشکلات سے نجات ملی۔ نواب سکندر جاہ بہادر نے ۱۸۲۹ء میں وفات پائی اور ان کے
فرزند نواب ناصر الدین بہادر جانشین ہوئے۔ ان کے ساتھ عہد نامہ ہوا۔ پہلے عہد نامے نظام
حیدر آباد سے ہوئے وہ برقرار رہیں گے۔ گورنر جنرل مناجب کو نسل اقرار کرتے ہیں کہ افسران
انگریزی پابند اقرار نامہات مذکورہ بالا کے رہیں گے۔ دستخط ڈبلیو بیٹنگ۔

دستخط۔ ایچ۔ سی۔ پرلنڈ سکریٹری نظام
تہادی ایام سے والیان مالک اور ہمایہ ریاستوں میں تبدیلی واقع ہوئی تھی۔ اور فوج کے
انتظام اور اخراجات میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہی۔ اسکی آسانی کے لیے یہ عہد نامہ مرتب ہوا۔
انگریزوں کی جانب سے کرنل لوصاحب رزیدنٹ حیدر آباد کو اختیارات دے گئے تھے۔ تھیلڈ
عہد نامہ کا خلاصہ یہ ہے۔

- ۱۔ پہلے عہد نامے جو اسکے منافی نہوں عہد نامہ ہذا کے رو سے منظور کیے گئے۔ اتفاق قایم
رہیگا۔ ۲۔ نواب صاحب کی اجازت کے بغیر (بجائے سالق) ملکی فوج ۵ پلٹنین اور ایک
رجمنٹ سے زیادہ نہ رہیگی۔ باقی حسب ضرورت نواب صاحب طلب کر سکتے ہیں یہ بھی قرار
پایا کہ کارہائے عظیمہ کے موقع پر فوج کام دیگی۔ اندرون ملک کے فتنے فرو کر بھی مگر خرو
کام انجام نہ دیگی۔ ۳۔ کمپنی کی جانب سے "کنٹینٹ فوج" کے بجائے "حیدر آباد کنٹینٹ" کے
نام سے فوج رے گی۔ ۴۔ حیدر آباد کنٹینٹ قلم و نظام سے باہر کمپنی کے ملک میں بھی کام
دیگی اور اگر ضرورت ہوئی تو فوج کے علاوہ کمپنی کی فوج بھی علاقہ نظام میں بھیجی جاسکے گی۔
۵۔ فوج ملکی مع فوج کنٹینٹ نواب صاحب کی طرٹ سے اس طرح کام دیگی جس طرح گورنٹ
انگریزی مناسب خیال کرے۔ حیدر آباد کے قریب ایسی صورت پیش آنے پر ہر حالت میں
دو پلٹنین ضرور رہیں۔ ۶۔ فوج کی ماہوار تنخواہ ۶ فیصدی سالانہ سود۔ باقیہ جو حقہ اور تنخواہ

خاندان جہت رام و خاندان مرہٹن کی رقم و طلب سالانہ ہوتی ہے لہذا اب نظام گورنمنٹ کے کارکن کو دنیا کرینگے۔ اسکے عوض میں وہ اضلاع مندرجہ فہرست الف حوالہ سرکار انگریزی کرتے ہیں۔ ۷۔ سوائے فوج ملکی گورنمنٹ کے گورنمنٹ انگریزی اور کوئی فوج لواب نظام سے طلب نہ کرے گی۔ ۸۔ لواب نظام گورنمنٹ برطانیہ کے قائم مقام کو عہد نامہ صدقہ گورنمنٹ پہونچتے ہی اضلاع مندرجہ فہرست الف سپرد کرینگے۔ ریزیدنٹ حیدر آباد پیشہ نواب صاحب کو ان اضلاع کے حسابات پیش کرتے رہینگے۔ ۹۔ اس شرط میں عہد نامہ کی نقالین آپس میں تقسیم ہوئیں۔ ۲۱ مئی ۱۲۸۶ شعبان ۱۲۹۹ مقام حیدر آباد دکن۔

الف

اس میں برابر پانچ گھاٹ کے اضلاع شامل ہیں جو شمالی کوہ تان۔ جنوبی کوہستان واقع پنجاب۔ مشرقی مقام ڈون تک چلے گئے ہیں جو مواضع اس فہرست میں درج نہ ہوں وہ بھی بعد ازین اسی میں شمار کیے جائیں گے

انگولا۔	لوہکا	کاشی کبیر	پرسدا +	ص
جھول بالو گھاٹ	لاہور	دھندلی	رکانو دھنوی +	ال
ہندا	لاہور	منبا	رکوتہ	ہر
بڑاگانو	لاہور	لوو نادا دیو	اوگانو	م
تھوگانو	لاہور	لوہکی	جل گانو	ہو
کرارا لوگھاٹ	لاہور	دھموی موہو	سکر کبیر	ہم
پرلہ بالو گھاٹ	لاہور	گولہ	یادک محروف باو تہر	لا
درگانو	لاہور	بونبر +	کلم	ا
نرسی بالو گھاٹ	لاہور	جلگا +	جل	ا
ماہور بالو گھاٹ	لاہور	سیرالا	سناکانو	ا

اقوام مذکورہ بالا خارج از قوم دیہہ صدر و رسوم و موکتا یومیہ و انعام و دیگر دھرم آرٹھ وغیرہ سے
 جواب تکاس تا بقضوں کے قبضہ میں ہے اور قوم صرف اُن دعویداروں کو دی جائے گی جو کوئی
 سند یا تحریر جسکو دربار نظام منظور کرے پیش کریں گے۔
 اضلاع جو صاحب رزٹ کے سپرد ہوئے ہیں اُن کے حدود دیہہ ہیں۔ شمال جنوب اور
 مشرق میں دریا کے آئینہ و سہارا واقع ہے اور مغربی جانب علاقہ ایسٹ انڈیا کمپنی زیر
 اثر ہے۔ بریسیڈنٹی واقع ہے۔ کوئی تعلقہ یا موضع جسکا نام فہرست بالا میں درج نہیں اور جو ان حدود
 درمیان واقع ہے بعد ازین شامل علاقہ ہو جائیگا۔
 پرگنہ دیو درگ وغیرہ تعلقہ کو دیو وغیرہ
 پرگنہ کوئل وغیرہ
 دیو درگ

گدول پیشکش	پرگنہ مووگی و مووکل	موصی
پرگنہ حویلی رنجور و غیرہ محلات	پرگنہ گنگاوتی	لاہ
پرگنہ کانگہری و غیرہ و کوہر و تہلنا	میزان	لہستان
ان اضلاع میں کسی کا دعویٰ بابت جاگیر ذاتی جو ان کے پاس تھی جائزہ منظور نہ ہوگا۔ جب تک اسناد پیش نہ ہوں اور دربار نظام سے ثبوت نہ پہنچے۔ قاعدہ بالا حاوی رسوم مکتا و یومیہ و انعام و دیگر قسم خیرات کے بھی منظور ہوگا۔ اضلاع موقوفہ سرحد مغربی نواب جو ملحق کہنی کے بمبئی کلاٹری۔ احمد نگر و شولا پور کے ہیں۔		
اول ۱۶ سوانح ضلع بیروا قلعہ سرحد علاقہ جام کہیٹر علاقہ آنرہیل کہنی		

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
کاری گانوں	۱۱ سال ۱۱۳	درجہ	۱۱ سال ۱۱۳	ہام	۱۱ سال ۱۱۳
مہتولا	۱۱ سال ۱۱۳	روپور	۱۱ سال ۱۱۳	درکنے	۱۱ سال ۱۱۳
کہوٹین	۱۱ سال ۱۱۳	کوٹن	۱۱ سال ۱۱۳	مدنا پور	۱۱ سال ۱۱۳
بہدکل	۱۱ سال ۱۱۳	سیراپور و ہوبالا	۱۱ سال ۱۱۳	دووبے	۱۱ سال ۱۱۳
ہورالا	۱۱ سال ۱۱۳	تیلہا	۱۱ سال ۱۱۳	کل میزان	۱۱ سال ۱۱۳
چندا	۱۱ سال ۱۱۳	ساہو پور	۱۱ سال ۱۱۳	صاھر	۱۱ سال ۱۱۳

دوم تمام دیہات اضلاع ذیل۔

گانی	پیراندا	بہوم	لا تور	تلیا پور	گنجوتی	افضل پور
مردی	دیار الہو	کلم	نل دروگ	لوہارا	الند	.

اضلاع جو اندرون حدود شمالی و مشرقی منجرا و مغربی علاقہ کینپی واقع کلکٹری احمد نگر و شولا پور
متعلقہ احاطہ مہبی و مغربی بہیمانہ مشرقی اُس خط استوا کے جو درمیان تہر تہر واقع منجرا تحصیل پور
واقع بہیمانہ کے کینپا جائے اُن کی جمع قریب ۵ لاکھ روپیہ سالانہ کے ہے۔ اس میں سے جاگیرات
ذاتی و یومیہ و رسوم و دیگر دھرم ارٹھہ مستثنیٰ ہیں۔ ان اضلاع میں کسی کا دعویٰ بابتہ جاگیر ذاتی کو
جو اُس کے پاس ہو اُس وقت تک جائز تصور نہوگا جب تک کہ حقوق کے ساتھ صحیح سند کی صداقت
در بار حیدر آباد سے ہو پیش نہ کرے۔

قاعدہ بالا اوپر رسوم و مکتا و یومیہ و انعام و دیگر خیرات کے جاری ہوگا۔ تعلقہ جات مندرجہ ذیل
متعلقہ صرف خاص درمیان مذکورہ ذیل کا انتظام مال اُن افسروں کے تعلق ہوگا جنہیں گورنمنٹ
حیدر آباد مامور کرے۔

نہیں
برابر تھا

بدنیر انکنتی	لوم لالہ	یک لالہ	ننگور پیر	للف
ہج گوان	سالہ	لالہ	کور	ملہ
سلود	سالہ	لالہ	میزان کل	دولہ
پاپو معرف پابل	سالہ	تعلقہ جات جاگیر	تعلقہ جات	دولہ
ہج مہا گانو	سالہ	سراج الملک پٹا	تعلقہ جات	دولہ
رہنہ پور	سالہ	دہر پور	دو آب متعلق	دولہ
چنونا	سالہ	سنا	صرف خاص	دولہ
کھدی پور	سالہ	کرولے	مشکی و مدگل	دولہ
سبونا	سالہ	کورم		دولہ
نبودا	سالہ	مرفی پور	میزان	دولہ
تہہ کولی	سالہ	ننگور سنگیر		دولہ

تعلقات بجانب مغرب ملاقات نواب قلعہ متعلق کنگڑی احمد نگر و شوراپور۔

دیہات تعلقہ لوہارا۔ | دیہات تعلقہ گنجوئی | دیہات تعلقہ اندر | افضل اور تعلقہ نوابشاہ

بالعوض کی اصل آمدنی تخمیناً اضلاع مغربی ہم سرحدی کنگڑی شولاپور و احمد نگر و نوابشاہ و نوابشاہ

ہوئی اور نیز بالعوض کی بعض صرفت خاص دیہات واقع گہائی برار سندرجہ فہرست بالا و جاگیر بہوم

متعلق راجہ ارجن بہادر حسب تفصیل ذیل۔

دیہات تعلقہ گنجوئی	موم بہر	پرگنہ بہوم راجہ	الاعمال
صرف خاص بنام دیہات	پرگنہ بدنا را ابوبلی	ارجن بہادر۔	صلیہ
بندہ کورا	سورکا نوٹھ	میزان کل	دیہات تعلقہ

نواب نظام نے سپرد صاحب زر پرنٹ بہادر راجہ کے تعلقات مذکورہ ذیل واقع ضلع بالا کنگڑی کے کیو۔

پرگنہ بہکر	موضع اسولی دیگر	موضع کوارگانو	صلیہ
پرگنہ سند کہیر	دیہات پرگنہ کر و	موضع شولاپور پرگنہ	صلیہ
پرگنہ پاکا پور پنگری	موضع جوہار	پتری۔	صلیہ
پرگنہ سیولے	موضع سہ وغیرہ	دیہات پرگنہ کرار	صلیہ
پرگنہ لونہر	پرگنہ فتح کھنڈا	دیہات تعلقہ کرار	صلیہ
پرگنہ وکند	موضع کیتا	موضع چاندو پرگنہ	صلیہ
پرگنہ کپ توری	قصبہ دونگاٹو	سرپور۔	صلیہ
پرگنہ کر دتھ گانو	سارو وغیرہ محال بالا	موضع اتولی دیگر	صلیہ
قصبہ شوگانو	پرگنہ بسیم	دیہات پرگنہ جنتور	صلیہ
موضع جیل تانا پرگنہ چٹا	پرگنہ اوند	پرگنہ کلم پوری	صلیہ
موضع دول گانو	پرگنہ سرپور	پرگنہ ادر کہیر	صلیہ
پرگنہ لوہ گانو	موضع موکھلا	پرگنہ تما۔	صلیہ

پرگنہ منانا	مہمالہ	موضع دھول کاٹو	۱۰۰	پرگنہ در سواری	۱۰۰
پرگنہ سدا والا	لہور	پرگنہ سندکیر	-	موضع کنات	۱۰۰
پرگنہ چکلا کاٹو	۱۰۰	پرگنہ اننگہ	۱۰۰	کل	۱۰۰
پرگنہ ننداپور	۱۰۰	پرگنہ کیسور	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

فہرست پرگنہ جات و قصبہ جات و مواضع بالا گھاٹ برابر بموجب اُن کے تخفیفی آگاہی مندرجہ
فہرست الف عہد نامہ منقذہ فیما بین آئر ویل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب نظام صدقہ تاریخ ۱۸۵۳
ماہ جون ۱۸۵۳ء جو نواب نظام کی حکومت خاص بن بموجب ہدایت مندرجہ اسلئے گورنر
نمبر ۲۰۹-۲۰۰ مرقومہ ۱۸ ماہ اکتوبر ۱۸۵۳ء دئے گئے۔

پرگنہ اوہر کیر	لہور	موضع دھار	۱۰۰	موضع چکنا	۱۰۰
پرگنہ کلم پوری	۱۰۰	موضع سنہ وغیرہ	۱۰۰	پرگنہ چیتانا	-
پرگنہ ننداپور	۱۰۰	قصبہ شیوگانو	۱۰۰	مواضع ارسولی	۱۰۰
پرگنہ سواالا	۱۰۰	پرگنہ کرار	۱۰۰	دیگر مواضع پرگنہ کوٹہ	-
پرگنہ اوڈنا	۱۰۰	مواضع پرگنہ کرار	۱۰۰	مواضع مونگلا پرگنہ	۱۰۰
پرگنہ تنسا	۱۰۰	مواضع تلفک کرار	۱۰۰	سر پور	-
پرگنہ منانا	۱۰۰	پرگنہ تیری	۱۰۰	موضع چنہ در	۱۰۰
پرگنہ مچول	۱۰۰	موضع کرارگانو	۱۰۰	پرگنہ سر پور	-
پرگنہ جہا کاٹو	۱۰۰	مواضع امتولی دیگر	۱۰۰	کل	۱۰۰
پرگنہ جہا کاٹو	۱۰۰	مواضع پرگنہ خنپور	۱۰۰		

المرقوم ۲۲ ماہ نومبر ۱۸۵۳ء بمقام حیدر آباد۔
و مشفقہ سی پور ۲۲ ماہ نومبر ۱۸۵۳ء بمقام ریز پور۔

برہ

یہ عہد نامہ ملکہ منظرہ کٹوریہ اور لواب افضل الدولہ بہادر کے درمیان ہوا۔ ہینسلی چارلس جان
ارل کیننگ گورنر جنرل ہند نے ٹسٹ کرل سی ڈیوڈسن رزیدنٹ حیدر آباد و بار نظام کو عہد نامہ
کے اختیارات عطا فرمائے تھے۔ عہد نامہ کے شرط کا خلاصہ یہ ہے - ۱۔ جو عہد نامہ جات و اقرار نامہ
اس عہد نامہ کے منشاء کے بالکل نہیں ہیں وہ محکم ہوئے - ۲۔ ویسراے و گورنر جنرل ہند لواب
نظام کو علاقہ شورا پور کے کل اختیارات و حکومت دیتے ہیں - ۳۔ نظام گورنمنٹ کے ذمہ گورنمنٹ انگریزی
کا جو قرضہ تھا وہ معاف ہوا - ۴۔ اضلاع سپرد شدہ حسب تفصیل مندرجہ عہد نامہ (۱۶) کل جمع خرچ نظام
ترک کیا۔ مگر بعض اصرار جاتی رہیگا وہ گورنمنٹ انگریزی نظام کو دیگی - ۵۔ تمام اضلاع
عطا شدہ و موجود آداب و سیزہ علاقہ جات جو سرحد مغربی علاقہ لواب نظام ملحقہ کلکٹری احمد نیک و شولاپور
واقع ہیں لواب نظام کو واپس ہوئے - ۶۔ اضلاع برابر جو عہد نامہ (۱۶) کی رو سے گورنمنٹ انگریزی
کے سپرد ہوئے ہیں ان کی ضمانت کے لیے باقیہ خرچہ فوج کٹنگٹ گورنمنٹ انگریزی جو تھے
آیا بی بی و فتحواہ خاندان ہیبت رائے بعض دیگر زمینیں اپنے پاس رکھے گی - ۷۔ علاقہ جات صرف
و دیگر اضلاع مذکورہ شرط بالا بعد تصدیق عہد نامہ رزیدنٹ حیدر آباد کے سپرد ہوئے گئے - ۸۔ وہ
علاقہ جات جو بالائے دریا گئے گوداوی - دوین گنگا کے شمال واقع ہیں لواب نظام گورنمنٹ
انگریزی کو دیتے ہیں - ان کے نام یہ ہیں - علاقہ پیرگانی - علاقہ بہدر اچلم - علاقہ چرلا - علاقہ
الباکا - علاقہ نوگور - علاقہ سرچا - ۹۔ دریا گئے گوداوی میں حدود سرکارین تک بلا محبت
جہاز رانی ہو کر گی کسی قسم کا محصول اور اواب فیض نہیں نہ کریگے - ۱۰۔ عہد نامہ کے نقول
تبادلہ ہوا۔ مخطوطہ برٹ ڈیوڈسن - رزیدنٹ مخطوطہ کیننگ - موزہ ۲۶ - دسمبر ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۷۶
مقام حیدر آباد دکن -

خلاصہ سند و ربار نظام -

دربار نظام سے یہ سند اس امر کے متعلق دی گئی کہ سوائے انگریز ملازمان و امتحان و ریاست کے
اگر کسی ملکی اور یورپ ز زمین نزاع واقع ہوگی تو اس کے تصفیہ کے اختیارات رزیدنٹ

نمبر ۱۸

حیدر آباد کو ایسے ہی اختیار عطا کریں وہ اس سند کی رو سے مجرم کو سزا بھی دے سکیں گے۔ مضموم

۳۰۔ فروری ۱۸۶۱ء

خلافتِ سندھ علیہ ملکہ مظہر و کنواریہ بنام نواب نظام

ملکہ مظہر کی خواہش ہے کہ ان راجگان و رئیسان ہند کی حکومت جو اس وقت حکمران ہیں وہ اسی رہے
لہذا اطمینان رہے کہ در صورت موجود نہ ہونے وارث اعلیٰ کے اس شخص کو ریاست کی حکمرانی سپرد ہوگی
جو شرعاً صحیحی کے رو سے جائز و ارشاد ہو۔ یہ شرط اس وقت تک قائم رہے گی جب تک حکمران ریاست
تاج شاہی کے ساتھ ملک حلال رہے۔ دستخط کینگ دیسراے و گورنر جنرل۔ ۱۱۔ مارچ ۱۸۶۲ء
مندرجہ بالا عہد ناموں کے سوا کہ چند عہد نامے اور بھی ہوئے ہیں جن کا تعلق بالٹیکس سے بالکل نہیں
وہ گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ نظام کے جملہ پیشہ گو کون اور قیدیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان عہد ناموں کی
زبان فارسی ہے اور نواب افضل لدو لہ ہمارے عہد میں ہوئے ہیں لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکے۔ علاوہ
ہندوگان مالی کے زمانہ میں بہت کم عہد نامہ ہوئے ہیں۔ جب قدر دستیاب ہوئے وہ یکے بعد دیگرے ہیں۔

معادہ تحویل اسمیاء

۲۷۔ جمادی الثانی ۱۲۹۳ھ کو عہد نامہ تحویل اسمیاء فیما بین سرکار مالی و سرکار غلٹ ملایا ہوا۔ ۱۸۔
سابق کے عہد نامہ جات بحال و برقرار رہے۔

معادہ تبادولہ خطوط

امپریل گورنمنٹ اور اس گورنمنٹ کے پوسٹل ڈپارٹمنٹوں میں باہمی مفصلہ ذیل تعلقات ہیں
امپریل گورنمنٹ کو اجازت دی گئی تھی کہ وہ خاص انعاموں پر سرکار مالی کے ملک میں پوسٹ اس
کہوے۔ ۲۱۔ شہر اگست ۱۸۶۲ء کو سرکارین کے درمیان ایک معاہدہ تبادولہ خطوط و مراسلت کے
بابت ہوا جس کا خلاصہ یہ ہے۔ ۱۔ مابین سرکارین خطوط کا تبادلہ ہوا کرے گا۔ ۲۔ جو مراسلت سرکار مالی کے
ملک سے عمارت سرکار ہند میں بھیجے جائینگے ان پر حصول قبل روانگی حسب شرح ہمارے لیا جائیگا
۳۔ خطوط مذکورہ بالا کے حسب طبقہ سرکار غلٹ و دارین ایسی ہی کارروائی ہوگی کہ زیادہ خط سرکار غلٹ

کے پوسٹ آفیس میں داخل ہوئے ہیں اور سرکار عالی سے علاقہ بین ان کا جو محصول ادا ہو چکا ہے اسکا لحاظ سرکار عظمت مدار میں نہ ہوگا۔ ہم ٹکٹ چسپان خطوط کا محصول مدار بلا مطالعہ محصول کے سرکار عالی کے ٹپ خانہ میں دیدہ سے جانیئے مگر نیزنگ خطوط کا محصول سب ذیل سرکار عالی کے علاقہ سے لیا جاویگا۔ الف۔ نیزنگ خطوط علحداری ہند سرکار عظمت مدار سے اگر آئینگے تو انکا نصف محصول سرکار عالی کے جانب سے ادا کیا جاویگا۔ ب۔ اور جو خطوط نیزنگ دریا سے شور کے اُس طرف سے آئینگے تو انکا پورا محصول سرکار عالی کو ادا کرنا پڑیگا۔ ۵۔ جو خطوط نیزنگ یا ٹکٹ چسپان علاقہ سرکار عظمت مدار کے ٹپ خانہ سرکار عالی سے تقسیم ہونگے ان پر حسب دستور ٹپ سرکار عالی محصول لیا جاویگا۔ جو خطوط علاقہ سرکار عظمت مدار کے دریا سے شور کے اُس طرف آئینگے ان پر سرکار عالی سے کچھ محصول نہ لیا جاویگا۔ ۶۔ لاوارث خطوط جس علاقہ کے ہوں گے اُسی علاقہ میں واپس کر دئے جاویں گے اور ٹپ خانہ سرکار عالی سے جن خطوط لاوارث کا محصول سب فقہہ (۴) دیگیا جودہ واپس لیا جاویگا۔ جن مقام پر کہ دونوں علاقہ کے ٹپ خانہ موجود ہونگے تو خطوط ٹکٹ چسپان بلا ترسیل چالان کے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں دیدے جائیں گے۔ ۸۔ خطوط محصول درجہ پری و پارسل جو سرکار عظمت مدار سے سرکار عالی کے علاقہ میں آئیں گے انکا لین دین سر صدر ٹپ خانہ واقع حیدر آباد میں ہوگا۔ ۹۔ سرکار بین میں سے اگر کسی کو اس اخطام میں رد و بدل منظور ہو تو ایک سال کی نوٹس پر یہ انتظام بند کر دیا جاسکتا ہو۔

۱۵۔ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ بم ۲۸۔ فروری ۱۸۶۹ء کو ریڈنٹ سائڈرس صاحب کے عہد میں اعلیٰ حضرت حضور بہر نور میر محبوب علی خان بہادری نے اعلیٰ کی مندرجہ کی بارہ بین نواب سالار جنگ اول کے عہد میں برٹش گورنمنٹ سے ایک معاہدہ ہوا جسکا حال معلوم نہ ہو سکا۔

خلاصہ عہد نامہ ملک برار

یہ عہد نامہ گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ نظام کے درمیان ہوا۔ ویسراے و گورنر جنرل کے مابین سر ڈیوڈ بارر ریڈنٹ کو عہد نامہ کے اختیارات دئے تھے اور اعلیٰ حضرت نے ہمارا جہ

کشن پر شاد بہاؤنیکارو مدارالمہام کو با اختیار کیا تھا۔ اس میں صرف دو شرطیں ہیں۔

- ۱۔ ہزار سٹنس نظام کے اضلاع امانی رجمن کی فرمانروائی کا دوبارہ اقرار کیا جانا ہو دیکھی طور پر ان اضلاع کا اجارہ دیتے ہیں جن کے معاوضہ میں برٹش گورنمنٹ ان کو ہمیشہ کے لیے پچیس لاکھ روپیہ سالانہ کی مین رقم دیتی رہے گی۔ ۲۔ برٹش گورنمنٹ اضلاع امانی پر پورے عدالتی اختیارات اور کامل اقتدارات رکھنے کے ساتھ اس بات کی مجاز ہوگی کہ حسب دلخواہ انتظام کرے۔ نیز اسے یہ بھی اختیار ہوگا کہ حیدر آباد گنٹنٹ فوج کو بطرح چاہے ترتیب دے۔ اور بطرح چاہے ان پیر حکومت کرے اور کم کرے۔ شہر خطہ ڈبلیو۔ کو بارہ شہر خطہ کشن پر شاد (مدارالمہام) ۵۰ نومبر ۱۹۰۲ء شعبان ۱۳۰۲ھ مقام رزیدنسی حیدر آباد۔

ملک برار

فصل ۴

۱۹۱۱ء میں جب سرنگ پٹن فتح ہوا اور ملک میسور کی تقسیم ہوئی اس وقت سرکار غلطی مدار نے سرکار عالی کی حفاظت کرنا چاہی اور اقرار کیا کہ ان کے دشمنوں کی سرکوبی کیلئے ۸ ہزار پیدل اور ایک ہزار سوار کی ایک متقل فوج رکھی گئی۔ ۱۹۱۵ء میں ایک عہد نامہ ترتیب دیا گیا جسکی رو سے سرکار عالی سرکار غلطی مدار کو ریاست میسور کا بہت بڑا حصہ بدین وعدہ دیدیا کہ کم از کم ۹ ہزار سلع اور ستر فوج ہر وقت یہاں رکھے۔ گویا حیدر آباد میسوری یا ملکی فوج کی یہی ابتدا ہی۔ اس فوج کا بہت مقصد تھا کہ وہ بیرونی دشمنوں کے مقابلہ میں کام دے چنانچہ ۱۹۰۳ء میں کرنل اسٹیونس کی ماتحتی میں اس فوج نے مرہٹوں سے جنگ کی جس نے ۱۹۱۲ء میں ہی فوج متقل کر دی گئی لیکن مشر مہتری رسل رزیدنٹ حیدر آباد نے اسے کافی نہ سمجھا اور ۱۹۱۲ء میں اسکی کئی پٹنیں قائم کیں ان کے افسر انگریز تھے۔ اسکے بعد فوج میں سال بسال زیادتی ہوتی گئی اور آخر میں رسل بریگیڈ کے نام سے اسکا تعلق رزیدنٹ سے ہو گیا۔ ۱۹۱۶ء سے ۱۹۱۹ء تک اسکا شمار ۷ اور ۸ ہزار کے درمیان رہا۔ اس فوج نے جنگ پنڈارہ میں نہایت ہی دلیری سے کام کیا۔ اس زمانہ میں اس فوج کا سالانہ خرچ ۳۰ لاکھ تھا جو سرکار نظام دیتے تھے لیکن فوج صاحب رزیدنٹ کے تحت میں تھی۔ اسی فوج کے اخراجات کا امانی انتظام ولیم پامرائیڈ

کے متعلق تھا۔ اور اسکے عوض اورنگ آباد اور اس کے کئی اطراف و اکناف کے تعلق کیسے مذکور کے سپرد کئے۔ اس کے سود کی شرح ۲۳-۲۴ روپیہ فی صدی تھی۔ ۱۸۵۲ء میں سٹرلنگ کا تبادلہ ہو گیا۔ اور سر جارجس ٹکٹان اکی جگہ مقرر ہوئے ۱۸۵۳ء تک جب اس فوج کا خرچ بند ہو گیا ۴۰ لاکھ تک ہو گیا اور ذخائر میں بھی باقی رہے لیکن گورنمنٹ تمام بہرہ ۵۰ لاکھ روپیہ کا دعویٰ کیا اور ۱۳ سال تک اس پر جھگڑا ہوتا رہا۔

۱۸۴۳ء میں جب ہمارا جہنڈا مل مدار المہام کی دیوانی ختم ہوئی تو اس کے بعد دار المہاموں میں تفریق تبدیل ہوتا رہا اس سے مالی حالت یکساں نہ رہی خطہ میں بڑھ گئی۔ گو اس عرصہ میں کچھ قرضہ ادا ہوا لیکن باقی کا تقاضا برابر جاری تھا۔ ۱۸۴۵ء میں فوج کی تعداد مع اسیران اور ڈاکٹری حملہ کے ۳۷،۵۰۰ تھی۔ اس وقت اس کا نام بدل کر کٹھنٹ جیدر آباد رکھا گیا اور خرچ کا شمار ۴۰ لاکھ سالانہ ہوا۔

خرچ کی زیادتی کے باعث سرکار عالی گورنمنٹ انگریزی کی ۵۰ لاکھ کی مقررہ ہو گئی لارڈ ولیمز جی ۱۸۴۵ء میں گورنر جنرل تھے انہوں نے جنرل فریزر کے ذریعہ جیدر آباد کو لکھا کہ گورنمنٹ نظام سے قرضہ وصول کر لیا جائے۔ اور اسکی تہہ میرہ بنائی کہ جیت تک قرضہ ادا نہ ہو اس وقت تک برار کے چند اضافہ گورنمنٹ انگریز کے تفریق بر میں چنانچہ اس نظام سے ضرورت نظام خوش نہ تھے انہوں نے دور اندیشی سے کام لیکر نصف قرضہ فوراً ادا کر دیا اور باقی رقم کے لیے وعدہ فرمایا مگر قرضہ رفتہ بہ رفتہ چھوٹی تعداد کو پہنچ گئی۔ اس پر ۱۸۵۲ء میں لارڈ ولیمز نے گورنمنٹ نظام کو دوبارہ لکھا کہ اگر ختم سال تک مناسب تصفیہ نہ کیا جائیگا تو ضرورت موجودہ قرضہ کے متعلق بلکہ آئندہ خرچ کی بات ہو سکتی ہے نہمانت ل جائیگی۔ اس سنہ میں قرضہ کی تعداد ۵۰ لاکھ تک ہو گئی تھی اس کے ساتھ ہی کٹھنٹ کی دنیا و تحکم کرنے کے لیے ایک جدید معاہدہ کی ضرورت محسوس ہوئی ۱۸۵۳ء میں کرنل فریزر کی جگہ کرنل لورڈ فریزر مقرر ہو کر جیدر آباد آئے اور اپنے ساتھ ہی عہد نامہ بھی لیتے آئے۔ اس عہد نامہ میں پہلا امر یہ تھا کہ سرکار نظام گورنمنٹ انگریزی کو علاقہ برار اور دوسرے اضلاع راجپور۔ ودایہ بہتہ کے لیے دیدیں جس کے عوض قرضہ منسوخ ہو جائے اور کٹھنٹ بھی قائم رہے۔ اس عہد نامہ پر

حضور نظام کی تختہ ہونا تھی۔ ۲۔ شعبان ۱۳۵۳ھ بمطابق ۱۴۹۹ء کو حضور نظام نے عہد نامہ برآمد خط کر دئے اور اضلاع برادرہ راجپور۔ دواہ۔ نشور اور۔ احمد نگر وغیرہ سرکار نظام سے انگریزی عملداری میں شریک ہو گئے۔ مسوقت ان اضلاع کی آمدنی ۵ لاکھ روپیہ سالانہ کی تھی اور خرچ کے مات یہ تھے۔ آنکھ کو کٹھنٹ جبکی تعداد ۷ ہزار تھی۔ ۲۔ ادائی قرضہ ۸ لاکھ۔ ۳۔ خرچ انتظام تحصیل۔ اور کرنل لوصاحب نے اخراجات کا حساب دوا آن فی روپیہ کیا۔ ۱۸۶۶ء میں ایک عہد نامہ اور ہوا جسکی رو سے سرکار عالی اور گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ جات میں کچھ رد و بدل ہوا۔ ۳۔ شعبان ۱۹۰۲ء ایک جدید عہد نامہ کی رو سے ہیث کے لیے برادر اس شرط پر سرکار انگریزی کے حوالہ کیا گیا کہ وہ ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ سرکار نظام کو دیا کرے گی۔ اور ہر سال سالگاہ کے موقع پر ایک مرتبہ سرکار نظام کا جنرل اڈا دیا جائے گا۔ ۲۱۔ محرم ۱۲۰۳ھ بمطابق ۱۹۰۳ء کو بندریہ انڈیا گزٹ یہ حکم جاری ہوا کہ تنگولی۔ جالانہ۔ مومن آباد۔ اور راجپور کی جہاؤنیاں اتحادی جائیں اور حدود جہاؤنی سرکار نظام کے قبضہ میں دئے جائیں۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل ہو گئی۔ ۲۔ صفر ۱۳۰۳ھ بمطابق ۱۹۰۳ء کو کٹھنٹ کی دو بیاضریان اور اسی سال کے سہ ماہیانی م۔ ۳۔ جون ۱۳۰۳ء کو دوسری دو بیاضریان توڑی گئیں اور جو سپاہی قابل ملازمت تھے وہ رسالوں اور اور پلٹنوں میں شریک کر دئے گئے اور باقی فوج میں بعض کو انعام دیا گیا اور بعض اس سے محروم کر دئے گئے۔ انوائپ مسلمان و اسپان ہو جو ان کے توپ خانہ میں شامل کر دی گئیں۔ (تمام ہندوستان میں بھی ہم باٹریاں ہندوستانیوں کی تھیں) اس کٹھنٹ فوج کی جہاؤنیاں مقامات مسد میں تھیں جو اتحادی گئیں۔ صرف اورنگ آباد اور اوال میں اب بھی انگریزی جہاؤنیاں موجود ہیں۔ بنگلہ جہاؤنیاں فوج کے کٹھنٹ کے ۳ رسالہ کو توڑ کر اسکو اور ڈرن (یعنی مسلمان اسکو اور ڈرن) کو رسالہ اول غلہ وکن ہارس میں سکھ اسکو اور ڈرن کو رسالہ ۲، حال غلہ وکن ہارس میں جاٹ اسکو اور ڈرن رسالہ ۳ کو حال غلہ وکن ہارس میں شریک کر دیا۔ سابق میں ہر ایک رسالہ ۳ اسکو اور ڈرن کا تھا۔ جدید انتظام کی رو سے ہر رسالہ میں ۴ اسکو اور ڈرن ہیں۔ باقی ۳ رسالوں اور ۶ پلٹنوں کو حسب تفصیل ذیل نمبر دئے گئے۔

نمبر سالہ سابق	نمبر سالہ حال	نمبر پلٹن سابق	نمبر پلٹن حال
۱	۲	۱	۳
۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶

اس فوجی انتظام کے تغیر و تبدل کے بعد رجب مہینہ ۱۹۰۵ء میں ملکی انتظام صوبہ برار کا یون کیا گیا کہ ہضلع کے ۴ ضلع اس طرح قائم کیے گئے۔ امر اوتی۔ اکولہ۔ بلڈانہ۔ ایوت محل۔ اور دو ضلع ایلمچور اور باسم شکست کر دیے گئے۔ ضلع ایلمچور سالم امر اوتی میں ضم کر دیا گیا اور باسم کے ۳ تحصیلوں میں باسم اور گرول ضلع اکولہ میں اور پوسہ ضلع ایوت محل میں شامل کر دی گئیں اور تحصیل مرزا پور ضلع امر اوتی سے نکال کر ضلع اکولہ میں اور تحصیل جل گاؤں اور کھام گاؤں ضلع اکولہ سے خارج کر کے ضلع بلڈانہ میں ملحق کی گئیں۔ ضلع امر اوتی اور اکولہ میں ۶-۶ تحصیلیں اور ایوت محل اور بلڈانہ میں ۵-۵ تحصیلیں قرار دی گئیں۔ گویا اس طرح ۲۲ تحصیلیں بحال اور برقرار رہیں۔

مینہ عدالت کا تعلق پہلے مال سے تھا اسکو علیحدہ کر دیا اور براہ راست اسکا تعلق چیف کمشنر مالک متوسط سے کر دیا گیا اور ان کی امداد کے لیے ۲ سیول کمیشن جج مقرر کیے گئے۔ زاید جج دئے گئے۔ جو ڈائریکشنل کمشنر کی عدالت ناگیور کو منتقل ہو گئی اور جو ڈائریکشنل کمشنر براہ آئندہ سے جو ڈائریکشنل کمشنر ناگیور سے براہ آئندہ ڈائریکشنل کمشنر کی حیثیت سے کام انجام دینے لگے۔

حصہ اول تمام

اشتہار

مندرجہ ذیل کتابوں کی نسبت اکثر اخبارات، رسالجات اور نامی حضرات نے اپنا اچھا خیال ظاہر کیا ہے۔ ان میں سے چند کے نام درج کیے جاتے ہیں۔ بڑودہ اسٹیٹ کی ٹسٹ بک کمپنی نے انھیں پسند کر کے بہت سی جلدیں خرید لی ہیں۔

تفصیح الحیات - اخبار شیر دکن - مخبر دکن - جریدہ روز نگار - اخبار آزاد ملک و ملت - نظارہ عالم

اخبار عام - پیہ اخبار - رسالہ دبیرہ آصفی - معارف - جلوہ محبوب - اردوئے معلیٰ - - - - - ۱۲

سرکمان چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر - اخبار شیر دکن - پبلک گزٹ امرتسر - وکیل

رہبر - ہندوستانی - تالیف و اشاعت - ایڈورڈ گزٹ - رسالہ کشف الحقائق - رسالہ ترقی - زمانہ

جناب مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی - اے (مخدعہ الدلت و کو توالی و امور عامہ سرکار عالی) خان بہادر

شمس العلماء مولوی ذکار اللہ صاحب - مولوی سید محمد حسین صاحب - اعلیٰ مولانی - مولوی احمد شفیع صاحب

نیر (رئیس فرید آباد دہلی) - - - - - ۱۲

وید وینتی - اخبار شیر دکن - وکیل - رسالہ دبیرہ آصفی - کشمیر درپن - زمانہ - ترقی - اردوئے معلیٰ

صحیفہ - خان بہادر شمس العلماء مولوی ذکار اللہ صاحب - - - - - ۸

لمنہ کابیت یہ ہے :- محمد عبدالرحیم - حسینی علم روبروئے مسجد مومنان -

نوٹ - یہ مطبع دس سال سے قائم ہے اور نہایت خوش معاشی سے اپنا کاروبار چلا رہا ہے

اور ہمارے یہاں ہر قسم کا کام نرخ مناسب پر ہوتا ہے جن حضرات سے سابقہ پڑا ہے وہ صفائی و مانت

شائین اور آئینہ بھی جن حضرات سے سابقہ پڑا ہے انشاء اللہ وہ بھی خوش رہیں گے اور انکی فرمائشات

کی تعمیل عملگی و خوش اسلوبی سے کی جائیگی۔

المستہر سید الطہر رضا بنجر مطبع انوار الاسلام - کوٹلہ اکبر جاہ - حیدر آباد دکن

اشتہار

مندرجہ ذیل کتابوں کی نسبت اکثر اخبارات، رسالجات اور نامی حضرات نے اپنا اچھا خیال ظاہر کیا ہے۔ ان میں سے چند کے نام درج کیے جاتے ہیں۔ بڑودہ اسٹیٹ کی ٹسٹ بک کمپنی نے انھیں اپن کر کے بہت سی جلدیں خریدی ہیں۔

تفہیم الحیات - اخبار شیر دکن - مخبر دکن - جریدہ روزگار - اخبار آزاد ملک و ملت - نظارہ عالم اخبار عام - پیہ اخبار - رسالہ دبذبہ آصفی - معارف - جلوہ محبوب - اردوئے معلی - - - - - ۱۲
سرکمان چکرورتی راجہ اشوک کا جیولن حیرت - اخبار شیر دکن - پبلک گزٹ امرتسر - وکیل رہبر ہندوستانی - تالیف و اشاعت - ایڈورڈ گزٹ - رسالہ کشف الحقائق - رسالہ ترقی - زمانہ جناب مولوی محمد عزیز زار صاحب بی - اے (متحدہ عدالت و کوٹوالی و امور عامہ سرکار عالی) خان بابا شمس العلماء مولوی ذکار اللہ صاحب - مولوی سید محمد حسین صاحب - اغلب موہانی - مولوی احمد شفیع صاحب تیر (رہس فرید آباد دہلی) - - - - - ۱۲

وید ورنیتی - اخبار شیر دکن - وکیل - رسالہ دبذبہ آصفی - کشمیر درپن - زمانہ - ترقی - اردوئے معلی - صحیفہ خان بہادر شمس العلماء مولوی ذکار اللہ صاحب - - - - - ۸
ملے کا پتہ یہ ہے :- محمد عبدالرحیم - حسینی علم روبروئے مسجد مومنان۔

نوٹ :- یہ مطبع دس سال سے قائم ہے اور نہایت خوش معاہدگی سے اپنا کاروبار چلا رہا ہے اور ہمارے یہاں ہر قسم کا کام نرخ مناسب پر ہوتا ہے جن حضرات سے سابقہ پڑا ہے وہ صفائی و معائنات شامین اور آئندہ بھی جن حضرات سے سابقہ پڑے گا انشاء اللہ وہ بھی خوش رہے گیے اور انکی فرمائشات کی تعمیل ہمگی و خوش اسلوبی سے کی جائیگی۔

المشہر سید اظہر رضا منیر مطبع انوار الاسلام - کوٹلہ اکبر چاہ - حیدر آباد دکن

